مطبع نامی گرامی منشی نولکشور میں بالطبع مطبوع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و سپاس خداوند جہان جو ہر تیغ زبان و فسان دم سیف بیان ہے نعت و ثنای سرور انبیا و سپہ غازیان راہ خدا و مغفر سربازان طریق رضا ہے مودت اہل بیت رسالت موجب فوز بمرتبہ شہادت ہے محبت اصحاب امجاد باعث حصول فتح جہاد آب سلام اللہ و رضوانہ علیہ و علیہم اجمعین اما بعد پس بندہ ہیچمدان بشارت علیخان ابن علی مردان خان مرزا علیخان اسکنہما اللہ بالجنان خدمات عالیات میں ناطقان زبان دان کی عرض کرتا ہے کہ کتاب مغازی سلطان حجازی صلی اللہ علیہ و آلہ مرویہ شیخ الاجل امام العمل محمد ابن عمر الواقدی علیہ الرحمہ جو بہترین کتب تواریخ ہے چنانچہ بعض علماء عظام نے ترجمہ لفظی اوسکا مثل ترجمہ تحت اللفظ کے لکھا ہے اور اسیطرح اکثر متبرعات ہین جو کتب عربیہ مثل معانی لغویہ کے زبان فارسی یا اردو مین منتقل کیے گئے ولیکن فہم مطالب اوس سے متعسر بلکہ اصل متن سے بھی مشکل ہے لہذا راقم بے بضاعت نے بفرمایش سر آمد اقران اماثل و سرگروہ معاصر و معادل جناب منشی نول کشور صاحب دامت حشمتہ کے ترجمہ اصل کتاب سے بطریق نقل بالمعنی حسب محاورہ اہل زبان و روزمرہ اعیان ذیشان کے ضبط تحریر کیا تا بے تکلف پڑھا جاوے اور بلا دقت سمجھ مین آوے اور اسکا نام سروش غیبی سے مغازی الصادقہ الہام ہوا جسکے اعداد حروف مثنوی سے تاریخ تالیف ۱۲۸۹ ہجری ہویدا ہے اور واضح ہو کہ کتاب مغازی عمدۃ السیر ہے جسکی سیر ہم خرما و ہم ثواب ہے یعنے اہل ورق کو مژدہ باعث تسلی اور اہل شوق کو لطف تواریخ کا حاصل ہو امید سیرت اہل بصیرت سے یہ ہے کہ بچشم الطاف و عطا نظر فرماوین اور غلط و خطا سے درگذر کرین اب شروع کرتا ہون ترجمہ اصل متن سے توفیق خداوند ذوالمنن سے

کہ محمد ابن عمر واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ فلان وفلان رواۃ کثیرہ نے مجھسے نقل روایت کی کہ بعض نے انکی اپنی روایت مین
بعض سے زیادہ تر حافظ وضابطہ ترہین پس کل وہ حدیثین جو اون لوگون نے مجھسے روایت کین مین نے اوس کو سب
لکھی ہین چنانچہ رسول خدا صلعم تاریخ بارہوین ربیع الاول روز دوشنبہ کو مدینہ مین تشریف لائے اور بعضون کی نزدیک
دوسری تاریخ بھی مگر ہمارے نزدیک تاریخ بارہوین ثابت ومتحقق ہے اور لشکر اسلام مین اول لوا وہ تھا جسکو رسول خدا
صلعم نے واسطے حمزہ بن عبد المطلب کے ماہ رمضان مین ساتوین مہینے ہجرت سے بوقت مقابلہ قافلہ قریش کے
آراستہ کیا تھا بعد ازان لواء عبیدہ بن الحارث جب ماہ شوال مین آٹھوین مہینے ہجرت سے لشکر کشی طرف رابغ کے
ہوئی تھی اوس روز تیار ہوا اور رابغ قدید کی راہ پر جحفہ سے دس منزل ہے بعد ازان ماہ ذی قعدہ مین نوین مہینے
ہجرت سے رسول خدا صلعم نے لشکر کو بسرکردگی سعد بن ابی وقاص طرف خرار کے روانہ کیا و بعد ازان ماہ صفر مین
گیارہوین مہینے ہجرت سے رسول خدا صلعم بقصد غزوہ مقام ابواء روانہ ہوئے جب وہان پہونچے تو نوبت حرب کی
نہین پہونچی یعنی وہ لوگ سفرور ہو گئے تھے تب وہان سے واپس آئے اور اس سفر مین پندرہ روز باہر رہے بعد ازان ماہ
ربیع الاول مین تیرہوین مہینے ہجرت سے آنحضرت صلعم نے عزم غزوہ بواط کا کیا اور مقام بواط جحفہ سے قریب واقع ہے
وہان ایک قافلہ پر قصد کیا کہ اوس مین امیہ بن خلف وغیرہ قریش بھی تھے اور دو ہزار پانسو بعیر اوس قافلہ کے ساتھ تھی
مگر وہ لوگ بھی ہاتھ نہ آئے تب حضرت نے مراجعت فرمائی و بعد ازان اوسی ماہ ربیع الاول مین تیرہوین مہینے ہجرت سے
رسول خدا صلعم نے غزوہ کیا طلب کرز بن جابر الفہری کے اور بدر تک پہونچکر پھر آئے و بعد ازان ماہ جمادی الثانی
مین سولہوین مہینے ہجرت سے حضرت صلعم نے اون قریش کے قافلون پر قصد کیا جو شام کو جاتے تھے اور اسی کو غزوہ ذی العشیرہ
کہتے ہین چنانچہ وہان سے جب پھر آئے تو عبد اللہ بن جحش کو ماہ رجب مین سترہوین مہینے ہجرت سے طرف نخلہ کے بھیجا
بعد ازان تاریخ سترہوین رمضان المبارک روز جمعہ کو انیسوین مہینے ہجرت سے غزوہ بدر واقع ہوا بعد ازان بیسوین مہینے
لشکر قلیل طرف عصماء بنت مروان کے بھیجا گیا کہ عصماء کو عمیر بن عدی بن خرشہ نے قتل کیا راوی نے کہا مجھے خبر دی
محمد نے اونکو عبد الوہاب نے اونہون نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن شجاع نے اونسے محمد بن عمر نے اونسے عبد اللہ بن الحارث بن الفضیل نے
نے اونہون نے سنا اپنے باپ سے کہ پچیسوین رمضان کو انیسوین مہینے ہجرت سے عمیر نے عصماء کو قتل کیا تھا بعد ازان ماہ شوال مین بیسوین مہینے
ہجرت سے ایک سریہ طرف سالم بن عمیر کے جسنے ابو عفک کو قتل کیا تھا بھیجا گیا بعد ازان نصف شوال مین بیسوین مہینے ہجرت سے غزوہ قینقاع کا
بعد ازان ماہ ذی الحجہ مین بائیسوین مہینے ہجرت سے آنحضرت صلعم نے غزوہ سویق کا کیا بعد ازان ماہ محرم مین تیئسوین مہینے
ہجرت سے حضرت صلعم نے مقام کدر مین غزوہ بنی سلیم کا کیا بعد ازان شہر ربیع الاول مین پچیسوین مہینے ہجرت سے
سریہ یعنی جماعت قلیل واسطے قتل ابن الاشرف کے بھیجا گیا بعد ازان شہر ربیع الاول مین پچیسوین مہینے ہجرت سے بمقام نجد
جسکو ذو امر کہتے ہین غزوہ غطفان واقع ہوا بعد ازان سریہ عبد اللہ بن انیس کا طرف سفیان بن خالد بن نبیح الہذلی

کے روانہ ہوا عبد اللہ نے کہا جس روز سے مین لشکر لیکر مدینہ سے چلا ہون تو روز دوشنبہ تاریخ پانچوین محرم کی تھی اور
سینتیسوان مہینا ہجرت سے تھا اور اکیسوین تاریخ محرم روز شنبہ کو مین وہین آیا چنانچہ اٹھارہ شب باہر رہا بعد ازان
شہر جمادی الاول مین کہ تینتیسوین مہینے ہجرت سے حضرت صلعم نے غزوہ بحران کا کیا بعد ازان شہر جمادی الثانی
مین اٹھائیسوین مہینے ہجرت سے ایک لشکر بسر کردگی زید بن حارثہ طرف قردہ کے بھیجا گیا کہ وہان ابو سفیان بن
حرب تھا بعد ازان شہر شوال مین بتیسوین مہینے ہجرت سے غزوہ نبی صلعم بمقام احد واقع ہوا بعد ازان ماہ
شوال مین تینتیسوین مہینے ہجرت سے غزوہ نبی صلعم بمقام حمراء الاسد ہوا بعد ازان شہر محرم مین پینتیسوین مہینے
ہجرت سے لشکر بسر کردگی ابو سلمہ بن عبد الاسد واسطے بنی اسد کے طرف قطن کو بھیجا گیا بعد ازان بماہ صفر چھتیسوین
مہینے ہجرت سے غزوہ بیر معونہ کا ہوا کہ اوس لشکر کے سردار منذر بن عمرو تھے بعد ازان اوسی ماہ صفر مین کہ چھتیسوان
مہینا ہجرت سے تھا غزوۃ الرجیع واقع ہوا جسمین امیر لشکر مرثد تھے بعد ازان ماہ ربیع الاول مین کہ سینتیسوان
مہینا ہجرت سے تھا کہ غزوہ نبی صلعم کا بنی نضیر سے واقع ہوا بعد ازان بماہ ذی قعدہ کہ پینتالیسوان مہینا ہجرت
سے تھا آن حضرت صلعم نے غزوہ بدر الموعد کا کیا بعد ازان بماہ ذی حجہ کہ چھیالیسوان مہینا ہجرت سے تھا کہ سریہ ابن
عتیک کا طرف ابی الحقیق کے بھیجا گیا پھر جس وقت سلام بن ابی الحقیق قتل ہوا تو یہود گھبرائے ہوئے خیبر مین پاس سلام
بن مشکم کے گئے اوسنے انکار کیا اس بات سے کہ اوسکا سردار بنے بعد اسیر بن رازم اونکے ہمراہ لڑنے کو اوٹھ کھڑا ہوا
بعد ازان ماہ محرم مین کہ سینتالیسوان مہینا تھا حضرت صلعم نے غزوہ ذات الرقاع کا کیا بعد ازان ماہ ربیع الاول
مین سینتالیسوین مہینے ہجرت سے غزوہ دومۃ الجندل کا درپیش ہوا بعد ازان ماہ شعبان سن پانچ مین یعنی پانچوین
سال غزوۃ المریسیع واقع ہوا بعد ازان ماہ ذیقعدہ سن پانچ مین جنگ خندق واقع ہوئی بعد ازان آخر ذیقعدہ
و اوائل ذی حجہ سن پانچ مین غزوہ نبی صلعم ساتھ بنی قریظہ کے واقع ہوا بعد ازان ماہ محرم سنہ ششم مین سریہ ابن انیس کا
واسطے سفیان بن خالد بن نبیح کے بھیجا گیا بعد ازان اوسی ماہ محرم سنہ ششم مین سریہ محمد بن مسلمہ کا قرطا کی طرف بھیجا گیا
بعد ازان بماہ ربیع الاول سنہ ششم مین غزوہ آن حضرت صلعم کا مقام غابہ مین بنی لحیان سے ہوا بعد ازان ماہ ربیع الثانی
سنہ ششم مین غزوہ نبی صلعم کا پھر مقام غابہ مین واقع ہوا بعد ازان اوسی ماہ ربیع الثانی سنہ ششم مین لشکر
بسالاری عکاشہ بن محصن کی طرف غمر کے بھیجا گیا بعد ازان اوسی ماہ و سنہ یعنی ربیع الآخر سنہ ششم مین لشکر
محمد بن مسلمہ کا طرف ذی القصہ کے روانہ کیا گیا بعد ازان پھر اسی ماہ و سن مذکور مین ایک سریہ جسکے سردار ابو عبیدہ
بن الجراح تھے ذی القصہ کی طرف بھیجا گیا بعد ازان پھر اسی ماہ و سنہ مذکور مین ایک سریہ بسالاری زید بن حارثہ
کے واسطے بنی سلیم کے جموم مین روانہ کیا گیا اور جموم مابین بطن نخل و نقرہ کے واقع ہے بعد ازان ماہ
جمادی الاول سنہ ششم مین سریہ زید بن حارثہ کا عیص کی طرف بھیجا گیا بعد ازان ماہ جمادی الثانی

سنہ ششم مین پھر سریہ زید بن حارثہ کا طرف مقام طرف کے روانہ کیا گیا اور طرف مدینے سے چھتیس میل
کے فاصلہ پر واقع ہے وبعد ازان ماہ جمادی الثانی سنہ ششم مین پھر سریہ زید بن حارثہ کا حسمی کو بھیجا گیا اور حسمی
عقب بیداء وادی القری کے واقع ہے بعد ازان ماہ رجب سنہ ششم مین پھر لشکر زید بن حارثہ کا طرف وادی القری
کو روانہ کیا گیا بعد ازان ماہ شعبان سنہ ششم مین ایک سریہ جسمین عبد الرحمن بن عوف سالار تھے جانب دومۃ الجندل
کے بھیجا گیا بعد ازان اوسی ماہ شعبان سنہ ششم مین علی علیہ السلام نے غزوہ فدک کا کیا وبعد ازان ماہ رمضان
سنہ ششم مین زید بن حارثہ مع لشکر طرف ام قرفہ کے بھیجے گئے (اور ام قرفہ ایک کنارہ وادی القری کا ہے جو وادی کے
پہلو مین واقع ہے) بعد ازان ماہ شوال سنہ ششم مین جہاد ابن رواحہ کا ساتھ اسیر بن زارم کے واقع ہوا وبعد ازان
شوال سنہ ششم مین سریہ کرز ابن جابر کا عرنیین کی طرف بھیجا گیا بعد ازان ماہ ذی قعدہ سنہ ششم مین رسول خدا صلعم
نے عمرہ حدیبیہ کا کیا بعد ازان ماہ جمادی الاولی سنہ ہفتم مین غزوہ خیبر کا ہوا پھر خیبر سے طرف وادی القری کے پھرے
اور وہان پہونچکر سنہ ہفتم مین قتال کیا بعد ازان ماہ شعبان سنہ ہفتم مین لشکر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا طرف
تربہ کے روانہ ہوا بعد ازان اوسی ماہ شعبان سنہ ہفتم مین سریہ ابی بکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ کا جانب نجد کے
بھیجا گیا بعد ازان اوسی ماہ شعبان سنہ ہفتم مین سریہ بشیر بن سعد کا جانب فدک بھیجا گیا وبعد ازان ماہ رمضان
سنہ ہفتم مین سریہ غالب ابن عبد اللہ جانب میفعہ کے بھیجا گیا (اور میفعہ کنارہ نجد کے واقع ہے) بعد ازان ماہ شوال
سنہ ہفتم مین پھر سریہ بشیر بن سعد کا جانب جناب روانہ ہوا بعد ازان ماہ ذیقعدہ سنہ ہفتم مین آن حضرت صلعم
عمرۃ القضیہ بجا لائے بعد ازان ماہ ذیحجہ سنہ ہفتم مین آن حضرت صلعم نے ابن ابی العوجاء السلمی کو [illegible]
ماہ صفر سنہ ہشتم مین غزوہ غالب بن عبد اللہ کا کدید مین ہوا (اور کدید عقب قدید کے واقع ہے) بعد ازان
ماہ ربیع الاول سنہ ہشتم مین سریہ شجاع بن وہب کا طرف بنی عامر بن الملوح کے واقع ہوا بعد ازان ماہ ربیع الاول
سنہ ہشتم مین غزوہ کعب بن عمیر الغفاری کا جانب ذات اطلاح کے واقع ہوا (اور اطلاح ناحیہ شام مین بلقا کی
ایک شب کی راہ ہے بعد ازان اوسی سال مین غزوہ زید بن حارثہ موتہ کی جانب واقع ہوا بعد ازان ماہ
جمادی الثانی سنہ ہشتم مین غزوہ بسرکردگی عمرو بن العاص کی طرف ذات السلاسل کو واقع ہوا بعد ازان رجب
سنہ ہشتم مین غزوۃ الخبط جسمین ابو عبیدہ بن الجراح امیر تھے واقع ہوا بعد ازان ماہ شعبان سنہ ہشتم مین سریہ
خضرہ جسکے امیر ابو قتادہ تھے روانہ ہوا (اور خضرہ نواح نجد مین بستان ابن عامر سے بیس میل پر واقع ہے)
بعد ازان رمضان سنہ ہشتم مین سریہ ابی قتادہ بطن اضم کی جانب گیا بعد ازان تاریخ ستروین رمضان سنہ ہشتم کو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ عام الفتح کا کیا یعنی فتح مکہ بعد ازان پچیسوین رمضان سنہ ہشتم کو بت عزی گرایا گیا اور
خالد بن الولید نے ہدم کیا وبعد ازان ماہ رمضان ہی مین بت سواع کو عمرو بن العاص نے ہدم کیا بعد ازان

ماہ رمضان ہی سنہ ہشتم مین بت مناة کو سعد بن زید الاشہلی نے ہدم کیا بعد ازان ماہ شوال سنہ ہشتم مین
خالد بن الولید نے غزوۂ بنی جذیمہ کا کیا بعد ازان ماہ شوال سنہ ہشتم مین نبی صلی اللہ علیہ سلم نے غزوۂ حنین کا کیا
بعد ازان ماہ شوال سنہ ہشتم مین رسول خدا صلعم نے جہاد طائف کا کیا اور اوسی سال یعنے سنہ ہشتم مین حج لوگون نے
حج خانہ کعبہ کیا اور **واقدی** نے کہا کہ بعد ازان رسول خدا صلعم نے جہاد تبوک کیا اور یہ آخر غزوات تھا
اور ابو اسحاق نے کہا کہ اول غزوۂ حضرت صلعم کا غزوۂ ابواء ہے بعد ازان غزوۂ بواط بعد ازان غزوۂ عشیرہ کہ
اور عبد اللہ بن محمد نے کہا کہ مجھے خبر دی وہب نے اونکو شعبہ نے ابو اسحاق سے اونہون نے کہا مین زید بن ارقم
کے پہلو مین موجود تھا کہ کسی نے اونسے تعداد غزوات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچھی اونہون نے کہا اونیس ۱۹ غزوے کیے
لوگون نے کہا تو کتنے غزوون مین حضرت کے ہمراہ رہا ہے اونہون نے جواب دیا سترہ ۱۷ جہاد مین شریک رہا ہون
ابو اسحاق نے کہا مین نے پوچھا جملہ غزوات مین سے پہلا غزوہ کونسا تھا اونہون کہا غزوہ عشیرہ اور بعضون
روایت کی ہے کہ جب رسول خدا صلعم مدینے مین تشریف لائے ہین تو اول سریہ یعنے لشکر مختصر جو رسول خدا
صلعم نے مدینہ سے روانہ کیا تھا وہ تھا کہ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بجمعیت تیس ۳۰ سوار انصار کے بھیجے گئے تھے
چنانچہ ان لوگون نے ابو جہل کو جا لیا کہ وہ تین سو سوارون سے سرزمین جہینہ مین قریب سیف البحر کے پڑا تھا
ناگاہ مجدی بن عمرو الجہنی درمیان فریقین کے آگیا اسواسطے کہ وہ میان جہینہ اور انصار کے حلیف تھا یعنی
اونکی مدد و کمک پر ہم عہد و ہم سوگند تھا بالآخر اہل اسلام بلا جنگ و قتال واپس آئے بعد ازان رسول خدا صلعم نے
خروج فرمایا اور راہ رضوی سے جو واقع سرزمین بنی کنانہ ہے مقام بواط مین پہونچے پھر وہان سرداران بنی
سے مصالحہ کیا اس شرط پر کہ نہ وہ لوگ حضرت کی اعانت کرین اور نہ حضرت پر کسی اور کی مدد کرین و بعد ازان
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شش رہط یعنے چھہ قوم کے آدمیون سے ایک لشکر مختصر بنا کر روانہ کیا اور اونپر
عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلب کو سالار کیا اور اونکے لیے ایک نشان آراستہ کیا پھر جب عبیدہ حضرت سے
وداع رخصت کے لیے گئے تو حضرت کے رنج مفارقت مین اونکی آنکھین بھر آئین تب حضرت نے اونکو بٹھا لیا
یعنے روانگی اونکی موقوف رکھی اور بجای اونکے عبد اللہ بن جحش الاسدی کو مقرر کیا اور عبد اللہ کو ایک نوشتہ لکھ دیا
اور اونکو حکم کیا کہ اس نوشتہ کو ابھی نہ پڑھنا مگر بعد دو شبون کے پڑھنا پھر جب عبد اللہ مع لشکر روانہ ہوے
تو بعد دو شبون کے اوس حکمنامہ کو پڑھا ناگاہ اوسمین یہ لکھا تھا کہ خدا کے نام و برکات سے تو طرف مقام
نخلہ کے جا اور اپنے اصحاب مین سے کسی پر اپنے ہمراہی کے لیے جبر و زیادتی نہ کیجیو اور واسطے امتثال امر
میرے یا یہ کہ واسطے میرے کام کے تو چلا جائیو اور اون مین سے جو بخوشی تیری اطاعت کرین اونکو ہمراہ لے
یہان تک کہ جب درمیان نخلہ کے تو پہونچے تو وہان قریش کی قافلون کا انتظار کیجیو الغرض جب عبد اللہ نے

وہ حکمنامہ پڑھا تو استرجاع کیا یعنے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون (یعنے استرجاع باعتبار تحمل امر اہم کے کیا) اور پیچھے
ملایا اپنے استرجاع کے کلمہ سمعاً وطاعةً للہ وللرسول کو یعنے استرجاع کے ساتھ ہی کلمہ سمع وطاعت کہا کہ مینے
بگوش قبول سنا اور طاعت خدا اور رسول بجالایا بعد ازان اپنے اصحاب سے کہا کہ تم مین سے جو کوئی میری ہمراہی
چاہے تو چلے اور جسکو لوٹ جانا منظور ہو وہ چلا جاوے اور مین تو ہر آینہ بنابر تعمیل حکم رسول خدا صلعم کے
جانیوالا ہون یہ سنکے قوم مین سے دو آدمی پھر پڑے ایک سعد بن ابی وقاص الزہری اور دوسرا عتبہ بن غزوان
جو حلیف تھا بنی زہرہ کا اور بنی زہرہ قبیلہ بنی مازن بن منصور سے تھے یا یہ کہ وہ حلیف بنی زہرہ کا تھا جانب
بنی مازن بن منصور سے آخر یہ دونون طرف بحران کے گئے جو حدود بنی سلیم سے ہے پھر وہ دونون وہان
مقیم رہے اور عبد اللہ بن جحش مع اپنے ہمراہیون کے آگے چلے جب درمیان نخلہ پہونچے تو وہان ملاقات ہوئی
یعنے مقابلہ ہوا عمرو بن الحضرمی اور عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ اور نوفل بن عبد اللہ اور حاکم بن کیسان سے
چنانچہ عمرو بن الحضرمی تو مارا گیا اور قاتل اوسکا واقد بن عبد اللہ التمیمی تھا جو بنی ثعلبہ بن یربوع سے تھا اور
عثمان بن عبد اللہ اور حاکم بن کیسان یہ دونون اسیر ہوے مگر نوفل بن عبد اللہ اپنے گھوڑے پر درمیان سے
بھاگ نکلا اور دوسرے روز مکہ مین جا پہونچا اور اوسی روز چاند رجب کا دیکھا گیا چنانچہ نوفل نے وہ ماجرا جو وار
یا [illegible] گذرا تھا اہل مکہ سے بیان کیا ولیکن ان لوگون کو استطاعت [illegible] تلاش قوم کی نہ تھی یعنے تدارک کا
اونکے امکان سے باہر تھا اور وہان سے صحابہ [illegible] غنیمت [illegible] اور اپنے اسیرون کو [illegible]
تا آنکہ حضور نبی اللہ صلعم فائز ہوے اور واقعات اہل نخلہ بیان کیا پھر اون اصحاب باوفا نے عرض کی یا رسول اللہ
ہم لوگ صبح کو اوس قوم پر مظفر یاب ہوے اور شام کو ہلال جب نظر آیا پس ہم نہین جانتے ہین کہ لڑنا اور فتح
پانا ہمارا داخل رجب ہوگا یا آخر روز جمادی الآخر مین شامل ہے مصنف کتاب لکھتا ہے کہ اس باب مین
کو نزول آیت کا عنقریب آتا ہے اور کہا راویون نے کہ قریش نے دربارہ فدا اپنے اصحاب کے یعنے واسطے
سرہا دینے اور چھوڑا لینے عثمان بن عبد اللہ اور حاکم بن کیسان کے حضور مین رسول خدا صلعم کے آدمی بھیجے
حضرت نے جواب دیا جب تک ہمارے دونون صحابی یعنے سعد بن ابی وقاص وعتبہ بن غزوان ہمارے پاس نہ پہونچینگے
ہم فدا دونون قیدیون کا نہ لیوینگے یعنے ان دونون کو نہ چھوڑینگے اور واقدی عبد الرحمن [illegible] کہ مجھے حدیث
بیان کی ابوبکر بن اسمعیل بن محمد نے اپنے باپ اسمعیل سے اونہون نے کہا سعد بن ابی وقاص ذکر کرتے تھے
کہ ہمنے عبد اللہ بن جحش کے ساتھ مدینہ سے کوچ کیا یہان تک کہ جا پہونچے بحران مین (اور بحران ایک گوشہ ہے
معدن یعنے مسکن بنی سلیم کا) پھر ہمنے وہان سے اباعر کو روانہ کیا (یعنے آگے بھیجا) اور ہم لوگ [illegible] مرد تھے
اور دو دو آدمی ایک ایک اونٹ پر آگے پیچھے سوار تھے اور مین عتبہ کے اونٹ پر اوسکا زمیل وہ دلیف تھا

یعنے پیچھے پیچھے والا تھا ناگاہ وہان ہمارا اونٹ گم ہوگیا تو ہمنے وہان دو روز اونٹ کی تلاش مین قیام کیا
اور اصحاب ہمارے چلے گئے تھے پھر ہم بھی اونکے نشان پر پیچھے پیچھے چلے مگر اونکی راہ ہمسے خطا کی اور وہ لوگ مدینے مین ہمسے کئی روز
پیشتر داخل ہوگئے اور ہم لوگ بمقام نخلہ حاضر ہوئے تھے آخر ہم لوگ خدمت مین رسول خدا صلعم کی حاضر ہوئے اور یہان سب گمان
کرتے تھے کہ ہم لوگ مارے گئے (ولقد اصابنا) اور ہم لوگون نے اس سفر مین سختی بھوک کی بہت اوٹھائی تھی جب کہ ہم ملیحہ پہونچے تھے
اور درمیان ملیحہ اور مدینہ کے فاصلہ شش برد کا ہے (اور ایک برد بارہ میل کا ہوتا ہے) اور درمیان ملیحہ اور معدن کے
ایک شب کی راہ ہے اور اسیقدر ما بین معدن بنی سلیم اور مدینہ کی مسافت ہے **راوی** نے کہا غرض ہم لوگ ملیحہ سے باہر کی
باری سواری پر نکلے اور ہمارے ساتھ کچھ کھانا تھا یہان تک کہ مدینہ مین پہونچے **راوی** نے کہا ایک سائل نے
پوچھا ابو اسحاق ملیحہ اور مدینہ مین کتنی مسافت ہوگی اونہون نے کہا تین روز کی راہ ہے اور جب ہم مین سے
کوئی بھوکھا ہوتا تھا تو درخت طباق کھاتا تھا اور اوسپر پانی پی لیتا تھا یہان تک کہ جب ہم لوگ مدینے مین
پہونچے تو ہمنے چند آدمیون کو قریش مین سے دیکھا کہ وہ اپنے اصحاب کا فدیہ دینے آئے تھے اور رسول خدا
صلعم نے انکار کیا تھا (یعنے اونکا فدا لینے سے اور فرمایا مجکو اندیشہ ہے اپنے دونون صحابی کا کہ کیا ایک
ہم سب جا پہونچے) **راوی** کہتے ہین کہ آن حضرت صلعم اوسے فرماتے تھے کہ اگر تمنے میرے اون دونون
صحابی کو قتل کیا ہوگا تو مین بھی تمہارے ان دونون اصحاب کو قتل کرونگا اور فدا اون دونون کا ہر ایک کی
عوض چالیس اوقیہ چاندی مقرر تھی اور اوقیہ چالیس درہم ہوتا ہے اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھسے
حدیث بیان کی محمد بن عثمان جحشی نے اپنے باپ سے اونہون نے محمد بن عبد اللہ بن جحش سے اونہون نے کہا
کہ عبد اللہ کا نام جاہلیت مین مربع تھا پھر جب کہ عبد اللہ بن جحش نخلہ سے پھرے تو مال غنیمت سے خمس نکالا
اور باقی اپنے اصحاب کے درمیان تقسیم کردیا چنانچہ اسلام مین جو خمس نکالا گیا تو اول خمس وہ تھا جسکو عبد اللہ نے
نکالا تھا انکے بعد اوسکے یہ آیت نازل ہوئی وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ یعنے
آگاہ ہو تم اس بات سے جو کچھ تم غنیمت حاصل کرو تو خمس اوسکا خدا و رسول کے لیے ہے اور **واقدی** نے
کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن یحیی بن سہل نے محمد بن سہل بن ابی حثمہ سے اونہون نے رافع بن خدیج سے
اونہون نے ابی بردہ بن نیار سے اونہون نے بیان کیا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غنائم اہل نخلہ کو ملتوی رکھا یعنی اوسکو
تقسیم نہین کیا اور طرف بدر کے تشریف فرما ہوئے یہان تک کہ جب بدر سے مراجعت فرمائی اوسوقت غنیمت
مع غنائم بدر تقسیم کی اور ہر قوم کو حق اونکا عطا کیا اور **راوی** کہتے ہین کہ نازل ہوا قرآن یعنے یہ آیت
یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ یعنے لوگ سوال کرتے ہین تجھسے حال شہر حرام کا پس حق تعالی نے
اپنی کتاب مین اوسنے بیان فرمایا کہ قتال شہر حرام مین حرام ہے جسطرح سابق سے ہے اور جو لوگ مسلمین بین

قتال شہر حرام کو حلال جانتے ہین تو یہ گناہ بہت زیادہ ہے اون لوگون کے گناہ سے جو مومنین کو راہ خدا سے
روکتے ہین یعنے قریش (اصل مین بجای عن سبیل اللہ کے عن رسول اللہ ہے یعنے روکتے ہین اور رسول اللہ
سے تاکہ لوگ رسول اللہ کی طرف نجاوین) یہان تک کہ وہ سختی کرتے ہین اور قید رکھتے ہین لوگون کو ہجرت کرنے سے
طرف رسول اللہ علیہ السلام کی اور بھی وہ گناہ بہت زیادہ ہے قریش کے کفر کرنے سے ساتھ خدا کی اور اونکے
روکنے سے مسلمانون کو مسجد حرام سے دربارۂ حج وعمرہ کے اور فتنہ وگمراہی مین ڈالتے ہین اونکو عداوت
دین سے وحالانکہ حق تعالے فرماتا ہے وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ یعنے لوگون کو فتنے مین ڈالنا گناہ
سخت تر ہے قتل کرنے سے **راوی** نے کہا مراد فتنہ سے اساف ونایلہ دونون بت ہین یعنی شرک
ان بتون کا ساتھ خدائے عزوجل کے۔ اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ معمر وزہری کے عروہ سے
روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے قبل نزول سورۂ براۃ کے دیت عمرو بن الحضرمی کی اپنے پاس سے دی تھی
اور شہر حرام کو حرام رکھا تھا جیسا کہ قریش پہلے سے اوسکو حرام جانتے تھے یہان تک کہ حق تعالی نے سورۂ براۃ
نازل فرمائی۔ اور دوسری روایت مین **واقدی** نے ابو بکر بن ابی سبرہ اور عبد المجید بن سہل کے ذریعہ سے آنکو
کریب سے روایت کی ہے کہ اونہون نے کہا مین نے ابن عباسؓ سے استفسار کیا کہ آیا رسولخدا صلعم
نے دیت ابن الحضرمی کی دی تھی اونہون نے کہا ایسا نہین ہے پس ابن واقد نے کہا ہمارے نزدیک مجتمع علیہ
یعنے جس بات پر لوگون کا اجتماع ہے وہ یہ ہے کہ آن حضرت صلعم نے دیت اوسکی نہین دی تھی اور
اسی لشکر مین جو نخلہ کو بھیجا گیا تھا عبد اللہ بن جحش موسوم بامیر المومنین ہوئے تھے اس بات کو مجھسے ابو معشر نے
بیان کیا۔ اسما اون لوگون کی جو عبد اللہ بن جحش کے لشکر مین ہمراہ اونکے گئے تھے وہ آٹھ آدمی تھے
عبد اللہ بن جحش۔ و ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ و عامر بن ربیعہ و واقد بن عبد اللہ تمیمی و عکاشہ بن محصن
و خالد بن ابی البکیر و سعد بن ابی وقاص و عتبہ بن غزوان اور عتبہ جنگ نخلہ مین حاضر نہین تھا اور بعضون
نے کہا ہے کہ وہ سب بارہ آدمی تھے اور بعض نے کہا تیرہ آدمی تھے اور ہمارے نزدیک آٹھ آدمی ثابت ہین

بدر القتال یعنے جنگ بدر

راوی کہتے ہین جسوقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کو معلوم ہوا کہ قافلہ قریش کا شام سے پھر آتا ہے
تو حضرت علیہ السلام نے بقصد اوس قافلے کے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور دس روز پیشتر اپنے خروج کے
مدینے سے ایسا کیا کہ طلحہ بن عبید اللہ اور سعید بن زید کو واسطے تجسس وتفحص حال قافلے کے روانہ کیا تا آنکہ
یہ دونون پاس کشد جہنی کے موضع نخبار مین جو مضافات حورا سے ہے جا اوترے (اور نخبار متصل
ذی المروہ کنارے دریا کے ہے) چنانچہ کشد نے اون دونون کو اجازت دی کہ اپنے یہان ٹھہرایا اور

اوتارا اور یہ دونون اوسکے پاس ایک گوشۂ خفیہ مین برابر مقیم رہے یہان تک کہ وہان گذر قافلہ کا ہوا تب طلحہ او سعید دونون ایک ٹیلے پر چڑھ گئے اور قوم کی طرف نظر کی اور جو کچھ اونٹون پر بار تھا دیکھتے تھے اور اون اونٹون کے مالک یعنے اہل قافلہ کہنے لگے اے کشد تو نے محمد کے جاسوسون مین سے کسیکو دیکھا ہے کشد نے کہا اعوذ باللہ محمد کے جاسوس تجارہ مین کہان سے آئے پھر جب وہان سے قافلہ چلا گیا تو وہ دونون رات کو وہین رہ گئے اور صبح کو دونون روانہ ہوئے اور کشد بھی نگہبانی و رہنمائی کے واسطے اونکی ہمراہ چلا یہانتک کہ دونون کو ذوالمروہ مین جا اوتارا اور قافلے والے دریا کے کنارے کنارے چلے اور جلدی کرتے تھے اور رات و دن چلے جاتے تھے اس غرض سے کہ کوئی اونکی طلب و تلاش مین آتا ہو پس طلحہ بن عبید اللہ اور سعید دونون مدینے مین اوس وقت پہونچے کہ آن حضرت صلعم قریش سے بدر مین ملاقات کر چکے تھے پھر جب ان دونون نے حضرت کو مدینے مین نہ پایا تو مدینے سے نکلے اور تربان مین پہونچکر حضرت سے ملاقات کی (اور تربان درمیان مین ملل اور سیالہ کے سر راہ واقع ہے اور وہ منزل مسکن اذینہ شاعر کا ہے اور بعد اسکے جب کشد حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضر ہوا تو سعید او طلحہ نے حال کشد سے حضرت کو مطلع کیا کہ اوسنے ہم دونون کو پناہ دی اور مدد کی پس حضرت علیہ السلام نے اوسکو مقرب کیا اور اوسکا اکرام کیا اور فرمایا کہ آیا چاہتا ہے کہ موضع ینبع کو تیرے لیے جاگیر کرون کشد نے عرض کی مین بڈھا ہون میری عمر آخر ہو چکی و لیکن اوسکو میرے برادر زادہ کے نام سے کر دیجیے چنانچہ حضرت علیہ السلام نے ینبع کو اوسکے برادر زادے کے لیے جاگیر کر دی **راوی** کہتے ہین کہ آن حضرت علیہ السلام نے مسلمین کو طلب کیا اور فرمایا یہ قافلہ قریش کا جو آیا ہے اوسمین اونکا مال کثیر ہے کیا عجب ہے کہ حق تعالی اوسکو تمہارے تئین غنیمت مین عطا کرے یہ سنکے ہر شخص خروج مین تعجیل کرنے لگا اور باپ بیٹے مین واسطے خروج کے قرعہ ڈالا جاتا تھا چنانچہ قرعہ ڈالنے والون مین سعد اور اونکے باپ خیثمہ تھے کہ ان دونون باپ بیٹے نے بنابر خروج طرف بدر کے عمل قرعہ کا کیا تب سعد نے اپنے باپ سے کہا اگر یہ خروج سوای جنت کے اور کسی نفع کے واسطے ہوتا تو وہ مین آپ کے لیے گوارا کرتا لیکن مین اپنے اسطرف کے جانے مین امیدوار شہادت کا ہون خیثمہ نے کہا اے فرزند تو مجھی کو جانے دے اور تو اپنی عورات مین انکی حفاظت کے لیے توقف کر مگر سعد نے انکار کیا تب خیثمہ نے کہا ہر اینہ ہم مین کسیکو مقیم رہنا عورتون کے پاس ناگزیر ہے پس دونون نے قرعہ ڈالا تو سعد کا نام نکلا آخر سعد ہمراہ گئے اور بدر مین شہید ہوئے اور اکثر مردم حضرت کی ہمراہی سے باز رہے اور وہ اون لوگون مین سے تھے جو حضرت کے خروج کو طرف بدر کے ناپسند کرتے تھے اور اس باب مین کلام کثیر اور اختلاف بسیار ہے اور جو کوئی جانے سے باز رہا وہ ملامت نہین کیا گیا اسلیے کہ اوسکے زعم مین لوگ قتال و جہاد کے لیے نہین نکلے تھے بلکہ واسطے تاراج قافلہ کے نکلے تھے چنانچہ اوس قوم تک نے تخلف کیا جو اہل نیات اور صاحب بصیرت تھے کیونکہ اگر اونکو اس امر کا

مظنہ ہوتا کہ یہ قتال ہے تو وہ تخلف نکرتے اور تخلف کرنے والون مین سے ایک اُسید بن حُضیر تھے چنانچہ
جب آن حضرت صلعم بدر سے پھر کر مدینے مین تشریف لائے ہین تو اُسید نے عرض کی حمد ہے اوس خدا کی
جسنے آپ کو مسرور کیا اور آپ کو دشمنون پر مظفر و منصور کیا قسم ہے اوس ذات پاک کی جسنے آپ کو بحق
مبعوث کیا مین نے اپنی جان کو آپ کی جان سے عزیز کرکے آپ کی ہمراہی سے تخلف نہین کیا اور نہ مجھکو گمان تھا
کہ آپ اعدا سے ملاقات و مقابلہ کرینگے بلکہ مجھکو مظنہ سوا اسکے نتھا کہ یہ خروج واسطے قافلے کے ہے تب
حضرت علیہ السلام نے اوسکے قول کی تصدیق کی کہ تو سچ کہتا ہے اور غزوہ بدر اول غزوہ تھا کہ اسمین حق تعالیٰ نے
اسلام کو عزیز و غالب کیا اور اہل شرک کو ذلیل و مغلوب کیا غرض کہ رسول خدا صلعم مع اپنے ہمراہیون کے مدینے سے
طرف بدر کے روانہ ہوے جب نقب یعنے درۂ بنی دینار پر پہونچے تو بقیع مین اوترے اور بقیع بیوت و بستی
سُقیا کی ہے (بقیع نقب یعنے درۂ بنی دینار ہے مدینے مین اور سقیا متصل ہے آبادی مدینہ سے) اور روز
خروج یکشنبہ تھا بارہوین تاریخ ماہ رمضان کی۔ اور اوسی مقام پر خیمہ گاہ لشکر کا ہوا اور وہین جائزہ و ملاحظہ
مبارزون جنگ آور ون کا ہوا اور جو لوگ ملاحظۂ عالی مین پیش کیے گئے اونمین عبد اللہ بن عمر و تھے اور اسامہ
ابن زید و رافع بن خدیج و براء ابن عازب و اسید ابن حُضیر و زید بن ارقم و زید بن ثابت یہ سب تھے مگر آنحضرت
صلعم نے ان سب کو پھیر دیا اور اونکو اجازت ساتھ چلنے اور جنگ کرنے کی ندی **واقدی** علیہ الرحمہ نے
حدیث بیان کی بواسطۂ ابوبکر اور اونکے باپ اسمٰعیل کی اور عامر اور اونکے باپ کے واسطے سے اونہون نے کہا
قبل اسکے کہ ہم لوگ ملاحظہ مین رسول خدا صلعم کے پیش کیے گئے تھے مین نے اپنے بھائی عمیر بن ابی وقاص کو دیکھا کہ وہ
لشکر مین چھپا رہتا تھا یعنے سامنے حضرت کے نہین آتا تھا مین نے پوچھا اے برادر تجھکو کیا ہوا کہ تو سامنا حضرت کا
نہین کرتا اونہون نے کہا مین ڈرتا ہون کہ رسول خدا صلعم مجھے دیکھکر صغیر سن سمجھینگے تو مجھکو ہمراہی سے واپس کر دینگے
و حالانکہ مین ساتھ چلنا چاہتا ہون کیا عجب ہے کہ حق تعالیٰ مجھکو شہادت نصیب کرے **راوی** نے کہا پھر جب
عمیر ملاحظہ حضرت مین پیش کیے گئے آخر وہی ہوا کہ آپ نے کم عمر دیکھکر فرمایا تو پھر جا تب عمیر رونے لگے پس حضرت علیہ السلام
نے اونکو اجازت دی چنانچہ سعد کہتے تھے کہ باعث کم سنی عمیر کے پرتلہ اوسکی تلوار کا مین نے خود باندہ دیا تھا و بالآخر
وہ بدر مین شہید ہوا اور اوسوقت عمر عمیر سولہ برس کی تھی اور **واقدی** نے واسطے سے ابوبکر بن عبد اللہ اور
عیاش عبد الرحمان اشجعی کے حدیث بیان کی کہ جناب رسول خدا صلعم نے اوسدن اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ اونکے
کنوون سے پانی پیوین اور آپ نے بھی اونہین کے کنوے سے پانی پیا اور دوسری روایت مین **واقدی**
علیہ الرحمہ نے بواسطہ عبد العزیز بن محمد کے عمرو بن ابی عمرو سے روایت بیان کی کہ اوس روز اول جس شخص نے
اونکے کنوے کا پانی پیا وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ عبد العزیز بن محمد اور

ہشام اور اونکے باپ کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت ذکر کی کہ بعد اوس روز کے کہ حضرت نے
اونکے کنوون کا پانی نوش فرمایا پھر حضرت کے لیے آب شیرین بستی بیوت السقیا سے منگایا جاتا تھا اور **واقدی**
علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی ذئب نے مقبری سے اونہون نے عبد اللہ بن ابی قتادہ
اونہون نے اپنے باپ سے اونہون نے کہا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ نے قریب بیوت السقیا کے نماز پڑھی
اور اوس روز اہل مدینہ کے حق مین دعا خیر فرمائی کہ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ
وَنَبِيُّكَ دَعَاكَ لِاَهْلِ مَكَّةَ وَاِنِّيْ مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ اَدْعُوْكَ
لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ تُبَارِكَ لَهُمْ فِيْ صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ وَثِمَارِهِمْ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا
الْمَدِيْنَةَ وَاجْعَلْ مَا بِهَا مِنَ الْوَبَاءِ بِخُمٍّ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ قَدْ حَرَّمْتُ
مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا كَمَا حَرَّمَ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُكَ مَكَّةَ

یعنے ای میرے پروردگار بتحقیق کہ ابراہیم تیرے بندے تیرے خلیل تیرے نبی نے اہل مکہ کے حق مین تجھسے
دعای برکت کی تھی وہر آینہ مین محمد بندہ تیرا اور نبی تیرا اہل مدینہ کے حق مین تجھسے دعای خیر کرتا ہون کہ تو اونکو
برکت عطا کر اونکو وزن صاع مین اور وزن مد مین اور اونکے میوون اور دانون مین ای میرے پروردگار مدینہ کو
ہمارا محبوب و مرغوب کر اور دور کر جو کچھ اوسمین قسم وبائی سے ہو طرف خم کی (اور خم جحفہ سے دو میل پر واقع ہی) اور ای میرے پروردگار درمیان
دونون سنگستان مدینہ کے مین نے حرم مقرر کیا (یعنے درمیان اون دونون کے خونریزی وغیرہ حرام ہی) جسطرح ابراہیم تیرے
خلیل نے مکہ کو حرم مقرر کیا تھا (یعنی امن) **راوی** کہتے ہین کہ عدی بن ابی الزغبا و بسبس بن عمرو بیوت السقیا سے حاضر حضور رسول خدا صلعم کے
اور کہتے ہین کہ اوسی روز عبد اللہ بن عمرو بن حرام بھی خدمت شریف مین حاضر ہوے اور عرض کی یا رسول اللہ منزل و مقام
کرنا آپکا اس جگہ اور ملاحظہ کرنا آپکا یہان جائزہ اپنے اصحاب کا مجکو نہایت خوش آیا اور مین نے اس سے فال نیک لیا
تفاؤل کی ہی کیونکہ یہ مقام ہم بنی سلمہ کا منزل و ماوی ہی یہین درمیان ہمارے اور اہل حسیکہ کے ہوا تھا جو کچھ
ہوا تھا (حسیکہ الذباب و ذباب ایک پہاڑ ہے ناحیہ مدینہ مین کہ یہود اوسکو خار ریز کرتے تھے واسطے انسداد
اپنے دشمنون کے یا اوسکو خارستان مغیلان کا کیا تھا اور وہین اونکی بڑی بستی تھی) پس اسی مقام مین ہمنے بھی
اپنے اصحاب کا جائزہ حاضری لیا تھا اور جو لوگ طاقت سلاح رکھتے تھے یعنی لائق جنگ تھے اونکو اجازت رزمگاہ کی
دی تھی اور جو لوگ تحمل سلاح سے عاجز یعنے قابل ہتھیار باندھنے کے نتھے اونکو یہین سے پھیر دیا تھا بعد ازان
ہم لوگ طرف یہود حسیکہ کے روانہ ہوے اور اون دنون یہود حسیکہ سب یہود سے غالب تر تھے چنانچہ ہمنے جسطرح
چاہا اونکو قتل کیا پس آجتک ہماری قوم یہود سے زیر و مغلوب ہین امید ہے یا رسول اللہ مجکو امید ہے کہ اب بھی
کہ جب ہم لوگ اور قریش طرفین سے مقابل ہونگے تو اوس وقت حق تعالی آپکی آنکھون کو اون سے ٹھنڈا کریگا

اور خلاد بن عمرو بن الجموح کہتے تھے کہ بعد اوس شب کے جب دن ہوا تو مین خربا بین اپنے اہل کی طرف
گیا تب عمرو بن الجموح اونکے باپ نے اونسے کہا کہ مین نے تمکو طلب نہین کیا یعنے مجکو تمہاری طلب نتھی
اسلیے کہ تم جا چکے خلاد نے کہا کہ رسول خدا صلعم بقیع مین لوگون کا جائزہ حاضری لیتے تھے تب عمرو نے
کہا کہ کیا نیک فال ہے واللہ مین امید رکھتا ہون کہ تم غنیمت حاصل کروگے اور مشرکین قریش پر ظفریاب
ہوگے کہ سرآئندہ یہ وہی ہماری منزل ہے جس روز ہم طرف حسیکہ کے گئے تھے اور رسول خدا صلعم نے
نام حسیکہ کا بدل کر سقیا نام رکھا تھا خلاد کہتے ہین میرے دل مین خیال تھا کہ مین سقیا کو خرید لونگا یہانتک
کہ سعد بن ابی وقاص نے اوسکو بعوض دو اونٹون کے خرید لیا اور بقول بعضے سات اوقیہ سے خرید لیا
چنانچہ حضور مین حضرت صلعم کے ذکر کیا گیا کہ سعد نے سقیا کو خرید لیا ہے فرمایا یہ بیع نفع کریگی راوی
کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے اخیر روز یکشنبہ تاریخ بارہوین رمضان کو بیوت السقیا سے کوچ کیا اور لشکر
مسلمین ہمراہ حضرت کے روانہ ہوا اور وہ تین سو پانچ آدمی تھے اور آٹھ آدمی پیچھے رہ گئے تھے مگر اونکو بھی
غنیمت سے حصہ واجب دیا گیا اور لشکر مین ہمگی چالیس اونٹ تھے کہ ایک ایک پر دو دو اور تین تین اور چار چار
آدمی آگے پیچھے اوترتے چڑھتے جاتے تھے چنانچہ رسول خدا صلعم اور علی بن ابی طالب علیہ السلام اور
مرثد یا بجاے مرثد کے زید بن حارثہ ایک اونٹ پر سوار ہوتے تھے اور حمزہ بن عبد المطلب و زید بن حارثہ
و ابو کبشہ و انسہ موالی النبیؐ یہ چارون ایک اونٹ پر تھے اور عبیدہ بن الحارث اور طفیل و حصین دونون بیٹے
حارث کے اور مسطح بن اثاثہ یہ سب ایک اونٹ پر تھے اور یہ اونٹ عبیدہ بن الحارث کا تھا اور وہ اونکش تھا
کہ اوسکو ابن ابی داؤد المازنی سے خرید کیا تھا اور معاذ و عوف و معوذ پسران عفرا اور اونکے مولا ابو الحمرا یہ سب ایک
اونٹ پر تھے اور ابی بن کعب و عمارہ بن حزم و حارثہ بن النعمان یہ سب ایک اونٹ پر اور خراش بن الصمہ و قطبہ بن
عامر بن حدیدہ و عبد اللہ بن عمرو بن حرام ایک اونٹ پر و عتبہ بن غزوان و طلیب بن عمیر ایک اونٹ پر
کہ وہ اونٹ عتبہ بن غزوان کا تھا اور اوسکا نام عبس تھا اور مصعب بن عمیر و سویبط بن حرملہ و مسعود
بن ربیع ایک اونٹ پر کہ وہ اونٹ مصعب کا تھا اور عمار یاسر و ابن مسعود ایک اونٹ پر و عبد اللہ بن
کعب و ابو داؤد المازنی و سلیط بن قیس ایک اونٹ پر اور اونٹ عبد اللہ کا تھا اور عثمان و قدامہ و عبد اللہ
پسران مظعون اور سائب بن عثمان ایک اونٹ پر آگے پیچھے اوترتے چڑھتے چلے جاتے تھے اور ابو بکر و
عمر و عبد الرحمان بن عوف ایک اونٹ پر اور سعد بن معاذ اور بھائی و بھتیجا اونکا حارث بن اوس اور حارث
بن انس ایک اونٹ پر کہ اونٹ سعد بن معاذ کا اونکش تھا اوسکا نام ذیال تھا اور سعد بن زید و سلمہ بن سلامہ
و عباد بن بشر و رافع بن یزید و حارث بن خزمہ یہ سب ایک اونٹ پر جو اونکش سعد بن زید کا تھا اور زاد راہ

سوائے ایک صاع تمر کے تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبید بن یحییٰ نے معاذ
بن رفاعہ سے اونہون نے اپنے باپ سے اونہون نے کہا کہ مین ہمراہ رسول خدا صلعم کی طرف بدر کو نکلا اور تین
تین آدمی ایک ایک اونٹ پر چڑھتے اوترتے چلے جاتے تھے چنانچہ مین اور میرا بھائی خلاد بن رافع اپنے
ایک اونٹ پر سوار تھے اور ہمارے ساتھ عبید بن یزید بن عامر بھی تھے اور ہم لوگ آپکے پیچھے اوترتے چڑھتے چلے جاتے تھے
یہان تک کہ جب ہم روحا مین پہونچے یکبارگی ہمارا اونٹ ہمکو لیکر گر پڑا اور بیٹھ گیا وہ بہت تھک گیا تھا اوس وقت
میرے بھائی نے کہا اے میرے پروردگار تیرے لیے مجھپر نذر واجب ہے کہ اگر تو ہمکو پھر مدینے کی طرف پھیر لاوے
تو مین اوسکو قربانی کرونگا رفاعہ کہتے ہین کہ اوس حالت مین گذر رسول خدا صلعم کا ہمپر ہوا ہم لوگون نے عرض کی
یا رسول اللہ ہمارا اونٹ بیٹھ گیا ہے تب حضرت نے پانی طلب کیا اور ایک ظرف مین وضو کیا اور اوسمین کلیان
کین اور فرمایا اس اونٹ کا منہ کھولو تو ہمنے اوسکا منہ کھولا چنانچہ حضرت نے وہ پانی اوسکے منہ مین ڈالا
بعد ازان اوسکے سر پر اور اوسکی گردن پر اور اوسکے شانون اور کوہان پر بعد ازان اوسکے استخوان پشت پر
دم تک چھڑکا بعد ازان فرمایا تم دونون سوار ہو جاؤ اور آن حضرت علیہ السلام روانہ ہوگئے پھر ہم حضرت سے
جا ملے مقام منصرف کی نشیب مین اور وہ اونٹ ہمارا ہمکو لیے بھاگا بالآخر جب ہم بدر سے پھر کر مصلے مین پہونچے
تو وہ اونٹ ہمارا پھر بیٹھ گیا تب ہمارے بھائی نے اوسکی قربانی کی اور گوشت اوسکا تقسیم کیا اور للہ دیا اور
محمد بن عمر **واقدی** نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یحییٰ بن عبد العزیز بن سعید بن سعد بن عبادہ نے اپنے
باپ سے اونہون نے کہا کہ سعد بن عبادہ راہ بدر مین بیس اونٹون پر باری باری سوار کرائے گئے تھے اور
محمد بن عمر **واقدی** نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابوبکر بن اسمعیل نے اپنے باپ سے اونہون نے سعد بن ابی وقاص
سے اونہون نے کہا ہم لوگ جب ہمراہ رسول خدا صلعم کے بدر کو چلے تو ہمارے ساتھ ستر شتر تھے اور لوگ آپس مین
ایک ایک اونٹ پر دو دو تین تین چار چار آگے پیچھے اوترتے چڑھتے چلے جاتے تھے اور اصحاب نبی صلعم
مین سب سے زیادہ مین بڑی مصیبت مین مبتلا تھا کہ پیادہ پا چلتا تھا اور تیر چلاتا تھا یہان تک کہ جانے اور آنے مین
ایک قدم بھی سوار نہین ہوا اور رسول خدا صلعم جس وقت جدا ہوئے بیوت السقیا سے تو دعا کرتے تھے
اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ وَعُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ وَجِيَاعٌ فَاَشْبِعْهُمْ وَعَالَةٌ فَاَغْنِهِمْ مِنْ فَضْلِكَ
یعنے اے میرے پروردگار یہ لوگ یعنے مسلمان پا پیادہ ہین انکو سوار کردے یعنے انکو سواری عطا کر اور
یہ لوگ برہنہ ہین انکو لباس پہنا اور یہ گرسنہ ہین انکو سیر کر اور یہ محتاج ہین انکو اپنے فضل سے غنی کر راوی
نے کہا بالآخر اونمین سے کوئی خالی نہ پھرا اگر یہ کہ جو کوئی سواری چاہتا تھا اوسنے سواری پائی کہ ہر شخص کو
ایک ایک اور دو دو شتر دستیاب ہوئے اور جو لوگ برہنہ تھے وہ صاحب لباس ہوئے اور جو گرسنہ تھے

اونہون نے زادِ مشرکین سے طعام وافر حاصل کیا اور جو نادار تھے وہ قیدیون کے سربہا پانے سے مالدار
ہوگئے اور رسول خدا صلعم نے قیس بن ابی صعصعہ کو پیادون پر افسر کیا تھا اور نام ابی صعصعہ کا عمرو بن
زید بن عوف بن مبذول تھا اور حضرت نے وقت کوچ کے بیوت السقیا سے قیس کو حکم کیا تھا کہ مسلمین ہمراہی کا
شمار کر لیوین لہذا قیس نے سب کو لب چاہ ابی عتبہ ٹھہرا کر اونکا شمار کیا بعد ازان خدمت جناب مین تعداد مردم عرض کی اور جب ہوا
کہ آنحضرت علیہ السلام بیوت السقیا سے کوچ کر کر بطن العقیق مین گئے بعد ازان گمتمن کی راہ چلے یہانتک کہ بطحاء ابن ہبیر جا نکلے اور وہان
زیر درخت نزول اجلال فرمایا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اوٹھ کھڑے ہوے واسطے چننے اور فراہم کرنے پتھر کے پھر نیچے اوسی درخت کے
ایک مسجد بنائی یعنے پتھرون سے ایک جا مسجد کی گھیر دی پھر اوسمین رسول خدا صلعم نے نماز پڑھی اور دوشنبہ کی صبح
حضرت وہین تشریف رکھتے تھے اور دوسری صبح کو وادی ملل مین گئے (اور تربان درمیان حفیرہ اور ملل کے
واقع ہے) اور سعد بن ابی وقاص نے کہا جب ہم لوگ تربان مین تھے اوسوقت آنحضرت صلعم نے مجھسے
فرمایا ای سعد یہ ہرن آتا ہے اوسکو دیکھ سعد نے کہا پھر مین نے تیر کمان سے جوڑا اور حضرت نے اوٹھکر سر مبارک
درمیان میرے شانے اور کان کے رکھا اور فرمایا مار تیر اور دعا کی اَللّٰھُمَّ اَسَدِّدْ رَمْیَتَہٗ یعنے یا اللہ اسکی تیر کو
نشانے پر لگا دے سعد نے کہا پس اوس جا سے میرے تیر نے گردن آہو کی خطا نکی اوسوقت حضرت نے
تبسم فرمایا اور مین اوس ہرن کی طرف دوڑا اور اوسکو جیتا پایا کہ اوسمین رمق جان باقی تھی تب مین اوسکو
ذبح کر کے اوٹھا لایا اور سامنے حضرت کے رکھا چنانچہ آپ نے حکم کیا کہ وہ درمیان اصحاب کے تقسیم کیا گیا
اور محمد بن عمر واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ محمد بن بجاد کے سعد سے روایت کی کہ لشکر مسلمین مین دو
گھوڑے تھے ایک گھوڑا مرثد بن ابی مرثد غنوی کا اور ایک گھوڑا مقداد بن عمرو البہرانی کا جو حلیف بنی زہرہ
کے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ گھوڑا زبیر کا تھا وحال آنکہ دو ہی گھوڑے تھے اور ہمارے نزدیک بلا اختلاف
دو گھوڑون مین ایک گھوڑا مقداد کا تھا چنانچہ دوسری روایت مین واقدی نے بواسطہ چند رواۃ کے
مقداد بن عمرو سے روایت کی ہے کہ مقداد نے کہا روز بدر میرے پاس ایک گھوڑا تھا اوسکا نام سبحہ تھا اور
واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی سعد بن مالک الغنوی نے اپنے ابا سے کہ مرثد بن ابی مرثد
الغنوی روز بدر اپنے گھوڑے پر سوار تھے اوسکا نام سبل تھا۔ الغرض رواۃ کثیر بیان کرتے ہین کہ پس گروہ
قریش شام مین اپنے قافلے سے جا ملے اور وہ قافلہ ہزار شتر کا تھا اور اونپر متاع گران بہا بار تھا کیونکہ مکے
مین کوئی قرشی ایسا باقی نتھا اور نکوئی قرشیہ کہ جسکا مال بقدر مثقال یا زیادہ از مثقال کی ہو مگر یہ کہ اوسنے کچھ
وہ مال ہمراہ قافلے کے بھیجا تھا یہانتک کہ کہا گیا ہے کہ حویطب نے ایک شخص کے ہاتھ اپنے سو اوقیہ مال بھیجا تھا چنانچہ کہتے ہین
کہ اوس قافلے مین البتہ پچاس ہزار دینار نقد تھا اور بعضون نے کچھ کم کہا ہے اور کہتے ہین کہ اوس قافلے مین

اکثر مال ابی احیحہ آل سعید بن العاص کا تھا اور وہ مال یا تو از آن خاص ان آل کا ہو یا اور قوم سے بطریق
قرضہ جمع کر کے نصف منافع پر دیا تھا وبہرکیف اکثر قافلہ آل سعید بن العاص کا تھا یا یہ کہ اکثر مال اوس قافلے مین انہین کا تھا
اور کہتے ہین کہ اوس قافلے مین بنی مخزوم کے دو سو شتر اور پانچ یا چار ہزار مثقال سونا تھا اور ہزار مثقال سونا حارث
بن عامر بن نوفل کا تھا اور دو ہزار مثقال امیہ بن خلف کا تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے ہشام بن عمارہ
بن ابی الحویرث سے نقل حدیث کی ہے کہ اوس قافلے مین دس ہزار مثقال سونا بنی عبد مناف کا تھا اور تجارتگاہ
اونکی طرف غزہ کے تھی جو زمین شام سے ہے اور اوس قافلے مین بہت سے عیرات یعنے کاروان شتران
عوام قریش کی تھے اور محمد بن عمر **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ عبد اللہ بن جعفر و ابو عون مولی المسور کے
مخرمہ بن نوفل سے روایت کی ہے اونہون نے کہا جب ہم شام مین پہونچے (یعنے ہمراہ قافلہ قریش
کے) تو قبیلہ جذام سے ہمکو ایک شخص ملا اوسنے ہمسے خبر کی کہ محمد بقصد ہمارے قافلے کے ہماری گذرگاہ پر
پیش آئے ہین اور منتظر ہماری مراجعت کے ہین اور باشندگان میانۂ راہ سے حلف لیا ہے اور اونسے مصالحہ
کر لیا ہے مخرمہ نے کہا کہ تب ہم وہان سے ڈرتے ہوے نکلے اور خوف کمینگاہ کا رکھتے تھے پس جب ہم شام
سے روانہ ہوے تو ضمضم بن عمرو کو واسطے خبر کے آگے بھیجا یا یہ کہ واسطے اطلاع قریش کو روانہ کیا اور عمرو
بن عاص بیان کرتا تھا کہ جب ہم زرقا مین تھے (اور زرقا ملک شام مین عمان کے کنارے اور عمان سے
دو منزل پر واقع ہے) تو ہم لوگ نیچے مکے کے راہ چلے جاتے تھے ناگاہ ایک شخص قبیلۂ جذام سے ہمکو ملا اور اوسنے کہا
کہ محمد نے قصد تمہارا کر کے تمہاری گذرگاہ پر بجمعیت اپنے اصحاب کے پیش آئے ہین ہمنے کہا ہمکو معلوم نہین ہے
اوسنے کہا ہان ایسا ہوا کہ محمد ایک مہینا مقیم رہکر یثرب کو پھر گئے تھے اگر وہ تمہارے مقابل آتے تو اوس
عرصہ مین تم لوگ سبکسار و سبکبار تھے اور اب وہ ضرور تمسے پیش آوینگے کہ وہ تمہاری مراجعت کے انتظار مین
اور تمہارے دنونکو شمار کر رہے ہین پس تم اپنے قافلے کو بچاؤ اور تم اپنی رائے مین فکر کرو واللہ مین نہین
دیکھتا ہون کہ تمہارے ساز و رخت اور گھوڑے اونٹ اور جمعیت مردم سے کچھ باقی بچے پس لازم ہے کہ اپنے
امر کو درست کرو اور لوگون کو جمع کرو پس سب اہل قافلہ نے ضمضم کو جو ہمراہ قافلہ تھا طرف مکے کے روانہ کیا اور
یہ وہ شخص ہے کہ کنارے دریا کے رہتا تھا اور قریش اسکو ہمراہ لیتے آئے تھے اور اوسکے پاس دو اونٹ بھی تھے
چنانچہ قافلے والون نے اجرت اوسکی بیس مثقال طلا مقرر کی اور ابو سفیان نے اوسکو حکم کیا کہ تو جا کر قریش
مکہ کو خبر کر کہ محمد ہمارے قافلے پر آئے ہین اور اوسکو امر کیا کہ جب تو مکے مین داخل ہو تو اپنے اونٹ کا کان
کاٹ ڈالیو اور کاٹھی الٹی کسنا اور پیش و پس سے اپنا پیراہن چاک کر ڈالیو و بعد اسکے بلند الغوث الغوث
یعنے فریاد ہے فریاد شور کیجیو (مترجم کہتا ہے ایام جاہلیت مین یہ دستور عرب تھا کہ حالت اضطراب

واسطے غارت کے ایسا کیا کرتے تھے اور بعضے سر منڈھ ہو جاتے تھے اونکو عریان نذیر یعنے برہنہ ڈرانے والے کہتے تھے) اور بعضوں نے کہا کہ ضمضم کو تبوک میں بھیجا تھا اور اوس قافلے میں قوم قریش سے تیس آدمی تھے اونمین عمرو بن العاص و مخرمہ بن نوفل تھا ؛

ذکر خواب دیکھنے عاتکہ بنت عبد المطلب کا شکست لشکر قریش کی اور مجادلہ کرنا ابو جہل کا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے

راوی نے کہا کہ قبل پہونچنے ضمضم کے مکے میں عاتکہ بنت عبد المطلب نے ایک ایسا خواب دیکھا کہ اونکو اوس خواب نے گھبرا دیا اور اونکے دل کو صدمہ عظیم ہوا تب اپنے بھائی عباس بن عبد المطلب کو بلا بھیجا اور کہنے لگین اے میرے بھائی واللہ مین نے آج کی رات ایسا خواب دیکھا ہے کہ مین اوسکو بہت برا جانتی ہون اور مین خوف کرتی ہون کہ تمہاری قوم کو اوس سے سبا داضرر و مصیبت پہونچے پس جو کچھ مین بیان کرون تم اوسکو مخفی رکھو مین نے ایک شتر سوار کو دیکھا کہ وہ آیا ہے اور ابطح یعنے بطحا مین ٹھہرا ہے و بصدای بلند شور کرکے کہتا ہے اے آل غدر یعنے اے قوم بیوفا تم اپنی قتل گاہ کیطرف روانہ ہو تین روز کی مدت مین اور اس بات کو تین بار پکارا تب مین نے لوگون کو دیکھا کہ اوسکے پاس جمع ہوے بعد ازان وہ شتر سوار مسجد کعبہ مین داخل ہوا اور لوگ اوسکے پیچھے تھے ناگاہ اوسنے اپنے شتر کو پس کعبہ ٹھہرایا اور اوسیطرح تین بار پکارا بعد ازان وہ اونٹ اوسکو بالاے کوہ ابو قبیس چڑھا لیگیا تو وہان بھی اوسنے تین بار اوسیطرح شور سے پکارا بعد ازان اوسنے ابو قبیس سے ایک بھاری پتھر اوٹھا کر لڑھکایا کہ وہ لڑھکتے ہوے جب زیر کوہ پہونچا تو پاش پاش ہو گیا پس باقی نرہا کوئی بیت بیوت مکہ سے اور نہ کوئی وار دور مکہ سے یعنے کوئی گھر مکے کے گھرون مین باقی نہ بچا کہ اوس پتھر کا ایک ٹکڑہ وہان نہ پہونچا ہو چنانچہ عمرو بن العاص ذکر کرتے تھے (یعنے بعد اسلام کے) کہ مین نے یہ سب کچھ بچشم خود دیکھا مین نے ایک ٹکڑا اوس صخرۂ ابو قبیس کا جو گر کر پارہ پارہ ہو گیا تھا اپنے گھر مین بھی دیکھا اور یہ واقعہ بڑی عبرت کا تھا لیکن ارادۂ الٰہی مین اوس روز اسلام لانا مجکو نصیب نہ تھا پس اسلام تا ارادہ باری تعالے معوخر و ملتوی رہا راوی کہتے ہین کہ محلات و مکانات بنی ہاشم و بنی زہرہ کے کسی گھر مین اوس صخرہ سے ایک ریزہ نہین گرا اور کہا راویون نے کہ عباس رضی اللہ عنہ یہ خواب سنکر عاتکہ سے کہنے لگے کہ اِنَّ هٰذِهِ لَرُؤْيَا یہ ایک خواب رویاے صادقہ سے ہے (مترجم کہتا ہے کہ اس جملہ سے یہ معنی بھی محتمل ہے کہ یہ ایک خواب ہے خواب خیال چنانچہ یہ کہنا اونکا دل انکاری سے بنا بر رفع اضطراب عاتکہ کے تھا) پس عباس وہان سے مغموم چلے اثناے راہ مین ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے کہ اونکا یار دوستدار تھا ملاقات ہوئی اوس سے ذکر اس خواب کا کیا اور تاکید کتمان کی کردی مگر یہ بات لوگون مین فاش ہو گئی چنانچہ

عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ صبح کو مین واسطے طواف خانہ کعبہ کے گیا وہان مردم قریش بیٹھے ہوے
ذکر خواب عاتکہ کر رہے تھے اور اونمین ابوجہل بھی تھا وہ مجھے دیکھکر کہنے لگا کہ عاتکہ نے یہ کیا خواب دیکھا ہے
مین نے کہا وہ کیونکر ہے اوسنے کہا اے اولاد عبد المطلب کیا تم ابھی راضی نہین ہوے کہ تمہارے مرد تو نبی بنکر
اور اخبار غیب بیان کرتے ہین یہانتک کہ اب تمہاری عورتین بھی نبی بنتی ہین اور خبرین غیب کی بیان
کرنے لگین عاتکہ گمان کرتی ہے کہ اوسنے خواب مین ایسا کچھ دیکھا ہے پس جو کچھ اوسنے دیکھا ہے ہم تین روز تک
تمہارا انتظار کرتے ہین اگر کہنا اوسکا حق ہوگا تو قریب ہے کہ اس عرصے مین واقع ہوگا اور اگر تین روز گذر گئے
اور کچھ وقوع مین نہ آیا تو تمپر لکھا جائیگا یعنے ثابت و مشتہر کیا جائیگا کہ عرب مین تم لوگ اہل خاندان کذب و فریب ہو
تب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اے مصفر استہ یعنے اے گوز مارنے والے تو ہی سزاوار کذب
و ملامت ہے ابوجہل نے کہا جب درمیان ہمارے تمہارے دربارہ مجد و شرف کے معارضہ ہوا تو تمنے کہا ہمارے یہان
خدمت سقائی ہے ہمنے کہا کہ ہم کچھ پروا و اعتراض نہین کرتے کہ تم حاجیون کو پانی پلاتے ہو پھر تمنے کہا
ہم مین خدمت دربانی کی ہے تو ہمنے کہا کیا جاے اعتراض ہے کہ تم دربانی خانہ کعبہ کی کرتے ہو پھر تمنے کہا
کہ ہم مہمانی اور دعوت طعام کرتے ہین تو ہمنے کہا ہم اس بات پر بھی کچھ اعتراض نہین کرتے کہ تم طعام داری
کرتے ہو اور لوگون کو کھانا کھلاتے ہو بعد ازان تمنے کہا کہ ہم مین جود و سخاوت ہے تو ہمنے کہا تھا کہ ہم کچھ باک
نہین کرتے کہ تم جمع و مہیا رکھتے ہو اپنے پاس اوسقدر کہ اوس سے ضعفا کو دیتے ہو پس ہرگاہ ہم بھی لوگون کو
کھانا کھلاتے تھے اور تم بھی کھلاتے تھے اور لوگ جمع تھے اور ہم تم مجد و شرف مین مسابقت کرتے تھے
پس ہم تم مثل اون دو گھوڑون کے تھے جو بازی مین برابر دوڑتے ہین اوسوقت تمنے کہا ہم مین نبی ہے
اور اب تم کہتے ہو کہ ہم مین ایک عورت بھی نبی ہے (یعنے غیب کی خبر دینے والی مراد عاتکہ سے ہے) قسم ہے
لات و عزے کی ایسا کبھی نہین ہوسکتا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ واللہ یہ باعث میری غیرت کا
نہ تھا مگر یہ کہ مین نے اس بات سے تجاہل و انکار کیا کہ عاتکہ نے کچھ خواب دیکھا ہے آخر جب شام ہوئی تو نہ باقی
رہی کوئی ایسی عورت جسکو علاقہ ہوا اولاد ہونے مین عبد المطلب سے مگر یہ کہ وہ سب آئین اور جمع ہوئین
اور کہتی تھین کیا تم لوگ اس فاسق خبیث یعنے ابوجہل کی باتون کو گوارا کرتے ہو کہ یہ تمہارے مردون کی
توہین تو کرتا ہی تھا بعد ازان اب تمہاری عورتون تک نوبت پہونچائی اور تو اے عباس سنتا ہے اور تجھکو
اس بات کی غیرت نہین آتی یہ سنکے عباس نے کہا مین خاموش نہین رہا مگر اسلیے کہ شر نہو مگر قسم ہے
خدا کی صبح کو مین پھر اوسکے پاس جاونگا اگر پھر اوسنے اعادہ تمہاری توہین کا کیا تو مین تمہارا بدلہ اوس سے
لونگا پھر جب صبح ہوئی بعد اوس دن کے جسکی شب کو عاتکہ نے خواب دیکھا تھا تو ابوجہل بولا آج ایک عذر ہوا

ف [illegible]

یعنے پہلا دن ہوا بعد ازان جب دوسری صبح ہوئی تو کہا آج دو دن ہوے پھر جب تیسری صبح ہوئی تو کہنے لگا آج تین دن
پورے ہوے اب کوئی دن باقی نہین ہے حضرت عباس کہتے ہین جب تیسری صبح ہوئی تو مین گھر سے نکلا اور مین سخت غضبناک تھا کیونکہ
مجھے خیال تھا کہ اوس سے میرا امر فوت ہو گیا تھا تو مین چاہتا تھا کہ اوسکا تدارک کرون اور مجھکو یاد تھا غیرت لانا عورتون کا اونکی باتون
سے جو کچھ مجھسے کہتی تھین چنانچہ مین ابو جہل کیطرف متوجہ ہوا اور وہ مرد لاغر اندام ترش رو تیز زبان شوخ چشم تھا پس ناگاہ وہ مجھے دیکھکر
شتابی سے طرف باب بنی سہم کے نکل گیا مین نے کہا اسکو کیا ہوا خدا اوسپر لعنت کرے کیا عاجز ہو کر اس خوف سے ٹل گیا کہ
مین اوسکو شتم و شماتت کرونگا پس اوسی حال مین یکایک اوسنے آواز ضمضم بن عمرو کی سنی کہ وہ کہتا تھا اے گروہ
قریش اے آل لوی بن غالب اپنی لطیمہ یعنے مالہاے محمولہ شتران کو بچاؤ کہ محمد اور اوسکے تاراج کو آئے ہین فریاد ہے
فریاد کو پہونچو واللہ مین نہین دیکھتا ہون کہ تم اونکو سلامت پاؤ گے چنانچہ ضمضم درمیان وادی کے اسطرح استغاثہ
کر رہا تھا اور اپنے شتر کے دونون کان کاٹ ڈالے تھے اور اپنے پیراہن کو پیش و پس سے چاک کر ڈالا تھا اور
اولٹی کاٹھی اونٹ پر کسی تھی اور ضمضم نے اوسی حالت استغاثہ مین یہ بھی بیان کیا کہ قبل داخل ہونے مکے کے مین نے
اپنے اسی ناقے پر سوتے ہوے خواب مین دیکھا گویا کہ وادی مکہ مین سیلاب خون کا پستی سے بلندی کو بہتا ہے
پس مین گھبرا کر ڈرا ہوا چونک پڑا اور جاگ اوٹھا اور قریش کے حق مین مجھکو یہ معلوم ہوا اور میرے دل مین تاویل
آئی کہ یہ خواب قریش کی جانون پر مصیبت ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ جس شخص نے اوس دن صداے استغاثہ
بلند کی تھی وہ ابلیس تھا کہ بصورت سراقہ بن جعشم قبل ضمضم کے آواز دیکر قریش کو اونکے قافلے کیطرف آمادہ روانگی
کیا تھا پھر بعد اسکے ضمضم آیا اوسنے فریاد کی اور عمیر بن وہب کا قول تھا کہ ضمضم کے امر عجیب سے کوئی امر عجیب تر مین نے
کبھی نہین دیکھا اور اوسکی زبان سے شور و فریاد نہین کیا مگر شیطان نے کہ ہمکو ہمارے امور مین کچھ چارہ نہوا یہانتک
کہ ہم لوگ بکیفیت حالت شتابت و رغا مین اپنے قافلے کی مدد کو نکل پڑے اور حکیم بن حزام کا یہ مقولہ ہے کہ
جو شخص ہمارے پاس آیا تھا اور فریاد لایا تھا وہ انسان نہ تھا بلکہ وہ شیطان تھا کہ ناگزیر ہمارے تئین قافلے
کی مدد کو لیگیا لوگون نے پوچھا اے ابو خالد یہ امر کیونکر واقع ہوا اوسنے کہا مین خود اوس سے نہایت
متعجب ہون کہ سواے کوچ کرنے کے ہمکو اپنے امور مین کچھ چارہ نہوا اور راوی کہتے ہین کہ پھر قریش تہیہ
سامان کوچ مین مصروف ہوے اور ایک دوسرے سے بے پروا تھا یعنے کوئی کسی پر بند نہ تھا ہر ایک بجاے خود
تیاری سفر مین مشغول ہوا اور جانے والون مین دو طرح کے لوگ تھے کہ یا خود بنفسہ چلنے پر مستعد تھے یا اپنے
بدلے دوسرے کو مقرر کیا اور حال قریش یہ تھا کہ خواب عاتکہ سے ڈر گئے تھے اور بنو ہاشم اوس خواب سے
خوش تھے اور بعضے کہنے والے کہتے تھے ہرگز یہ بات نہین ہے کہ تم ہمکو جھوٹا جانتے ہو اور خواب عاتکہ کا غلط
سمجھتے ہو غرضکہ قریش تین روز و بقول بعض کے دو روز تیاری کرتے رہے اور اپنے اپنے ہتھیار نکالے

اور مدینہ سے ہران خرید کیے اور اونکے مقدور والون نے عاجزون کی اعانت کی اور سہیل بن عمرو درمیان مردان
قریش کھڑا ہوکر کہنے لگا اے گروہ قریش دیکھو یہ محمد اور چند مردم بیدین جو تمہارے ہی جوانون مین سے اونکی
ہمراہ ہین اور اہل یثرب یہ سب واسطے تعرض تمہارے کاروان شتران اور بقصد تاراج لطیمہ قریش کے آئے ہین
(لطیمہ بمعنی تجارت یعنے مال تجارت بقول ابن ابی الزناد کے لطیمہ وہ سب مال ہے جو واسطے تجارت کے
اونٹون پر لادا جاتا ہے وبقول بعضون کے لطیمہ خاص عطر کو کہتے ہین) پس جس کسیکو سواری درکار ہو تو سواری
میرے پاس موجود ہے اور جسکو حاجت خرچ کی ہو وہ مجھسے خرچ لیوے اور اسیطرح زمعہ بن الاسود کھڑا ہوا
اور کہنے لگا قسم ہے لات وعزی کی اس سے زیادہ تر کوئی امر عظیم تمپر کبھی نازل نہوا ہوگا کہ محمد اور اہل یثرب
قصد تاراج تمہارے عیر کا کرین اور اوسمین تم سب کا مال ہے تو چاہیے کہ تم سب جمع ہوکر چلو اور تم مین سے ایک بھی
تخلف نکرے اور جسکے پاس خرچ نہو مجھسے لے واللہ اگر محمد اوس عیر کو لوٹ لینگے تو پھر ہرگز اونکا خوف تمہارا
نرہیگا مگر یہ کہ بیان تمپر قصد کرینگے اور اسیطرح طعیمہ بن عدی نے کلام کیا کہ اے گروہ قریش واللہ کوئی
امر عظیم تر اس سے تمپر نازل نہوا ہوگا کہ کاروان تمہارا اور لطیمہ قریش کا لوٹ تاراج کیا جاوے اور اوسمین
تم سب کا بہت سا مال او متاع گران بہا ہے واللہ مین کسی مرد یا عورت کو بنی عبد مناف مین سے ایسا نہین
جانتا ہون جسکا مال بوزن نش کے نہو یا زیادہ مگر یہ کہ وہ سب اسی قافلے مین ہے پس جسکے پاس زاد نہو
تو ہمارے پاس زاد موجود ہے کہ ہم اوسکو سواری اور زاد دیوینگے چنانچہ اونسے لوگون کو بیس اونٹ سواری
دیے اور اونکو خرچ دیا اور اونکے پیچھے اونکے اہل عیال مین مدد ومعاونت خرچ کی مقرر کر دی وبعد ازان حنظلہ
وعمرو دونون پسران ابی سفیان کھڑے ہوے اور لوگون کو واسطے خروج کے برانگیختہ کرنے لگے ولیکن
کسی سے وعدہ خرچ وسواری کا نہین کرتے تھے تب لوگون نے کہا تم دونون بھی وعدہ خرچ وسواری کا کیون
نہین کرتے جیسا کہ سہیل وغیرہ تمہاری قوم نے دعوت قوم طرف خروج کے خرچ وسواری سے کی ہے
اون دونون نے کہا بخدا کہ ہمارے پاس کچھ مال نہین ہے اور جو کچھ مال ہے تو ابوسفیان کا ہے اور نوفل
بن معاویہ الدیلی پاس قریش اہل دول کے گیا و درباره مدد خرچ وسواری واسطے خروج کرنے والون کے
کلام کرنے لگا چنانچہ اس باب مین عبد اللہ بن ربیعہ سے کلام کیا اوسنے کہا یہ پانسو دینار حاضر ہے اسکو
خرچ کر جسطرح تیری راے مین آوے پھر اسیطرح نوفل نے کلام کیا حویطب بن عبد العزی سے چنانچہ
اوس سے بھی دوسو یا تین سو دینار لیے پھر یہ سب خرید سلاح وسواری مین خرچ کیے راوی کہتے ہین
کہ قریش مین سے کوئی پیچھے نہین رہا مگر یہ کہ بعضون نے بجاے اپنے کسی اور کو اجرت پر مقرر کر کے بھیجدیا
بعد ازان قریش پاس ابولہب کے گئے اور کہنے لگے کہ سرآمد صنادید قریش ہین تو ایک سردار ہے اگر تو ہمراہی

نش بوزن بیست درم نصف اوقیہ

گروہ سے باز رہیگا تو اور لوگ تیرے اعتبار پر عدم خروج سے سنا پیش کرینگے پس تو خود خروج کر خواہ اپنی عوض کسی اور شخص کو مقرر کرکے ہمراہ کردے یہ سنکے ابولہب نے جواب دیا قسم لات وعزی کی نہ مین خود جاؤنگا نہ بابے اپنے کسیکو بھیجونگا تب پاس ابولہب کے ابوجہل آیا اور کہنے لگا اے ابو عتبہ واللہ ہم لوگ خروج نہین کرتے ہین مگر ازروے قہر وغضب کے کہ یہ واسطے حمایت دین تیرے اور تیرے بزرگون کے ہی اور اندیشہ ہوا ابوجہل کو کہ شاید ابولہب مسلمان ہوجاوے پس ابولہب کلام ابوجہل سنکر خاموش ہو رہا مگر نہ خود گیا نہ کسی اور کو اپنی طرف سے بھیجا اور ابولہب کو خروج سے کوئی امر مانع نہ تھا مگر یہ کہ وہ خواب عاتکہ سے خوف زدہ تھا کیونکہ وہ کہتا تھا کہ خواب عاتکہ کا ہاتھ پکڑنے والا ہی یعنے یقینی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اوسنے بجای خود عاص بن ہشام بن المغیرہ کو بھیجا تھا کیونکہ عاص اوسکا قرضدار تھا لہذا ابولہب نے اوس سے کہدیا کہ تو میری طرف سے جا کہ زر قرضہ میرا تیرے لیے معاوضہ ہے چنانچہ عاص اوسکی طرف سے روانہ ہوا **راوی** کہتے ہین اور عتبہ و شیبہ نے اپنی زرہ وغیرہ ساز حرب کو باہر نکالا تو اون دونون کی طرف عداس نے دیکھا کہ وہ دونون درستی اپنی زرہون اور تیاری آلات حرب کی کرتے تھے تو پوچھا کہ تم دونون کا کیا ارادہ ہے اونہون نے کہا کیا تو نے اوس شخص کو نہین دیکھا یعنے اوسکو نہین جانتا جسکی طرف ہمنے تجکو انگور اپنی زمین طائف کا دیکر بھیجا تھا عداس نے کہا ہان مین اونکو جانتا ہون تب وہ دونون بولے کہ ہم خروج کرتے ہین تا اوس سے مقاتلہ کرین یہ سنکے عداس رونے لگا اور کہنے لگا کہ تم دونون نجاؤ کہ بخدا وہ البتہ رسول خدا ہے مگر اون دونون نے نمانا اور خروج کیا اور عداس بھی اون دونون کی ہمراہ گیا اور اونہین کیساتھ بدر مین مارا گیا ✤

ذکر قرعہ قریش کا واسطے خروج بدر کے وبرآنا منع وعمل بر خلاف کا

راوی کہتے ہین کہ قریش جمع ہوکر پیش ہبل بت کے گئے اور واسطے خروج کے تفاؤل بالازلام کرنے لگے (مترجم کہتا ہے کہ استقسام بالازلام عمل تیرون کا ہوتا ہے کہ اوسپر کچھ نقش کرکے اوس سے بطور قرعہ واستخارہ کے تفاؤل کرتے ہین) چنانچہ امیہ بن خلف نے یہی عمل لطلب حکم یا منع کے کیا تو تیر منع خروج کا برآمد ہوا تب سب نے قیام واقامت پر اجماع واتفاق کیا مگر ابوجہل نے باصرار تمام اونکو آمادہ خروج کیا اور کہا نہ ہم تفاؤل کرینگے اور نہ اپنے قافلے سے تخلف کرینگے اور جب زمعہ بن الاسود مکی سے نکلکر روانہ ہوا اور ذی طوی مین پہونچا تو اپنا تیر ترکش سے کھینچکر اوس سے تفاؤل کیا تو تیر مانع خروج کا نکلا تب غیظ وغضب مین آکر دوسری بار اعادہ اوس فال کا کیا پس مثل اول کے نکلا اوسوقت زمعہ نے اوس تیر کو توڑ ڈالا اور کہنے لگا مثل آج کے مین نے ایسا تیر کاذب نہین دیکھا اور وہ اسی حالت مین تھا کہ اوسکے پاس سہیل بن عمر کا گذر ہوا تو کہنے لگا اے ابو حکیمہ مجھے کیا ہو گیا ہے کہ مین تجکو خشمناک پاتا ہون

تب زمعہ نے سہیل سے وہ ماجرا بیان کیا تب سہیل نے کہا اے شخص تو اپنے ارادے پر روانہ ہو کہ ان
تیرون سے کوئی چیز زیادہ جھوٹھی نہین ہے اور عمیر بن وہب نے بھی مجھسے جو کیفیت ان تیرون کی بیان کی
وہ مثل اسکی ہے جیسا کہ تو کہتا ہے کہ اوسنے بھی ایسا ہی کچھ دیکھا تھا بعد ازان قریش اپنے ارادے پر روانہ ہوے
اور ایک روایت مین واقدی نے سعید سے روایت کی ہے کہ ابو سفیان بن حرب نے ضمضم سے
کہہ دیا تھا کہ جب تو قریش کے پاس پہونچے تو اونسے کہہ دینا کہ استقسام بالازلام یعنے عمل فال تیرونکا نکرین
اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اونہون نے ابی بکر
بن سلیمان بن ابی حثمہ سے اونہون بیان کیا کہ مین نے حکیم بن حزام سے سنا وہ کہتا تھا کہ مین نے کبھی
ایسا کسی سفر کا قصد نہین کیا کہ وہ مجھے اس سفر بدر سے زیادہ ناگوار ہوا ہو اور کسی سمت کی جانے مین کبھی
مجھے ایسا اضطراب پیدا نہین ہوا جیسا بدر کے جانے مین قبل از خروج میرے تئین انکسار ظاہر ہوا بعد ازان
وہ کہتا ہے کہ پھر ضمضم آیا اور قریش مین صیحہ و فریاد کرنے لگا تب مین نے تفاؤل تیرون کا کیا تو ہر بار وہی
نکلتا تھا جو مجکو ناگوار تھا بعد ازان مین اپنے ارادے پر نکلا یہان تک کہ جب ہم لوگ مر الظہران تک پہونچے
تو وہان ابن الحنظلیہ نے چند اونٹون کو نحر کیا ناگاہ اونمین سے ایک اونٹ نحر کیا ہوا بھاگا اوسمین جان بھی
یعنے ہنوز وہ ذبح نہین ہوا تھا پس وہ تمام لشکر مین بھاگتا پھرا یہان تک کہ لشکر کے خیمون مین سے ایسا
کوئی خیمہ باقی نہ بچا جسمین اوسکا خون نہ پہونچا ہو چنانچہ یہ پہیری فال کی بدشگونی ظاہر ہوئی بعد ازان
مین نے قصد باز رہنے اور پھر آنیکا کیا بعد ازان مین ابن الحنظلیہ کی شامت و بدبختی کو یاد کرتا تھا اور یاد دلاتا تھا
مگر وہ مجھے نہین چھوڑتا تھا آخر مین اپنے سامنے چلا پس حکیم کہتا تھا کہ جسوقت ہم ثنیۃ البیضا مین پہونچے
(اور ثنیۃ البیضا یعنے بیضا کا ٹیلا کہ مدینے سے آتے ہوے فتح کو جاتے ملتا ہے) ناگاہ مین نے دیکھا
کہ عداس اوس ثنیہ پر بیٹھا ہوا تھا اور لوگ چلے جاتے تھے دونون بیٹے ربیعہ کے یعنے عتبہ و شیبہ پاس
عداس کے پہونچے (اور وہ دونون اوسکے آقازادے تھے) چنانچہ عداس نے دوڑ کر اون دونون کی
پاؤن رکاب مین پکڑ لیے یعنے اونکی رکابین پکڑ لین اور کہنے لگا میرے باپ مان تم دونون پر فدا اہون
واللہ وہ بے شبہہ رسول اللہ ہے تم دونون نہین جاتے ہو مگر یہ کہ جاتے ہو طرف اپنی قتل گاہون کے اور وہ
یہ کہتا تھا اور اوسکی دونون آنکھون سے اشک رخسارون پر جاری تھا حکیم کہتا ہے کہ مین نے وہان بھی ارادہ کیا
کہ پھر آؤن مگر چار ناچار آگے چلا اور جسوقت عتبہ و شیبہ چلے گئے اور عداس اوس ٹیلے پر بیٹھا تھا تو اوسکے پاس
گذر عاص بن منبہ بن الحجاج کا ہوا اوسنے وہان توقف کرکے عداس سے پوچھا تو کیون روتا ہے اوسنے کہا مین
[illegible] یعنے سردار [illegible] مارے کے اپنی قتل کاہون کیطرف

نکلے ہین کہ یہ تھا اگر سنینگے رسول اللہ سے تب عباس نے کہا کیا محمد رسول اللہ ہین یہ سنکے عباس شدت سے کانپنے لگا
اور اوسکے بدن سے رونگٹے کھڑے ہوگئے پھر وہ رونے لگا اور کہا ہان واللہ بے شبہہ وہ رسول اللہ ہین کہ مبعوث
ہوے ہین طرف کافہ خلائق کے حکیم کہتا ہے کہ پھر اوسیوقت عباس بن شیبہ اسلام لایا وبعد ازان آگے چلا لیکن
شک مین تھا یہانتک کہ اوسی شک وشبہہ پر مشرکین کے ہمراہ مارا گیا اور کہتے ہین کہ عداس پھر آیا اور بدر کو نہین گیا
اور بعضے کہتے ہین کہ حاضر بدر ہوا اور اوسی روز قتل ہوا **راوی** کہتا ہے ہمارے نزدیک قول اول ثابت تر ہے
راوی نے کہا اور سعد بن معاذ قبل واقعہ بدر کے مکے تو گئے اور امیہ بن خلف کے پاس اوترے ناگاہ اوسکے پاس
ابوجہل آیا اور سعد کو دیکھ کر امیہ سے کہنے لگا تو نے اسکو اپنے یہان اوتارا کہ یہ اون لوگون مین سے ہے جنہون نے
محمد کو اپنے یہان جگہ دی اور ہمسے آمادہ حرب ہین یہ سنکے سعد بن معاذ نے کہا جو چاہو سو کہو کیا تمہارے قافلے کی
آمد ورفت ہماری طرف سے نہین ہے (یعنے ہم بھی اوسوقت سمجھ لیوینگے) امیہ نے کہا ایسی بات ابوالحکم یعنے
ابوجہل کو نہ کہو کہ وہ سردار اہل دیار کا ہے تب سعد نے کہا ای امیہ تو تو یہ کہتا ہے اور مین نے واللہ محمد سے سنا ہے
وہ فرماتے تھے کہ مین امیہ بن خلف کو ضرور قتل کرونگا امیہ نے کہا کیا تو نے یہ بات محمد سے خود سنی ہے اونہون نے
کہا ہان مین نے خود سنا ہے اوسوقت سے امیہ کے دل مین ہراس غالب ہوا پھر جب لوگ جانے والے
امیہ کے لیجانے کو آئے تو اوسنے اونکے ہمراہ چلنے سے طرف بدر کے انکار کیا تا آنکہ امیہ کے پاس عقبہ بن ابی معیط
اور ابوجہل دونون ملکر آئے اور عقبہ کے ہاتھ عود سوز اوسمین بخور تھا یعنے بخوردان تھا اوسمین خوشبو کی چیزین
سلگاتے تھے اور ابوجہل کے پاس سرمہ دانی اور سلائی تھی چنانچہ عقبہ نے وہ بخوردان امیہ کے پاس رکھدیا اور کہا لے
اسکی خوشبو سونگھ کہ تو عورت ہے اور ابوجہل نے سرمہ دانی اور سلائی پیش کی کہ سرمہ لگا کیونکہ تو زن ہے
اس سے زینت کر اوسوقت امیہ کو غیرت آئی کہنے لگا کہ میرے لیے ایک شتر تیز رو خرید کردو تب لوگون نے
شتران بنی قشیر سے اوسکے لیے ایک اونٹ بقیمت تین سو درہم کے خرید کردیا چنانچہ اوس اونٹ کو مسلمانون نے
روز بدر غنیمت مین پایا تھا اور خبیب بن یساف کے حصے مین آیا تھا **راوی** نے کہا اور اون جانیوالون
قافلے مین کوئی شخص بڑا مکروہ جاننے والا جانے کو زیادہ حارث بن عامر سے تھا اور وہ کہتا تھا کاشکے قریش عدم
خروج پر عزم بالجزم کرتے اگرچہ مال میرا اور سارا مال بنی عبد مناف کا بھی اوس عیر مین تلف وضائع ہو جاوے
تو ہو جاوے لوگ کہتے تھے کہ تو اعیان قریش مین سردار قوم ہے کیا تو قریش کو جانے سے روکتا ہے اوسنے کہا
مین قریش کو خروج پر عازم جازم دیکھتا ہون اور مین کسیکو نہین دیکھتا ہون کہ اوسکو کوئی چارۂ تخلف بغیر
کسی عذر مانع کے اور قریش کی خلاف کرنے مین بھی بد جانتا ہون بلکہ جو باتین مین نے اسوقت کہی ہین نہین
چاہتا ہون کہ وہ اوسکو معلوم کرین وبا اینہمہ بدفالی وبدشگونی اہل حنظلیہ کی قوم مین مشہور ہے وحال آنکہ

مین خوب جانتا ہون کہ وہ اپنی قوم کو اِس شر سے بچاتا ہے پس یہ کہکر اوسنے اپنا سارا مال درمیان اپنی اولاد کے
تقسیم کر دیا اور اوسکے دل مین یقین ہو گیا کہ اب مکے مین پھر آنا ہوگا بعد ازان پاس حارث بن عامر کے ضمضم آیا
اور وہ حارث کا ممنون احسانات تھا پس اوسنے کہا اے ابا عامر مین نے ایک خواب دیکھا ہے کہ اوسکو بہت برا جانتا ہون
کہ مین اپنے ناقے پر ایسا سو گیا تھا گویا کہ مین جاگتا تھا تو مین نے دیکھا کہ گویا تمہارے اس میدان مین سیل خون
پستی سے بلندی کو روان ہے حارث نے کہا کوئی کبھی کسیطرف ایسا ناخوش نہین نکلا کہ اوسکو مجھسے زیادہ اوسطرف کا
جانا ناگوار گذرا ہو پھر ضمضم نے اوس سے کہا میری راے یہ ہے کہ تو بیٹھ رہ اور ان لوگون کی ہمراہ نجا حارث نے کہا
اگر قبل از خروج مین تجھسے یہ بات سنتا تو ایک قدم آگے نرکھتا پس اب اس بات کو تو مخفی رکھ تا وہ نجانین کیونکہ
جو کوئی اونکی ساتھ چلنے سے باز رہیگا تو وہ میری طرف اتہام کرینگے اور مجکو اوسکا باعث جانینگے اور ضمضم نے
بطن یا جیچ مین اس بات کو حارث سے ذکر کیا تھا راوی کہتے ہین کہ قریش مین جو اہل راے و اہل شوری تھے
وہ بدر کے جانے سے کارہ و ناخوش تھے چنانچہ شام کو بعضے بعض کے پاس مشورہ کرنے کو گئے اور جو لوگ بدر کے
جانے مین تراخی و تاخیر کرتے تھے اونمین سے حارث بن عامر تھا اور اُمیہ بن خلف اور عُتبہ و شیبہ دونون بیٹے
ربیعہ کے اور حکیم بن حزام و ابو البختری و علی بن اُمیہ بن خلف و عاص بن منبہ یہ سب سستی کرتے تھے یہانتک کہ
ابوجہل اونکو طعن و تشنیع بجُبن و نامردی کرتا تھا اور عقبہ بن ابی مُعیط و نضر بن الحارث بن کلدہ وغیرہ دربارہ خروج
کے تائید کلام ابوجہل کی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ کام عورتون کا ہے یعنے تکاسل و تماہل کرنا عادات نسوان سے ہے
آخر سب نے چلنے پر اتفاق کیا اور قریش آپسمین کہتے تھے کہ اپنے دشمنون مین سے کسیکو اپنے پیچھے نچھوڑو یعنے
مسلمانون مین سے کوئی یہان خفیہ نرہنے پاوے اور راوی کہتے ہین کہ جو بات کہ حارث و عتبہ و شیبہ کے
کراہت خروج پر دلالت کرتی ہے وہ یہ تھی کہ انمین سے کسی نے کسیکو نہ سواری دی نہ کسیکی مدد خرچ کی اور
نہ کسیکو اپنے ساتھ سوار کرلیگئے بلکہ اگر کوئی شخص حلیف اونکا یا مدد یعنی شریک حلیف اونکے پاس آتا تھا اور اونسے
سواری وغیرہ طلب کرتا تھا تو وہ جواب دیتے تھے کہ اگر تیرے پاس کچھ مال ہو اور جانا بدر کا تو چاہتا ہو تو جا اور
نہین تو رہجا یہانتک کہ یہ قول اونکا جملہ قریش جانتے تھے پھر جب کہ قریش نے خروج پر اتفاق کیا تو اوسوقت قریش
نے عداوت بنی بکر کو جو درمیان انکے اور اونکے تھی یاد کیا اور جنکو چھوڑے جاتے تھے اونکی نسبت بنی بکر سے
خوف و اندیشہ کرنے لگے اور سب سے زیادہ تر خوف زدہ عتبہ بن ربیعہ تھا کہ وہ بار بار کہتا تھا اے معشر قریش جب
شخص پر تم قصد رکھتے ہو اگر تمنے اوسپر ظفر پائی تو کیا حاصل کیونکہ جو لوگ پیچھے چھوڑے جاتے ہین اونپر
مین امین اور مطمئن نہین ہون اسلیے کہ پیچھے نہین رہجاتے ہین مگر عورتین اور بچے اور مردم نادار پس تم لوگ
اپنی اپنی راے سے فکر کرو اوسوقت ابلیس اندر وستے تلبیس سراقہ بن جعشم المدلجی کی صورت بنکر قریش کی پاس آیا

اور کہنے لگا اے گروہ قریش تم لوگ میرا شرف و مرتبہ میری قوم مین خوب جانتے ہو پس ہر آئینہ مین تمہارا حامی
و ضامن ہون اس بات کا کہ قبیلہ کنانہ تمہارے یہان کوئی برائی لاوین یہ سنکے عتبہ خوش و مطمئن ہوا اور ابوجہل
نے عتبہ سے کہا اب تو کیا چاہتا ہے کہ یہ شخص یعنے سراقہ سردار کنانہ کا ہے اور وہ اون لوگون کی نسبت جنکو
ہم پیچھے چھوڑے جاتے ہین ہمارا پشت پناہ ہے تب عتبہ نے کہا اب کچھ باک و اندیشہ نہین مین چلتا ہون
اور جو خصومت کہ درمیان بنی کنانہ اور قریش کی تھی اوس بات مین تھی جسکو یزید بن فراس اللیثی نے شریک
بن ابی نمر سے اور اوسنے عطاء بن یزید اللیثی سے سنکر بیان کیا ہے کہ ہر آئنہ ایک لڑکا حفص بن الاخیف کا جو
از جملہ بنی معیص بن عامر بن لوی کے تھا تلاش ناقہ گم شدہ اپنے گھر سے نکلا اور اوس لڑکے کے سر پر گیسو تھے
یعنے کاکلین اور وہ اچھی پوشاک پہنے اور خوبصورت تھا چنانچہ موضع ضجنان مین گذرا اوسکا پاس عامر بن یزید
بن عامر بن الملوح بن یعمر کے ہوا پس عامر نے اوس سے پوچھا اے لڑکے تو کون اور کسکا اور کس قبیلے سے ہے
اوسنے بتلایا مین حفص بن الاخیف کا بیٹا ہون تب عامر طرف بنی بکر کے مخاطب ہوکر بولا اے بنی بکر کیا تم پر
کسیکا خون اوپر قریش کی ہے اونہون نے کہا ہان تب عامر بولا کیا ایسا کوئی شخص نہین ہے کہ اسکو عوض اپنے
آدمی کے قتل کرے کہ معاوضہ برابر اور پورا ہو جاوے یہ سنکے بنی بکر مین ایک شخص اوس لڑکے کے پیچھے دوڑا
اور بدلے اوس خون کو جو قریش پر تھا اوس لڑکے کو قتل کیا چنانچہ اس بات مین قریش نے بہت کچھ کلام کیا عامر
نے کہا البتہ ہمارے یہان کا خون درمیان تمہارے باقی تھا سو ہم عوض لے چکے پس اب تم کیا چاہتے ہو کیونکہ اگر
تم معاوضہ چاہتے ہو تو حال یہ ہے کہ جو خون ہمارے یہان کا سابق تمہارے یہان ہوا وہ تم برابر سمجھو اور جو ہمارے
یہان کا تھا وہ ہم برابر سمجھین سو ایسا ہو چکا اور اگر چاہو یہ سمجھو کہ یہ خون بدلا ایک آدمی کا ایک آدمی تھا تو یہ بھی
ہو چکا اور اگر چاہو کہ جو کچھ پیشتر ہمنے کہا اب تم ہمسے درگذر کرو اور جو کچھ سابق تمنے کیا اب ہم تمسے درگذر کرین
تو ایسا کرو پھر کیفیت خون اس جوان سے قریش پر تخفیف و سبکساری کی یعنے یہ عوض معاوضہ ہو گیا کہ بالآخر
قریش نے اوسکے خون سے درگذر کیا اور کہنے لگے کہ عامر سچ کہتا ہے البتہ ہمارا آدمی اونکے آدمی کی عوض مارا گیا پس
اوسکے طلب خون سے باز رہے پس اوسی عرصے مین اوس جوان کا بھائی مکرز بن حفص کہ [illegible] ان مین تھا
ناگاہ اوسنے عامر بن یزید کو دیکھا کہ وہ اپنے ناقے پر سوار تھا اور وہ سردار بنی بکر کا تھا پھر جب مکرز نے اوسکو
دیکھا تو اپنے دل مین کہنے لگا کہ اب عوض اپنا کیون ملون بعد عین کے یعنے بعد معاینہ کرنے کے چنانچہ مکرز نے
اوسکا ناقہ بٹھا دیا اور وہ تلوار اپنی لپیٹے تھا تو مکرز نے اوسکی تلوار کھینچ لی اور اوسکو قتل کیا بعد ازان وقت شب آیا
اور تلوار عامر کی جس سے اوسکو قتل کیا تھا کعبے کے پردہ سے لٹکا دی جب صبح ہوئی تو قریش نے تلوار عامر کی دیکھکر
پہچانی اور معلوم کیا کہ مکرز نے اوسکو قتل کیا ہے اور قبل از قتل عامر کے بھی مکرز کی باتین اس بارہ مین سنی جاتی تھین

کہ وہ اس فکر مین ہین چنانچہ بنو بکر نے مارے جانے سے عامر اپنے سردار کے بہت جزع و فزع کی اور باہم آمادہ ہوے اس بات پر کہ اعیان قریش سے دو یا تین سردارون کو بدلے عامر کے قتل کرین چنانچہ چند آدمی اونکو اسی امر پر آمادہ ہوکر آئے تھے اور اسی فکر مین رہتے تھے کہ ناگاہ اسی اثنا مین قریش کو خروج طرف بدر پیش آیا پس خوف اون لوگون کا نسبت زنان و فرزندان کے جنکو مکے مین چھوڑے جاتے تھے قریش پر غالب ہوا پھر جب کہ سراقہ نے بزبان ابلیس کہا جو کچھ کہا (مترجم کہتا ہے بلکہ جو کچھ ابلیس نے کہا بزبان سراقہ کے کہا) تب لوگ مطمئن ہوے اور قریش نے بہ شتابی تمام کوچ کیا اور کنیزین گانے والیان دف بجانے والیان ہمراہ لین کہ منجملہ اون گانیون کے سارہ بھی کنیز عمرو بن ہشام بن عبد المطلب کی اور عزہ کنیز اسود بن المطلب کی اور کنیز امیہ بن خلف کی تھی کہ ہر جگہ پر مقام ہوتا تھا گاتی بجاتی تھین اور قریش بال کھانے کے اونٹون کو نحر و ذبح کرتے تھے اور اونکی ہمراہ حبشی غلام تھے کہ وہ پیش پیش لشکر نیزہ بازی و پٹہ بازی کرتے چلتے تھے اور قریش نو سو پچاس مرد مقاتل و مبارز سے نکلے تھے اور سو گھوڑے اونکی ہمراہ تھے کہ اتراتے اور نمود اری کرتے جاتے تھے جیسا کہ حق سبحانہ تعالے نے مذمت بطر و ریا کی قرآن مین فرمائی ہے وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِم بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ یعنے مثل اون لوگون کے تم نہو جو اپنے گھرون سے اتراتی اور نمود اری کرتے نکلے تھے اور ابوجہل کہتا تھا کیا محمد اور اونکے اصحاب کو یہ گمان ہے کہ جسطرح وہ اہل نخلہ پر غالب آئے تھے ہم پر بھی ظفر یاب ہونگے عنقریب اونکو معلوم ہو جائیگا کہ ہم اپنے قافلے کی حمایت کرسکتے ہین یا نہین اور قریش مین جو اہل دول تھے اونکے پاس گھوڑے تھے چنانچہ اونمین سے بنی مخزوم کے پاس تیس گھوڑے تھے اور اونکے لشکر مین سات سو اونٹ سواری کے تھے اور جتنے اسپ سوار تھے وہ سب زرہ پوش تھے اور سب سو تھے اور سو آدمی اونکے پیادون مین سے اکثر زرہ پوش تھے راوی کہتے ہین کہ ابوسفیان قافلہ لیکر روانہ ہوا جب قافلہ مدینے سے قریب ہوا تو خوف اوسپر غالب ہوا تب لوگون نے ضمضم کو مع چند نفر روانہ کیا (یعنے اسلیے کہ اہل مکہ کو خبر کرے) پھر جب رات کی جسکی صبح کو بدر پہونچینگے تو پھیر لیے اونٹون نے طرف چشمہ بدر کی رخ کیا اور آخر شب تھی کہ چشمہ بدر سے اہل حبشہ آئے تھے اور ارادہ رکھتے تھے کہ اگر کوئی متعرض نہوا تو صبح کو بدر پہونچین گے پس پھیر لیے اونٹوان اہل شہر کو قرار و آرام لینے نہ دیا کیونکہ وہ چھوڑے ہوے چشمہ بدر پر دوڑے چلے جاتے تھے آخر اون اونٹون کو عقال کیا یعنے چھانڈ دیا اور بعضون کو دوسری عقال سے باندہ دیا کہ وہ حنین کی راہ پر چلے جاتے تھے تاکہ چشمہ بدر پر اردو میں وہاں آنکر اترنا اونٹون کو پانی کی خواہش تھی کیونکہ کل روز گذشتہ پانی پلائے گئے تھے اور اہل کاروان کو خوف کہ جب اسی ہم نکلے ہین ایسی نوبت کبھی نہین پہونچی یعنے ایسا ماجرا اونٹون کا کبھی نہ دیکھا تھا کہ اسطرح نکلے گویا ہم ایسی تاریکی طاری ہوئی کہ ہمکو کچھ دکھائی نہین دیتا تھا اور کسب بن عمرو اور مخلد بن ابی الزغبا دونون یا

مجدی کے پہ بدر مین واسطے تفحص خبر کے گئے جب چشمہ بدر پر نازل ہوئے تو اپنے اونٹون کو قریب پانی کے بٹھایا
پھر اون دونون نے اپنی مشکون مین پانی بھرا اور پیا اور اونٹون کو پلایا اوسوقت ان دونون نے دو چھوکریون
کی باتین سنین اور وہ دونون آپس مین [illegible] جھگڑتی تھین اور اونمین سے ایک کا نام بزرہ تھا
اور وہ اپنی دوسری ساتھی سے بابت چند درمون کے جو اوسپر قرض تھے تقاضا کرتی تھی اور وہ دوسری
اوس سے وعدہ کرتی تھی کہ کل یا پرسون قافلہ کاروان جو روحا مین اوترا ہے یہان پہونچے گا یعنے بروقت
آنے اوس قافلے کے مین قرضہ ادا کرون گی اور مجدی بن عمرو اوس لڑکی کی بات سنکر بولا تو سچ کہتی ہے پھر
بسبس اور عدی نے یہ باتین سنین تو وہان سے روانہ ہوئے اور پھر کر حاضر خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے
اور مقام عرق الظبیہ مین دونون نے حضرت سے ملاقات کر کے کیفیت بدر گزارش کی اور واقدی رحمہ اللہ نے
کہا مجھے خبر دی رواۃ کثیرہ نے عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی سے اونہون نے اپنے باپ دادا سے اور عبید اللہ
ایک سخیلہ یا کمین کو تھے یعنے رقت قلب بہت ہوا کرتی تھی اونہون نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ موسی نبی علیہ السلام
ہمراہ ستر ہزار بنی اسرائیل کے وادی روحا [illegible] کے نالون مین جاتے تھے اور مسجد مین جو درمیان عرق الظبیہ کے
واقع ہے نماز پڑھتے تھے (اور عرق الظبیہ روحا سے جانب مدینہ دو منزل پر واقع ہے اور مدینہ روحا کو
جاتے ہوئے بائین طرف پڑتا ہے) غرض کہ ابو سفیان اوس شب کی صبح کو بدر پہ پہونچا اور وہان
قافلہ کاروان بھی آیا ہوا تھا تو وہ کمینگاہ سے خوف زدہ ہو کر مجدی سے دریافت کرنے لگا کہ تو کسی ایسے
شخص کو جانتا ہے جو واسطے جاسوسی کو آیا ہو اور خدا کی قسم ملک مین کوئی مرد و عورت وہ نہین جسکے پاس ایک نش مال
یا زیادہ اوس سے ہمارے ساتھ نہ آیا ہو (نش نصف اوقیہ بیس درہم کا وزن ہوتا ہے) اور اگر تو حال
ہمارے دشمنون کا ہمسے چھپاویگا تو قریش مین سے کبھی کوئی آدمی تجھسے صلح نکریگا جب تک کہ دریا مین تری
بقدر تر ہونے صوف کے باقی رہیگی یعنے ایسا کبھی نہوگا تب مجدی نے کہا بخدا مین نے کوئی ایسا یہان
[illegible] دیکھا جسکو مین پہچانتا ہون [illegible] یہان سے [illegible]
یثرب تک کوئی دشمن ہوتا تو مجھسے کوئی چھپا نہ رہتا اور ایسا نہین ہو سکتا تھا کہ مجھسے [illegible] مگر
ہان مین نے دو سوارون کو البتہ دیکھا تھا کہ وہ اس جگہ وارد تھے اور اشارہ کیا اونٹ بٹھانے [illegible]
طرف کہا کہ اون دونون نے اس جگہ اونٹ بٹھائے تھے اور مشک لی پانی سے پھر [illegible] چلے
گئے پس ابو سفیان [illegible] جس جگہ اون دونون نے اونٹ بٹھائے تھے آیا اور اون دونون کے اونٹون
کی مینگنیان اوٹھا کر توڑنے لگا ناگاہ اوسمین سے گٹھلی نکلا تو ابو سفیان بولا [illegible] یثرب کے اونٹون کا
بھی چارہ ہے یہ لوگ محمد کے اصحاب کے جاسوس [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ وہ [illegible]

اپنے قافلے کا روان کو پھیر کر رستہ کنار دریا کا لیا اور بدر کو بائین ہاتہ چھوڑ دیا اور جلدی جلدی چلی جاتی تھے
اور قریش جو مکے سے چلے تھے وہ ہر چشمہ سار پر اوترتے تھے اور وہان کہانا کہاتے کہلاتے تھے اور اونٹون کو
نحر و ذبح کرتے تھے چنانچہ وہ لوگ اسی طریق سے سرگرم سیر تھے یعنے چلے جاتے تھے ناگاہ عتبہ و شیبہ یہ دونون
پیچھے رہ گئے اور وہ دونون باہم باتین کرتے تھے پس ایک نے دوسرے سے کہا کیا تجکو رویا سے عاتکہ
یاد نہین ہے ہر آئنہ مین تو اوس سے ڈرتا ہون اور دوسرا کہتا تھا ہان مجکو بھی یاد ہے اس حال مین ابوجہل
اونکے پاس جا پہونچا اور پوچھا تم دونون کیا باتین کرتے ہو اونہون نے کہا ہم خواب عاتکہ کا ذکر کرتے ہین ابوجہل
نے کہا کیا تعجب کی باتین ہین بنی عبد المطلب سی کہ وہ اکتفا نہین کرتے ہین اس بات پر کہ اونکے مرد پیغمبر بنی
بنائے جاوین یہانتک کہ اونکی عورتین بھی پیغمبر بنی بنائی جاتی ہین یعنے اب اونکی عورتین بھی نبوت کرنے لگی ہین
اور خبرین غیب کی بیان کرتی ہین آگاہ ہو واللہ جسوقت ہم مکے مین پھر آوینگے تو البتہ بنی عبد المطلب کے ساتہ کرینگے
جو کچہ کرینگے تب عتبہ نے کہا کہ ہر آئنہ ہمارے اونکی صلہ رحم اور قرابت قریبہ ہی پھر اون دونون یعنے عتبہ و شیبہ
مین سی ایک نے دوسرے سے کہا آیا تیرا ارادہ ہے کہ ہم پھر چلین تب ابوجہل بولا کیا تم دونون بعد خروج کے
پھر لوٹ جاؤ گے اور کیا تم اپنی قوم کو رسوا اور اوس سے قطع کرو گے وحال آنکہ تم بدلہ لینا اپنا اپنی آنکہون سے
دیکھتے ہو کہ عنقریب ہی اور کیا تم دونون گمان اس بات کا کرتے ہو کہ محمد اور اونکی اصحاب ہمسے مقابلہ کرینگے اور
غالب آوینگے ہرگز واللہ ایسا نہو گا آگاہ ہو بخدا کہ میرے ساتہ میری قوم سی ایک سو آٹہ آدمی ہین جو خاص میرے
گہر والے ہین جس جا مین مقام کرتا ہون وہ بھی وہین مقام کرتے ہین اور جب مین کوچ کرتا ہون تب وہ بھی
کوچ کرتے ہین اگر تم دونون پھر جانا چاہتے ہو تو چلے جاؤ تب اون دونون نے کہا واللہ تو نے اپنی قوم کو
مفت ہلاک کیا بعد ازان عتبہ نے شیبہ اپنے بہائی سے کہا یہ شخص یعنی ابوجہل شاست زدہ ہی اور قرابت محمد سے
اسکو وہ علاقہ نہین ہے جو ہمکو اوس سے تعلق ہے وباوجود اسکے ہمارا بیٹا بھی اونکی ہمراہ ہے پس تو ہمارے ساتہ
لوٹ چل اور اسکی باتون کو چھوڑ یہ سنکے شیبہ نے کہا اے ابوالولید گہر سے بعد چل نکلنے کے اگر اب ہم پھر جاوینگے
تو واللہ ہمپر گالیان پڑینگی آخر وہ دونون ہمراہ قافلہ چلے گئے بعد ازان وہ ستشام کو بمقام جحفہ پہونچے تا آنکہ
جہیم بن الصلت بن مخرمہ بن المطلب بن عبد مناف وہان سویا اور بعد بیداری کے کہنے لگا کہ مین نی ایک خواب
دیکہا ہے اور مین اوس حالت مین کچہ سوتا کچہ جاگتا تہا کہ مین نے ایک شخص کو دیکہا وہ اپنے گہوڑے پہ
سوار آیا ہے اور اوسکے ساتہ ایک شتر بھی ہے اور وہ میرے قریب کہڑا ہوا اور کہنے لگا کہ عتبہ و شیبہ دونون پسران
ربیعہ مارے گئے اور زمعہ الاسود و امیہ بن خلف و ابوالبختری و ابوالحکم و نوفل بن خویلد مع دیگر مردم اشراف
قریش سی کہ اونکے بھی نام لیے سب قتل ہو گئے اور سہیل بن عمرو اسیر ہوا اور حارث بن ہشام اپنے بہائی کو چھوڑ کر بہا

اور کوئی کہنے والا کہتا تھا واللہ مین یقین کرتا ہون کہ تم لوگ اپنے مقتل کی طرف خود نکلی ہو بعد ازان مین نے
اوس سوار کو دیکھا کہ اوسنے اپنے اوس شتر کے جو اوسکے ہمراہ تھا سینے مین سنان ماری اور اوسکو لشکر مین
چھوڑ دیا پس خیام لشکر سے کوئی خیمہ ایسا نہ بچا جسمین کچھ خون اوسکا نہ پہونچا ہو چنانچہ ذکر اس خواب کا ابوجہل سے
کیا گیا اور لشکر مین بھی اس خواب کی شہرت ہوئی تب ابوجہل نے کہا یہ دوسرا نبی ہے اولاد مطلب سے قریب ہے
کہ کل حال کھل جائیگا کہ کون مقتول اور مغلوب ہے ہم ہین یا محمد اور اصحاب اونکے اور قریش نے جہیم سے کہا کہ تیرے
خواب مین شیطان تجھسے کھیلتا ہے قریب ہے کہ جو تونے دیکھا ہے خلاف اوسکے کل تو دیکھ لیگا کہ اکابر اصحاب
محمد قتل کیے جاوینگے اور اسیر ہونگے بعد ازان عتبہ شیبہ اپنے بھائی کو علحدہ لیجا کر کہنے لگا آیا پھر چلنے مین
تیری کیا رای ہے کیونکہ یہ خواب جہیم کا بھی مثل رویاے عاتکہ اور موافق قول عداس کی ہے واسطے مجھسے عداس نے
جھوٹھ نہین کہا ہے اور قسم ہے اپنی زندگانی کی اگر محمد کاذب ہونگے تو ہر ایک عرب مین جو [illegible]
اونکو کافی ہونگے اور اگر وہ اپنے دعوی مین صادق ہین تو ہم یہان سے جدا ہو جانے سے البتہ اونکے
نزدیک بہترین عرب ہونگے اسلیے کہ ہم اونکے یگانہ ہین تب شیبہ نے کہا جو کچھ تو کہتا ہے یون ہی ہے لیکن
ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم اہل لشکر کے سامنے سے پھر کر چلے جاوین ناگاہ جسوقت وہ دونون باہم باتین کر رہے تھے
کہ ابوجہل آیا اور پوچھنے لگا تم دونون کیا ارادہ کرتے ہو اونہون نے کہا پھر جانے کا مشورہ کرتے ہین کیا تو
خیال نہین کرتا کہ خواب عاتکہ اور رویاے جہیم بن الصلت دونون موافق قول عداس ہین تب ابوجہل نے کہا
واللہ تم اپنی قوم کو رسوا اور اونسے قطع کرتے ہو اونہون نے جواب دیا واللہ تو خود بھی ہلاک ہوا اور اپنی
قوم کو بھی ہلاک کیا آخر دونون اسی بات پر ساتھ رہے پھر جب ابوسفیان اپنے کاروان کو بچا کر
نکال لیگیا اور اونکے محفوظ رہنے سے مطمئن ہوا تو قیس بن امری القیس جو اہل کاروان کے ہمراہ کی سے
آیا تھا اور ساتھ تھا اوسکو ابوسفیان نے طرف قریش کو جو مکہ سے کاروان کی لیے چلے تھے روانہ کیا تا اون لوگون کو
کہلا بھیجا اور اونسے کہدیجے کہ کاروان تمہارا بسلامت محفوظ رہا اب تم اپنے تئین اہل یثرب کی [illegible]
بچا کر اپنی جانون کو اونکے ہاتھون مین نہ دو کیونکہ سواے اسکے تمہاری حاجت نہتھی بلکہ تم واسطے حمایت و حراست
اپنے عیر اور مال کے نکلے تھے سو حق تعالی نے اوسکو نجات دی پس اگر وہ لوگ پھر جانے سے انکار کرین تو چاہیے
کہ ایک جماعت [illegible] اگر [illegible] تو [illegible] اونکو اپنے ساتھ سے پھیر دیوین [illegible]
[illegible] قریش کو پیغام پہونچایا اور اونکا [illegible]
[illegible] اور کہنے لگے [illegible] اون [illegible]
[illegible] اور قیس [illegible] ساتھ اہل [illegible]

اور اونتالیس میل ہے گئے سے) پھر اوسنے ابوسفیان کو عدم مراجعت اور کوچ قریش سے خبر دی اوسنے کہا واقوماہ
یعنے افسوس ہی حال قوم پر یہ کام عمرو بن ہشام کا ہے کہ پھر جانا اوسکو ناگوار ہوگا پس سرآئینہ اونہی لوگون کی سرکشی
اور غرور سرکشی کی کہ یہ سراسر منقصت و شناعت ہی کیونکہ اگر اصحاب محمدؐ اس گروہ کو پا جاوینگے تو مکے تک ہمارا
پیچھا کرینگے اور راوی کہتے ہین کہ وہ گانیین جو لشکر ابوجہل کی ہمراہ آئین تھین ایک سارہ تھی کنیز عمرو
بن ہشام اور کنیز امیہ بن خلف تھی اور عزہ کنیز اسود بن المطلب کی تھی اور ابوجہل کہتا تھا کہ واللہ ہم ہرگز
نہ پھر جاینگے جب تک داخل بدر نہونگے اور اون دنون بدر مین موسمہای جاہلیت سے موسم یعنے مجمع تھا
کہ عرب وہان جمع ہوتے تھے اور وہان بازار لگتا تھا لہذا ابوجہل نے چاہا کہ پہونچنا ہمارا وہان تک عرب سنین
یعنے ہمارے ارادے اور اولوالعزمی کو جانین اور ہم بدر مین تین روز مقام کرین اور وہان اونٹون کو
ذبح کرین اور لوگون کو کھانے کھلا دین اور شرابین پیین اور گانیون کا گانا سنین تاکہ عرب یہ حشمت و
شوکت ہماری دیکھکر ہمیشہ ہماری بہادری و مردانگی سے ہیبت کرینگے اور ایسا ہوا کہ جسوقت قریش مکہ سے
روانہ ہوے تھے تو فرات بن الحیان العجلی کو طرف ابی سفیان بن حرب کے روانہ کیا تا اوسکو اونکے
کوچ و روانگی اور جمعیت لشکر کی خبر کرے چنانچہ فرات خلاف رستہ ہوگیا ابوسفیان سے اسلیے کہ ابوسفیان
دریا کی ترائی گیا اور فرات شارع عام پر چلا پھر لشکر مشرکین سے جحفہ مین آکر ملگیا اور وہان کلام ابوجہل کا
سنا وہ کہتا تھا ہم ہرگز نہ پھرینگے تب فرات نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اونکو یعنی ابوسفیان وغیرہ کو تیری
کچھ پروا نہین ہے پس جو شخص بدلہ پاتا عنقریب دیکھکر بلا عوض لینے کے پھر جاویگا البتہ وہ کمزور و ناتوان ہے
آخر فرات نے ابوسفیان کا ساتھ چھوڑ دیا اور ہمراہ قریش کے ہولیا چنانچہ وہی فرات روز بدر بہت زخمی ہوکر پیادہ
بھاگا اور کہتا جاتا تھا کہ آجکے دن سے زیادہ کوئی امر سخت مین نے نہین دیکھا بے شبہہ فال حنظلیہ کی منحوس
و نامبارک ہی اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبدالملک بن جعفر نے ام بکر بنت المسور
سے اوسنے اپنے باپ سے اونہون نے کہا اخنس بن شریق ایک مرد اعرابی تھا اور وہ حلیف بنی زہرہ کا تھا
اوسنے کہا اے بنی زہرہ خدا نے تمہارے کاروان کو بچا لیا اور تمہارا مال با امن تمام پہونچا دیا اور مخرمہ بن
نوفل تمہارے سردار کو سلامت رکھا حال آنکہ تم اسیواسطے نکلے ہو کہ مخرمہ اور اوسکے مال کی حفاظت کرو
سو خدا نے اوسکو محفوظ رکھا اب سوا اسکے نہین ہے کہ محمدؐ ایک شخص ہے تم مین سے اور وہ تمہارا خواہرزادہ
ہے اگر وہ نبی ہے تو تم لوگ اوسکے سبب بڑے سعادتمند و نیکوکار ہوگے اور اگر وہ کاذب ہے تو اوسکے قتل کے لیے
متولی ہونا تمہارے غیر کا بہتر ہے اس سے کہ تم اپنے خواہرزادے کے قتل پر متولی ہو پس لازم ہے کہ تم پھر جاؤ
اور الزام نامردی کا میرے ذمے رکھو تمکو کیا ضرورت ہے کہ بغیر کسی وجہ کے صرف اس شخص کی کہنے سے خروج کرو

اور یہ شخص تو اپنی قوم کو ہلاک کرنے والا ہے اور بہت جلد اونکو فساد مین ڈالنے والا ہی آخر بنی زہرہ نے اوسکی
اطاعت کی اور اوسکا کہنا مانا کیونکہ وہ اونمین مطاع ومعزز تھا اور وہ سب اوسکو مؤتمن ومعتمد جانتے تھے
تب اون لوگون نے کہا پھر ہم کیا حیلہ کرین کیونکہ یہان سے چلے جاوین اخنس نے کہا کہ ہم تم سب ہمراہ قوم کے
چلتے ہین جب شام ہوگی تو مین اپنے اونٹ سے گر پڑونگا تو اوسوقت تم یہ کہنا کہ اخنس کو سانپ نے کاٹا ہے پھر
جب قوم چلنے کو کہین تو تم کہیو کہ ہم اپنے صاحب سے کیونکر مفارقت کرین تا آنکہ ہمکو معلوم ہو کہ وہ زندہ ہے یا اگر مرجاوے
تو اوسکو دفن کرین پس جب وہ لوگ چلے جاوینگے تو ہم تم پھر چلین گے الغرض بنو زہرہ نے یون ہی کیا (پھر
جب ان لوگون کو پھرتے ہوئے بمقام ابوا صبح ہوئی اوسوقت لوگون کو ظاہر ہوا کہ بنو زہرہ لوٹ گئے) پس
بنی زہرہ مین سے ایک بھی ہمراہ قوم حاضر نتھا راوی لکھتا ہے کہ یہ سب بنی زہرہ سو آدمی تھے یا سو سے
کم ہون ہمارے نزدیک یہی ثابت تر ہے کہ کم از سو تھے اور بعض کہنے والے نے کہا تین سو تھے اور واقدی
علیہ الرحمہ نے بالواسطہ روایت کی ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اونہون نے کہا کہ ہمراہ گروہ قریش کے
بنو عدی بھی نکلے تھے یہانتک کہ وہ لوگ ثنیہ لفت یعنی لفت کی چڑھائی پر پہونچے پھر جب آخر شب وقت سحر ہوا
تو بنو عدی دریا کے کنارے کنارے مکہ کی طرف پھر چلے ناگاہ ابوسفیان اونکو ملا اور اوس نے کہا اے بنو عدی
تم لوگ کیونکر پھرے جاتے ہو نہ ہمراہ کاروان کے ہو نہ لشکر کے ساتھ ہو یہ کیا ماجرا ہے اونہون نے کہا تو ہی نے
قریش سے کہلا بھیجا کہ تم لوگ پھر جاؤ پس جسکو پھرنا منظور تھا وہ پھر گیا اور جسکو ہمراہ لشکر جانا منظور تھا وہ ساتھ چلا گیا
چنانچہ بنو عدی مین سے کوئی ہمراہ لشکر بدر مین حاضر نہین ہوا اور بعضون نے کہا ہی کہ ابوسفیان سے بنی عدی سے
بمقام مر الظہران کی ملاقات ہوئی تھی اور وہین یہ باتین کہی تھین اور واقدی نے کہا کہ بنو زہرہ جحفہ سے
پھر گئے تھے مگر بنو عدی راستے ہی سے لوٹ گئے تھے اور بعض نے کہا مر الظہران سے اور بیان رسول خدا صلعم تاریخ
چودھوین رمضان وقت صبح بمقام عرق الظبیہ روانہ ہوئے تھے اور وہان ایک اعرابی جانب تہامہ یعنی اپنی ترائی
کی طرف سے آیا اوس سے اصحاب رسول خدا صلعم نے پوچھا تجھے کچھ حال ابوسفیان بن حرب کا معلوم ہے اوس نے کہا
مجھے ابوسفیان کا حال کچھ معلوم نہین ہے تب اصحاب نے کہا آ خدمت رسول اللہ مین حاضر ہو کر سلام کر اوس نے کہا
کیا تمہارے درمیان مین اللہ کا کوئی رسول ہے اونہون نے کہا ہان اوس نے کہا تم مین کون شخص رسول اللہ ہے
لوگون نے اشارہ کیا کہ یہ رسول اللہ ہین اوس نے کہا اگر تو صادق ہی تو اس میرے ناقہ کے پیٹ مین کیا ہے
اوسوقت سلمہ بن سلامہ بن وقش بول اٹھے تو نے اس اوٹنی سے مباشرت کی ہے تو وہ تجھسے حاملہ ہے چنانچہ آنحضرت
صلعم کو یہ سلمہ کا کلام ناگوار گذرا کہ اوس سے منہ پھیر لیا پھر حضرت وہان سے روانہ ہوئے اور شب چہارشنبہ نیمہ شہر رمضان کو
روحا مین تشریف لائے اور بیر روحا کے قریب نماز پڑھی (یعنی نماز شب) واقدی علیہ الرحمہ نے کہا

مجھسے حدیث بیان کی عبدالملک بن عبدالعزیز نے ابان بن صالح سے اونہون سعید بن المسیب سے اونہون نے کہا
جب رسول خدا صلعم نے وتر مین رکوع سے سر اوٹھایا تو عند القنوت کا قنوت پڑھی کہ اَللّٰھُمَّ لَا تُفْلِتَنَّ
اَبَا جَھْلٍ فِرْعَوْنَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَللّٰھُمَّ لَا تُفْلِتَنَّ زَمْعَۃَ بْنَ الْاَسْوَدِ اَللّٰھُمَّ
وَاسْخِنْ عَیْنَ اَبِیْ زَمْعَۃَ بِزَمْعَۃَ اَللّٰھُمَّ وَاَعْمِ بَصَرَ اَبِیْ زَمْعَۃَ اَللّٰھُمَّ
لَا تُفْلِتَنَّ سُھَیْلَ اَللّٰھُمَّ اَنْجِ سَلَمَۃَ بْنَ ھِشَامٍ وَ عَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ
وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنے اے میرے پروردگار تو ابو جہل کو نچھوڑ کہ وہ فرعون
اس امت کا ہے اے پروردگار تو زمعہ بن الاسود کو بھی نچھوڑ اے پروردگار تو ابو زمعہ کی آنکھون کو رولا
زمعہ کے مارے جانے سے اے پروردگار ابو زمعہ کی آنکھین اندھی کر اے پروردگار مخلصی ندے سہیل کو اور
اے پروردگار نجات دے سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیعہ کو اور مسلمانان سست عقیدت کو یعنے ضعیفون
اور عاجزون کو اور حضرت علیہ السلام نے ولید بن الولید کے لیے اوسدن تو دعا نکی تا آنکہ وہ بدر مین اسیر ہوا
لیکن جب وہ بعد فدیہ بدر کے مکے کو چلا تب اسلام لایا پھر ارادہ کیا مدینے کو جاوے مگر قید کیا گیا اوسوقت
حضرت علیہ السلام نے اوسکے حق مین دعا فرمائی اور سعید بن المسیب راوی نے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم
اپنے اصحاب سمیت مقام روحا مین فرمایا کہ یہ روحا سجاسج ہے یعنے یہ وادی کہ روحا نام وادیون عرب کا افضل ہے
اور راوی کہتے ہین کہ خبیب بن یساف ایک مرد شجاع تھا اور اسلام سے انکار کرتا تھا پھر جس وقت آنحضرت
صلعم نے بدر کیطرف خروج کیا تو خبیب اور قیس بن محرث یہ دونون بھی ہمراہ نکلے اور وہ دونون اپنی قوم
دین پر تھے پھر یہ دونون مقام عقیق مین حضرت سے جا ملے اور خبیب اوسوقت زرہ و خود سے غرق یعنی
سر پا مقنع یعنے چھپا ہوا تھا تو حضرت نے اوسکو زیر خود سے یعنے خود کی جالی مین سے پہچانا اور طرف سعد بن
معاذ کے کہ وہ پہلو مین چلے جاتے تھے ملتفت ہوے اور فرمایا کیا یہ خبیب بن یساف نہین ہے اونہون نے
عرض کی ہان یا رسول اللہ یہ وہی ہے تب خبیب نے آگے بڑھکر رکاب ناقہ نبی صلعم کی تھامی حضرت نے اوس سے
اور قیس بن المحرث سے کہ لوگ اوسکو قیس بن الحارث بھی کہتے تھے فرمایا کہ تم دونون ہمارے ساتھ کیون آئے
اون دونون نے کہا تم ہمارے خواہرزادے اور ہمسایہ ہو تو ہم اپنی قوم کے ساتھ واسطے مال غنیمت کے نکلے ہین
فرمایا جو شخص ہمارے دین مین نہین ہے وہ ہرگز ہمارے ساتھ نہ نکلے تب خبیب نے کہا تحقیق کہ میری قوم
مجکو خوب جانتے ہین کہ مین جنگ مین سخت جفاکش اور بڑا دشمن کش ہون پس مین آپ کے ساتھ ہوکر واسطے
حصول غنیمت کے جنگ کرونگا مگر اسلام نہ لاؤنگا حضرت نے فرمایا ایسا نہین ہوسکتا مگر یہ کہ تو اسلام قبول کر
تب قتال کر بعد ازان پھر جب مقام روحا مین حاضر حضور ہوا تو عرض کی کہ اب مین اللہ رب العالمین کا

سلام لایا یعنے خالصاً للہ دین اسلام قبول کیا اور مین گواہی دیتا ہون کہ تم بے شبہہ رسول اللہ ہو پس حضرت
علیہ السلام مسرور ہوے اور فرمایا اب تو ہمراہ چل چنانچہ اوسنے جنگ بدر وغیرہ مین بڑی بہادری و مردانگی کی
اور قیس بن الحرث نے اسلام لانے سے انکار کیا اور مدینے کو پھر گیا پھر جب آن حضرت علیہ السلام نے بدر سے
مراجعت فرمائی اوسوقت قیس بھی اسلام لایا بعد ازان حاضر احد ہوکر شہید ہوا اور **راوی** کہتے ہین کہ جب
آن حضرت علیہ السلام رمضان مین بعزم بدر روانہ ہوے تو ایک دو دن روزہ رکھکر افطار کیا اور لوگون کو
بھی سفر مین روزہ رکھنے سے منع کیا مگر لوگون نے افطار نکیا بعد ازان پھر حضرت کے حکم سے منادی نے ندا کی
کہ اے گروہ نافرمان مین نے افطار کیا ہے تم بھی افطار کرو

ذکر آمد لشکر قریش و مشورت رسول خدا صلعم با اصحاب باوفا و آمادگی غازیان جان فدا و بشارت فتح و غنیمت حسب تمنا

واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کثیرہ کے **روایت** کی ہے کہ رسول خدا صلعم مدینے سے روانہ ہوے
اور قریب بدر پہونچے تو حضرت کے پاس خبر روانگی قریش کی پہونچی اور آپ نے اصحاب سے بیان کیا اور لوگون سے
مشورت چاہی تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اوٹھ کھڑے ہوے اور کلام پسندیدہ کیا بعد ازان عمر رضی اللہ عنہ
اوٹھے اونہون نے بھی پسندیدہ کلام کیا اور کہا یا رسول اللہ یہ قریش ہین بخدا کہ یہ بڑے معزز ہین چنانچہ
جیسے انکی عزت اور انکا غلبہ ہے کبھی ذلیل و مغلوب نہین ہوے اور بخدا کہ جب سے یہ لوگ کافر ہین کبھی ایمان نہین لائے
اور واللہ انکے معزز لوگ کبھی اسلام نلاوینگے اور ضرور آپ سے مقاتلہ کرینگے پس آپ بھی اپنے سامان مین مستعد
ہو جیے اور اپنی تیاری کیجیے بعد ازان مقداد بن عمرو نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ آپ واسطے امتثال
امر خدا کے تشریف لیچلیے ہم بھی آپ کے ہمراہ ہین واللہ ہم آپ سے وہ باتین نکہین گے جو بنی اسرائیل نے اپنے
نبی سے کہی تھین اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا یعنے موسے علیہ السلام سے بنی اسرائیل نے کہا کہ تو جا اور تیرا
مربی یعنے پروردگار جاوے پھر تم دونون ملکر مقاتلہ کرو اور ہم بھی تمہارے ساتھ مقاتلہ کرنیوالے ہین اور قسم ہے
اوس خدا کی جسنے آپکو بحق مبعوث کیا اگر آپ ہمکو طرف برک الغماد کے لیجاوین تو ہمراہ آپ کے ہم چلے جاوینگے
(اور برک الغماد نام مقام ہے عقب مکہ کے پانچ منزل ہے اور وہ درمیان ساحل یعنے اوس ترائی زمین کے ہے
جو دریا سے ملی ہے اور مکہ سے آٹھ منزل ہے اور جانب یمن کے واقع ہے) یہ کلام مقداد کا سنکے حضرت نے
فرمایا تو خیر ہے اور انکو لیے دعا ے خیر فرمائی کہ جزاک اللہ خیرا بعد ازان حضرت نے فرمایا اے گروہ مجھے
مشورہ دو اور ارادہ حضرت کا یہ تھا کہ گروہ انصار [illegible] اور انصار کو [illegible] درمیان [illegible]

بیرون مدینہ نصرت کرنے کو بجا وینگے اسلیے کہ اونہون نے حضرت سے شرط کرلی تھی کہ جس چیز سے یا جن سے
ہم اپنی جان اور اولاد کی حراست وحمایت کرتے ہین اوسیطرح آپ سے بھی دفاع دشمن کرینگے (اور حال یہ تھا
کہ وہ لوگ ہمیشہ حصن مدینہ سے لڑتے تھے باہر نہین جاتے تھے) اسلیے حضرت نے اونکی طرف خطاب کرکے
فرمایا کہ مجکو مشورہ دو اوسوقت سعد بن معاذ اوٹھہ کھڑے ہوے اور عرض کی کہ مین انصار کیجانب سے جواب
دیتا ہون کہ یا رسول اللہ گویا کہ آپ کے ارادے مین یہ خطاب ہماری طرف ہے فرمایا سچ ہے تب معاذ نے
کہا اگر آپ ایسے امر کے لیے خروج کرین کہ شاید اوسمین وحی آپ کو نہ آوے یعنے اگر آپ بغیر حکم وحی کے بھی خروج
کرین تب بھی ہم ہمراہ آپ کے حاضر ہین اسواسطے کہ ہم آپ کے ساتھ ایمان لائے ہین اور ہمنے آپ کی
تصدیق کی اور ہمنے گواہی دی ہے اس بات کی کہ جو کچھ آپ لائے ہین وہ سب حق ہے اور ہمنے آپ کو
قول وقرار دیا ہے اور سمع وطاعت پر عہد کیا ہے یعنے فرمان آپکا بگوش جان سنین گے اور بسر وچشم
بجالاوینگے پس آپ چلیے جہان آپکا ارادہ ہو قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپ کو بحق مبعوث کیا اگر پیش آوے
یہ بحر یعنے دریا سے سمندر اور آپ اوسمین در آوین تو ہم بھی اوسمین آپ کے ساتھ گھس جاوین اور ہم مین سے
کوئی باقی نرہ جاویگا پس آپ جس سے چاہیے مواصلت کیجیے اور جس سے چاہیے مباینت کیجیے یعنے جسکو
الاتفاق و آشنائی ۱۲ قطع وجدائی ۱۲
چاہیے نزدیک کیجیے جسکو چاہیے دور کیجیے اور ہماری مال مین سے جسقدر اور جو چاہیے لیجیے اور جو کچھ آپ
لیوینگے وہ ہمارے نزدیک اوس مال سے بہتر ہوگا جو کچھ آپ نہ لیوینگے قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضے مین میری
جان ہے مین اس راہ پر کبھی نہین گیا اور نہ مجھے کچھ حال اس جنگ کا معلوم ہے اور ہمکو اوسکا خوف بھی نہین ہے اگر
کل کے روز دشمن ہمسے مقابلہ کرینگے تو ہم لوگ ہنگام جنگ بڑے صابر ہین اور وقت مقابلہ کے بہت ثابت قدم ہین
کیا بعید ہے کہ حق تعالے ہمسے کوئی ایسا کام آپ کو دکھلاوے جس سے آپ کی آنکھین ٹھنڈی ہون اور **واقدی**
علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمیر بن قتادہ سے اونہون نے محمود بن لبید سے
کہ سعد نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنی قوم سے اپنے پیچھے مدینے مین ایسے لوگ چھوڑ آئے ہین کہ ہم آپ کی چاہنے والے
اونسے زیادہ نہون گے اور آپ کی اطاعت کرنے والے اونسے زیادہ نہونگے یعنے وہ لوگ ہمسے زیادہ آپکے
محب اور مطیع ہین اور جہاد مین اونکو بڑی رغبت ہے اور نیت اونکی خالص ہے (یعنے جہاد اونکی بطمع غنیمت
نہین ہے) پس اگر اونکو گمان اس بات کا ہوتا کہ آپ ضرور مقابلہ دشمنون کا کرینگے تو وہ آپ سے پیچھے
نرہ جاتے ولیکن اونکو گمان ہوا کہ یہ خروج واسطے تاراج کاروان کے ہے سواب ہم آپ کے لیے ایک شامیانہ
یہان ایستادہ کردیتے ہین اور آپ کی سواریان یعنے اسپ وناقہ بھی اسی جگہ تیار ومہیا کردیتے ہین بعد ازان
ہم لوگ دشمن کے مقابلے کو آگے بڑھتے ہین اگر حق سبحانہ تعالے نے ہمکو دشمنون پر غالب وفیروزمند کیا تو یہ عین

ہماری تمنا ہی جیسا ہم چاہتے ہین اور اگر پیدا ہوا امر دیگرگون یا ہوا تو آپ ان سواریون پر فوراً سوار ہوکر اون لوگون سے
جا ملینے جو پیچھے رہ گئے ہین (یعنے وہ آپکی اطاعت واعانت مین ہمسے زیادہ جہد وکوشش کرینگے) حضرت نے
یہ کلام سعد سے سنکے فرمایا جزاک اللہ خیرا اور فرمایا اسے سعد حق تعالے چاہیگا تو ہمین بہتری کریگا (یعنے جو کچھ تم
کہتے ہو ضرورت اوسکی نہوگی) **راوی** کہتے ہین کہ جب سعد اپنے کلام سے فارغ ہوسے تو رسول خدا صلعم نے
فرمایا کہ برکات خدا کی توقع اور توکل پر چلو بسم اللہ کہ ہر آئینہ حق تعالے نے دونون گروہون مین سے ایک کا مجھسے
وعدہ کیا ہے (یعنے یا ظفر لشکر ابوجہل پر یا تاراج کاروان ابوسفیان) اور فرمایا واللہ گویا کہ مین قتل گاہ قوم کو دیکھتا ہون
اور سعد نے کہا حضرت نے ہمکو اوس روز اونکی قتل گاہون کو دکھلا دیا کہ یہ مقتل فلان کا ہے اور یہ قتل گاہ فلان
کی ہے اور سوا اسکے ہر ایک کی قتل گاہ کو بتا دیا سعد نے کہا پس قوم کو یقین حاصل ہوا کہ بالضرور قتال ہوگی
اور عیر یعنے کاروان ابوسفیان کا چھوٹ جاوے گا وجب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سبکو امید فتح حاصل تھی اور
واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابو اسمعیل بن عبد اللہ بن عطیہ بن عبد اللہ بن انیس نے
اپنے باپ سے سنکر کہ اوسی روز سے یعنے جس روز خبر لشکر مشرکین پہونچی رسول خدا صلعم نے حکم تیاری نشانہاے
لشکر اسلام کا کیا اور وہ تین علم تھے اور ہتھیارون کو نکلوایا اور درست کرایا اور جب مدینے سے چلے تھے تو کوئی
علم منعقد یعنے تیار نہ تھا پھر حضرت نے [illegible] سے کوچ کیا اور مضیق تنگ راستہ یعنے درہ کوہ سے چلے اور درمیان
خیبر مین سے ہوکے پہونچے اور راہ مین دونون سمت خبیرہ کے نام پوچھے بعد ازان داہنی طرف روانہ ہوئے پھر بائین
طرف وادی کا رستہ لیا جب [illegible] صفرا پر پہونچے تو وہان سے ثنیۃ الصفرا مین داخل ہوئے یہان تک کہ مقام
تیا پر پہونچے اور وہان سفیان ضمری حاضر ہوا اور رسول خدا صلعم بہت [illegible] جاتے تھے اور قتادہ بن النعمان الظفری
ہمراہ تھے اور بعض نے کہا عبد اللہ بن کعب المازنی تھے اور بعض نے کہا معاذ بن جبل تھے چنانچہ جب سفیان الضمری
مقام تیا پر ملا تو حضرت نے فرمایا تو کون ہے تب ضمری نے کہا بلکہ تم کہو کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا تو ہمکو بتا تو
ہم تجھکو بتا دین ضمری نے کہا کیا یہ بات اس بات پر موقوف ہے یعنے کیا یہی شرط ہے کہ مین بتاؤن تو تم بتاؤ گے
فرمایا ہان تب ضمری نے کہا پوچھو کیا پوچھتے ہو حضرت نے فرمایا حال قریش ہمسے بیان کر ضمری نے کہا مجھے خبر
معلوم ہوئی ہے کہ وہ لوگ فلان روز و فلان تاریخ مکے سے روانہ ہوے ہین پس جسنے مجھے خبر دی ہے اگر
وہ سچا ہے تو وہ اب اسی وادی کے قریب ایک جانب مین ہونگے تب حضرت نے پھر پوچھا کہ ہمسے خبر
محمد اور اونکے اصحاب کی بیان کر تب ضمری نے کہا مین نے خبر پائی ہے کہ یہ لوگ بھی فلان روز یثرب سے چلے ہین
اگر مخبر سچا ہے تو یہ لوگ بھی اب اسی وادی مین کسی جانب ہونگے پھر ضمری نے پوچھا پس تم کون ہو حضرت علیہ السلام
نے فرمایا ہم اس چشمہ سے آئے ہین اور ہاتھ سے اشارہ طرف عراق کے کیا تو ضمری اس اشارہ سے یہ شہر عراق سمجھا

بعد ازان حضرت علیہ السلام اپنے اصحاب کی جانب تشریف فرما ہوے اور دونون فریق مین سے کوئی یعنے
فرقۂ مسلمین و فرقۂ مشرکین مین سے ایک دوسرے فریق کی منزل و مقام سے مطلع نتھا اسلیے کہ اونکی درمیان مین
بڑے بڑے تودے اور ٹیلے ریگ بیابان کے تھے اور آن حضرت صلعم نے مقام دبہ مین نماز پڑھی بعد ازان سیر مین
جاکر نماز پڑھی پھر ذات اجدال مین نماز پڑھی بعد ازان خیف عین العلا مین پھر خبیرتین مین نماز پڑھی بعد ازان
وہان دو پہاڑون کو دیکھا تو پوچھا ان دونون پہاڑون کا کیا نام ہے لوگون نے کہا مسلح و مخری نام ہے
فرمایا ان دونون پہ کون رہتے ہین لوگون نے کہا بنو النار و بنو حراق تب حضرت خبیرتین کے قریب سے پھر گئے
اور روانہ ہوے یہان تک کہ مقام خیرث کو طے کیا اور اوسکو بائین طرف چھوڑتے ہوے معترضہ مین پہونچے
وہان پر بسبس و عدی بن ابی الزغبا رخدمت نبی صلعم مین حاضر ہوے اور یہ دونون جو کہ بنا بر استخبار بھیجے گئے تھے
تو دونون نے آکر حضرت سے خبر بیان کی اور آن حضرت علیہ السلام نے قریب بدر بوقت عشا رشب جمعہ کو مقام
کیا اور تاریخ سترہوین رمضان کی تھی چنانچہ آن حضرت صلعم نے وہان سے علی و زبیر و سعد بن ابی وقاص و
بسبس بن عمرو کو واسطے تفحص حال کے اوپر چشمہ آب کے روانہ کیا اور ان لوگون سے اشارہ کیا کہ طرف ظریب
کے جاؤ امید ہے کہ نزدیک اس قلیب کے جو ظریب سے ملا ہوا ہے وہان خبر پاؤگے اور قلیب چاہ ہے زیر ظریب
اور ظریب پہاڑی ہے پس یہ لوگ جانب ظریب کے گئے چنانچہ اون لوگون نے اوس چاہ پر جسکا پتہ رسول خدا صلعم
نے بتایا تھا قریش کے شتران آبکش کو پایا اونکے ساتھ قریش کے سقے تھے پس بعض نے بعض سقون سے
ملاقات کی تو اکثر اونمین سے بھاگ گئے اور اون بھاگنے والون مین سے ایک وہ جو پہچانا گیا عجیر تھا کہ پہلے
اوسی نے قریش کو خبر رسول خدا صلعم اور اصحاب کی پہونچائی اور آکر پکارا اے ال غالب یہ ابن کبشہ یعنی محمد صلعم
اور اصحاب اونکے آگئے ہین اور تمہارے سقون کو گرفتار کرلیا ہے یہ خبر سنکر تمام لشکر گھبرا گیا اور رل چل پڑ گئی
حکیم بن حزام نے بیان کیا کہ ہم اپنے خیمے مین گوشت شتر کا کباب بریان کر رہے تھے ناگاہ ہمنے یہ خبر سنی تو کھانا
ہمسے چھوٹ رہا اور بعضے ہم مین سے بعض کے پاس دوڑے اور عتبہ بن ربیعہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا
اے ابو خالد مین کسیکو نہین جانتا کہ وہ اپنے آنے مین ایسا حیران ہو جیسا مین اپنے آنے مین پشیمان
ہون و ہراسندہ کاروان ہمارا تو بچگیا اور ہم اس قوم کی طرف انکے ملک مین انہین پر سرکشی کرتے ہوے آئے ہین
پھر اوسنے کہا خیر یہ ایک امر تقدیری تھا مگر میرے نزدیک جو کوئی اس شوم ابن الحنظلیہ کی اطاعت و پیروی
کرتا ہے وہ بے عقل ہے اے ابو خالد آیا تجکو بھی اندیشہ اس بات کا ہے کہ یہ قوم ہمپر شب خون مارینگے مین نے
کہا البتہ مین بھی اس سے ایمن نہین ہون اوسنے کہا اے ابو خالد پھر تیری کیا راے ہے مین نے کہا ہم لوگ تمام شب
حراست و بیداری کرین اسمین تمہاری جو راے ہو عتبہ نے کہا یہ بہت خوب ہے حکیم نے کہا پس ہمنے تمام شب

تا صبح نگہبانی کی ابوجہل نے کہا یہ کیا تھا یہ کام عتبہ کا ہے کہ وہ قتال کرنا محمد اور اونکے اصحاب سے بد جانتا ہے
یہ بات نہایت تعجب کی ہے کیا تم لوگون کو یہ گمان ہے کہ محمد اور اونکے اصحاب تمہارے لشکر سے مقابلہ کرینگے بجا کہ
مین اپنی قوم کو علیحدہ ایک طرف لیجاتا ہون پھر تم مین سے کوئی ہماری نگہبانی نکرے آخر ابوجہل ایکطرف ہوگیا
اور اوسوقت تک شب بارش کی ہورہی تھی اور عتبہ کہنے لگا کہ یہ شخص نہایت ناکارہ اور شوم ہے اور عقل اسکی زائل ہے
وحال آنکہ اصحاب محمد نے تمہارے سقون تک کو گرفتار کر لیے ہین غرض اوس شب کو جو کیسار غلام عبید بن سعید
بن العاص اور اسلم غلام منبہ بن الحجاج و ابورافع غلام امیہ بن خلف گرفتار ہوے تھے تو یہ سب پیش نبی صلعم حاضر
کیے گئے اور حضرت اوسوقت مصروف نماز تھے چنانچہ اون غلامون نے کہا ہم سقے ہین قریش کے اونہون نے
ہمکو پانی لانے کے لیے بھیجا تھا اور یہ بیان اونکا اصحاب کو ناپسند ہوا بلکہ وہ چاہتے تھے کہ وہ سچ سچ ظاہر کرین
کہ ہم غلام ابی سفیان کے ہین اور کاروان کے ہمراہیون مین تھے تا آنکہ اصحاب اونکو مارنے لگے پھر جب
اون غلامون کو ایذا مار کی پہونچی تو وہ کہنے لگے ہم غلام ابوسفیان کے ہین اور ہمراہ کاروان کے تھے اور وہ
کاروان ان ٹیلون کے تلے ہے آخر جب اون غلامون نے خوف سے ایسا کچھ بیان کیا تو اصحاب نے زدوکوب سے
ہاتھ روک لیا اس عرصہ مین رسول خدا صلعم نماز سے فارغ ہوے تو فرمایا کہ جب اون غلامون نے تمسے سچ کہا
تو تم اونکو مارنے لگے اور جب جھوٹھ کہا تو تم باز رہے تب اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ یہ غلام ہمسے بیان
کرتے ہین کہ قریش یہان آئے ہین حضرت نے فرمایا یہ سچ کہتے ہین درحقیقت قریش اپنے کاروان کے بچانے کو
آئے ہین کہ اوسکے لوٹے جانے کا تمسے اندیشہ رکھتے ہین بعد ازان حضرت علیہ السلام اون سقون کی طرف
متوجہ ہوے اور فرمایا قریش کہان ہین اونہون نے کہا ان تودون کے پیچھے ہین جسے آپ دیکھ رہے ہین
فرمایا وہ لوگ کتنے ہونگے اونہون نے کہا بہت کثرت سے ہین فرمایا شمار مین کسقدر ہونگے اونہون نے کہا
ہم شمار اونکا نہین جانتے فرمایا کتنے اونٹ روز نحر کرتے ہین اونہون نے کہا ایک روز دس اونٹ ذبح کرتے ہین
ایک روز نو اونٹ تب آپنے فرمایا کہ وہ لوگ مابین ہزار اور نو سو کے ہین پھر آن حضرت صلعم نے سقون سے پوچھا کہ
مکے سے کون کون چلا ہے اونہون نے کہا جسکے پاس خرچ تھا اونمین سے کوئی باقی نہین رہا کہ نہ آیا ہو پھر تب
آن حضرت صلعم لوگون کی جانب متوجہ ہوے اور فرمایا هَذِهِ مَكَّةُ أَلْقَتْ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا یعنی مکے نے
اپنے کلیجے کے ٹکڑون کو سامنے ڈال دیا ہے اس سے کنایہ ہے کہ جملہ اعزہ باشندہ مکے کے نکل پڑے ہین بعد ازان
پھر حضرت نے اون غلامون سے پوچھا کہ کوئی ان قریش مین سے لوٹ بھی گیا ہے وہ بولے ہان ابی بن
شریق بنی زہرہ کو پھیر لیگیا ہے حضرت نے فرمایا کہ ابن شریق اونکا راہبر ہوا اور خود راہ پر نہ آیا اگرچہ یہ بات ہے
کہ مین اوسکو دشمن خدا اور دشمن کتاب اللہ نہین جانتا ہون پھر اون غلامون سے پوچھا کہ بھلا بنی زہرہ کے سوا

اور بھی کوئی پلٹ گیا ہے وہ بولے ہان بنو عدی بن کعب بھی چلے گئے ہین بعد ازان حضرت علیہ السلام نے
اپنے اصحاب سے فرمایا کہ دربارۂ منزل و مقام یہانکے تمہارا کیا مشورہ ہے اوسوقت حباب بن المنذر نے
عرض کی یا رسول اللہ آپ فرمایئے کہ اگر یہ منزل وہ مقام ہے کہ خدا نے آپکو یہان اوترنیکا حکم کیا ہے تو ہمکو سزاوار
نہین ہے کہ ہم یہان سے آگے بڑھین یا پیچھے ہٹین اور اگر یہ مشورہ راے سے ہے تو جنگ خدع و مکید ہے یعنے
لڑائی مین چال کرنا اور دھوکا دینا ہے اسصورت مین یہ مقام اوترنے کا نہین ہے بلکہ آپ ہم سب کو قریب
چشمہ قوم کے لیچلیے کہ مین وہان سے اور وہان کے کنوُن سے واقف ہون وہان ایک کنوان ہے مین اوسکو
پہچانتا ہون کہ اوسکا پانی بہت شیرین ہے اور اوسمین بہت پانی ہے کہ وہ کم نہین ہوتا پس وہان ہم ایک
حوض بناکر بھر لینگے اور اوسمین شربی اور کٹورے چھوڑ دینگے پھر اوسمین سے پانی پیوین گے اور لڑینگے اور
اوس کنوے کے سوا سے اور جو کنوے ہین اونہین بند کر دینگے اور **واقدی** نے بواسطہ راویون کے
بیان کیا کہ اوسوقت یعنے وقت مکالمہ حباب بن المنذر کے جبرئیل علیہ السلام پاس نبی صلعم کے نازل ہوے
اور کہا راے وہی ہے جسکا مشورہ حباب نے دیا تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے حباب تیرا مشورہ
موافق راے کے ہے پس حضرت نے وہان سے کوچ کیا اور جو کچھ حباب نے کہا تھا وہ سب کیا گیا اور
واقدی نے بواسطہ عبید بن یحیے وغیرہ کے **روایت** کی کہ جب حضرت علیہ السلام نے اوسمقام سے
کوچ کیا تو حق تعالے نے پانی برسایا اور وہ میدان ریگستان تھا کہ تمام ریگ زمین پر جم گئی تو ہم لوگون کو
چلنا اوسپر بہت آسان ہوا اور قریش کیطرف تمام کیچڑ ہوگئی کہ اونکو چلنا دشوار ہوگیا اور درمیان فریقین
کے ٹیلہ ریگ کا حائل تھا **راوی** کہتے ہین کہ اور اوس شب کو مسلمین پر نیند غالب ہوئی یہان تک کہ وہ سب
خوب سوئے اور بارش نے اونکو کچھ ایذا نہین پہونچائی زبیر بن العوام نے کہا اوس شب کو ہمپر ایسی نیند غالب
ہوئی کہ مین ہر چند اپنے تئین سخت و مضبوط کرتا تھا مگر زمین پر گر پڑتا تھا پھر تاب اوٹھنے کی نرکھتا تھا اور
یہی حال رسول خدا صلعم اور سارے اصحاب کا شدت نیند مین تھا اور سعد بن ابی وقاص نے کہا مین نے
اپنے تئین دیکھا یعنے اپنا ایسا حال دیکھتا تھا کہ اگر کوئی میرے سینے مین دھکا مارتا تو مجھے کچھ خبر نہوتی
یہانتک کہ مین گر پڑتا اور اسیطرح رفاعہ بن رافع بن مالک نے کہا کہ جب مجھپر نیند غالب ہوئی تو مجکو احتلام
ہوا تا آنکہ مین نے آخر شب غسل کیا اور **راوی** کہتے ہین کہ جب رسول خدا صلعم نے بعد گرفتاری سقون
کے اسطرف کو کوچ کیا تھا تو عمار بن یاسر اور ابن مسعود کو واسطے تفحص احوال مشرکین کے بھیجا تو یہ دونون
گرد لشکر مشرکین کے پھر کر خدمت نبی صلعم مین حاضر ہوے اور بیان کیا یا رسول اللہ قوم مشرکین بہت
مضطر اور خوف زدہ ہین اگر اونکے گھوڑے بولتے ہین تو اونکے منہ پر مارتے ہین کہ وہ نکے بولنے پر تاخت

مسلمین سے اندیشہ کرتے ہین اور باوجود اسکے آسمان اوپر شدت کی بارش برسا رہا ہے وبعد ازان جب
صبح ہوئی تو نبیہ بن الحجاج کہ وہ نقش پا خوب پہچانتا تھا کہنے لگا کہ یہ نقش قدم ابن سمیہ اور ابن ام عبد اللہ کے ہین
مجھے معلوم ہوا کہ محمدؐ ہمارے بیان کے احمقون اور یثرب کے احمقون کو جمع کرکے لایا ہے **شعر** لم یترک الجوع
لنا مبیتا لابد ان نموت او نمیتا یعنے گرسنگی نے ہمکو ساری رات سونے نہ دیا ضرور ہے کہ ہم مرجاوین یا مار ین
یعنے سوائے جنگ کے چارہ نہین ہے ابو عبد اللہ نے کہا مین نے قول نبیہ بن الحجاج یعنے لم یترک الجوع لنا
الخ محمد بن یحیے بن سہل بن ابی حثمہ سے ذکر کیا اوسنے کہا قسم ہے زندگانی کی البتہ وہ لوگ بہت گرسنہ تھے
کیونکہ مجھسے میرے باپ نے نوفل بن معویہ سے سنکر بیان کیا وہ کہتا تھا کہ ہمنے اوس شب کو دس اونٹ
نحر کیے تھے اور ہم اپنے خیمون مین گوشت کوہان وکلیجی اور پسندے بریان کرتے تھے اور شب خون سے
خوف زدہ تھے پس ہم رات بھر نگہبانی کرتے رہے یہانتک کہ صبح روشن ہوئی اوسوقت مین نے منبہ سے سنا
کہ بعد پھیلنے روشنی کے وہ کہتا تھا یہ نشان قدم ابن سمیہ اور ابن مسعود کا ہے اور مین نے اوس سے یہ کہتے سنا
لم یترک الخوف لنا مبیتا لابد ان نموت او نمیتا یعنے ہمکو خوف نے نچھوڑا کہ ہم شب گذاری کرین ضرور ہے کہ
ہم مرین یا مارین اور کہا اے گروہ قریش صبح کو وقت جنگ جب ہم لوگ محمدؐ اور اونکے اصحاب سے مقابلہ
کرین تو تم اپنے ان جوانون کو باقی رکھو اور اہل یثرب سے خوب مقاتلہ کرو کیونکہ اگر ہم اونکو یہان سے لیکر
بچا لیجاوینگے تو وہ اپنی ضلالت پر مطلع ہوکر نادم ہونگے اور پھر کبھی اپنے دین آبائی سے نہ پھرینگے ✤ ✤

ذکر نزول لشکر اسلام قریب چاہ بدر و ترتیب صفوف آن لشکر اسلام

اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر سے اونہون محمود
بن لبید سے اونہون نے کہا جب رسول خدا صلعم چاہ بدر پر نازل ہوئے تو حضرت کے لیے ایک عریشہ سایبان
شاخہائے خرما سے تیار کیا گیا اور اوسکے دروازہ پر سعد بن معاذ تلوار کھینچ کر کھڑے ہوئے اور اندر اوس
عریشہ کے جناب رسالتمآب مقیم ہوئے اور حضرت کے پاس ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور **واقدی** علیہ الرحمہ
بواسطہ یحیے بن عبد اللہ بن ابی قتادہ کے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے روایت کی اونہون نے کہا کہ قبل
آنے قریش سے رسول خدا صلعم اور اصحاب ترتیب صف کرتے تھے پس اوسوقت قریش آپہونچے کہ رسول خدا
صفوف اصحاب آراستہ کر رہے تھے اور اصحاب نے ایک حوض تیار کیا تھا اوسمین وقت سحر سے پانی بھر رہے تھے
اور اوسمین آبخورے ڈال دیے تھے تا وقت تشنگی بلا زحمت اوس سے سیراب ہون اور رسول خدا صلعم نے
علم لشکر مصعب بن عمیر کو عطا کیا تھا چنانچہ عمیر مصعب اوس علم کو لیکر آگے بڑھے اور جس جگہ رسول خدا نے بپا ہونا
علم کا چاہا تھا اور بنایا تھا وہان لیجاکر نصب کیا اور یہان رسول خدا صلعم کھڑے ہوے ملاحظہ صفوف کر رہے تھے

پس حضرت نے رخ صفون کا سمت مغرب کیا اور آفتاب کو پس پشت رکھا اور مشرکین نے آفتاب کو اپنے
سامنے کیا تھا اور نزول حضرت کا عدوۃ الشامیہ مین تھا اور مشرکین عدوۃ الیمانیہ مین اوتری تھی (نہر یا وادی
کے دونون طرف سے ہر طرف کو عدوہ کہتے ہین چنانچہ حضرت جس طرف اوترے تھی وہ عدوہ وادی جانب شام تھا
اور جدہر مشرکین تھے وہ عدوہ وادی جانب یمن تھا) اوسوقت اصحاب مین سے ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ
اگر نزول آپکا اسمقام پر بموجب وحی الٰہی کے ہے تو آپ اوسکو بجا لائیے والا میری رائے یہ ہے کہ آپ بالائے
وادی صعود کیجیے اسلیے کہ مین دیکھتا ہون ایک آندھی بلندی وادی سے آتی ہے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپ کی نصرت
کے لیے بھیجی گئی ہے تب حضرتؐ نے فرمایا اب تو مین اپنی صفون کو مرتب کر چکا اور علم لشکر قائم کر چکا اب اسکو مین
نہ بدلونگا بعد ازان حضرت نے اپنے پروردگار سے دعائے نصرت کی اوسوقت پاس حضرت کے جبرئیل نازل ہوے
اور یہ آیت لائے اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّکُمْ فَاسْتَجَابَ لَکُمْ اَنِّیْ مُمِدُّکُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ
مُرْدِفِیْنَ یعنے جب تم اپنے پروردگار سے استغاثہ کرتے تھے تو اوسنے تمہاری فریاد
سن لی کہ تحقیق مین تمہاری مدد کرونگا ہزار فرشتون پیہم آنے والون سے راوی نے کہا مراد مردفین سے
بعض بعض کے پیچھے ہے اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عروہ بن الزبیر سے روایت کی اونہون نے کہا
کہ اوس روز جب رسول خدا صلعم ترتیب و تعدیل صفوف کرتے تھے تو سواد بن غزیہ صف سے آگے بڑھا
حضرت نے چوب دستی اوسکے پیٹ مین لگا کر اوسکو پیچھے ہٹا دیا اور فرمایا اے سواد صف سے مل جا سواد نے کہا
آپ نے میرے پیٹ مین مارا قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپکو حق مبعوث کیا مجکو اس ضرب کا عوض قصاص دیجیے
حضرت علیہ السلام نے اپنا بطن اقدس کھول دیا اور فرمایا بدلہ لے اوسنے شکم مبارک سے اپنا سینہ لپٹا کر اوسپر بوسہ دیا
حضرت نے فرمایا کہ یہ جو کچھ تونے کیا باعث اسکا کیا تھا اوسنے کہا آپ دیکھتے ہین کہ حکم خدا آچکا مجکو اپنے قتل کا
اندیشہ ہوا لہذا مین نے چاہا کہ آخری ملاقات آپ سے ملون اور آپ سے معانقہ کرون اور راوی کہتے ہین
کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلْعَم یُسَوِّی الصُّفُوْفَ وَکَاَنَّمَا یُقَوِّمُ بِہَا الْقِدَاحَ یعنی اوس روز رسول خدا صلعم نے صفون کو جو سیدہی
برابر و ہموار کیا تھا گویا لوگ ایسے کھڑے تھے جیسے تیر کے گڑے تھے یا یہ کہ صفون کو ایسا مستوی کیا تھا کہ
اوس سے تیر راست کرین اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے ایک شخص بنی اود سے روایت کی
اوسنے کہا مین نے علی علیہ السلام سے سنا کہ وہ درمیان مسجد کوفہ خطبے مین فرماتے تھے بینا انا امیح فی قلیب
ببدر (امیح بمعنی استقی یعنے پانی بھرتا تھا متح بمعنی ڈول نکالنا) یعنے ہنگام درپیش جنگ بدر کے
مین چاہ بدر سے پانی کھینچ رہا تھا ناگاہ ایک ایسی آندھی آئی کہ مین نے ویسی شدت کبھی نہ دیکھی تھی بعد ازان
وہ جاتی رہی پھر ایک اور آندھی آئی کہ ویسی بھی سوا پہلے کے اور کبھی نہ دیکھی تھی بعد ازان ایک اور آندھی آئی کہ

ویسی بھی سوائے پہلی والی کے اور کبھی نہ دیکھی تھی پس صف اول تو جبرئیل علیہ السلام تھے کہ ہزار فرشتوں سے ہمراہ
رسول خدا صلعم حاضر ہوئے اور صف ثانی میکائیل علیہ السلام باجماعت ہزار ملائک داہنے رسول خدا صلعم اور ابوبکر
رضی اللہ عنہ کے نازل تھی اور صف ثالثہ اسرافیل علیہ السلام باجمعیت ہزار ملائک بائیں طرف حضرت کے اسلئے اور میں بھی
بائیں طرف موجود تھا پھر جسوقت حق تعالی نے مشرکین کو شکست دی رسول خدا صلعم نے مجھکو اپنے گھوڑے پر سوار کیا
تو وہ میری سواری میں اڑ گیا اور جب وہ دفعۃً چل نکلا تو میں اوسکی گردن پر آپڑا اوسوقت میں نے اپنے پروردگار سے
دعا کی تو اوسنے مجھے گرنے سے روک لیا تا آنکہ میں سیدھا ہو بیٹھا اور مجھے گھوڑوں سے کیا کام تھا میں تو صاحب غنم تھا
یعنے بکریاں چرانے والا تھا پھر میں جب سیدھا ہوا تو میں تیغ زنی کرنے لگا یہاں تک کہ میرا ہاتھ یہاں تک یعنے
تا بغل خون میں رنگین ہوگیا **راوی** کہتے ہیں کہ اوس روز میمنہ پر ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور افسر سواران
مشرکین کا زمعۃ بن الاسود تھا اور دوسری روایت میں ہے کہ خیل مشرکین پر حارث بن ہشام افسر تھا اور اونکے
لشکر میمنہ پر ہبیرۃ بن ابی وہب سالار تھا اور سرگروہ لشکر میسرہ زمعۃ بن الاسود تھا اور بعض نے کہا میمنہ پر
حارث بن عامر تھا اور میسرہ پر عمرو بن عبد تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے دوسرے طرق سے **روایت**
کی ہے کہ روز بدر لشکر نبی صلعم میں نہ میمنہ والے افسر کا نام معلوم ہوا نہ میسرہ والے کا اور یہی حال میمنہ و میسرہ لشکر
مشرکین کا تھا کہ ہمنے اون میں بھی کسی افسر کا نام نہیں سنا اور ابن واقدی نے کہا ہمارے نزدیک بھی یہی ثابت ہے
اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن قدامہ نے عمر بن حسین سے اونہوں نے کہا کہ روز بدر علم
لشکر نبی صلعم سب علموں سے بڑا تھا جو درمیان مہاجرین کے مصعب بن عمیر کے ہاتھ میں تھا اور علم قبیلۂ
خزرج حباب بن المنذر کے پاس تھا اور نشان گروہ اوس کا سعد بن معاذ کے ساتھ تھا اور مشرکین کے یہاں بھی تین
نشان تھے ایک نشان بردار تو ابو عزیز تھا اور دوسرے کا (نام قبیلہ) نشان بردار نضر بن الحارث تھا اور تیسرا نشان بردار
طلحہ بن ابی طلحہ تھا اور **راوی** کہتے ہیں کہ روز بدر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ بیان کیا چنانچہ
بعد حمد و ثنا کے مسلمین کو حکم جہاد کرتے تھے اور اونکو آمادہ کرتے تھے اور اجر و ثواب جہاد سے ترغیب دیتے تھے
اور اوس خطبے میں ارشاد فرمایا کہ اما بعد حمد و ثنا کے میں تمکو اوس امر پر آمادہ کرتا ہوں جس امر پر تمکو حق تعالی نے
آمادہ کیا ہے اور میں تمکو منع کرتا ہوں اوس بات سے جس سے تمکو خدا نے منع کیا ہے وہ ہر آئنہ شان خدا کے
عز و جل بہت عظیم ہے وہ تمکو حکم حق کرتا ہے اور تمسے راست بازی چاہتا ہے اور اہل خیر کو جزائے خیر علے قدر مراتب
اونکی اپنے پاس سے عطا کرتا ہے اور وہ اہل خیر ایسے ہیں کہ ہمیشہ اوسی ذکر خیر میں مشغول رہتے ہیں اور اوسی میں وہ باہم ایک دیگر
تفاضل و سبقت ڈھونڈھتے ہیں اور تم لوگ ایسے مقام حق پر ہو کہ خدا اوسکو قبول نہیں کرتا مگر اوس شخص سے
جو اوسکو خالصاً لوجہ اللہ یعنے واسطے خوشنودی خدا کے ڈھونڈھتا ہو اور ہر آئنہ مقامات خوف و خطر میں صبر کرنا

کہ اوسیکے سبب خدا غم رنج کرتا ہے اور سبب اوسیکے غمون دنیا سے نجات دیتا ہے اور اوسیکی تم نجات آخرت
حاصل کرتے ہو اور حال یہ ہے کہ تمہارے درمیان نبی خدا کا موجود ہے کہ ڈراتا ہے تمکو غضب خدا سے اور
حکم کرتا ہے تمکو رضا سے خدا کا پس لازم ہے کہ تم شرم و حیا کرو آجکے دن اس بات سے کہ حق تعالے تمہارے
ایسے کامون پر نگاہ کرے جس سے تمپر غضب نازل کرے یعنے تم شرم و لحاظ رکھو اون کامون سے جسکے سبب تمپر غضب
نازل ہو چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہے لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ یعنے
غضب خدا بہت بڑا ہی تمہارے غضب کرنے سے اپنی جانون پر اے قوم دیکھو اور فکر کرو کہ حق تعالی تمکو جس
کام کا حکم کرتا ہی اپنی کتاب مین اور جو نشانیان دکھلاتا ہی تمکو اپنی نشانیون سے اور عزت دیتا ہی تمکو بعد ذلت کی
پس چاہیئے کہ اوس سے متمسک رہو یعنے اوسکو مضبوط تھامے رہو تو اوسکے سبب پروردگار تمہارا تمسے راضی رہیگا
اور ان مقامون مین تم اپنی پروردگار کے کامون کو پورا کرو اور امتحان مین پورے نکلو تا کہ تم مستوجب و مستحق
اوسکی رحمت و مغفرت کی ہو جسکا تمسے خدا نے وعدہ فرمایا ہے و ہر آئنہ وعدہ اوسکا برحق ہے اور قول اوسکا
واقع ہے اور عذاب اوسکا سخت ہی اور سوا اسکے نہین ہی کہ ہم تم سب سامنے خدای حی القیوم کی حاضر ہین اور اوسی طرف
ہماری پشت پناہ ہی اور ساتھ اوسیکے اعتصام ہی یعنے ہم اوسیکے دست بداماں ہین اور اوسی پر ہم توکل رکھتی ہین
اور اوسیکی طرف پھر ہماری بازگشت ہی پس خدا تعالی ہماری اور سب مومنون کی مغفرت کرے اور **واقدی**
علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عروہ بن الزبیر اور عاصم بن عمرو بن یزید بن رومان سے **روایت** کی کہ
اونہون نے کہا جب رسول خدا صلعم نے قریش کو جانب وادی سے آتے ہوی دیکھا اور پہلے جو شخص نظر آیا وہ زمعہ
بن الاسود تھا کہ اپنی گھوڑے پر سوار تھا اور پیچھے اوسکے اوسکا بیٹا آیا اور زمعہ اپنے گھوڑے کو کاوے دینے لگا
اور اس سے ارادہ اوسکا یہ تھا کہ آگے قوم کے اپنے قدر و شکوہ کی نمود کرے اوسوقت رسول خدا صلعم نے یہ دعا کی کہ
اے میرے پروردگار تو نے مجھپر کتاب نازل فرمائی اور تو نے مجھے حکم کیا جہاد کا اور تو نے مجھسے وعدہ کیا ہی ایک گروہ کا
دونون گروہون مین سے یعنے غنیمت عیر یا فتح پا نا لشکر مشرکین پر و حال آنکہ وعدہ تیرا خلاف نہین ہوتا ہے اے
میرے پروردگار یہ قریش آئی ہین تکبر اور نخوت کرتے ہوے تجھسے لڑنے کو اور تکذیب کرتے ہین تیرے رسول کی
اے میرے پروردگار مین تجھسے نصرت مانگتا ہون جسکا تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے اور اے میرے پروردگار تو اونکو
کل صبح کو شکست دے اور ہلاک کر اور اوسوقت عتبہ بن ربیعہ شتر سرخ پر سوار سامنے آیا حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ
اس قوم سے اگر کسی مین خیر ہے تو صاحب شتر سرخ مین ہے اگر قوم مشرکین اوسکا کہنا مانتے تو راستی پر رہتے
اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عبد اللہ بن مالک سے **روایت** کی کہ جب گذر لشکر قریش کا
طرف ایما بن رحضہ کی ہوا تو اوسنے اپنے بیٹے کو دس جزائر یعنے کھانے کے اونٹ دیگر بطریق ہدیہ جانب

قریش کو روانہ کیا تھا اور کہلا بھیجا کہ اگر تمکو حاجت ہو تو مین تمہاری مدد کے لیے سلاح اور اپنے لوگون کو بھیجون کہ ہمکو
تمہاری کومک کیواسطے مستعد ہین اور ہم اپنی اس کام کی آرزو مین ہین چنانچہ قریش نے جواب بھیجا کہ تو نے
صلۂ رحم کیا یعنے قرابت کو قائم رکھا اور جو کچھ تجھپر لازم تھا وہ تو نے ادا کیا اور قسم ہے زندگانی کی اگر یہ لڑنا ہمارا
آدمیون سے ہے تو ہمکو اونسے کچھ ضعف و عجز نہین ہے یعنے ہم اونکو کافی ہین اور اگر یہ لڑائی ہماری حسب زعم محمد کے
خدا سے ہے تو مجال کسی کی خدا سے لڑنے کی نہین ہے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے خفاف
بن ایما بن رحضہ سے **روایت** کی ہے کہ خفاف نے کہا میرے باپ کو صلاح فیما بین مردم سے زیادہ کوئی
بات محبوب و مرغوب نہ تھی کہ وہ ہمیشہ آمادہ اسی بات پر رہتے تھے پھر جب قریش بدر جاتے ہوئے ہماری طرف
گذرے تو میرے باپ نے مجھے دس اونٹ اونکے لیے ہدیہ دیکر بھیجا اور مین اونٹون کو ہانکتے آگے چلا اور میرے
پیچھے سے میرا باپ بھی چلا آخر مین نے وہ اونٹ حوالہ قریش کیا اونہون نے اونٹون کو ذبح کر کے سب قبیلون مین
تقسیم کر دیا بعد ازان میرا باپ عتبہ بن ربیعہ کے پاس گیا اور وہ اوس عرصہ مین لوگون کا سردار تھا چنانچہ
اوس سے پوچھا ای ابو الولید اس سفر کا کیا باعث ہوا عتبہ نے کہا مجکو معلوم نہین تھا کہ مین اس آنے مین مجبور تھا
تب میرے باپ نے کہا تو سردار گروہ کا ہے کونسا امر تجکو مانع ہے کہ لوگون کو پھیر لیجاوے اور اپنے حلیفون کے
خون کا تحمل کر لے یعنے تیرے حلیف جو نخلہ مین مارے گئے تھے اونکے خون بہا کا تو بذات خود متحمل ہو اور اپنے پاس سے بھی
اور بدلہ اوس کاروان کا جو نخلہ مین مسلمان لوٹ لیگئے تھے تو اپنے ذمے تحمل کر اور اپنی قوم پر تقسیم کر دے بخدا کہ
ان لوگون کو محمد اور اونکے اصحاب سے سوا اس بات کی اور کچھ دعوی و طلب نہین ہے اور ای ابو الولید واللہ یہ لڑائی
تم لوگ محمد اور اونکے اصحاب سے نہین کرتے ہو مگر اپنی جانون سے یعنی اپنی جانون کو ہلاک کرتے ہو اور **واقدی** نے بواسطہ ابن ابی الزناد
کے ابی الزناد سے **روایت** کی اونہون نے کہا ہمنے کسیکو ایسا نہین سنا کہ سوا عتبہ بن ربیعہ کے کوئی بغیر صرف زر سردار
قوم بنا ہو یعنے عتبہ محض اپنے حسن تدبیر اور دانائی سے بلا صرف مال کے سردار قوم ہوا تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے
بواسطہ موسی بن یعقوب و ابو الحویرث کے محمد بن جبیر بن مطعم سے **روایت** کی اونہون نے کہا جب قوم
بمقابل یک دیگر نازل ہوئی اوسوقت رسول خدا صلعم نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو پاس قریش کے بھیجا یعنے
برای اتمام حجت تب عمر رضی اللہ عنہ نے اونسے کہا کہ تم لوگ یہان سے اپنے وطن کو پھر جاؤ اسلیے کہ مرتکب ہونا اس امر کا
یعنے جنگ کرنا غیرون کا ہمسے میرے نزدیک خوشتر ہے اس بات سے کہ تم لوگ جنگ کرو ہمسے اور اسطرح جنگ کرنا
ہمارا تمہارے غیر سے مجھے خوشتر ہے اس بات سے کہ ہم جنگ کرین تمسے یہ سنکر حکیم بن حزام نے کہا کہ اس شخص نے انصاف
پیش کیا ہے چاہیے کہ اوسکو قبول کرو واللہ بعد عرض اس انصاف کے پھر اوسپر نصرت و ظفر پاؤ گے یعنے پھر ایسا موقع
اور ایسی بات منصفی کی ہاتھ نہ آویگی تب ابو جہل بولا واللہ بعد ازان کہ خدا نے ہمکو اونپر قابو و دسترس دیا تو اب ہم

ہرگز یہان سے یون ہی نہ پھر جاوینگے کہ بعد معاینہ اپنے غلبہ کے ہم اپنا عوض نہ لیوین اور **راوی** کہتے ہین
کہ پھر چند آدمی قریش سے آگے بڑھے یہانتک کہ وارد حوض مسلمین ہوے اور اون لوگون مین حکیم بن حزام بھی تھا
تب مسلمین نے قصد اونکے تخلیہ یعنے ارادہ اونکے دفاع کا کیا حضرت علیہ السلام نے فرمایا چھوڑ دو اونکو یعنے اونسے
مزاحم و متعرض نہو آخر وہ لوگ اوس چشمہ پر آئے اور اوسمین پانی پیا اور جس جس نے اوسمین سے پانی پیا وہ مارا گیا
سوا حکیم بن حزام کے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ ابو اسحاق وغیرہ کے سعید بن المسیب سے
روایت کی ہے اونہون نے کہا حکیم بن حزام نے دو مرتبہ ہلاک ہونے سے نجات پائی اسلیے کہ ارادہ باریتعالے
مین اوسکے واسطے بہرہ مندی خیر سے تھی چنانچہ ایک اوسوقت جب رسول خدا صلعم بعزم ہجرت اپنے گھر سے
سامنے مردم چند قریش کے برآمد ہوے تھے اور وہ لوگ بقصد آن حضرت علیہ السلام تاک مین بیٹھے تھے تب حضرت نے
سورہ یس پڑھکر مشت خاک اونکے سرون پر پھینکی پس اون مین سوا حکیم بن حزام کے کوئی نہ بچا تھا اور دوسرے روز بدر
جب مشرک وارد حوض مسلمین ہوے پس جو جو اوس روز وارد حوض ہوا وہ قتل ہوا سوا حکیم کے اور جب قوم مشرکین کو
اطمینان فی الجملہ حاصل ہوئی تو اونہون نے عمیر بن وہب الجمحی کو جو مرد قداخ اندازہ مین تھا بھیجا تا اندازہ و شمار لشکر
اسلام کا کرے چنانچہ اوسنے اپنے گھوڑے کو گرد لشکر جولان کیا اور زیر وادی اوترا اور بلندی پر چڑھا اسلیے کہ
شاید مسلمانون کی کوئی مدد یعنے مردم دیدبان وجاسوس بلند دیدبانی یا کمینگاہ ہوویں بازان واپس آیا اور بیان کیا
کہ مسلمانون کی یہان نہ مدد ہے نہ کمین اور جمعیت مردم کچھ زیادہ تین سو آدمی ہونگے اور اونکے ساتھ ستر شتر اور دو گھوڑے
ہین بعد ازان اوسنے کہا ای گروہ قریش سختیان انکی موت کی اوٹھانے والیان ہین اور شتران یثرب موت
آنیوالی کے اوٹھانے والے ہین یعنے انکے اونٹون پر بار موت لدا ہوا ہے اور یہ وہ قوم ہین کہ اپنی تلواروں کے
سوا انکو کوئی جای امان و پناہ نہین رکھتی کیا تم انکو نہین دیکھتے ہو کہ یہ لوگ خاموش رہتے ہین اور زبانین مانند زبان مار
کے لبون پر پھراتی ہین گویا ذوق شہادت مین ہونٹ چاٹتے ہین قسم اللہ کی ایسا نہین دیکھتا کہ کوئی انمین مارا جاوے
جبتک وہ کسیکو مار نہ لیوے پھر جب کہ وہ بقدر اپنے عدد و شمار کے تم مین سے قتل کر لیوینگے یعنے جتنے وہ ہین
اوتنے ہی تم مین سے مارینگے تو پھر زندگی کا کیا مزہ ہے اور پھر زیست بخیر نہین ہے پس چاہیے کہ اس بارہ مین تم باہم
مشورہ کرو اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یونس بن محمد الظفری نے اپنے باپ سے
اونہون نے بیان کیا کہ جسوقت عمیر بن وہب نے قریش سے یہ کلام کیے تو اون لوگون نے ابو اسامہ الجشمی کو
براے تفحص احوال روانہ کیا اور وہ سوار تھا پس گرد لشکر اسلام پھر کر واپس آیا قریش نے پوچھا تو نے کیا دیکھا
اوسنے کہا واللہ مین نے قیاد دیکھا نہ عدد نہ حلقہ نہ کراع یعنے نہ سامان سلاح وغیرہ ہے نہ کثرت نہ جمعیت نہ گھوڑے
ہین ولیکن واللہ مین نے اوس قوم کو ایسا دیکھا کہ وہ اپنے اہل کیطرف ارادہ پھر جانیکا نہین رکھتے ہین اور مین نے دیکھا

اوس قوم کو کہ وہ سب طالب موت ہین یعنے مرنے پر تیار ہین اور وہ اپنی تلوارون کے سوای اور کوئی جا ئے پناہ نہین جانتی ہین وبعد ازان ابو اسامہ نے کہا مین ڈرتا ہون کہ اونکی کوئی کمینگاہ ہو یا اونکی دیدبان ہون کہ جا ے دیدبانی مین چھپے بیٹھے ہون پس وہ پستی وادی مین اوترا اور بلندی پر چڑھا اور پھر واپس آیا اور خبر دی کہ وہان نہ کمین ہے نہ دیدبان ہین اب جو تمہاری راے ہو مشورہ کرو اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اونہون نے عروہ سے اور بیان کیا محمد بن صالح نے عاصم بن عمرو بن رومان سے پس یہ سب کہتے ہین کہ جب حکیم بن حزام نے کلام عمیر بن وہب کا سنا تو لوگون کے درمیان گیا اور عتبہ بن ربیعہ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابو خالد تو بزرگ قریش اور اونکا سردار ہے اور اونہین تو مطاع ہے کہ وہ سب تیرا کہنا مانتے ہین آیا تجھسے کوئی ایسا امر خیر ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیشہ آخر زمانہ تک یادگار رہے جیسا تو نے روز عکاظ کیا تھا (عکاظ مقام بازار عرب تھا ایام جاہلیت مین کہ وہان باہم محاربہ واقع ہوا تھا اور اوس روز عتبہ سردار مردم تھا) پس عتبہ نے کہا اے ابو خالد وہ کون امر ہے حکیم نے کہا تو لوگون کو پھیر لیجا اور اپنے حلیفون کا خون بہا جو نخلہ مین مارے گئے اور بدلہ اوس مال کا جو محمدؐ کے اصحاب کاروان نخلہ سے لوٹ لے گئے ہین تو اپنے ذمہ کر لے اور اپنے پاس سے دے کیونکہ قریش سوای اس خون بہا اور عوض اوس لوٹ کے اور کچھ محمد سے دعوے وطلب نہین رکھتے ہین تب عتبہ نے کہا مین نے اس بات کو قبول کیا اور تجھ کو اس بات کا گواہ کرتا ہون بعد ازان عتبہ اپنے ناقہ پر سوار ہو کر درمیان مشرکین قریش کے گیا اور کہنے لگا اے قوم میرا کہنا مانو کہ محمدؐ اور اصحاب محمدؐ سے مقابلہ نکرو اور اس امر کو میرے سر باندھو یعنے خون بہا حلیفون کا اور لوٹ کاروان کی میرے ذمہ رکھو اور لوٹ جانے کی نامردی وبدنامی میرے نام لگاؤ کیونکہ اون لوگون مین یعنے وہ لوگ ہین جنکی قرابت تمسے بہت قریب ہے اور علاوہ ہر شخص تم مین سے جو اپنے باپ یا بھائی کے قاتل کو دیکھیگا تو وہ صورت کینہ خواہی کا رہیگا اور ہمیشہ یہ خونریزی جاری رہیگی اور تم ان لوگون کے قتل پر قادر نہوگے یہان تک کہ وہ جتنے ہین لا اقل اوسقدر تو تم مین سے قتل کرینگے وعلاوہ مین امین نہین ہون اس بات سے کہ تمکو شکست وہزیمت ہو اور تمکو اوسے دعوی وطلب نہین ہے بجز اسکے کہ تم عوض خون کا چاہتے ہو اور بدلہ اوس کاروان کا جسکو اونہون نے تاراج کیا ہے یعنے نخلہ مین اور مین ذمہ اسکی مکافات کا کرتا ہون وہ سب مجھپر ہے اے قوم اگر محمدؐ کاذب ہین تو ذوبان عرب اونکو کافی ہونگے (ذوبان یعنے صعالیک عرب یعنے عوام وغارتگران) اور اگر وہ بادشاہ ہے تو تم لوگ اپنے خواہرزادے کی سلطنت مین فراخ روزی ہو گے اور اگر وہ نبی ہے تو تم اوسکے سبب بہترین مردم ہو گے اے قوم تم میری نصیحت کو رد نکرو اور میری راے کو بیوقوفی نہ سمجھو پھر جب ابو جہل نے کلام عتبہ کا سنا تو حسد سے کہنے لگا کہ اگر لوگ خطبہ عتبہ کا سنکر پھر جاینگے تو وہ سردار قوم کا ہو جاویگا اسلیے کہ عتبہ ساری قوم مین بڑا گویا اور وسیع البیان ہے اور وجاہت وسرداری مین

سب سے بہتر ہے پس عتبہ نے کہا اے قوم مین تمکو قسم دیتا ہون خدا کی دربارہ ان لوگون کے جنکے چہرے
شمع کی مانند روشن ہین تو اونکو تم مقابل کرتے ہو اونکے چہرون سے جنکی صورتین سانپون کی سی ہین یعنے ان
کیون سامنے انکی شکلون کے کرتے ہو پھر جب عتبہ اپنے کلام سے فارغ ہوا تو ابوجہل قوم سے مخاطب ہو کر
کہنے لگا کہ عتبہ تم لوگون کو ایسی باتون کا مشورہ اسلیے دیتا ہے کہ اوسکا بیٹا محمدؐ کے ساتھ ہے اور محمدؐ اوسکا ابن عم ہے
وہ نہین چاہتا کہ اوسکا بیٹا اور اوسکے چچا کا بیٹا مارا جاوے پھر عتبہ سے مخاطب ہو کر بولا کہ واللہ تیرا جادو پھوٹ گیا
اور جب دونون حلقے رکاب کے ملگئے یعنے دونون لشکر مقابل ہوگئے تو نامرد ہوگیا اور اب تو ہمارے درمیان سے
باز رہا جاتا ہے اور ہم لوگون کو بھی پھیرتا ہے ایسا نہین ہوسکتا واللہ ہم ہرگز نہ پھرینگے جب تک کہ خدا درمیان
ہمارے اور محمدؐ کے کچھ حکم فیصل کرے یہ سنکے عتبہ غضبناک و خشمگین ہو کر بولا اے مصفر استہ یعنے اے
گوز مارنے والے عنقریب تجکو معلوم ہوگا کہ ہم مین اور تم مین کون بڑا نامرد اور کون بڑا اصلح ہے اور قریب ہے
کہ قریش نامرد اور مفسد قوم کو پہچان لینگے اور یہ میری رای تھی کہ مین نے امر کیا اور تو ام عمرو کو لاولدی کی خوشخبری دی
بعد ازان ابوجہل پاس عامر بن الحضرمی کے جو برادر مقتول نخلہ کا تھا گیا اور کہا یہ تیرا حلیف یعنے عتبہ چاہتا ہے کہ
لوگون کو پھیر لیجاوے اور تو اپنا عوض خون اپنی آنکھون سے دیکھتا ہے کہ سامنے اور عنقریب ہے اور یہ عتبہ
لوگون مین تفرقہ ڈالتا ہے اور اوسنے خون تیرے بھائی کا اپنے ذمے لیا یعنے اوسکے خون بہا کا تحمل خود کیا ہے
اور اوسکو گمان ہے کہ تو اپنے بھائی کا خون بہا لیکر راضی ہو جائیگا کیا تجکو شرم نہین آتی کہ تو اپنے بھائی کی دیت
لیگا اس حالت مین کہ اب تو اپنے بھائی کے قاتل پر قادر ہو چکا ہے اوٹھ کھڑا ہو اور لوگون کے سامنے
اپنی شرم اور عذر اپنا بیان کر آخر عامر بن الحضرمی مستعد ہوا اور ایسا کیا کہ اپنے چوتڑ کھول کر خاک ڈالی اور نام
اپنے بھائی مقتول کا لیکر فریاد کرنے لگا کہ واعمراہ اور ان حرکات سے ارادہ اوسکا یہ تھا کہ عتبہ کو شرمندہ کرے
کیونکہ درمیان قریش کے وہ اوسکا حلیف تھا آخر وہ راے لوگون کی جسپر اونکو عتبہ نے آمادہ کیا تھا فاسد
ہوگئی یعنے بدل گئی اور عامر نے حلف کیا کہ یہان سے نہ پھرونگا جب تک کہ اصحاب محمدؐ مین سے کسیکو قتل کرون
اور مشرکین نے عمیر بن وہب کو حکم کیا کہ تو ان لوگون کو متفرق و منتشر کردے تا آنکہ عمیر سوار ہوا اور مسلمین مین آیا
تاکہ اونکی صف کو توڑ دیوے مگر مسلمین اپنی صفون مین ثابت قدم و قائم رہے اور وہان سے نہ ہٹے اور ابن الحضرمی
آگے بڑھا اور قوم پر حملہ کیا تا آنکہ جنگ شروع ہوگئی اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے حکیم بن حزام سے
روایت کی ہے اوسنے کہا جب ابوجہل نے لوگون کی راے کو برہم کر دیا اور درمیان اونکے پہلے جو باعث
جنگ ہوا وہ عامر بن الحضرمی تھا پس جسدم وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر مقابلے پر آیا تو اول جو اوس سے لڑنے کو
لشکر اسلام سے نکلے وہ مہجع مولے عمر کے تھے چنانچہ عامر نے اونکو شہید کیا اور گروہ انصار مین سے جو شہید ہوے

تو اول قتیل حارثہ بن سراقہ تھے جنکو حبان بن العرقہ نے شہید کیا اور بعض نے کہا کہ اول قتیل انصار مین عمیر بن الحمام
تھے جنکو خالد بن الاعلم العقیلی نے شہید کیا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مین نے بکیون مین کسی سے
نہین سنا کہ وہ سواے حبان بن عرقہ کو کہتا ہو یعنے انصار مین سے جو اول قتیل ہے اوسکا قاتل سواے
حبان کے دوسرا تھا اور **راوی** کہتے ہین کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بعہد خلافت اپنی اپنی مجلس مین
عمیر بن وہب سے فرماتے تھے کہ اے عمیر تو ہی ہے کہ روز بدر اندازہ وشمار ہملوگون کا مشرکین کیجانب سے
کرتا تھا کہ بالاے وادی چڑھتا تھا اور اوسکی نشیب مین اوترتا تھا گویا مین تیرے گھوڑے کو دیکھتا تھا
کہ وہ گرد بگرد پھر رہا تھا اور تو مشرکین کو ہمارے یہان کی خبر دے رہا تھا کہ وہان نہ کمینگاہ ہے اور نہ دیدبان ہین
اوسنے کہا ہان واللہ یہ سچ ہے یا امیر المومنین اور مین شرمندہ و پشیمان ہوتا ہون اسلیے کہ واللہ مین ہی ہون
جو اوس روز اون لوگون مین سے باعث جنگ ہوا ولیکن حق تعالے نے ہمکو اسلام عطا کیا اور ہدایت فرمائی
اور جو کچھ مجھمین شرک تھا وہ بہت زیادہ ہے اس سے جو مین نے کیا یعنے خبر دینا مشرکین کو احوال مسلمین سے
یہ سنکے حضرت عمرؓ نے فرمایا تو نے سچ کہا اور **راوی** کہتے ہین کہ عتبہ نے حکیم بن حزام سے کلام کیا اور
یہ کہا کہ سواے ابن الحنظلیہ کے اور کسی کے نزدیک خلاف نہین ہے یعنی میری راے سے پس تو اوسکے
پاس جا اور میرا پیام پہونچا کہ ہر آینہ عتبہ اپنے حلیف کا خون بہا خود اپنے ذمہ لیتا ہے اور اوسکا روان کا بھی
ضامن ہوتا ہے جو نخلہ مین تاراج ہوا چنانچہ حکیم کہتا ہے کہ مین ابو جہل کے پاس گیا تو اوسوقت اوسکے
سامنے اوسکی زرہ رکھی ہوئی تھی اور اوسمین وہ خوشبوئین ملتا تھا مین نے اوس سے کہا کہ عتبہ نے مجھکو تیرے
پاس بھیجا ہے تو وہ مجھپر غصے سے متوجہ ہوا اور کہنے لگا کیا عتبہ کو سواے تیرے کوئی نہین ملا جو وہ اوسکو میرے پاس
بھیجتا تب مین نے کہا آگاہ ہو واللہ اگر اوسکے سواے کوئی اور شخص مجھکو بھیجتا تو مین اس کام کے لیے نہ آتا
ولیکن مین آیا ہون واسطے اصلاح کرانے درمیان مردم کے اور ابو الولید سردار قوم کا ہے پس ابو جہل یہ سنکے
دوبارہ غضب مین آیا اور کہا تو بھی کہتا ہے کہ وہ سردار قوم ہے مین نے کہا مین اوسکو نہین قوم کہتا ہون
بلکہ سارے قریش اوسکو یہی کہتے ہین تب ابو جہل نے عامر کو حکم کیا کہ وہ اپنے بھائی کے قصاص کے لیے پیش قوم
برہنہ ہوکر فریاد کرے اور خود کہنے لگا اے قوم عتبہ بھوکا ہے اسکو ستو پلاؤ یعنے شدت گرسنگی مین وہ
ایسی ایسی باتین کہتا ہے یہ سنکے سارے مشرکین کہنے لگے کہ عتبہ بھوکا ہے اوسکو ستو پلاؤ پس یہ باتین
جو مشرکین عتبہ کے ساتھ کرتے تھے تو ابو جہل خوش ہوتا تھا یعنے اوسکی تفضیح و توہین سے مسرور ہوتا تھا حکیم
کہتا ہے تب مین منبہ بن الحجاج کے پاس گیا اوس سے بھی مین نے وہ کلام کیا جو ابو جہل سے کہا تھا
تو مین نے اوسکو ابو جہل سے بہتر پایا کہ اوسنے کہا جس بات کے لیے تو آیا ہے اور جس بات کا عتبہ طالب ہے

بہتر ہے حکیم نے کہا پس مین عتبہ کے پاس پھر گیا تو مین نے اوسکو کلمات قریش سے غیظ و غضب مین پایا
اسلیے کہ وہ تمام لشکر مین پھر چکا تھا اور مشرکین کو فہمایش کرتا تھا کہ قتال سے باز رہین اور اون لوگون نے
باز رہنے سے انکار کیا تھا لہذا عتبہ غصے مین تھا اور اپنے ناقے سے اوترکر اپنی زرہ پہنی اور لوگون سے
اوسکے لیے ایک خود باندازہ سر اوسکے تلاش کیا تو لشکر مین کہین ایسا خود نملا جو اوسکے سر پر درست آوے اسلیے کہ
وہ بزرگ سر تھا پھر جب ایسا خود نملا تو اوسنے سر پیچ باندھا بعد ازان باہر نکلا اور اپنے بھائی شیبہ اور اپنے
بیٹے ولید کے آگے آگے چلا ناگاہ ابوجہل بادہ اسپ پر سوار صف مین کھڑا تھا پھر جسوقت عتبہ کا سامنا ہوا
تو عتبہ نے اپنی تلوار کھینچی لوگون نے کہا واللہ یہ ابوجہل کو قتل کریگا مگر اوسنے گھوڑی ابوجہل کے کوچون پر تلوار
ماری کہ وہ گھوڑی تڑپکر گر پڑی مین نے کہا آج کا سا ماجرا مین نے نہین دیکھا پھر عتبہ نے ابوجہل سے کہا
پیدل ہو کہ آج سوار رہنے کا دن نہین ہے اور ساری قوم تیری پیادہ ہے پس ابوجہل اوتر پڑا اور عتبہ نے کہا
عنقریب تو جانیگا کہ ہم مین سے کون بدخواہ اپنی قوم کا ہے بعد ازان عتبہ نے مبارزطلبی کی اور یہان رسول خدا
صلعم اپنے عریشہ مین تھے اور اصحاب اپنی صفون مین قائم تھے پس اوسوقت حضرت باعث غلبہ نیند کے لیٹ گئے تھے
اور حکم کیا تھا کہ جب تک مین تمکو اذن جہاد نہ دون تم لوگ قتال نکیجیو اور اگر مشرکین تمہارے قریب آوین تو اونکو
تیر مار کر دفع کرنا مگر تلوار نکھینچنا جب تک کہ وہ تمکو گھیر لیوین چنانچہ جسوقت مشرکین مقابل ہوے اور عتبہ طالب
مبارز ہوا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ قوم بہت قریب آگئے اور ہمسے بھڑ گئے ہین اور
جگایا رسول خدا صلعم کو اور اوسوقت حضرت خواب دیکھ رہے تھے کہ خدا نے حضرت کو جمعیت مشرکین کی خواب مین
قلیل کر دکھلائی اور بعض اصحاب کی نگاہون مین بھی اونکو تھوڑا دکھلایا پس حضرت فوراً بیدار ہوے اور اپنے
دونون ہاتھ اوٹھائے ہوے اپنے پروردگار سے حسب وعدہ اوسکے دعای فتح کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ اے
پروردگار اگر جماعت مسلمین مغلوب ہو جاوینگے تو شرک غالب ہو جائیگا اور دین تیرا قائم نرہیگا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ
اوسوقت عرض کرتے تھے کہ واللہ البتہ حق تعالے آپکو فتح دیگا اور ضرور آپکا منہ روشن کریگا اور اوسوقت
ابن رواحہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین آپکو مشورہ دیتا ہون وحالانکہ رسول خدا صلعم امر الٰہی کو بہت
جانتے ہین اور اعظم تر ہین اس بات سے کہ اونکو مشورہ دیا جاوے یعنے وہ مشورہ مردم سے مستغنی ہین اور
وہ مشورہ ابن رواحہ کا یہ تھا کہ حق تعالے بزرگ تر و برتر ہے اس بات سے کہ آپ اوسکو وعدہ یاد دلاوین
حضرت نے جواب دیا اے ابن رواحہ کیا مین حق تعالے سے اوسکے وعدہ کو طلب نکرون کہ وہ خلف وعدہ
نہین ہے غرضکہ عتبہ بقصد قتال آگے بڑھا تب اوس سے حکیم بن حزام نے کہا اے ابوالولید جلدی نکر ٹھہر جا
کہ تو جسطرف سے اورون کو روکتا تھا وہ کام پہلے تو ہی کرتا ہے اور خفاف بن ایماء نے بیان کیا کہ مین نے اصحاب

رسول خدا صلعم کو دیکھا کہ روز بدر وہ اپنی صفین آراستہ کیے ہوے باہم راجع یعنے ملے ہوے تھے پھر مین نے اونکو دیکھا
کہ وہ تلوار نہین نکالتے تھے بلکہ اونکے ہاتھون مین کمانین کھنچی ہوئی یعنے لیتے تیر چلا رہے تھے اور اپنی صفون مین
قریب قریب باسلاح ملے ہوے تھے کہ درمیان اون صفون کے کچھ شگاف نتھا اور دوسرون نے اوسیاتم تلوار
میان سے لی جب مشرکین بہت قریب آگئے تھے پس مجکو اس بات سے بہت تعجب ہوا آخر مین نے بعد اس
واقعہ کے مہاجرین مین ایک شخص سے باعث پوچھا اوسنے کہا ہم لوگون کو رسول خدا صلعم نے حکم کیا تھا کہ تم تلوار
نہ کھینچین جب تک کہ مشرکین ہمپر آ پڑین اور ہمکو گھیر لیوین اور راوی کہتے ہین کہ جب طرفین سے لوگ
مقابل ہوے اور اسود بن عبدالاسد مخزومی جسوقت حوض مسلمین کے قریب آیا تو کہنے لگا مین نے خدا سے
عہد کیا ہے کہ مین جاکر حوض مسلمین سے ضرور پانی پیونگا پھر اوسکو یا توڑ ڈالونگا یا قریب اوسکے مارا جاؤنگا
یعنے یا تو مارا ہی جاؤنگا یا اوسکو توڑ ہی ڈالونگا آخر اسود حملہ کرکے حوض کے قریب آیا تب اوسکی روکنے کو حضرت حمزہ
بن عبدالمطلب آگے بڑھے اور اوسکو ایک ایسی تلوار ماری کہ اوسکا ایک پانو کٹ گیا مگر وہ اوچھل کر حوض مین
جا ہی پڑا اور اپنے دوسرے پانو سے جو سالم تھا حوض کو بگاڑ دیا اور اوسکا پانی بھی پی لیا اور حضرت حمزہ بھی اوسکے
پیچھے لگے ہوے برجستہ جا پہونچے اور اوسی حوض کے اندر اوسکو قتل کیا اور سارے مشرکین اپنی صفون مین سے
یہ حال دیکھ رہے تھے اور خیال کرتے تھے کہ مسلمان غالب رہین گے بعد ازان لوگون مین ایک دوسرے سے مقابلہ ہونے لگا

ذکر ممانعت فرمانا رسول خدا صلعم کا انصار کو قتال کرنے سے سب کے پہلے اور حکم کرنا مہاجرین کو واسطے مقابلے مشرکین کا اور غالب آنا علی و حمزہ وغیرہ کا رضی اللہ عنہم

پھر جب کہ عتبہ و شیبہ اور ولید یہ تینون اپنی صفون سے باہر نکلے اور مبارز طلب کیا تو اونکے مقابلے کو انصار
مین سے تین جوان برآمد ہوے کہ وہ معاذ و معوذ و عوف پسران عفرا بنی الحارث سے تھے اور بعضون نے کہا
اونمین تیسرا شخص عبداللہ بن رواحہ تھا اور راوی نے کہا ہمارے نزدیک ثابت یہ ہے کہ وہ تینون پسران
عفرا تھے پس آنحضرت صلعم کو پسران عفرا کے نکلنے سے حیا آئی اور ناپسند ہوا کہ اول قتال مشرکین کا درمیان انصار
کے واقع ہو بلکہ منظور ہوا کہ یہ شوکت واسطے فرزندان عم اپنے اور واسطے اپنی قوم کے ہو لہذا پسران عفرا کو
حکم کیا کہ اپنی صفون مین پھر جاوین اور اونکے حق مین دعای خیر فرمائی کہ جزاکم اللہ خیرا بعد ازان مشرکین کے
کسی منادی نے پکار کر کہا اے محمد ہمارے مقابلے کو ہماری قوم مین سے ہمارے ہمسرون کو بھیجو یعنے قبائل قریش
مین سے جو تمہارے ساتھ ہین اونکو بھیجو تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے بنو ہاشم اوٹھو اور قتال کرو اور
خیال کرو کہ ہرگاہ گروہ مشرکین واسطے باطل کے لڑنے آئے ہین اور چاہتے ہین کہ نور خدا کو بجھا دیوین تو
چاہیے کہ تم واسطے حق کے قتال کرو جسکو نبی تمہارا تمہارے پاس لایا ہے یہ سنکے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اور علی بن

ابی طالب اور عبیدہ بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف رضی اللہ عنہم اوٹھ کھڑے ہوے اور بجانب میدان
متوجہ ہوے اور ان لوگون کے سرون پر سفید تھے یعنے خود ہاے جہالر وار کہ وہ انکو نہین پہچان سکتے تھے
تب عتبہ نے کہا کچھ تم لوگ کلام کرو تاکہ ہم تمکو پہچانین اسلیے کہ اگر تم ہمارے ہمسر ہوگے تو ہم تمسے مقاتلہ کرینگے
یہ سنکے حضرت حمزہ نے جواب دیا کہ مین ہون شیر خدا اور شیر رسول کا تب عتبہ نے کہا ہان یہ ہمسر بزرگ ہے
اور بولا کہ مین بھی اپنے حلیفون کا شیر ہون اور یہ دونون تمہارے ساتھ کون ہین حمزہ نے کہا علی بن ابیطالب
اور عبیدہ بن الحارث وہ بولا یہ دونون بھی ہمسر ان بزرگ ہین چنانچہ ابن ابی الزناد نے اپنے باپ سے سنکر
نقل کیا کہ ہمنے عتبہ سے ایسا کلمہ حقیر کبھی نہین سنا تھا جو کہ اوسنے کہا انا اسد الحلفا یعنے حلفاء الاجمہ یعنی
مردم فریادی بعد ازان عتبہ اپنے بیٹے ولید سے بولا اوٹھ اے ولید پس ادھر ولید کھڑا ہوا اور ادھر
علی اوٹھے اور حضرت کوتاہ قد تھے پھر دونون نے باہم یکچند تیغ زنی کی آخر علی علیہ السلام نے ولید کو قتل کیا
بعد ازان اودھر سے عتبہ آیا اور ادھر سے حمزہ چلے اور دونون نے بایکدیگر وار تلوار کا کیا آخر حضرت حمزہ نے
عتبہ کو قتل کیا بعد ازان شیبہ کھڑا ہوا اور اوسکے مقابلے پر عبیدہ بن الحارث اوٹھے اور وہ اوس صف مین
درمیان اصحاب نبی صلعم کے بہت سن دار تھے تا آنکہ شیبہ نے نوک تلوار کی عبیدہ کی پنڈلی پر ماری کہ پیر کو
کٹ گیا تب حمزہ اور علی نے شیبہ پر حملہ کرکے اوسکو بھی قتل کیا اور دونون صاحب ملکر عبیدہ کو زخمی اوٹھا لائے
اور صف کے ایک کنارے اوتار دیا اونکی پنڈلی کا گودا خون کے ساتھ بہا جاتا تھا اوسوقت عبیدہ نے کہا
یا رسول اللہ کیا مین شہید نہین ہون فرمایا البتہ تو شہید ہے تب عبیدہ نے کہا واللہ اگر ابوطالب زندہ ہوتے
تو وہ خوب وبہتر جانتے کہ ہم اونکے قول کے زیادہ تر مستحق ہین جسوقت اونہون نے یہ اشعار پڑھے تھے
كَذَبْتُمْ وَبَيْتِ اللهِ نُخْلِي مُحَمَّداً + وَلَمَّا نُطَاعِنْ دُونَهُ وَنُنَاضِلِ + وَنُسْلِمُهُ حَتّٰى نُصَرَّعَ حَوْلَهُ
وَنَذْهَلَ عَنْ اَبْنَائِنَا وَالْحَلَائِلِ یعنے تم جھوٹے ہو قسم خانہ کعبہ کی کہ ہم محمد کو تنہا چھوڑ دینگے
وحالانکہ ابھی ہمنے نہ نیزے مارے نہ تیر چلائے اور مصرعہ ثالث مین نسلمہ بھی جواب قسم معطوف ہے
نخلی پر یعنے اور تم جھوٹے ہو قسم ہے بیت اللہ کی کہ ہم چھوڑ دینگے محمد کو یہانتک کہ ہم مارے جاوینگے
گرد اوسکے اور بھول جاوینگے ہم اپنے فرزندان اور زنان کو اور یہ آیت انہین دونون کے حق مین نازل ہوئی
هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ یعنے یہ دونون اپنے پروردگار کے واسطے مخاصمہ ومعارضہ
کرتے ہین اور حمزہ رضی اللہ عنہ عمر مین نبی صلعم سے چار برس زیادہ تھے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ آنحضرت
صلعم سے تین برس بڑے تھے اور راوی کہتے ہین کہ جسوقت عتبہ بن ربیعہ نے میدان مین مبارز طلبی
کی تھی تو ابو حذیفہ بیٹے عتبہ کے اپنے باپ سے لڑنے کو اوٹھے مگر رسول خدا صلعم نے اونکو روک لیا

فرمایا تو پیچھے ہٹا پھر جب اور لوگ عتبہ سے لپٹ گئے تو ابو حذیفہ نے اپنے باپ کے قتل پر اون لوگون
کی اعانت کی اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے **روایت** کی ہے کہ شیبہ اپنے بھائی عتبہ سے
تین برس بڑا تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ معمر بن راشد اور زہری کے عبد اللہ بن ثعلبہ بن
صعیر سے **روایت** کی ہے کہ روز بدر جب ابوجہل دعائے فتح مانگتا تھا اور یہ کلمات کہتا تھا اللّٰھم
اقطعنا للرحم واتانا بما لا نعرف فاحنه الغداة اے پروردگار جسنے ہم مین قطع رحم یعنے قرابت شکنی
کی ہے اور ہمارے پاس وہ باتین لایا جو ہم نہین جانتے ہین تو اوسکو کل صبح کو ہلاک کر چنانچہ حق تعالی
اس باب مین یہ آیت نازل فرمائی اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ
یعنے اگر تم حکم فیصل چاہتے ہو تو حکم فیصل تمکو آچکا اور اگر باز رہوگے تم اپنے شر سے تو یہ تمہارے حق مین
بہتر ہوگا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ عمر بن عقبہ کے شعبہ مولے ابن عباس سے **روایت**
کی ہے کہ شعبہ نے کہا مین نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے جب لوگ آمادہ جنگ ہوئے اوس وقت
حضرت صلعم پر اندکے بیہوشی طاری ہوئی یعنے وہ حالت جو وقت نزول وحی ہوا کرتی ہے پھر جب
وہ حالت مرتفع ہوئی تو حضرت نے مومنین کو خوشخبری دی کہ جبرئیل مع لشکر ملائک میمنہ لشکر پر نصرت کو
آئے ہوے ہین اور میکائیل بالشکر دیگر میسرہ پر نازل ہین اور اسرافیل ساتھ اور ایک لشکر ہزار فرشتون کے
وارد ہین اور اوس روز ابلیس بصورت سراقہ بن جعشم مدلجی کی شکل مشرکین کو اغواے جنگ کرتا تھا اور
اونکو ورغلاتا تھا کہ اون لوگون مین کوئی تمپر غالب نہ آویگا مگر جسوقت اوس دشمن خدا یعنے ابلیس نے جنود ملائکہ
معاینہ کیا تو اپنے پچھلے پانؤن ہٹا اور کہنے لگا مین تمسے بری بیزار ہون کیونکہ جو کچھ مین دیکھتا ہون تم
نہین دیکھ سکتے ہو پس جسوقت اوسکا یہ کلام حارث بن ہشام نے سنا تو اوسکو سراقہ سمجھا اور اوس سے لپٹ گیا
اور اوسنے حارث کے سینے پر دھکا مارا تو حارث گر پڑے اور ابلیس چلا گیا کہ وہ اپنے لیے پناہ نہین دیکھتا تھا
یہان تک کہ وہ دریا مین گھس گیا اور اپنے دونون ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنے لگا کہ اے پروردگار تو وفا کر اپنا وہ وعدہ
جو تجھسے کیا ہے پورا کر (یعنے وعدہ مہلت تا قیامت) اور ابوجہل اپنے اصحاب کے آگے آیا اور اونکو جنگ پر
ابھارنے لگا اور اونسے کہنے لگا کہ تم دھوکے مین نہ آؤ اس بات سے کہ سراقہ بن جعشم تمسے باز رہا
اور بھاگ گیا کیونکہ سواے اسکے نہین ہے کہ وہ محمد اور اوسکے اصحاب کی میعاد و مصالحہ پر تھا عنقریب اوسکو
معلوم ہوگا کہ جب ہم پھرتے ہوے مقام قدید مین جاوینگے تو دیکھو ہم اوسکی قوم کے ساتھ کیا کرتے ہین
اور تم لوگ قتل ہونے عتبہ اور شیبہ اور ولید سے بھی ہول و خوف مین نہ پڑ جاؤ اسلیے کہ اونھون نے طیش
دیتے ہین اگر وقت جنگ بہت جلدی کی اور قسم ہے خدا کی کہ آج ہم نہ پھرینگے یہان تک کہ محمد اور اوسکے

اصحاب کو رسیون مین باندہ لاوینگے پس اوسوقت مین کسیکو تم مین ہرگز نپاؤ ن لینے رخصت نہ دونگا کہ وہ اونمین سے کسیکو قتل کرے ولیکن اونکو قید و بند مین گرفتار رکھو تاکہ ہم اونکو زخ کرین اور یاد دلاوین اون باتون کو جو اونہون سے کہا ہو کہ اونہون نے تمہارا دین چھوڑا اور جسکو تمہارے باپ دادا پوجتے تھے اوس سے منحرف ہوگئے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ ابن ابی حبیبہ وغیرہ رواۃ کی حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا کہ روز بدر رسول خدا صلعم نے شعار مہاجرین کا یا بنی عبد الرحمن مقرر کیا تھا (یعنے جو کوئی یہ کلمہ کہکر آواز دیتا تھا تو معلوم کیا جاتا تھا کہ وہ مہاجرین مین سے ہے) اور شعار خزرج کا یا بنی عبد اللہ مقرر کیا تھا اور شعار قبیلہ اوس کا یا بنی عبید اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے زید بن علی سے **روایت** کی ہے کہ روز بدر شعار رسول خدا کا یا منصور امت تھا اور **راوی** کہتے ہین کہ قریش مین سے سات نوجوان تھے کہ وہ اسلام لائے تھے اور اونکے باپون نے اونکو قید کر رکھا تھا چنانچہ وہ لوگ بھی اپنے پدر کے ہمراہ بدر مین آئے تھے اور وہ سب شک و شبہات مین تھے یعنے ہنوز اسلام اونکا کامل نتھا از انجملہ قیس بن الولید بن المغیرہ تھا اور ابو قیس بن الفاکہ بن المغیرہ اور حارث بن زمعہ اور علی بن امیہ ابن خلف و عاص بن منبہ بن الحجاج اور دو اور تھے پھر جب یہ لوگ بدر مین آئے تو قلت اصحاب نبی صلعم دیکھکر کہنے لگے کہ انکے دین نے انکو مغرور کر دیا ہے اور یہ لوگ اب مارے جاوینگے چنانچہ اس مقدمہ مین حق تعالی فرماتا ہے کہ إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ غَرَّ هَٰؤُلَاءِ دِينُهُمْ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ یعنے مردم منافق اور جنکے دلون مین مرض ہے یعنے شرک و شک ہے وہ کہتے ہین کہ ان مسلمانون کو انکے دین نے مغرور و بے پروا کر دیا ہے وحالانکہ جو کوئی خدا ہی پر توکل و تکیہ رکھتا ہے تو حق تعالی غالب صاحب حکمت ہے بعد ازان حق تعالی نے حال کفار کا بدترین مخلوقات ذکر کیا إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ الَّذِينَ عَاهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ یعنے قوم کفار پیش خدا بدترین جانورون مین ہین پس وہ ایمان نہ لاوینگے اور یہ وہ ہین جنسے تو نے عہد مقرر کیا بعد ازان اونہون نے عہد شکنی کی بار بار اور ڈرتے نہین ہین اگر تو اونکو ہنگام جنگ پا جاوے تو بھگا دے اونکے پیچھے والون کو شاید کہ وہ عبرت پذیر ہون اور **راوی** نے کہا کہ من خلفہم سے مراد یہ ہے کہ قبائل عرب سے جو پیچھے قریش کے ہین وہ سب قتل کیے جاوین وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اور اگر وہ واسطے صلح کے جھکین تو تو بھی اونکی طرف مائل ہو مگر توکل و تکیہ خدا ہی پر رکھ کہ وہ بڑا سننے جاننے والا ہے

راوی نے اس آیت کی تفسیر مین بیان کیا ہے یعنے اگر وہ لوگ زبانی بھی اقرار کرین کہ ہم مسلمان ہین
تو چاہیے کہ تو اونسے یہ اقرار محض اونکا قبول کرے وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ
اللّٰهُ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ
مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ
اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ یعنے اور اگر وہ اس اقرار مین ارادہ فریب دینے کا رکھتے ہون
تو حق تعالے تیری جانب سے اونکو کفایت کرتا ہے کہ وہ ایسا خدا ہے جسنے تیری مدد کی اپنی نصرت اور نصرت مومنین سے
اور مسلمین کے دلون کو باہم مولفت و متفق کر دیا اگر تو مال تمام دنیا کا سارا خرچ کرتا تو بھی اسطرح تالیف قلوب اونکی
تو نکر سکتا و لیکن حق تعالے نے ہر ایک کے دلمین ایسی الفت ڈالدی ہے کہ وہ غالب حکمت والا ہے راوی
نے تفسیر مین اس آیت کے کہا ہے یعنے الفت ڈالی ہے اونکے دلون مین قبول اسلام پر اور واقدی علیہ الرحمہ
نے بواسطہ عبد الرحمان بن محمد بن ابی الرجال و عمرو بن عبد اللہ کے محمد بن کعب القرظی سے روایت
کی ہے اونہون نے کہا کہ روز بدر حق تعالے نے مومنین کو ایسی قوت و توانائی عطا فرمائی تھی کہ اگر صبر و استقامت
کرین تو وہ بیس آدمی سو مشرکین پر غالب ہین اور روز بدر حق سبحانہ تعالے نے دو ہزار فرشتون سے اونکی تائید کی
پھر جب کہ حق سبحانہ تعالے نے بعلم ظہوری معلوم کیا کہ مسلمانون مین ناتوانی ہے تو اونسے تخفیف کی یعنے مقابلہ
دہ چند سے کم کرکے دو چند پر مقرر رکھا پھر جب کہ رسول خدا صلعم نے بدر سے مراجعت فرمائی تو حق مین اون لوگونکے
جو دعوی اسلام بشک کرتے تھے اور وہ بدر مین مارے گئے اور حق مین اون پانچون آدمیون کے جنکو بعد لانے
اسلام کے شک تھا اور اونکو اونکے باپ نے روک رکھا اور آخرکو وہ اوس روز مشرکین ساتھ مارے گئے
کہ اونمین ایک ولید بن عتبہ بن ربیعہ تھا کہ ذکر ان لوگون کا حدیث ابن ابی حبیبہ مین گذرا ہوا اور حق مین اون مسلمانون
جو مکے مین رہ گئے تھے اور استطاعت و توفیق ہجرت کی نہوئی تھی پس ان سب کے حق مین خدای عز و جل نے
یہ آیت نازل فرمائی اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا
كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا اُولٰٓئِكَ
یعنے جو لوگ اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہین نافرمانی اوسکے سے تو فرشتے جب اونکی روحین قبض کرتے ہین
اوسوقت کہتے ہین تم کس خیال و غفلت مین تھے وہ کہتے ہین ہم دنیا مین ناتوان اور بے بس تھے تو فرشتے
کہتے ہین کیا زمین خدا کی وسیع نہین ہے کہ تم اوسمین چلے جاتے اور راوی نے کہا جب مہاجرین نے
اون مسلمانون کو جو مکے مین رہ گئے تھے ہجرت کرنے کے لیے لکھ بھیجا تو جندب بن ضمرة الجندعی نے
کہا کہ مکے مین میرے رہ جانے سے کوئی عذر و حیلہ میرا نہین خدا نہین سنیگا اور میں چند روز بیمار تھا

اپنے عزیزون سے کہنے لگا مجکو یہان سے لیچلو کیا عجب ہو کہ مجھے صحت ہو جاوے لوگون نے کہا کس طرف
تو جایا چاہتا ہے اوسنے کہا تنعیم کی طرف تب وہ اوسکو تنعیم مین لیگئے اور یہان تنعیم و مکہ کے چار میل کا
فاصلہ ہے مدینے کے راستے پر اوسوقت جندب یہ کہتا تھا اَللّٰھُمَّ اِنِّی خَرَجْتُ اِلَیْکَ مُھَاجِرًا یعنے
اے پروردگار مین تیرے واسطے وطن چھوڑ کر نکلا ہون پس حق تعالیٰ نے اوسکے باب مین یہ آیہ نازل کیا
وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِہٖ مُھَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ یُدْرِکْہُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُہٗ
عَلَی اللّٰہِ الآیۃ یعنے جو شخص اپنے گھر سے بارادہ ہجرت و ترک وطن واسطے خدا و رسول کی نکلتا ہے
و بعد ازان اوسکو موت آجاتی ہے تو اجر و ثواب اوسکا پیش خدا ثابت ہو جاتا ہے پھر جب کہ اون مسلمانون نے
جو مکے مین تھے یہ بات دیکھی اور سُنی (یعنے پیام مہاجرین اور ہجرت جندب اور نزول آیت سے مطلع ہوے)
تو اونمین سے جو استطاعت خروج رکھتے تھے وہ نکل گئے اوسوقت ابوسفیان مشرکین مین سے کچھ لوگون کو ہمراہ
لیکر اون مسلمانون کی تلاش مین نکلا پھر اونکو گرفتار کرکے پھیر لیگیا اور اونکو قید کیا پس وہ لوگ آفت مین
مبتلا رہے پھر جو لوگ اس مصیبت و بلا مین گرفتار تھے اونکے حق مین حق تعالےٰ نے یہ آیہ نازل کیا
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ فَاِذَا اُوْذِیَ فِی اللّٰہِ جَعَلَ فِتْنَۃَ النَّاسِ
کَعَذَابِ اللّٰہِ تا آخر آیہ اور دو آیتین بعد والی یعنے لوگون مین بعضے ایسے ہین جو کہتے ہین کہ ہم
خدا کے ساتھ ایمان لائے ہین مگر جب اوسکو راہ خدا مین کچھ ایذا پہنچتی ہے تو وہ فتنہ مردم کو گویا عذاب
خدا کا سمجھتا ہے چنانچہ مہاجرین نے اس آیت کو پاس مسلمانان مکہ کے لکھ بھیجا پھر جب اونکو وہ نوشتہ پہنچا
اور جو کچھ اونکے حق مین نازل ہوا تھا اونکو معلوم ہوا تب اون لوگون نے کہا اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَکَ عَلَیْنَا
اَنْ لَّا نَعْدِلَ بِکَ اَحَدًا یعنے اے پروردگار ہمارے ہم تیرے لیے اپنے اوپر نذر واجب کرتے ہین اس بات کی
کہ اگر تو یہان سے ہماری مخلصی کرے تو ہم تیرے ساتھ کسی کی برابری یعنے شرک نکرینگے آخر وہ لوگ باہر نکلے
اور یہ نکلنا اونکا دوسری بار تھا چنانچہ ابوسفیان اور مشرکون کو ہمراہ لیکر اونکی تلاش مین نکلا مگر یہ لوگ اونکے
پانے سے عاجز رہے کہ وہ بھاگ کر پہاڑون مین ہو رہے تب ابوسفیان وغیرہ مکے مین واپس آئے اور نہایت
سختی کرنے لگے اون مسلمانون پر جنکو پہلے پکڑ لیگئے تھے اور اونکو مار کی ایذا دینے لگے اور زبردستی کرتے تھے
ترک اسلام پر اور اوسی عرصے مین ابن ابی سرح مدینے مین چلا آیا اور قریش سے بیان کرنے لگا کہ محمد کے
پاس کوئی وحی نازل نہین ہوتی ہے مگر یہ کہ ابن قمطہ غلام نصرانی محمد کو جو کچھ تعلیم کرتا ہے مین اوسکو بحکم محمد
لکھا کرتا تھا اور جیسا چاہتا تھا بدلکر لکھدیتا تھا پس حق تعالیٰ نے اس بارہ مین یہ آیت نازل فرمائی وَلَقَدْ
نَعْلَمُ اَنَّھُمْ یَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا یُعَلِّمُہٗ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِیْ یُلْحِدُوْنَ اِلَیْہِ اَعْجَمِیٌّ وَّھٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ

یعنی ہم خوب جانتے ہین جو وہ کہتے ہین کہ اوسکو ایک بشر تعلیم کرتا ہے وحالآنکہ زبان اوس شخص کی
جسکی طرف پھیرتے ہین اور نسبت دیتے ہین وہ غیر عرب ہے اور یہ قرآن عربی خالص ہے اور جن
مسلمانون کو ابوسفیان اور اوسکے ہمراہی گرفتار کرلے گئے تھے اور وہ مبتلاے مصیبت ہوے تھے اونکے
حق مین حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ پہلے
اس آیت سے وعید ہے واسطے کفار کے بعد ازان فرمایا مگر وہ لوگ جو مجبور کیے گئے یعنی کفر اونکا ظاہر
ہے ولیکن قلب اونکا جازم ثابت ہے ایمان پر یعنی پس وہ مستثنے ہین کفار سے غرض کہ ابن ابی سرح
اون لوگون مین سے ہے جنکو شرح صدر ہے کفر سے یعنی وہ دل کشادہ ہین واسطے کفر کے بعد ازان
حق تعالے نے حق مین اون لوگون کے جو ابوسفیان کے پاس سے بھاگ کر حضور مین نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے حاضر ہوے جنھون نے صبر کیا عذاب پر بعد فتنہ کے یہ آیہ نازل فرمایا ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ
لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا الی اٰخر الآیہ یعنی
یہ وہ لوگ ہین جنھون نے صبر کیا ایذا اون پر بعد فتنہ ابوسفیان کے بعد ازان رب تیرا واسطے
اون لوگون کے جنھون نے وطن چھوڑا بعد مصیبت پانے کے وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے
محمد بن عمر الواقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابو اسحٰق بن محمد نے
اسحاق بن عبد اللہ سے اونھون نے عمر بن الحکم سے اونھون نے کہا اوس روز نوفل بن خویلد بن العدویہ
نے پکار کر کہا اے گروہ قریش بتحقیق کہ پسر قحافہ یعنی ابوبکر اب وہ تمھارا دوست نہین ہے
اوسکی قوم کو تم خوب پہچانتے ہو اور اون لوگون کا تمسے باز رہنا ہر جگہ جانتے ہو پس چاہیے کہ اوس
قوم سے خوب لڑو اور مین جانتا ہون کہ پسران ربیعہ یعنی عتبہ و شیبہ نے جنگ کرنے مین بڑی جلدی
کی اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے رافع سے روایت کی ہے کہ اونھون نے
کہا ہر اینہ ہم لوگ اوس روز پکارنا ابلیس کا باعث ہزیمت کفار کے اور واے واویلا وسکی
سنتے تھے اور وہ صورت سراقہ بن جعشم کی بنکر ظاہر ہوا تھا یہان تک کہ وہ بھاگا یعنی جنود ملائکہ
دیکھکر گریزان ہوا اور سمندر مین گھس گیا اور اپنے دونون ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنے لگا کہ یَا رَبِّ
مَا وَعَدْتَنِيْ یعنی اے پروردگار وفا کر جو تونے مجھسے وعدہ مہلت تا قیامت فرمایا ہے
و بعد ازان جب قریش مکے مین آئے تو سراقہ کو ملامت و سرزنش کرتے تھے کہ تونے
روز بدر ایسا ایسا کیا تھا اونے قسم کھائی کہ مین نے ہرگز ایسا نہین کیا اور
واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے شیخ عطا سے روایت

کی ہے اور عراک صیاد ماہی گیر تھا قبیلہ حی سے اوس روز وہ کنار دریا پر تھا اور اوپر سے نشیب پانی کی
طرف دیکھتا ہوا شکار ماہی مین مشغول تھا تو وہ کہتا ہے کہ مین نے ایک شور و واویلا و واحسرتا کا سنا کہ تمام
دشت و وادی صدائے فغان سے پر تھا اوسوقت متحیر ہوکر مین ادھر اودھر دیکھنے لگا تو ناگاہ مجھے سراقہ
بن جعشم نظر آیا مین اوسکے قریب گیا اور مین نے اوس سے پوچھا کہ میرے باپ مان تجھپر فدا ہون یہ تیرا
کیا حال ہوا اوسنے مجھے کچھ جواب نہ دیا بعد ازان مین نے اوسکو دیکھا کہ دریا مین کود پڑا اور اپنے دونون ہاتھ پھیلا کے
کہنے لگا اے پروردگار جو تو نے مجھسے وعدہ مہلت تا قیامت کیا ہے اوسکو وفا کر تب مین نے یہ حال دیکھکر
اپنے دل مین خیال کیا کہ قسم ہے خانہ کعبہ کی سراقہ مگر دیوانہ ہوگیا اور یہ حال ہر وقت غروب آفتاب کا روز بدر
ہنگام شکست مشرکین کے اور اوس روز علامت و نشانی ملائکہ کی یہ تھی کہ عمامے نور کے سبز و سرخ و زرد اونکے
سرون پر بندھے ہوے تھے اور اونکے شانون پر لٹکتے تھے اور اونکے گھوڑون کی پیشانیون پر پشمینے کی چوٹیان
چھوٹی تھین اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے محمود بن لبید سے روایت کی ہے کہ فرمایا
رسول خدا صلعم نے تحقیق کہ ملائکہ نشانیان لینے دروبان باندھے آئے ہین چاہیے کہ تم بھی نشانیان
باندھو تب اصحاب نے اپنی مغفرون اور کلاہون مین پشمینہ باندھ لیا تھا اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث
نقل کی موسے بن محمد نے اپنے والد سے اونہون نے کہا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین سے چار شخص
نشانیان باندھے ہوے معرکہ جنگ مین نظر آتے تھے مثل حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کہ وہ روز بدر
پر شتر مرغ اپنے خود مین لگائے تھے اور علی علیہ السلام سربند پشمینہ سفید باندھے تھے اور زبیر زرد رنگ
سربند باندھے تھے اور زبیر کہتے تھے کہ روز بدر ملائکہ ابلق گھوڑون پر سوار نازل ہوے تھے اور اونکے
سرون پر عمامے زرد رنگ بندھے تھے اسلیے اوس روز زبیر نے زرد سرپیچ باندھا تھا اور ابودجانہ کا
سربند سرخ رنگ تھا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے موسے سہیل سے روایت کی ہے اونہون نے
کہا مین نے سہیل بن عمرو سے سنا وہ بیان کرتا تھا کہ مین نے روز بدر چند اشخاص سفیدپوش کو
ابلق گھوڑون پر سوار نشانیان باندھے ہوے دیکھا کہ وہ مشرکین کو قتل اور اسیر کررہے ہین اور
ابو اسید ساعدی بعد نابینا ہونے کے کہتے تھے کہ اس عرصہ مین اگر مین تمہارے ساتھ بدر مین
ہوتا اور میری آنکھین بھی بینا ہوتین تو مین تمکو شعب جبل مین وہ درہ جس مین سے مین نے ملائکہ کو
نکلتے دیکھا تھا دکھا دیتا اور مجھکو کچھ شک و شبہہ نہین ہوا اور وہ بیان ایک شخص کا بنی غفار مین سے نقل کرتے تھے
کہ اوسنے کہا روز بدر مین اور میرا ابن عم آگے بڑھا اور پہاڑ پر چڑھ گئے اور اوسوقت ہم دونون مشرک تھے اور منتظر تھے
دونون شکلون مین سے جو ... وہ ریگ کا جانب شام واقع ہے ہم دونون اوسکے کنارے سے پرے تھے اور ...

دیکھ رہے تھے کہ جسکی طرف شکست ہو تو اوسکی لوٹ مین لوٹنے والون کی شریک ہو کر ہم بھی لوٹین ناگاہ ہمنے
ایک لکہ ابر دیکھا کہ وہ ہمسے بہت قریب آیا پھر اوسمین سے مین نے شور گھوڑون کا اور صدا ہتھیارون کی یعنے
ہنہنانا اور کھڑکھڑانا سنا اور یہ بھی مین نے سنا جیسے کوئی کہتا ہے اَقْدِمْ حَیْزُوْمُ یعنے اے حیزوم آگے بڑہ
(حیزوم اسپ و نام اسپ) چنانچہ حال میری ابن عم کا یہ ہوا کہ ہیبت سے پردہ اوسکے دل کا پھٹ گیا وہ فوراً مر گیا
اور مین بھی قریب بہلاکت پہونچا اور بے حس و حرکت ہو گیا اور جب وہ ابر چلا تو مین اوسکو تکتا تھا تا آنکہ وہ پاس
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کی گیا اور مین بھی اوس جگہ سے چلا آیا پھر اوس ابر مین کچہ شور نتھا اور **واقدی**
علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث **بیان** کی خارجہ نے بواسطہ اپنے والد ابراہیم بن محمد بن ثابت بن قیس بن
شماس کی اونہون نے بیان کیا کہ رسول خدا صلعم نے جبرئیل سے پوچھا کہ روز بدر ملائکہ مین سے کون کہنے والا تھا کہ اقدم
یا حیزوم یعنے آگے بڑہ اے حیزوم گھوڑے جبرئیل نے کہا یا محمد مین آسمان کی ساری فرشتون کو نہین پہچانتا ہون اور
واقدی نے بواسطہ رواۃ کے ابی رہم سے **روایت** کی اونہون نے کہا مین اور میرے چچا کا بیٹا ہم دونون
چشمہ بدر پر تھے پھر ہمنے جب قلت اصحاب محمد اور کثرت احزاب قریش کی دیکھی تو ہمنے باخود یہ صلاح کی کہ جسوقت
دونون جماعت مقابل ہونگے تو ہم لشکر محمد مین ملجاوینگے آخر ہم لوگ حضرت کے بائین والی جماعت کی طرف چلے
اور ہم کہ رہے تھے کہ یہ لوگ چوتھائی قریش سے ہین پس اسی غرض مین کہ ہم یہ کہتے ہوئے میسرہ لشکر پر چلے جاتے تھے
ناگاہ ایک ابر آکے ہم پر چھا گیا ہمنے آنکھ اوٹھا کر جو دیکھا تو آواز آدمیون کی اور ہتھیارون کی سنی اور ایک کو سنا کہ
وہ اپنے گھوڑے سے کہتا تھا اے حیزوم آگے بڑہ اور اوسی ہمنے یہ کہتے ہوئے سنا رُدُّوا اَوَّلَکُمْ عَلٰی آخِرِکُمْ
یعنے ٹھہرے چلو کہ تمہارے پیچھے والے آگے آجاوین پس یہ لوگ رسول خدا صلعم کے میمنہ پر نازل ہوی بعد ازان مثل
اوسیکے ایک اور ابر آیا اور رسول خدا صلعم کے ساتھ شامل ہوا پھر اوسوقت جو ہمنے طرف رسول خدا صلعم اور اصحاب کے
نگاہ کی تو یہ لوگ قریش سے دوچند نظر آئے اور ہنگام مشاہدہ نزول ابر و استماع صداے مہیب کے میرے چچا کا بیٹا تو صدمہ
خوف سے مر گیا اور مین بے حس و حرکت ہو گیا آخر مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کی اور اسلام قبول کیا
اور **راوی** کہتے ہین فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ سواے روز بدر کے شیطان کسی روز ایسا نہین دیکھا گیا کہ وہ
ذلیل و حقیر تر و پشیمان و پر خشم زیادہ یوم عرفہ سے ہوا ہو اسلیے کہ اوسنے نزول رحمت خدا و عفو گناہان عظیم بندون کے
معاینہ کیا تھا لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ شیطان نے روز بدر کیا دیکھا تھا فرمایا کیا اوسنے نہین دیکھا تھا کہ
جبرئیل جنود ملائکہ لائے ہین اور **راویون** نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے روز بدر فرمایا کہ دیکھو یہ جبرئیل آندھی کیطرح
آتے ہین اور گویا کہ وہ ہیئت و صورت مین دحیہ کلبی دکھائی دیتے ہین پس [illegible] وغیرہ سند سے ہوا صبا پیدا ہوا
سے اور قوم عاد ہلاک ہوئی دبور پورواہوا سے اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عبد الرحمن بن عوف سے

روایت کی کہ اونہون نے کہا مین نے روز بدر پاس رسول خدا صلعم کے دو مرد ون کو دیکھا کہ ایک اونمین
سی اور ایک بائین اور دونون قتال شدید کر رہے تھے پھر ایک اور تیسرا آیا عقب پر حضرت صلعم کے بعد ازان ایک اور
چوتھا آیا آگے حضرت کی اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے سعد سے روایت کی ہی اونہون نے
کہا روز بدر مین نے دو مرد ون کو دیکھا کہ وہ حضرت کیطرف قتال کر رہے ہین ایک داہنی سے دوسرا بائین سی اور
مین حضرت علیہ السلام کو دیکھتا تھا کہ وہ کبھی اسکو دیکھتے تھے کبھی اسکو دیکھتے تھے اور فتح وظفر الہی سے مسرور ہوتے تھے اور واقدی نے
بواسطہ رواۃ کے صہیب سی روایت کی کہ اونہون نے کہا روز بدر مین نے بہت سی ہاتھ کٹے پڑے دیکھے
اور بہت سے جراحات اندرونی دیکھی کہ اون زخمون نے خون نہین دیا تھا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے
ابی بردۃ بن نیار سے روایت کی ہے اونہون نے کہا کہ روز بدر مین تین سر کاٹ لایا اور روبرو جناب رسول خدا
صلعم کے رکھا اور عرض کی یا رسول اللہ ان مین دو سرون کو تو مین نے کاٹا ہی مگر تیسرا سر سو مین نے ایک شخص ابیض یعنی
سفید پوش یا گورے رنگ دراز قد کو دیکھا کہ اوسنے اس سر والی کو قتل کیا اور سر اوسکا آگے پھینکدیا تو مین اوسکو اوٹھا لایا
یہ سنکے حضرت علیہ السلام نے فرمایا یہ فلان ملک تھا اور ابن عباسؓ کہتے تھے کہ سوای روز بدر کے ملائکہ نے اور کہین
نہین قتال کی ہی اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی اونہون نے
کہا کہ روز بدر فرشتے اون لوگون کی صورت بنا کر آئے جنکو تم پہچانتے تھے تا مسلمان اُن کے دلون کو مستقل و مطمئن
کرین چنانچہ مین اونکی پاس گیا تو مین نے سنا کہ وہ مسلمانون سے یہ کہہ رہے تھے اگر وہ مشرکین ہم پر حملہ کرین گے
تو ہمارے سامنے ثابت و قائم نہ رہ سکین گے کیونکہ وہ کچھ مال نہین ہین اور اونکی کچھ حقیقت نہین ہی اور یہ بموجب ارشاد
حق تعالے کے ہے اِذْ یُوحِی رَبُّکَ اِلَی الْمَلٰئِکَۃِ اَنِّیْ مَعَکُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الی اخر الایۃ
یعنے جب تیرے پروردگار نے فرشتون کو وحی کی کہ سر آئینہ مین تمہارے ساتھ ہون تم مسلمانون کو تقویت اور
تسلی دو اور واقدی نے موسے بن محمد سے روایت کی ہی کہ سائب بن ابی حُبَیش الاسدی بعہد حضرت
عمر رضی اللہ عنہ ذکر کرتے تھے کہ آدمیون مین سے مجکو کسی نے اسیر نہین کیا لوگون نے کہا پھر کسنے تمکو اسیر کیا تھا
اوسنے کہا جب قریش بھاگے تو مین بھی اونکے ساتھ بھاگا اوسوقت ایک شخص گورہ رنگ دراز قد ابلق گھوڑے پر سوار
ہوا سے اوترا یعنے ما بین آسمان و زمین سے آیا اور مجکو مضبوط باندہ دیا بعد ازان عبد الرحمان بن عوف میرے
پاس آیا اوسنے مجھے بندھا ہوا پایا تب عبد الرحمن لشکر مین پکارنے لگا کہ اسکو کسنے اسیر کیا ہی مگر کوئی نہ بولا کہ مین نے
اسکو قید کیا ہے یہان تک کہ مجھے پیش رسول خدا صلعم لیگئے اور آنحضرت علیہ السلام نے مجھسے فرمایا اے ابن حُبَیش
تجھے کسنے قید کیا ہے مین نے کہا مین اوسے نہین جانتا ہون اور مجھے ناگوار ہوا کہ جسنے مجھے اسیر کیا ہی اوسکا
وہ حال بیان کرون جو مین نے بچشم خود دیکھا تھا مگر رسول خدا صلعم نے خود فرمایا کہ فرشتون مین سی ایک فرشتہ

بزرگ نے اسکو اسیر کیا ہی پھر فرمایا اہو لسپر عوف تو اپنے اس قیدی کو لیجا آخر عبد الرحمان مجکو لیگیا اور وہ کلمہ حضرت علیہ السلام کا ہمیشہ مجکو یاد رہا اور قبول اسلام مین تاخیر ہوئی یہان تک کہ مجھے اسلام نصیب ہوا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے حکیم بن حزام سے **روایت** کی ہے اوسنے کہا روز بدر مین نے دیکھا کہ وادی خلص مین ایک کالا کمل سا نمودار ہوا اور سارا افق آسمان اوس سے ڈھک گیا (وادی خلص ایک گوشہ ہے مقام رُویثہ کا) ناگاہ وہ وادی چیونٹیون سے پر از نملہ ہوگیا کہ وہ سب مانند سیل کے روان ہوئین اوسوقت میرے دل مین خیال آیا کہ یہ کوئی شے ہی جو واسطے تائید محمد کے آسمان سے نازل ہوئی ہی آخر معلوم ہوا کہ وہ فرشتے تھے پھر تھوڑی دیر نگذری تھی کہ شکست کفار ہوئی

ذکر امتناع قتل ابو البختری وغیرہ اور پھر قتل ہونا اونکا حالت لاعلمی مین

راوی کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے قتل ابو البختری سے منع فرمایا اسوجہ سے کہ وہ ایک روز مکے مین واسطے دفاع ایذاے رسول خدا کی ہتھیار لگاکر حمایت کو نکلا تھا اور کہتا تھا کہ آجکے دن جو کوئی محمد سے بایذا پیش آویگا مین اوسکو قتل کرونگا پس حضرت نے اس بات کی شکر گذاری اور احسان مندی مین روز بدر اوس سے منع قتل فرمایا تھا چنانچہ ابو داؤد مازنی نے بیان کیا مین نے ابو البختری سے ملاقات کرکے کہا کہ رسول خدا صلعم نے تیرے قتل کرنے سے منع کیا ہی بہتر ہے کہ تو ہاتھ اپنا دے (یعنے براے اسیری) اوسنے جواب دیا کہ تو مجھسے کیا چاہتا یعنے اس کلام سے میرے ساتھ تیری کیا غرض ہے کیونکہ اگر محمد نے میرے قتل کرنے سے منع کیا ہی تو مین نے اونسے دفع بلا کی تھی ولیکن ہاتھ دینا میرا پس قسم ہے لات وعزی کی مکے کی عورتین تک جانتی ہین اس بات کو مین ہرگز اپنا ہاتھ نہ دونگا اور مین جانتا ہون کہ تو مجھسے باز نرہیگا تو گذر مجھسے جو تیرا ارادہ ہو آخر ابو داؤد نے اوسکو تیر مارا اور کہا اَللّٰھُمَّ سَھْمُکَ اے پروردگار یہ تیرا تیر ہے اور ابو البختری تیرا بندہ ہے یعنے قبضۂ قدرت مین ہے پس اس تیر کو تو مقتل پر پہونچا دے (مقتل جسم انسان مین وہ جگہ ہے جہان کے صدمہ وزخم سے آدمی مرجاتا ہی) اور حال یہ تھا کہ ابو البختری زرہ پوش تھا مگر تیر نے زرہ توڑکر اوسکو قتل کیا اور بعضون نے کہا ہی کہ ابو البختری کو مجذر بن زیاد نے نادانستہ قتل کیا یعنے وہ اوسکو پہچانتا نتھا اور مجذر نے اس مضمون کا شعر کہا ہی جس سے قتل کرنا اوسکا ثابت ہوتا ہی اور اسیطرح حضرت رسول خدا صلعم نے قتل کرنے سے نسبت حارث بن عامر کے منع کیا اور فرمایا تھا کہ اوسکو اسیر کرلو قتل نکرو اسلیے کہ وہ خروج بدر سے بہت کارہ تھا (یعنے قریش اوسکو بالکراہ واجبار لائی تھی) چنانچہ خبیب بن یساف سے اوسکا مقابلہ ہوگیا اور یہ اوسکو پہچانتے نتھے پس لاعلمی مین اوسکو قتل کیا پھر جسوقت آنحضرت صلعم کو اسکے قتل ہونے کی خبر معلوم ہوئی تو فرمایا اگر پہلے سے مین اوسکو پاتا کہ وہ اسیر ہوتا اور قتل نکیا جاتا تو مین اوسکو چھوڑ دیتا کہ وہ اپنے اہل وعیال مین چلاجاتا اور اسیطرح آنحضرت صلعم نے قتل زمعہ بن الاسود سے منع فرمایا تھا مگر ثابت بن الجذع نے ناشناسائی مین اوسکو قتل کیا ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

ذکر سرگرمی معرکہ قتال وظہور فتح وظفر ونزول ملائک از پیش ملک المتعال

اور راوی کہتے ہین جسوقت ہنگامہ حرب شدید گرم تھا تو رسول خدا صلعم اپنے دونون ہاتھ اوٹھائے ہوے
حق سبحانہ تعالے سے نصرت اور وعدہ ظفر طلب کر رہے تھے اور کہتے تھے خداوندا اگر گروہ مشرکین مجھپر غالب آوینگے
تو شرک پھیل جائیگا اور دین تیرا قائم نرہیگا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے تھے واللہ یارسول اللہ حق تعالے ضرور
آپکی نصرت کریگا اور روے مبارک روشن کریگا چنانچہ حق سبحانہ تعالے نے ہزار فرشتے پیہم کفار پر نازل کیے
اوسوقت حضرت علیہ السلام ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے اے ابوبکر خوش ہو یہ جبرئیل عمامہ زرد باندھے ہوے
اپنے گھوڑے کی باگ اوٹھائے ہوے مابین آسمان و زمین یعنے ہوا سے نظر آئے ہین اور جب زمین پر اوترے
تو تھوڑی دیر مجھسے غائب رہے پھر حاضر آئے ہین اسطرح کہ اونکے [illegible]منے کی دانت یعنے چہرہ اونکا گرد آلودہ ہے اور کہتے ہین
کہ فتح و نصرت خدا کی جسے تو نے خدا سے طلب کی وہ تیرے لیے آپہونچی ہے اور راوی کہتے ہین کہ جناب
رسالت مآب صلعم منجانب پروردگار مامور ہوے کہ ایک مشت سنگریزے لیکر کفار پر پھینکا اور یہ دعا پڑھی شَاهَتِ
الْوُجُوهُ اَللّٰهُمَّ اَرْعِبْ قُلُوْبَهُمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ یعنے سنگریزے پھینکتے وقت فرمایا انکے منہ
بگڑ جاوین یعنے انکا کالا منہ ہوا اے پروردگار انکے دلون مین ہیبت ڈال اور انکے پاون کو ڈگا دے کہ بھاگ جاوین
بالآخر وہ دشمنان خدا ایسے بھاگے کہ کسی شے کو مڑ کر نہ دیکھتے تھے اور اہل اسلام اونکو بخاطر خواہ قتل کرتے تھے
یا اسیر کر لیتے تھے اور اون مشرکین مین سے کوئی ایک بھی ایسا باقی نہ بچا تھا جسکا منہ اور آنکھین اوس کی
کنکریون سے پُر نہون اور وہ نہین جانتا تھا کہ آنکھون سے کدھر دیکھے یعنے اوسکی آنکھین کسیطرف کھلتی نتھین
اور اونکو ملائکہ و مومنین قتل کر رہے تھے اوسوقت عدی بن ابی الزغباء نے یہ شعر کہا اور پڑھا شعر
اَنَا عَدِیٌّ وَالسَّحَلْ + اَمْشِیْ بِهَا مَشْیَ الْفَحَلْ یعنے مین عدی ہون اور یہ میری زرہ ہے کہ مین اوسکو
پہنے ہوے چلتا ہون چال شیر نر کی راوی کہتا ہے مراد سحل سے زرہ ہے اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا
کہ درمیان جماعت کے عدی کونسا ہے تب ایک شخص نے قوم مین سے عرض کی یارسول اللہ مین عدی ہون فرمایا
ابن فلان نے وہ کیا شعر پڑھا ہے اوسنے کہا مین وہ عدی نہین ہون جسنے شعر کہا ہے بعدازان عدی بن الزغباء
نے کہا یارسول اللہ وہ عدی مین ہون فرمایا تو نے کیا شعر کہا ہے اوسنے کہا والسحل امشی بہا مشی الفحل
حضرت علیہ السلام نے پوچھا سحل کیا چیز ہے اوسنے عرض کی زرہ ہے (یعنے ہمارے یہان درع کو سحل کہتے ہین)
بعدازان حضرت نے اوسکی مدح کی اور فرمایا کیا خوب آدمی ہے عدی جو عدی بن الزغباء ہے اور راوی
کہتے ہین کہ عقبہ بن ابی معیط جب مکے مین تھا اور آنحضرت صلعم بسبیل ہجرت مدینے مین تشریف لائے تھے
تو عقبہ نے یہ اشعار مکے مین کہے تھے قطعہ یَا رَاكِبَ النَّاقَةِ الْقَصْوَاءِ هَاجَرَنَا +

عَمَّا قَلِيلٍ تَرَانِي رَاكِبَ الْفَرَسِ + أُعِلُّ رُمْحِي فِيكُمْ ثُمَّ أُنْهِلُهُ + وَالسَّيْفُ يَأْخُذُ مِنْكُمْ كُلَّ مُلْتَبِسِ

یعنے اے سوار ناقہ قصوا کے اب ہمنے بھی تمسے بہتر شتابی ہے عنقریب ہے کہ تو مجکو گھوڑے پر سوار دیکھے گا کہ مین اپنے نیزے کو تمہارے خون سے سیراب کرونگا اور پھر سیراب کرونگا یعنے بار بار نیزے مارونگا اور ہماری تلوار سارا ساز و رخت تمہارا اسلب کریگی یعنے چھین لیگی **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا ان اشعار کو میرے سامنے ابن ابی الزناد نے پڑھا اور کہا جسوقت یہ اشعار حضرت رسول خدا صلعم کو پہونچے تو فرمایا اَللّٰهُمَّ اَكِبَّهُ لِمَنْخِرِهِ وَاصْرَعْهُ یعنے اے پروردگار اوسکو سرنگون اوندھے منہ گرا اور ہلاک کر **راوی** نے کہا کہ روز بدر عقبہ کے گھوڑے نے شوخی کی اور اوسکو گرا دیا چنانچہ عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی نے اوسکو پکڑ کر حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر کیا حضرت نے عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح کو حکم کیا تو اونہون نے اوسکی مشکین باندہ کر قتل کیا * * * * * * *

ذکر قتل امیہ و ابو جہل و غیرہ سرداران لشکر قریش و اسیری کفار و بہادری اصحاب کرام و ظہور بعض معجزات آنحضرت و غنیمت عظیم

مروی ہے **عبد الرحمان** بن عوف سے کہ روز بدر بعد گریز کفار کے مین زرہون کو جمع کرنے لگا اوسوقت امیہ بن خلف نے مجھسے ملاقات کی اور وہ ایام جاہلیت مین میرا دوست تھا اور اوس زمانے مین میرا نام عبد عمرو تھا اور بعد اسلام میرا نام عبد الرحمان ہوا اسوقت ملاقات کی اوسنے مجھے پکارا ای عبد عمرو مین نے اوسکو کچھ جواب ندیا تب اوسنے کہا مین تجکو عبد الرحمان اسلیے نہین کہتا ہون کہ مسلیمہ یمامہ مین بنام رحمان پکارا جاتا تھا لہذا مین تجکو اوس نام سے نہین پکارتا ہون آخر وہ مجکو بنام عبد الالہ پکارا کرتا تھا چنانچہ روز بدر جب مین نے اوسکو دیکھا تو وہ گویا کہ جمل اورق ہے یعنے شتر خاکستر گون اور اوسکے ہمراہ علی اوسکا بیٹا تھا پھر امیہ نے مجھے پکارا یا عبد عمرو مین نے اوسکو کچھ جواب ندیا تب اوسنے مجھی پکارا ای عبد الالہ تو مین نے جواب دیا اوسنے کہا اگر تمکو حاجت دودہ پینے کی یعنے احتیاج مال ہو تو مین تیرے لیے تیری ان زرہون سے بہتر ہون تب مین نے کہا آؤ تم دونون میرے ساتھ چلو پھر مین اون دونون کو اپنے آگے آگے لیچلا اوسوقت امیہ نے کسیقدر اپنی تسکین امن مین دیکھا تو مجھسے پوچھنے لگا کہ آج مین نے ایک شخص کو تمہارے درمیان دیکھا تھا کہ اوسکے سینہ و سر پر بطور نشان سر بند پر شتر مرغ بندہا تھا وہ کون شخص ہے مین نے کہا وہ حمزہ بن عبد المطلب تھے وہ کہنے لگا یہی وہ شخص ہے جسنے میری ساتہ بڑی بڑی سختیان کی ہین پھر اوسنے پوچھا وہ شخص صاحب قد پستہ یعنے بزرگ شکم کوتاہ قد جو نشان سرخ سر پر باندہے تھا کون ہے مین نے کہا یہ ایک مرد ہے انصار مین سے اسکا نام سماک بن خرشہ ہے امیہ نے کہا اس ہی سے مین نے جو ایذا پائی یا عبد الالہ آج کے روز ہم تمہارے لیے جزر ہوگئے یعنے شتران کشتنی و خوردنی ہوگئے عبد الرحمان نے کہا قسم ہے خدا کی کہ وہ میرے آگے آگے قدم اوٹھاتے اور جیسے قدم چلا جاتا تھا اور اوسکا بیٹا بھی ہمراہ تھا ناگاہ بلال کی اوسپر نظر پڑی اور وہ اوسوقت آٹا گوندہ رہے تھے پس اونہون نے گوندھنا چھوڑ دیا اور اپنے ہاتہ کا

آتا اور زور زور سے بلکہ چیوڑانے لگے اور پکارتے جاتے تھے اے گروہ انصار امیہ بن خلف سرغنہ اہل کفر ہے اگر یہ بچ گیا
تو مین نہ بچونگا یہ سنکے لوگ امیہ کیطرف دوڑ پڑے جسطرح ناقہ نوزائیدہ بلبلاتی ہوئی اپنے بچے کیطرف دوڑتی ہے
یہانتک کہ امیہ گر پڑا اور مین بھی اوسکے بچانے کو اوسپر لوٹ گیا مگر حباب بن المنذر نے بڑھکر اپنی تلوار نیچے سے
ڈالی کہ ناک امیہ کی نوک کٹ گئی پھر جب وہ قطع بینی سے آگاہ ہوا تو کہا ایہًا عنک یعنے ہمارے اور اونکے درمیان
سے تو جدا ہوجا عبدالرحمان نے کہا اوسوقت مجھے قول حسان کا یاد آیا وَعَنْ ذٰلِکَ اَلَا اَنْفُ جَادِعٍ
یعنے کیا وہ اس بات سے ناک کٹانے والا ہے بعد ازان خُبیب بن یساف اوسکی طرف بڑھا اور اوسکو قتل کیا
اور امیہ نے بھی خُبیب کو ایک ایسی ضرب تلوار ماری کہ ہاتھ اونکا شانے سے جدا ہوگیا مگر حضرت رسول خدا صلعم نے
اپنے دست مبارک سے اونکا ہاتھ شانے سے ملایا کہ وہ وصل ہوگیا اور زخم بھر آیا اور برابر ہوگیا بعد ازان خُبیب بن
یساف نے بعد اس واقعہ کے دختر امیہ بن خلف سے عقد نکاح کیا ایک روز اوس زوجہ نے نشان اوس ضربہ کا
دیکھکر بولی لَا یَشْلُلُ اللّٰہُ یَدَ رَجُلٍ فَعَلَ ھٰذَا یعنے خدا شل نکرے ہاتھ اوس شخص کے جسنے یہ کام کیا یعنی خدا اوس سے
یعنے اوسکے باپ سے درگذر کرے یا یہ معنی ہین کہ کیا شل نکرے خدا ہاتھ اوس شخص کے جسنے یہ کام کیا خُبیب نے
کہا مین نے بھی اوسکے شانے پر ایسی تلوار ماری کہ اوسکی پسلی تک اوتر آئی درحالیکہ وہ زرہ پہنے ہوے تھا
اور مین کہتا تھا لے اسکو کہ مین ابن یساف ہون اور مین نے اوسکے ہتھیار لیے اور اوسکی زرہ کٹی ہوئی بھی
لی بعد ازان علی بن امیہ میرے مقابلے پر آیا تو اوسکا سامنا حباب نے کیا کہ اوسکا پاؤن کاٹ ڈالا پھر اوسنے
ایک ایسی چیخ ماری کہ مثل اوسکی کبھی کوئی شور نہین سنا گیا تھا پھر عمار بر سر وقت پہونچے اونہون نے ضربت شمشیر
سے کام اوسکا تمام کیا اور بعضے کہتے ہین کہ عمار قبل زخمی ہونے اوسکے آئے تھے پھر دونون نے باہم جنگ
کی اور بالکل یکدیگر وار کیے آخر عمار نے اوسکو مار لیا اور پہلی روایت ثابت تر ہے کہ عمار نے اوسکو بعد قطع پاؤن کے
قتل کیا اور دربارہ قتل امیہ کے ہمنے سوا اسکے اور روایت بھی سنی ہے **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے
رفاعہ بن رافع سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا کہ روز بدر جب ہمنے امیہ بن خلف کو گھیر لیا اور وہ
قریش مین بڑا شان دار تھا اور میرے ہاتھ مین برچھا تھا اور اوسکے پاس بھی برچھا تھا پھر ہم دونون نے باہم
نیزہ بازی کی یہانتک کہ نوک دونون کے نیزون کی ٹوٹ گئی پھر ہم دونون نے تلوار لی کہ بالکل یکدیگر خوب تیغ زنی
ہوئی تا آنکہ تلوارین بھی مڑ گئین بعد ازان مین نے اوسکی بغل زرہ سے خالی دیکھی کہ اوس جگہ سے زرہ پھٹی تھی
تب مین نے نوک تلوار کی اوسکی بغل مین بھونکدی تو وہ قتل ہوگیا اور تلوار جو مین نے کھینچی تو وہ چربی آلودہ تھی
اور راوی نے کہا ہمنے دوسری روایت بھی اس بارہ مین سنی ہے اور **واقدی** نے کہا مجھسے حدیث بیان کی
محمد بن قدامہ بن موسی نے اپنے باپ سے اونہون نے عائشہ بنت قدامہ سے عائشہ نے **بیان** کیا کہ صفوان

بن امیہ بن خلف نے قدامہ بن مظعون سے کہا یا قدامہ روز بدر میرے پدر کا ہاتھ تو نے قطع کیا قدامہ نے کہا
ایسا نہیں ہوا واللہ میں نے یہ کام نہیں کیا اگر میں ایسا کرتا بھی تو بھی قتل مشرک سے عذر خواہ نہوتا تب صفوان نے
کہا اے قدامہ پھر روز بدر کس نے میرے باپ کا ہاتھ قطع کیا اوس نے کہا میں نے چند جوانان انصار کو دیکھا کہ وہ
امیہ کیطرف بڑھے اونمیں معمر بن حبیب بن عبید بن الحارث بھی تھا اوسیکو میں نے تلوار اوٹھاتے اور مارتے
دیکھا صفوان نے کہا وہ ابو قرد ہے یعنے بندر کا باپ اور یہ اسلیے کہ معمر ایک شخص کریہ منظر تھا چنانچہ اس بات کو
حارث بن حاطب نے سنا وہ اوسپر غصہ ہوا اور مادر صفوان کے پاس گیا کہ وہ کریمہ بنت معمر بن حبیب تھی پھر بیان کیا
کہ صفوان ہمکو ایذا رسانی سے نہ ایام جاہلیت میں چھوڑتا تھا اور نہ اب اسلام میں چھوڑتا ہے کریمہ نے کہا
وہ کیا بات ہے حارث نے کہنا صفوان کا کہ معمر کو ابو قرد کہا تھا بیان کیا تب مادر صفوان نے غصہ ہو کر کہا اے صفوان
تو معمر بن حبیب کی مذمت کرتا ہے اور اوسکو بد کہتا ہے وحالانکہ وہ اہل بدر سے ہے واللہ میں سال بھر تیری عزت
و توقیر نکرونگی صفوان نے کہا اے مادر واللہ پھر کبھی ایسا کلمہ نکہونگا اور میں نے تو یہ کلمہ بیساختہ کہا تھا میرے دل میں
کچھ اسکا خیال نتھا اور دوسری روایت میں واقدی نے بواسطہ محمد بن قدامہ اور قدامہ نے عائشہ بنت
قدامہ سے روایت کی ہے کہ جسوقت مادر صفوان بن امیہ نے حباب بن المنذر کو مکہ میں دیکھا تو لوگوں نے
مادر صفوان سے کہا یہ وہی شخص ہے جسنے روز بدر علی بن امیہ کا پاؤں قطع کیا تھا مادر صفوان نے کہا مجھے معاف رکھو
ایسے شخص کے ذکر سے جو اوپر شرک و کفر کے مارا گیا حق تعالے نے علی بن امیہ کو حباب بن المنذر کے ہاتھ سے خوار و
ذلیل کیا اور حباب کو حق تعالے نے قتل علی بن امیہ سے مکرم کیا کیونکہ حباب جسوقت مکہ سے نکلا اسلام پر تھا یہ
اوسنے اوسکو غیر اسلام پر قتل کیا اور راوی کہتے ہین زبیر بن عوام بیان کرتے تھے کہ روز بدر عبیدہ بن سعید
بن العاص مجکو ملا اور وہ اپنے گھوڑے پر سوار اور زرہ کامل یعنے دامن دار تمام پہنے تھا اوسمین سے سوائے
اوسکی دونوں آنکھوں کے اور کوئی عضو دکھائی نہیں دیتا تھا اور اوسکے پاس ایک چھوٹی لڑکی تھی اور وہ بیمار تھی
کہ آزار سے اوسکا پیٹ بڑا تھا چنانچہ عبیدہ اوس لڑکی کو گود میں اوٹھائے ہوے لوگوں سے پکار کر کہتا تھا انا
ابو ذات الکرش انا ابو ذات الکرش یعنے میں باپ ہوں اطفال خوردسال کا زبیر کہتے تھے اور اوسوقت میرے ہاتھ مین
برچھی تھی مین نے اوسکی آنکھ مین ماری تو وہ برچھی کی انک گئی پھر مین نے اوسکے رخسارہ پر پاؤں رکھکر برچھی کو زور کر کے
کھینچی کہ حلقہ آنکھ کا نکل آیا چنانچہ وہ برچھی رسول خدا صلعم نے لے لی اور وہ مثل نیزہ کے ان کے پیش پیش رسول خدا
صلعم اوٹھایا جاتا تھا اور آپ صلعم کے آگے ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے بھی رہا کرتا تھا اور کہا زبیر نے جسوقت
اہل اسلام پھر گئے اور باہم مختلط ہوگئے تو عاصم بن ابی عوف بن صبیرہ سہمی ماننا گرگ کے آگے بڑھا اور کہتا تھا
اے گروہ قریش تمپر لازم ہے کہ قاطع رحم و قرابت اور پراگندہ کنندہ جماعت اور غیر معروف باتیں لانیوالے کو

سمجھکر باقی چھوڑو کہ اگر وہ بچ گیا تو پھر ہم نہ بچینگے اوسوقت ابو دجانہ اوسکے مقابلے پر آئے پھر دونون مین
خوب تلوار چلی آخر ابو دجانہ نے اوسکو قتل کیا اور ابو دجانہ وہان ٹھہر کر رخت وسلاح مقتول کا اوتارنے لگے
اس عرصہ مین کہ وہ رخت اوسکا کھینچ رہے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اوس طرف ہوا تو اونہون نے
سلب رخت سے اونکو منع کیا اور کہا اوسکا اسباب چھوڑ دے جبتک کہ دشمنون کو ہم دفع کرین اور مین
اس بات کا شاہد رہونگا کہ یہ اسباب تیرا ہے اور اوسیوقت معبد بن وہب نے بڑھکر ابو دجانہ کو ایسی ضربت
تلوار کی ماری کہ وہ بیٹھ گئے جسطرح اونٹ بیٹھ جاتا ہے بعد ازان پھر کھڑے ہوے اور آگے بڑھے اور
چند ضربات شمشیر معبد پر لگائین مگر تلوار اونکی کچھ اوسکو کارگر نہوئی یہان تک کہ معبد ایک غار مین جو اوسکے
سامنے تھا اور اوسکو دیکھا نتھا گر پڑا اور اوسکے اوپر ابو دجانہ بھی کود پڑے پھر اوسکو ذبح کرنے کے طور پہ
ذبح کیا اور اوسکا اسباب اوتار لیا اور راوی کہتے ہین جب روز بدر ہوا اور بنی مخزوم نے قتل ہونا ہر ایک
مقتول کا دیکھا تو اونہون نے کہا نسبت ابو الحکم یعنے ابوجہل کے ہمکو اندیشہ ہے اسکو تنہا چھوڑو کہ سر آشفتہ
پسران ربیعہ جنگ مین جلدی کر گئے اور اپنی شجاعت پر نازان ہوے وحال آنکہ اونکی قوم نے اونکی کچھ
حمایت نہ کی پھر بنی مخزوم نے مجتمع ہوکر ابوجہل کو حلقہ مین کر لیا جسطرح قاطر درمیان گلہ شتران کے پھر سب نے باہم
مشورہ کیا کہ زرہ ابوجہل کی کسی اور شخص کو اپنے لوگون مین سے پہناوین چنانچہ زرہ ابوجہل کی عبد اللہ بن المنذر
بن ابی رفاعہ کو پہنائی آخر علی علیہ السلام نے اوسپر حملہ کرکے قتل کیا اور وہ اوسکو ابوجہل سمجھے تھے اور وقت
قتل کے فرمایا لے اس ضربت کو کہ مین اولاد عبد المطلب ہون پھر بعد قتل اوس جگہ سے پھر آئے بعد ازان
بنی مخزوم نے وہ زرہ ابو قیس بن الفاکہ بن المغیرہ کو پہنائی اوسکو حمزہ بن عبد المطلب نے ابوجہل جانکر حملہ کیا آخر
اوسکو قتل کیا اور کہا لے اس ضربت کو مین پسر عبد المطلب ہون بعد ازان وہ زرہ حرملہ بن عمرو کو پہنائی گئی تو اوسپر
علی علیہ السلام نے حملہ کرکے قتل کیا اور ابوجہل اپنی جماعت مین تھا بعد ازان لوگون نے ارادہ کیا کہ وہ زرہ خالد
بن الاعلم کو پہناوین مگر اوسنے اوسدن اوسکے پہننے سے انکار کیا چنانچہ معاذ بن عمرو بن الجموح نے کہا مین نے
ابوجہل کو دیکھا کہ وہ حلقۂ مردم مین جسطرح درمیان گلہ شتران کے تھا اور وہ لوگ کہتے تھے کہ نسبت ابوجہل کے
ہمکو اندیشہ ہے اسکو تنہا چھوڑو اوسوقت مین نے جانا کہ ابوجہل یہان ہے تب مین نے اپنے دل مین خیال کیا
کہ یا تو آج مین اوسکے پاس مرجاونگا یا اوسکو مارونگا پس مین قصداً اوسکا کرکے چلا یہان تک کہ اوسکی نمود نے
یا اوسکی ناآزمودہ کاری نے مجکو اوسپر قدرت دی کہ مین نے حملہ کیا اور ایک ایسی ضربت ماری کہ اوسکا پاؤن کٹ کر
جدا جا پڑا اسطرح خستہ خرما پر سنگ سے چھٹک اور اچھل جاتا ہے بعد ازان اوسکا بیٹا مجھپر آیا اور میرے شانے پر
تلوار ماری کہ میرا ہاتھ شانے سے کٹ گیا مگر کچھ پوست باقی رہگیا کہ ہاتھ لٹکتا رہا اور مین اوس ہاتھ کو کھینچے ہوے پستا

لگا تھا اوس معرکہ میں کھینچتا پھرا پھر جب مجکو اوس سے اذیت شدید ہوئی تو مین نے اپنا پانو اوس ہاتھ پر رکھکر
کھینچا تا آنکہ مین نے اوسکو الگ کر دیا پھر مین عکرمہ کے پاس گیا تو مین نے اوسکو دیکھا کہ وہ جاے امن و پناہ اپنے لیے
ڈھونڈھتا تھا اگر اوسوقت میرا ہاتہ ہوتا تو مجکو امید تھی کہ اوس روز مین اوسکو بھی قتل کرتا **راوی** نے کہا کہ معاذ
نے زمان عثمانؓ مین وفات پائی اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے جابر بن عبد اللہ سے **روایت**
کی ہے اونہون نے کہا مجھسے عبد الرحمن بن عوف نے حدیث بیان کی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن
عمرو بن الجموح کو تلوار ابی جہل کی عطا کی اور وہ آجتک آل معاذ بن عمرو مین موجود ہے کہ اوسمین کچہ رخنہ بھی ہے
یعنے تھوڑی سی ٹوٹی ہے اور عطا فرمائی تھی بعد اسکے کہ حضرت علیہ السلام نے عکرمہ بن ابی جہل سے پوچھوا بھیجا کہ
تیرے باپ کو کسنے قتل کیا تھا اوسنے کہا میرے باپ کو اوس شخص نے قتل کیا ہے جسکا ہاتہ مین نے قطع کیا ہے
تب حضرت صلعم نے معاذ کو تلوار ابو جہل کی مرحمت فرمائی کہ اونکا ہاتہ عکرمہ نے قطع کیا تھا اور **واقدی** نے ثابت
بن قیس سے **روایت** کی کہ اونہون نے نافع بن مطعم سے سُنا وہ کہتے تھے کہ اولاد مغیرہ کو اس بات مین کچہ
شک نتھا کہ تلوار ابو الحکم کی معاذ بن عمرو بن الجموح کو ملی کہ اونہون نے روز بدر اوسکو قتل کیا تھا اور **واقدی**
نے بواسطہ ابو اسحاق کے یونس بن یوسف سے **روایت** کی اونہون نے کہا مجھسے بیان کیا اوس شخص نے
جس سے بیان کیا معاذ بن عمرو نے کہ رسول خدا صلعم نے معاذ کو واسطے لینے ساز و رخت ابی جہل کے حکم دیا معاذ
کہتے ہین کہ مین نے اوسکی زرہ اور تلوار لی و بعد ازان اوس تلوار کو مین نے بیچا اور **واقدی** نے کہا کہ دربارہ قتل
ابی جہل اور سلب رخت اوسکے اور طرح بھی روایت سُنی ہے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عبد الرحمان
بن عوف سے **روایت** کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے رات کو ہماری صفون کو آراستہ کیا کہ صبح تک ہم اپنی
صف مین حاضر تھے ناگاہ مین نے دو نوجوان دیکھے کہ ہر ایک کے گلے مین تسمہ اوسکی تلوار کا لٹکا تھا پھر اونمین سے
ایک میری طرف مخاطب ہوکر بولا اے چچا ان قریش مین ابو جہل کون ہے مین نے کہا اے میرے بھتیجے تو اوسکے ساتہ
کیا کریگا اوسنے کہا مین نے سُنا ہے کہ وہ رسول خدا صلعم کو گالیان دیتا ہے تو مین نے حلف کیا ہے کہ اگر مین اوسکو
دیکھون تو قتل کرون یا اوسکے پاس مارا جاؤن تب مین نے اوسکو طرف ابو جہل کے اشارہ کیا بعد ازان اوس دوسرے
لڑکے نے بھی مثل اوسی پہلے کے خطاب کیا تو اوسکو بھی مین نے ابو جہل کی طرف اشارہ کیا پھر مین نے اون
دونون سے پوچھا تم دونون کون ہو اونہون نے کہا ہم دونون حارث کی پسر ہین پھر مین نے اون دونون کو
دیکھا کہ وہ طرف لعین ابو جہل کی تاک سے غافل نتھے یہان تک کہ جب لڑائی شروع ہوئی تو وہ دونون نوجوان اوسکی
طرف گئے اور قتل کیا پر اوسنے بھی اون دونون کو قتل کیا خدا رحم کرے اون دونون پر اور **واقدی** نے
بواسطہ رواۃ کے عبد الرحمان بن عوف سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا روز بدر مین نے اپنے داہنے

بائین اون دونون نوجوانون کو دیکھکر اپنے دل مین خیال کیا کاش ان دونون نوجوانون مین کوئی میری ہمراہ
ہوتا تو وہ خوب تائید کرتا الیس تھوڑی دیر گذری تھی کہ اونمین سے ایک میری طرف مخاطب ہوکر بولا ان قریش مین
ابوجہل کون ہے مین نے کہا وہ ہے جسے تو سامنے دیکھتا ہے یکایک وہ طرف ابوجہل کے ایسی شتابی سے نکلا جیسے
شیر جھپٹتا ہے پھر اوسکے پاس اوسکا بھائی بھی جاملا اور مین اونمین تلوارون کی وارین دیکھہ رہا تھا بعد ازان
مین نے رسول خدا صلعم کو دیکھا کہ وہان پہونچکر لاشون مین پھر رہے ہین اور وہ دونون نوجوان بھی ساتھ ہین
اور **واقدی** نے کہا مجھے خبر دی محمد بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ابی مالک نے اپنے والد سے سنا کہ دربارہ کمسنی
دونون پسران عفرا کے جو کچھ لوگ کہتے ہین میرے والد کو انکار تھا بلکہ وہ کہتے تھے کہ روز بدر اونمین جو چھوٹا تھا
وہ پینتیس ۳۵ برس کا تھا الیس یہ جوان تسمہ اپنی تلوار کا اپنے گلے مین ڈالے تھا اور **واقدی** نے کہا کہ قول اول
ہمارے نزدیک ثابت تر ہے یعنے صغر سنی **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کثیرہ کے رُبیّع بنت معوذ سے
روایت کی ہے اوسنے کہا کہ بعہد عمر بن الخطاب مین ہمراہ زنان انصار کے پاس اسماء بنت مخرّبہ مادر
ابی جہل کے گئی اور اوسکا بیٹا عبد اللہ بن ابی ربیعہ یمن سے اوسکے پاس عطر بھیجا کرتا تھا اور وہ بیچتی تھی میری ملا
سوا اسکے عطیہ کے جو بطریق تحفہ کے دیتی تھی چنانچہ ایکبار ہم عطر مول لے رہی تھی پھر جب اوسنے میری شیشی مین
عطر ڈالا تو اوسکا وزن کیا جیسا میرے ساتھیون کے عطر کو وزن کیا اور کہا تم اپنے نام سے میرا حق لیعنے
قیمت مال لکھا دو مین نے کہا بہتر ہے تو اپنے پاس بنام ربیع بنت معوذ کے یعنے میرے نام سے لکھہ لے
جب اسما نے نام معوذ کا سنا تو کہنے لگی اسے سر منڈی تو بیٹی ہے اوس شخص کی جو قاتل ہے اپنے آقا اور سردار
یعنے ابی الحکم کا مین نے کہا نہین بلکہ مین بیٹی اوس شخص کی ہون جو قاتل تھا اپنے غلام کا تب اسما نے کہا
واللہ مین تیرے ہاتھ کبھی کچھ نہ بیچون گی مین نے کہا مین بھی واللہ کبھی کچھ تجھسے مول نہ لونگی کہ بخدا یہ عطر تیرا
نہ طیب ہے نہ عرف یعنے خوب خوشبودار نہین اور نہ بدبو بعد ازان ربیع اپنے بیٹے سے کہنے لگی اے فرزند
مین نے کبھی کوئی ایسا عطر نہین سونگھا جو اس سے زیادہ خوشبودار ہو لیکن اسے فرزند مجکو اوسکے کلام سے
غصہ آگیا اور **راویون** نے کہا ہے جب اوزار حرب اوتارے گئے یعنے جب خاتمہ جنگ ہوا تو رسول خدا صلعم
نے حکم کیا کہ ابوجہل تلاش کیا جاوے ابن مسعود نے کہا مین تلاش مین گیا تو مین نے جو اوسکو پایا اوسوقت تک
اوسمین رمق جان باقی تھی جب مین نے اپنا پانون اوسکی گردن پر رکھکر شکر خدا کیا کہ الحمد للہ الذی
اخزاک یعنے حمد ہے اوس خدا کا جسنے تجھے ذلیل خوار کیا اوسنے جواب دیا نہین خراب کیا خدا نے مگر
عبد ابن ام عبد کو یعنے اوس غلام کو جو بیٹا ہے ام عبد کا تو چڑھا ہوا ہے ایسے مقام بلند پر الیسی سختی سے
اسے بکریون کے چرانے والے بیان کر کہ آج فتح کسکی ہوئی مین نے کہا فتح اللہ و رسول کی ہے پھر ابن مسعود

نے کہا کہ جانب قفا اوسکے سر سے خود سرک گیا تب مین نے کہا اے ابوجہل مین تیرا قاتل ہون اوسنے کہا
تو بھلا وہ غلام نہین ہے جسنے اپنے آقا و سردار کو قتل کیا تو آگاہ ہو کہ جو کچھ مصیبت تیرے قتل کرنے سے میری ذات پر
واقع ہوئی زیادہ اوس سے نہین ہے کہ شخص ناکس و ناہنجار میرے قتل پر متسلط ہو غرض کہ عبد اللہ نے اوسکو
ایک ایسی ضربت ماری کہ سر اوسکا آگے آپڑا پھر اوسکو اوٹھا لیا اور اوسکے تن پر جو نظر کی تو اوسکے پہلو پر
نشان کوڑے کے دیکھے پھر اوسکی زرہ و خود اور اوسکا ہتھیار اوتار لیا اور پیشگاہ رسول خدا صلعم کے لاکر
حاضر کیا اور عرض کی یا نبی اللہ قتل ہونے سے دشمن خدا ابی جہل کے خوش ہوجیے حضرت نے فرمایا کیا تو
سچ کہتا ہے اے عبد اللہ قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے البتہ قتل ہونا اوسکا مجکو
خوشتر آیا ہے پالنے سے شتران سرخ کے عبد اللہ نے کہا پھر مین نے خدمت شریف مین ذکر اوس نشان کا کیا
جو اوسکی پشت پر مین نے دیکھا تھا فرمایا یہ نشان تھا ملائک کے کوڑون کا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے
کہ ایک وقت ابن جدعان کے گھر ضیافت مہمانی تھی وہان ابوجہل کو زخم خراش پہونچا تھا اسطرح کہ مین نے
اوسکو ایک دھکا دیا تھا تو زانو اوسکا چھل گیا تھا تم اوس خراش کو جاکر دیکھو اگر وہ مقتول ابوجہل ہے تو وہ
نشان اوسمین پاؤگے اور بعضون نے کہا ہے کہ وقت بیان ابن مسعود کے ابو سلمہ بن عبد الاسدی
المخزومی حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر تھا اوسکے دل مین دعوی عبد اللہ پر نسبت قتل ابی جہل کے
شک گذرا تو وہ ابن مسعود کی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا کیا تو نے ابوجہل کو قتل کیا ہے ابن مسعود نے کہا ہان
اللہ نے اوسکو قتل کیا (یعنے میرے ہاتھ سے) پھر ابو سلمہ نے کہا تو ہی اوسکے قتل پر قادر رہا ابن مسعود بولے
ہان مین نے ہی اوسکو مارا وہ کہنے لگا اگر ابوجہل چاہتا تو تجکو اپنی آستین مین ڈال لیتا ابن مسعود نے کہا
بخدا مین نے ہی اوسکو قتل کیا اور اوسکا رخت و ساز تن سے اوتار لیا ابو سلمہ نے پوچھا بھلا اوسمین کوئی علامت
بھی تھی کہا ہان ایک داغ سیاہ اوسکے داہنی ران مین اندر طرف تھا تب ابو سلمہ نے بیان ابن مسعود کا راست جانا
پھر ابو سلمہ نے کہا تو نے ابوجہل کو برہنہ کیا وحال آنکہ اوسکے سوا کوئی قریشی برہنہ نہین کیا گیا ابن مسعود نے
جواب دیا کہ واللہ قریش اور حلیفان قریش مین ابوجہل سے زیادہ تر کوئی دشمن خدا و رسول نہ تھا اور مین کوئی عذر تیرا
پذیرا نہین کرتا ہون اسلیے کہ تو اوسکی حمایت کرتا ہے پس ابو سلمہ چپ ہو رہا اور بعد ازان لوگون نے اوس سے سنا
کہ وہ در بارۂ ابی جہل کے اپنے کلام سے استغفار بجا لاتا تھا اور رسول خدا صلعم قتل ابی جہل سے بہت مسرور تھے
اور کہتے تھے اَللّٰهُمَّ اَنْجَزْتَ مَا وَعَدْتَنِیْ فَتَمِّمْ عَلَیَّ نِعْمَتَکَ اے پروردگار تو نے جو مجھسے
وعدہ کیا تھا وہ وفا کیا پس اپنی نعمتون کو مجھپر تمام کر راوی نے کہا آل ابن مسعود کہتے تھے کہ سیف ابی جہل کی
سیم کوفتہ یعنے چاندی لگی ہوئی یا چاندی چڑھی ہوئی جسکو عبد اللہ بن مسعود نے اوس روز غنیمت مین پائی تھی

ہمارے پاس ہے الغرض اجتماع اقوال ہمارے اصحاب کا یہ ہے کہ معاذ بن عمرو اور دونون پسران عفراء نے
ابوجہل کو گھیرا اور زخمی کیا اور آخر رمق مین عبد اللہ بن مسعود نے اوسکا سر کاٹا پس یہ سب کے سب اوسکی قتل مین
شریک تھے اور راویون نے کہا ہے کہ رسول خدا صلعم اوپر مقتل پسران عفراء کے کھڑے ہوے فرماتے تھے
خداوندا دونون فرزندان عفراء پر رحم کر کہ اون دونون نے قتل مین فرعون اس امت اور سرغنہ پیشوایان کفر کی
شرکت کی ہے لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ اوسکے قتل مین اون دونون کے ساتھ اور کون شریک تھا فرمایا
ملائک شریک تھے اور آخر کو ابن مسعود نے اوسکو زخمی قتل کیا پس یہ بھی اوسکے قتل مین شریک ہوا اور واقدی
نے کہا مجھسے حدیث بیان کی معمر نے زہری سے اونہون نے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے اے پروردگار
تو کافی ہو میری جانب سے نوفل بن خویلد کو لیئے اوس سے انتقام کر اور اوس روز نوفل آگے نکلکر شور کرتا تھا
یعنے اپنی جماعت کو پکارتا تھا اور وہ خوف زدہ تھا اسلیے کہ اوسنے قتل ہونا اپنے اصحاب کا دیکھا تھا اور ایسا ہوا
کہ اوائل مین جسوقت مشرکین اور مسلمین مقابل ہوے تو وہ باواز بلند شور کرتا تھا کہ اے گروہ قریش یہ آج کا دن
روز بلندی اور نیکنامی کا ہے اور جب اوسنے دیکھا کہ قریش بھاگ نکلے تو انصار کو پکارنے لگا کہ ہمارے خون سے
تمہاری کیا غرض ہے کیا تم خیال نہین کرتے ہو کہ کسکو تم قتل کرتے ہو کیا تمکو دودھ پینے کی حاجت نہین ہے
یعنے کیا تمکو ہمسے متمتع ہونے کی احتیاج نہین ہے یہ سنکے جبار بن صخر نے نوفل کو اسیر کر لیا اور اوسکو اپنے
آگے آگے لیچلے اور نوفل جبار سے باتین کرتا جاتا تھا اوسوقت اوسنے علی کو اپنی سمت آتے دیکھکر پوچھنے لگا
اے برادر انصار یہ کون شخص ہے قسم ہے لات عزی کی مین اس شخص کو دیکھتا ہون کہ وہ میرے قصد سے
میری جانب چلا آتا ہے جبار نے کہا یہ علی بن ابی طالب ہے تب نوفل نے کہا مین نے مثل آج کے کوئی ایسا
مرد تیز و چالاک اوسکی قوم مین کبھی نہین دیکھا تا آنکہ علی علیہ السلام نے اوسپر حملہ کیا اور ایسی تلوار ماری کہ اوسکی
سپر مین درآئی پھر اوسکو سپر سے کھینچکر اوسکے دونون پاؤن پر ضرب لگائی کیونکہ دامن زرہ اوسکی کمر سے
لپٹی تھی یا زرہ نیمہ تھی یعنے کمر تک اونچی تھی پس حضرت نے اوسکے دونون پاؤن کاٹے بعد ازان اوسکو قتل کیا
اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا تم مین کسکو حال قتل نوفل بن خویلد کا معلوم ہے علی علیہ السلام نے جواب دیا
یا رسول اللہ مین نے اوسکو قتل کیا یہ سنکے آنحضرت صلعم نے تکبیر کی اور فرمایا وہ خدا ایسا ہے جسنے میری دعا کو
اوسکے بارہ مین قبول فرمائی اور اوس روز عاص بن سعید آگے بڑھکر لوگون کو واسطے قتال کے اغوا کرتا تھا
اوسوقت درمیان اوسکے اور علی کے ملاقات ہوئی تو علی نے اوسکو قتل کیا چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
سعید اوسکے بیٹے سے کہتے تھے کہ مین تجکو اپنی طرف کشیدہ خاطر دیکھتا ہون گویا تجکو گمان ہے کہ مین نے
تیرے باپ کو مارا ہے وحالانکہ مین قتل مشرک سے عذر خواہی نہین کرتا ہون وبلکہ مین نے عاص بن ہشام

بن المغیرہ کو اپنے خال کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہے سعید نے جواب دیا اگر تو بھی اوسکو قتل کرتا تو قتل کرنا تیرا
البتہ باطل پر تھا یعنے اسلیے کہ وہ باطل پر تھا اور تو حق پر تھا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ قریش بہترین مردم
ہین از روے عقل کے اور بہترین امانت مین کوئی شخص تلاش انکی برائی کی نکریگا اگر یہ کہ خدا اوسکو اوندھے منھ
گراویگا یعنے ذلیل کریگا اور علی علیہ السلام فرماتے تھے کہ روز بدر جب دن چڑھا اور ہم لوگ اور مشرکین مقابلے
مین باہم بھڑ گئے اور صفین ہماری اور اونکی مل گئین تو مین پیچھے ایک شخص کے اونمین سے لقصد جنگ چلا
اوسوقت مین نے دیکھا کہ ایک اور شخص مشرکین مین سے اور سعد بن خیثمہ یہ دونون ایک تودہ ریگ پر باہم
جنگ کرتے تھے یہان تک کہ اوس مشرک نے سعد بن خیثمہ کو مار لیا اور وہ مشرک زرہ وغیرہ ساز حرب مین
ڈھکا ہوا تھا اور گھوڑے پر سوار تھا پھر وہ اپنے گھوڑے سے اوترا اور مجھے اوسنے پہچانا مگر مین نے
اوسکو نہین پہچانا کہ وہ وردی پہنے تھا پھر وہ مجھسے پکار کر کہنے لگا اے ابن ابی طالب لڑنے کو ادھر آ پھر مین
اوسکی طرف مڑا اور وہ آگے بڑھکر مجھپر آیا اور چونکہ مین کوتاہ قد تھا تو مین نیچے کو پیچھے ہٹا تاکہ وہ بلندی سے
میری طرف اوتر آوے کیونکہ مجھے ناگوار ہوا کہ وہ میرے اوپر آ پڑے اور مجھکو قابو مین کرلیوے تب وہ بولا
اے ابن ابی طالب تو بھاگ چلا پھر جب کہ دونون قدم میرے مل گئے (یعنے مین چلنے اور ہٹنے سے ٹھہرا)
اور قدم ایک جا جم گئے تو وہ میری طرف بڑھا اور قریب آکر اوسنے مجھے تلوار ماری مین نے وار اوسکا
سپر پر روکا پس تلوار اوسکی سپر مین گڑ گئی مین نے فرصت پاکر اوسکے شانے پر کہ وہ زرہ پوش تھا تلوار ماری
تو وہ تھرا گیا اور میری تلوار نے اوسکی زرہ کاٹی مجھے گمان ہوا کہ میری تلوار عنقریب اوسکا کام تمام کریگی کہ
ناگاہ چمک تلوار کی اپنے پیچھے سے دیکھی تو مین نے اپنا سر جھکا لیا دفعۃً وہ تلوار اوسپر آپڑی کہ کاسہ سر
اوسکا مع خود کاٹ گئی اور وہ صاحب شمشیر بولا لے اس ضرب کو مین ابن عبد المطلب ہون اوسوقت
مین نے پیچھے پھر کر دیکھا تو وہ حمزہ بن عبد المطلب تھے۔ اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عکاشہ بن
محصن سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا روز بدر میری تلوار ٹوٹ گئی تو رسول خدا صلعم نے مجکو
ایک چھڑی عنایت فرمائی تو یکایک وہ ایک شمشیر دراز ہو گئی صاف وصیقل کی ہوئی کہ اوسی سے مین برابر
جنگ کرتا رہا یہان تک کہ مشرکین کی شکست ہوئی پھر ہمیشہ وہ تلوار تا مرگ اوسکے پاس رہی اور **واقدی**
نے بواسطہ اسامہ بن زید کے داؤد بن الحصین سے **روایت** کی کہ اونہون نے چند اشخاص بنی
عبد الاشہل سے سنکر بیان کیا کہ روز بدر تلوار سلمہ بن اسلم بن حریش کی ٹوٹ گئی پس وہ بیکار یعنے نہتی
رہ گئی کہ اونکے پاس اور کوئی ہتھیار نتھا تب رسول خدا صلعم نے ایک شاخ خرما سے سبز سے کہ آپکے
ہاتھ مین تھی اوسکو عطا کی اور فرمایا اس سے جنگ کر چنانچہ وہ لکڑی بہترین تلوار ہو گئی اور ہمیشہ اونکے پاس رہی

یہان تک کہ وہ روز جنگ جسر ابی عبید کے شہید ہوے اور **راوی** نے کہا کہ اوسی عرصے مین حارث بن سراقہ
لب حوض حاضر تھے ناگاہ ایک تیر آیا کہ وہ بہت تیز تھا حارث کے سینے پر لگا پس لوگون نے شام تک وہی پانی
خون ملا ہوا پیا چنانچہ جب مدینے مین خبر قتل حارث کی اونکی مادر و خواہر نے سنی تو اونکی والدہ نے کہا واللہ
جب تک رسول خدا صلعم تشریف نہ لاوینگے مین حارث کے غم مین نہ روونگی اسلیے کہ مین حضرت سے پوچھونگی
اگر میرا بیٹا جنت مین ہے تو مین اوسکے لیے نہ روونگی اور اگر وہ دوزخ مین ہے تو روونگی و لعمر اللہ فاعولنہ
اور قسم ہے خدا کی کہ پھر مین اوسکو چلا چلا کے روونگی یا بمعنی تعویل یعنے مین نے اس غم کو اپنے دل پہ
بارکر رکھا ہے یعنے موقوف رکھا ہے آخر جب رسول خدا صلعم نے بدر سے مراجعت فرمائی تو مادر حارث خدمت والا
مین آئی اور عرض کی یا رسول اللہ صدمہ حارث کا جو میرے دل پر ہے آپ خوب جانتے ہین مین نے چاہا کہ
اوسکے غم مین بکا کرون پھر مین نے اپنے دل مین کہا کہ مین ایسا نکرون گی تاوقتیکہ رسول خدا صلعم سے یہ بات
پوچھ نہ لونگی کہ اگر حارث جنت مین ہے تو اوسپر بکا نکرون گی اور اگر جہنم مین گیا تو اوسکے ماتم مین گریہ و زاری
بشور و شیون کرون گی یہ سنکے حضرت نے فرمایا **ھبلت** یعنے تو بے فرزند ہو یا تو اپنے فرزند کے
مثل ثکلت
غم مین رو ئی کیا جنت ایک ہی ہے بلکہ بہت سی جنتین ہین قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے
البتہ حارث فردوس برین مین ہے اوسنے کہا تو پھر مین اب کبھی اوسکے لیے بکا نکرون گی اور رسول خدا صلعم
نے ایک کاسہ پانی کا طلب کیا اوسمین دست اطہر دھویا اور اوسمین دہن اقدس سے کلی ڈالی پھر وہ کاسہ مادر
حارث کو مرحمت کیا تب اوسنے وہ پانی پی لیا اور بقیہ اپنی دختر کو دیا کہ اوسنے بھی پیا بعد ازان دونون کو حکم کیا
کہ کچھ پانی اپنے گریبانون کے اندر چھڑک لو اون دونون نے یون ہی کیا اور حضرت علیہ السلام کی حضور سے
رخصت ہو کر اپنے گھر مین آئین چنانچہ مدینے مین کوئی عورت زیادہ ان دونون عورتون سے خنک چشم
و دلشاد نتھی اور **راوی** کہتے ہین کہ ہبیرہ بن ابی وہب نے جب شکست قوم کی دیکھی تو اوندھے منہ گرا اوسکو
کسی نے پے کیا کہ وہ قدرت اوٹھنے کی نرکھتا تھا اوسوقت اوسکے پاس ابو اسامہ الجشمی حلیف اوسکا آیا
اوسنے اوسکی زرہ تن سے جدا کر کے اوسکو اوٹھا لیگیا اور بعضون نے کہا ہے کہ ہبیرہ کو ابو داؤد مازنی
نے تلوار سے مارا کہ اوسکی زرہ تک کاٹ گئی اور وہ منہ کے بل گرا کہ پھر زمین سے جنبش نکر سکا اور ابو داؤد
وہان سے چلے گئے تب یہ حال ہبیرہ کا دونون پسران زہیر جشمی یعنے ابو اسامہ اور مالک نے دیکھا اور یہ دونون
جشمی اوسکے حلیف تھے چنانچہ ان دونون نے لوگون کو اوسکے پاس سے بزور تلوار ہٹایا اور اوسکو
قاتلون کے ہاتھ سے بچایا پھر اوسکو ابو اسامہ اوٹھا لے بھاگا اور بچا لیگیا اور لوگون کو اوس سے دفع کرتا جاتا تھا
اوسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اون دونون کتون نے جو حلیف تھے اوسکی حمایت کی مثل ابو اسامہ کے

کہ گویا وہ رقل تھا یعنے نخل دراز اور **بعضون** نے کہا ہو کہ جس شخص نے اوسکو تلوار ماری تھی وہ مجذر ابن
زیاد تھا اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی موسے بن یعقوب نے اپنے عم سے اونہون نے
کہا مین نے ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے سنا اونسے کہا مین نے مروان بن الحکم سے سنا کہ اوسنے
حکیم بن حزام سے حال بدر کا سوال کیا مگر شیخ بیان اس حال سے انکار کرتا تھا آخر اوسنے اس بات مین
اصرار کیا تب حکیم نے کہا جب ہمارا مقابلہ ہوا تو ہمنے مقابلہ کیا اوسوقت مین نے ایک صدا سنی کہ کوئی چیز
آسمان سے زمین پر واقع ہوئی جیسے طشت مین پتھر گرتا ہے اوسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
مشت بھرکر اون لوگون پر پھینکی اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عبداللہ بن ثعلبہ بن صغیر
سے **روایت** کی ہے اوسنے کہا مین نے نوفل بن معویۃ الدیلی سے سنا وہ کہتا تھا جب روز بدر ہم شکست
پاکر بھاگے ہین تو ہم اپنے آگے اور پیچھے ایک ایسی صدا سنتے تھے جیسے سنگریزے طشت مین گرتے ہین پس
اہی آواز سے سخت ہیبت ہمپر طاری تھی اور حکیم بن حزام بیان کرتا تھا جب روز بدر ہملوگ شکست پاکر بھاگے ہین
تو مین دوڑتا پھرتا تھا اور کہتا تھا کہ خدا ہلاک کرے ابن الحنظلیہ کو وہ کہتا ہے کہ دن تمام ہوا وحال آنکہ
ابھی دن اوسیقدر ہے جو تھا حکیم کہتا ہے غرض میری اس بات سے یہ تھی کہ مین چاہتا تھا کسیطرح رات
ہوجاوے تاقوم ہماری طلب وتلاش سے باز رہین اور ایسا ہوا کہ اوسوقت حکیم کو عبداللہ وعبدالرحمان
پسران عوام مل گئے کہ وہ دونون اپنے اونٹ پر سوار تھے چنانچہ عبدالرحمان نے اپنے بھائی سے کہا
آؤ ہم اوتر پڑین اور ابوخالد کو سوار کردین وحال آنکہ عبیداللہ لنگڑا تھا تب عبیداللہ نے کہا تو دیکھتا ہے
کہ میرے پانون نہین ہین کیونکر چلونگا عبدالرحمان بولا واللہ ایسے شخص کو سواری دینی اوسوقت ضرور ہے
کہ اگر ہم مرجاوینگے تو ہمارے پیچھے ہمارے عیال کی وہ کفالت کریگا اور اگر زندہ رہے تو وہ ہم سب کو سواری دیگا
آخر عبدالرحمان اور اوسکا بھائی لنگڑا دونون اونٹ سے اوتر پڑے اور حکیم کو سوار کردیا اور خود دونون
پیچھے پیچھے اونٹ کے چلے جاتے تھے جب قریب مر الظہران مین پہونچے تو حکیم کہنے لگا واللہ مین نے یہان
وہ امر دیکھا تھا کہ مثل اوسکے اگر کوئی عاقل دیکھتا تو ہرگز یہان سے آگے نجاتا کہ بدبخت ابن الحنظلیہ نے یہان
چند اونٹ ذبح کیے تھے تو کوئی خیمہ کسیکا باقی نہ بچا تھا جسپر خون اونٹون کا نہ پہونچا ہو یہ سنکے وہ دونون بھی
کہنے لگے البتہ ہم دونون نے بھی یہ ماجرا دیکھا تھا ولیکن تمنے نجاو اور اپنی قوم کو جاتے دیکھا تو ہم بھی تمہارے
ہمراہ چلے گئے کیونکہ ہمکو تمہارے ساتھ مین کچھ اختیار تھا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے مخلد بن خفاف
سے **روایت** کی کہ اوسنے اپنے والد سے سنکر بیان کیا کہ قریش کے ساتھ زرہین بہت سی تھین پھر جب
وہ شکست پاکر بھاگے تو اونہون نے زرہون کو پھینکنا شروع کیا اور مسلمین اونکا پیچھا کیے تھے اور پیچھے

وہ ڈالے جاتے تھے یہ لوگ اوسے اوٹھاتے جاتے تھے پھر خفاف نے کہا مین بھی اوس وزنین زرہ
پڑی ہوئی اپنے اہل مین اوٹھا لایا اور بعد اس واقعہ کے وہ ہمارے یہان رہین چنانچہ ایک شخص قریش نے
اون زرہون مین سے ایک زرہ کو ہمارے پاس دیکھکر پہچانا اور بولا یہ زرہ حارث بن ہشام کی ہے اور
واقدی نے بواسطہ محمد بن ابی حمید کے عبداللہ بن عمرو بن امیہ سے **روایت** کی ہے اوسنے کہا
مین نے اپنے والد عمرو بن امیہ سے سنا وہ کہتے تھے مجھسے بیان کیا اوس شخص نے جو اوس روز بھاگ گئے تھے اونہون
تھا یہ کہ مین اوس روز اپنے دل مین کہتا تھا مین نے ایسا امر کبھی نہین دیکھا کہ سب مرد عورتون کو چھوڑ کر
بھاگ گئے اور **راوی** کہتے ہین کہ ایک شخص قباث بن اشیم الکنانی کہتا تھا مین ہمراہ مشرکین کے بدر مین
حاضر ہوا اور مین اصحاب محمد کو جو دیکھتا تھا تو وہ میری نگاہ مین قلیل نظر آتے تھے اور جو آدمی اور گھوڑے
ہمارے ساتھ تھے وہ بکثرت معلوم ہوتے تھے مگر باینہمہ وہ سب جب بھاگے تو مین بھی اونکے ہمراہ بھاگا اور مین
دیکھتا تھا کہ مشرکین ہر طرف بھاگے جاتے ہین تو مین اپنے دل مین کہتا تھا کہ مین نے مثل اسکے کبھی نہین دیکھا
کہ لوگ عورتون کو چھوڑ کر بھاگے جاتے ہین اوسوقت ایک اور شخص جو میرے ہمراہ تھا اور وہ بھی میرے ساتھ
بھاگا جاتا تھا ناگاہ ایک مرد ہمارے پیچھے پیچھے آملا مین نے اپنے ساتھی سے پوچھا یہ آدمی بھی تیرے ساتھ آتا ہے
اوسنے کہا نہین واللہ یہ میرے ہمراہ نہین ہے تا آنکہ اوس شخص نے میرے ہمراہی کو زخمی کیا اور مین نکل گیا
اور موضع غیقہ مین قبل طلوع آفتاب پہونچا (موضع غیقہ مقام سقیا سے جانب یسار واقع ہے اور درمیان
غیقہ اور مقام فرع کے ایک شب کی راہ ہے اور وہان سے مدینہ آٹھ برد ہے اور ایک برد بارہ میل کا
ہوتا ہے) اور مین اپنے ہمراہیون کا راہبر تھا اور مین شارع عام پر نہین چلتا تھا اس خوف سے کہ پیچھے
کوئی بطلب تلاش ہمارے آتا ہو سو مین نے رستہ بدل دیا اور راہ سے کج ہو کر چلا چنانچہ مقام غیقہ مین
ایک شخص میری قوم سے مجھکو ملا اوسنے مجھسے پوچھا تیرے پیچھے کی کیا خبر ہے مین نے کہا کچھ نہین سوا اسکے
کہ ہم لوگ مارے گئے اور قید ہوے اور باقی بھاگ آئے آخر تیرے پاس کوئی سواری بھی ہے تب اوسنے
مجھکو ایک اونٹ پر سوار کر دیا اور کچھ زاد راہ بھی دیدی تا آنکہ مین جحفہ مین پہونچکر راستے پر ہو لیا اور مکے مین پہونچا
اور مین نے حیسمان بن حابس الخزاعی کو مقام غمیم مین دیکھا تھا تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ شخص آگے جاتا ہے تاکہ
مکے مین قریش سے خبر ہلاکی و تباہی قوم کی بیان کرے اگر اوسوقت مین چاہتا تو اوس سے پہلے مکے مین پہونچتا
مگر مین نے اوس سے رستہ اپنا کاٹ لیا تا آنکہ وہ مجھسے پہلے دن کو پہونچ گیا تھا پھر جسوقت مین مکے مین
پہونچا اور قریش کو خبر اونکے مقتولون کی پہونچ چکی تھی تو وہ لوگ خزاعی کو لعن کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ
یہ شخص خبر اچھی نہین لایا ہے ابد ازان مین مکے مین مقیم رہا پھر جب کہ جنگ خندق بھی ہو چکی ہے تو مین نے

جانا

خیال کیا کہ اگر مین مدینے مین جاتا تو مین دیکھتا کہ محمد کیا کہتے ہین اور میرے دل مین اسلام مرتکز ہو چکا تھا
آخر مدینے کو مین گیا اور وہان لوگون سے رسول خدا صلعم کو استفسار کیا اونہون نے کہا وہ دیکھو مسجد کی سایہ مین
اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہین تب مین اوس مسجد مین آیا اور اونمین سے حضرت علیہ السلام کو مین پہچانتا تھا
چنانچہ مین نے سلام علیکم کہا حضرت نے فرمایا یا قباث بن اشیم روز بدر تو ہی کہتا تھا مَا رَاَیْتُ مِثْلَ ھٰذَا الْاَمْرِ
فَرَّ مِنْہُ اِلَّا النِّسَاءُ یعنے مین نے مثل اس امر کے کبھی نہین دیکھا کہ لوگ بھاگ گئے سواے عورتون کے یعنے
عورتون کو چھوڑ کر مین نے کہا اَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہہ تو رسول اللہ ہے
کیونکہ یہ بات مین نے کبھی کسی سے نہین کہی تھی اور زبان سے مین نے یہ کلمہ اصلا نہین نکالا تھا بلکہ مین
یہ بات صرف اپنے دل مین کہتا تھا پس اگر آپ نبی نہوتے تو حق تعالی آپ کو اس کلام پر مطلع نکرتا آپ مجھے
توجہ فرمائیے کہ مین آپ سے بیعت کرتا ہون تب حضرت نے مجکو عقائد اسلام تعلیم کیے اور مین اسلام لایا اور راوی
کہتے ہین کہ جسوقت مسلمانون نے اور مشرکون نے اپنی صفین آراستہ کی تھین یعنے جب فریقین سے مقابلہ
پیش آئے تھے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا جو جسکو قتل کرے اوسکے لیے کذا وکذا یعنے ایسا ایسا امر ہے اور
جو کوئی اسیر کریگا کچھ اوسکے واسطے یہ یہ اجر ہے پھر جسوقت مشرکین کی شکست ہوئی اور وہ گریزان ہوئے
تو لشکر اسلام مین لوگ تین فرقہ ہو گئے ایک فرقہ تو گرد خیمہ رسول خدا صلعم کے حاضر باش رہے اور اونمین
ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی حاضر تھے اور ایک فرقہ غارت وتاراج پر جا پڑے اور ایک فرقہ دشمنون کا تعاقب کر کے
چلے گئے آخر وہ لوگ اکثر دشمنون کو اسیر کر لائے اور مال غنیمت بھی لے پھرے چنانچہ سعد بن معاذ بھی جو ساتھ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اونہون نے کلام کیا کہ یا رسول اللہ ہمکو تعاقب دشمن اور طلب دشمن سے اس بات نے نہین روکا
کہ ہم مال سے بے پروا ہین یا دشمنون کے مقابلے مین ہم نامرد ہین ولیکن ہم نے مصلحت سے توقف کیا اور یہ کہا کہ
اگر ہم آپکے مقام کو خالی چھوڑ دیوین تو مبادا کوئی غول سوار خواہ پیادہ مشرکین کا آپ پر آ پڑے اور حال یہ ہے
کہ جو لوگ گرد خیمہ آپکی نگہبانی کو رہ گئے وہ وجوہ الناس یعنے رودار ہین تمام مہاجرین اور انصار مین سے
کہ اونمین سے ایک بھی آپکی خدمت سے جدا نہوا اور باوراسے انکے کثرت مردم کی بہت ہے اگر مال غنیمت سارا
آپ ان سب کو دیدیوین گے تو آپکے اصحاب کے لیے جو رفاقت مین حاضر تھے کچھ باقی نرہیگا اور حال یہ ہے
کہ اسیر وقتیل تو بہت ہین اور مال غنیمت کم ہے (اور مترجم کہتا ہے کہ اخیر کلام سعد سے مراد یہ ہے کہ ہرگاہ
سربہا اسیرون کا اور رخت وساز مقتولون کا جو کہ کثیر التعداد ہے وہی لوگ پاوینگے جو حکم مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا
وَمَنْ اَسَرَ اَسِیْرًا کے ہین یعنے جنہون نے جسکو قتل کیا یا اسیر کیا اور پھر غنیمت قلیل مین بھی وہ سہیم ہین تو واسطے
اون اصحاب کے جو رفاقت مین حاضر تھے کچھ باقی نرہیگا) چنانچہ اس باب مین درمیان مردم اختلاف پڑا

پس حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ
یعنے دربارہ مال غنیمت کے لوگ تجھسے سوال کرتے ہین تو اونسے کہدے کہ غنیمت کا مال خدا و رسول کا ہے آخر الامر
جب لوگ بدر سے چلے اور غنیمت سے اونکو کچھ وصول نہوا تو بعد اوسکے حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا
وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ یعنے تم لوگ آگاہ رہو
اس حکم سے کہ جو کچھ تم غنیمت حاصل کرو اوسکا خمس خدا اور رسول کے واسطے ہوگا چنانچہ بعد نزول اس حکم کے رسول خدا
صلعم نے مال غنیمت درمیان مردم تقسیم کردیا اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عبادہ بن الصامت
سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ ہم لوگون نے سارا انفال مال واسطے خدا اور رسول کے سپرد کردیا یہانتک
کہ اوس غنیمت بدر سے رسول خدا صلعم نے کچھ خمس نہین لیا بعد ازان یہ آیت نازل ہوئی وَاعْلَمُوا أَنَّمَا
غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ سو رسول خدا صلعم نے بعد بدر کے مسلمین سے طلب خمس کیا
اوس مال سے جو اول غنیمت مین حاصل ہوا تھا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عکرمہ سے روایت
کی ہے اوسنے کہا لوگون نے دربارہ غنیمت بدر کے باہم دگر اختلاف کیا یعنے آپسمین جھگڑا اوٹھایا تب رسول خدا
صلعم نے حکم کیا کہ ساری غنیمت جو لوگون کے پاس ہو لیجاوے اور بیت المال مین جمع رہے چنانچہ اوسمین سے
کسیکے پاس کچھ باقی نرہا مگر یہ کہ سب جمع ہوگیا اوسوقت اہل شجاعت یعنے لڑنے والون نے یہ جانا کہ یہ مال خصوص
ہمین لوگ پاوینگے اور سوا ہمارے اورون کو جو اہل ضعف ہین یعنے جنکو یاراے جنگ نتھا کچھ نملیگا بعد ازان
رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ اموال غنیمت درمیان مردم برابر تقسیم کیا جاوے تب سعد نے عرض کی یا رسول اللہ
سواران قوم جنہون نے لوگون کی حمایت کی کیا تو اونکا حصہ برابر اون لوگون کے دیگا جو ضعیف و عاجز
قابل جنگ نہین ہین حضرت نے فرمایا تیری مادر تیرے ماتم مین روے تم لوگ فیروزمند و ظفریاب نہین ہوتے
مگر اپنے ہین ضعفا کی دعا سے اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد الحمید بن جعفر نے
اونہون نے کہا مین نے موسے بن سعد بن زید بن ثابت سے سوال کیا کہ روز بدر رسول خدا صلعم نے دربارہ
اسیران مشرکین اور رخت سلاح وغیرہ قتلے کے اور دربارہ انفال غنیمت کے کسطرح حکم کیا تھا اونہون نے کہا
اوس روز نقیب بحکم حضرت علیہ السلام کے ندا دیتا تھا کہ جس کسی نے کسیکو قتل کیا ہو اوسکا رخت وساز اوس
قاتل کے لیے ہے اور جسنے جسکو اسیر کیا ہو وہ اوسیکا نیازی ہے یعنے اوس قیدی کا سربہا اوسی شخص کے واسطے
ہے پس قاتل کو اوسکے مقتول کا اسباب دیا گیا اور جو کچھ تاراج لشکر مین دستیاب ہوا یا جو کچھ بغیر جنگ ہاتھ لگا وہ سب
درمیان مردم اوسی طرح تقسیم کیا گیا پھر مین نے عبد الحمید بن جعفر سے پوچھا کہ رخت وساز ابی جہل کا کسکو ملا
اونہون نے کہا ہمارے نزدیک اسمین اختلاف ہے چنانچہ بعضی نے کہا کہ اوسکا اسباب معاذ بن عمرو بن الجموح نے لیا

اور بعض نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے ابن مسعود کو دیا تب مین نے عبد الحمید سے کہا تجھے اس بات
کی کس نے خبر دی یعنے تو نے کس سے سنا اونہون نے کہا جسنے مجھسے بیان کیا کہ وہ اسباب
حضرت نے معاذ بن عمرو کو دیا تو اسکی خبر مجکو خارجہ بن عبد اللہ بن کعب نے دی ہے اور
جس شخص نے پایا ابن مسعود کا نقل کیا تو اس روایت کو مجھسے سعد بن خالد القارظی نے ذکر کیا
اور راویون نے کہا ہے کہ زرہ ولید بن عتبہ کی اور خود و کلاہ اوسکا یہ سب علی علیہ السلام
نے لیا اور سلاح عتبہ کا حضرت حمزہ رضی اللہ نے پایا اور زرہ شیبہ بن ربیعہ کی عبیدہ بن الحارث کو
ملی یہان تک کہ اونکے ورثہ کے پاس باقی تھی اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے
محمد بن سہل بن حثمہ سے روایت کی اونہون نے کہا رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ جملہ
قیدی اور تمام رخت و ساز مقتولون کا اور جو کچھ غنیمت سے جسکو دستیاب ہوا ہے سب اوسمین جمع
کیا جاوے بعد ازان جمع کیا گیا اور درمیان مردم دربارۂ اسیرون کے قرعہ ڈالا گیا اور
اسباب مقتولون کا مخصوص اون قاتلون کو تقسیم کیا گیا جنہون نے معرکہ مین قتل کیا تھا اور جو کچھ
غنیمت لشکر کے ہاتھ لگا تھا وہ سب درمیان مردم تقسیم کر دیا اور ہمارے نزدیک ثابت تر یہ بات ہے
کہ جو کچھ لشکر کے لیے حضرت علیہ السلام مقرر و تجویز کر چکے تھے وہ بدستور اونکو سپرد کیا اور اوسی غنیمت مین
جو غیر مقرر تھا وہ درمیان مردم تقسیم کیا گیا اور جب مال غنیمت جمع کیا گیا تھا تو اوسپر جو شخص متعین
مقرر ہوا تھا وہ عبد اللہ بن کعب بن عمرو المازنی تھے اور واقدی نے دوسری روایت
مین بواسطہ رواۃ کے ابو حثمہ سے نقل کیا ہے کہ نبی صلعم نے مال غنائم کو بمقام سیر تقسیم کیا تھا
(اور سیر ایک گھاٹی ہے کوچہ صفرا مین) اور بعضون نے کہا ہے کہ رسول خدا صلعم نے متولی مال غنیمت کا
خباب بن الارت کو کیا تھا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے حارثہ انصاری سے روایت کی ہے
کہ جب مال غنیمت جمع ہوا اوسمین اونٹ تھے اور کئی قسم متاع اور قسم فرش اور لباس تھا تو ان سب کو درمیان لوگون کے
تقسیم کیا پس بعضون کو ایک ایک اونٹ مع اسباب اوسکا اور کتنون کو دو دو اونٹ اور کسیکو صرف قسم فرش
اور مال غنیمت کے تین سو سترہ بخش ہوئے تھے اور پیدل تین سو تیرہ تھے اور دو گھوڑون کے سوار اونکے
چار حصے لگے یعنے دوہرا حصہ اور آٹھ آدمی جو غیر حاضر تھے اونکے حصے بھی رسول خدا صلعم نے عطا کیے کہ وہ
سب مستحق حصہ پانے کے اونمین سے تین شخص مہاجرین تھے جنمین ہمارے نزدیک کچھ اختلاف نہین ایک تو عثمان
بن عفان رضی اللہ عنہ تھے کہ رسول خدا صلعم اونکو پاس رقیہ اپنی دختر کے چھوڑ گئے تھے کہ وہ بیمار تھین یہان تک
اونہون نے وفات پائی جسدن کہ زید بن حارثہ مدینہ مین بشارت فتح کی [illegible] آئے تھے اور دوسرے طلحہ بن عبید اللہ [illegible]

بن زید بن عمرو بن نفیل تھے کہ ان دونون کو رسول خدا صلعم نے واسطے تجسس کاروان کے بھیجا تھا سو یہ دونون سوقت حوراء تک پہونچے تھے (حوراء عقب ذی المروہ کنارہ دریا کے واقع ہے اور درمیان حوراء اور ذی المروہ کے دو شب کی راہ ہے اور درمیان ذی المروہ اور مدینے کے فاصلہ آٹھ برد کا یا کچھ کم ہوگا اور ایک برد دوبارہ میل کا ہوتا ہے) اور انصار مین سے ایک ابولبابہ تھے کہ رسول خدا صلعم اونکو مدینے مین اپنا خلیفہ مقرر کر گئے تھے اور دوسرے عاصم بن عدی تھے اونکو حضرت نے اہل قباء اور اہل عالیہ پر خلیفہ مقرر کیا تھا اور تیسرے حارث بن حاطب کہ اونکو درمیان بنی عمرو بن عوف کے کسی امر پر مامور کیا تھا چوتھے خوات بن جبیر پانچوین حارث بن الصمہ کہ یہ دونون مقام روحا مین چھوڑے گئے یا یہ کہ یہ دونون بیمار ہوگئے تھے پس یہ لوگ ہین کہ ہمارے نزدیک انکی غیر حاضری اور حصہ پانے مین کچھ اختلاف نہین اور مروی ہے کہ رسول خدا صلعم نے سعد بن عبادہ کو بھی سہم غنیمت عطا کیا حال آنکہ وہ بھی غیر حاضر تھے اور جسوقت قتال بدر سے فارغ ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ سعد بن عبادہ اگرچہ حاضر بدر نہین ہوا لیکن اوسکو اسمین رغبت بہت تھی اور یہ اسطرح ہوا کہ قبل بدر رسول خدا صلعم نے مدینے مین یہ کہا کون ہے جو بیعت جہاد لے تو سعد بن عبادہ محلہ انصار مین جا کر اونکو خروج پر تاکید کرتے تھے اور وہین کسی مقام مین اونکو سانپ نے کاٹا تھا اسوجہ سے وہ حاضری سے باز رہے تھے سو اونکو بھی حصہ ملا اور سعد بن مالک الساعدی کو بھی حصہ دیا گیا اسلیے کہ وہ بدر چلنے کی تیاری کر چکے تھے دفعۃً بیمار ہوگئے اور بعد روانگی حضرت کے وہ مرگئے اور اونہون نے خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین وصیت بھی کی تھی (یعنے دربارہ حصہ اپنے واسطے اہل و عیال اپنے) اور ایک مرد انصاری اور کسی دوسرے کو بھی حصہ ملا یہ سب چار آدمی ہین کہ انکی بارہ مین اجتماع اہل حدیث کا ویسا نہین ہے جیسا اون آٹھون پر اتفاق ہے اور واقدی نے بواسطہ ابن ابی سبرہ کے زید بن یعقوب سے روایت کی ہے کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم نے جو وہ مقتولون کا بھی سہم جو بدر مین شہید ہوئے عطا کیا چنانچہ زید بن طلحہ نے ذکر کیا کہ مجھسے عبداللہ بن سعد بن خیثمہ بیان کرتے تھے کہ جسوقت رسول خدا صلعم تقسیم غنائم کرتے تھے تو ہمنے اپنے والد کا سہم بھی پایا کہ اوسکو عویم بن ساعدہ ہمارے پاس لے آئے تھے اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عبداللہ بن مکنف سے روایت کی ہے اونہون نے کہا مین نے سائب بن ابی لبابہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم نے مبشر بن عبدالمنذر کا بھی حصہ عنایت کیا کہ وہ حصہ ہمارے پاس معن بن عدی لے آئے تھے اور تعداد اون اونٹون کی جو روز بدر دستیاب ہوئے ایک سو پچاس اونٹ تھے اور پر آدم یعنے ادیم یا گندم وغیرہ غلہ واسطے تجارت کے لدا تھا وہ سب اوس دن مسلمانون کو ہاتھ لگا اور اوس اسباب غنیمت مین جو اوس روز حاصل ہوا تھا ایک چادر پیچیدہ تھی سرخ رنگ وہ گم ہوگئی تھی تو بعض نے مسلمین مین سے یہ بات کہی کیا ہوا جو ہم اوس قطیفہ کو نہین دیکھتے ہین یعنے وہ نظر نہین آتا اور نہین ملتا شاید رسول خدا صلعم نے لیا ہے پس اس بات پر حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا وَمَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّغُلَّ الی آخرہ یعنے نبی کے لیے یہ بات سزاوار نہین ہے کہ وہ کچھ چھپا رکھے اور اوسوقت ایک شخص رسول خدا صلعم کی خدمت مین آیا اور عرض کی

یارسول اللہ فلان شخص نے وہ قطیفہ چرالیا ہے تب حضرت نے اوس آدمی سے پوچھا اوسنے انکار کیا
کہ مین نے ایسا نہین کیا پھر مخبر نے عرض کیا یارسول اللہ فلانی جگہ کھودی جاوے پس حضرت
علیہ السلام نے حکم کیا تو وہان کھودا گیا ناگاہ وہ چادر نکل آئی اوسوقت ایک شخص نے کہا یارسول اللہ
فلان شخص کے حق مین استغفار کیجیے اور اوس کہنے والے نے دو مرتبہ یا چند بار عرض کیا حضرت
علیہ السلام نے فرمایا دَعْ نَا مِنْ اَبِیْ خَیّ یعنے فرمایا مجکو باز رکھو ابی خیر سے یعنی اس شخص کے ذکر سے مجھے
معاف کرو اور لشکر اسلام مین دو گھوڑے تھے ایک گھوڑا تو مقداد کا جسکا نام سبحہ تھا اور ایک گھوڑا زبیر کا اور
بعضے کہتے ہین وہ گھوڑا مرثد کا تھا اور مقداد کہتے تھے کہ رسول خدا صلعم نے روز بدر میرا حصہ غنیمت سے دیا اور
میرے گھوڑے کا بھی حصہ عطا کیا اور بعض نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے اوس روز گھوڑے کا دوہرا حصہ لگایا
اور ایک حصہ اوسکے سوار کا بھی عنایت کیا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے ابوجعفر محمد بن سہل سے **روایت**
کی ہے اونہون کہا کہ روز بدر ابو بُردہ بن نیار ایک گھوڑا لوٹ مین لائے اور وہ گھوڑا زمعہ بن الاسود کا تھا آخر
وہ اونہین کے سہم مین آیا اور اوس روز مسلمانون کو دس گھوڑیان لوٹ مین ہاتھ لگین اور بہت سے ہتھیار اور
سواریان ہاتھ آئین اور اونہین ناقہ ابوجہل کا بھی تھا کہ اوسکو رسول خدا صلعم نے غنیمت مین سے خود لیا اور اکثر
اوسی پر سوار ہوکر جہاد کرتے تھے یہان تک کہ روز حدیبیہ اوسکو ہدی کعبہ کردیا و بعد ازان اون دنون مشرکین نے
اوس ناقہ کو بعوض سو ناقون کی درخواست کیا حضرت نے فرمایا اگر مین نے اوسکو نامزد ہدی کعبہ نکردیا ہوتا تو البتہ
مین بدل لیتا اور رسول خدا صلعم کے لیے مال غنیمت سے قبل از تقسیم کے حق صفی مقرر تھا اور **واقدی** نے
بواسطہ رواۃ کے ابن عباس سے اور دوسرے طرق مین سعید بن المسیب سے **روایت** کی ہے کہ ان دونون لکھا
کہ ذوالفقار تلوار کو رسول خدا صلعم نے بدر مین مال غنیمت سے لیا تھا کہ وہ تلوار منبہ بن الحجاج کی تھی اور جس تلوار سے
حضرت نے روز بدر جہاد کی اوسکا نام عضب تھا وہ سعد بن عبادہ کی تھی کہ اونہون نے وہ [illegible] اور ایک زرہ جسکا
نام ذات الفضول تھا حضرت کی خدمت مین نذر کی تھی اور **واقدی** نے بواسطہ ابن ابی سبرہ کے صالح بن کیسان
سے **روایت** کی وہ کہتا تھا کہ رسول خدا صلعم نے جب بدر کو خروج کیا تو کوئی تلوار حضرت کے ہاتھ مین نہ تھی
اور اول تلوار جو حضرت نے باندھی تو وہ تلوار منبہ بن الحجاج کی تھی کہ روز بدر غنیمت سے ہاتھ آئی اور **واقدی** نے
بواسطہ رواۃ کے ابو اسید الساعدی سے **روایت** کی ہے کہ جب روبروے ابی اسید کے ذکر ارقم بن ابی ارقم کا
آجاتا تھا تو وہ کہتے تھے کہ اوس سے مجکو وہ رنج و افسوس ہے جو کسی سے نہین لوگون نے پوچھا آخر باعث اسکا
کیا ہے اونہون نے بیان کیا جب رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ مسلمین نے جو کچھ لوٹ مین پایا ہے وہ سب پھیر دوین
یعنے حاضر کرین تو مین نے بھی تلوار ابن عائذ المخزومی کی جو لوٹ مین پائی تھی داخل کردی اور اوسکا نام مرزبان تھا

اور اوسکی بڑی قدر وقیمت تھی اور مجھے آرزو تھی کہ وہ پھر مجھی کو ملے ناگاہ ارقم نے رسول خدا صلعم سے اوسیکو مانگا
اور حضرت کی یہ عادت تھی کہ جو کوئی کچھ مانگتا تھا تو انکار نہین کرتے تھے چنانچہ وہ تلوار اوسیکو دیدی اور پھر ایسا ہوا
کہ میرا بیٹا لقیط گھر سے باہر نکلا تو اوسکو غول بیابانی نے اوٹھا لیا اور اپنی پیٹھ پر لادکر اوٹھا لیگیا اور درمیان
اس ذکر کے ایک شخص نے ابو اسید سے پوچھا کیا اوس زمانے مین غیلان بھی تھے اونہون نے کہا ہان اوسوقت
تو تھی مگر اب ہلاک ہوگئے ناگاہ صحرا مین میرے بیٹے کو ابن ارقم ملا تو میرا بیٹا اوسکو دیکھکر خوش ہوا اور اوس سے
رو کر استغاثہ کیا اونہون نے پوچھا تو کون ہے غول بولا اسکو مین نے اپنی گود مین پالا ہے اور وہ غول اوس سے
بازی کرتا تھا اور لڑکا اوسکو جھوٹھا کہتا تھا پس ارقم نے اوسپر کچھ التفات نکی اور پھر ایسا ہوا کہ میرے گھر سے
گھوڑا میرا رسی توڑا کر نکل گیا اور مقام غابہ مین ارقم کو ملا اونہون نے اوسکو پکڑا اور اوسپر سوار ہو کر آتے تھے جب
قریب مدینہ پہونچے تو گھوڑا اونسے چھوڑا کر بھاگ گیا تب وہ میرے پاس عذر خواہی کو آئے اور کہا وہ گھوڑا مجھسے
چھوڑا کر بھاگ گیا پھر مین اوسکے پکڑنے پر قادر نہوا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے سعد بن عامر سے
روایت کی ہے کہ روز بدر مین نے تلوار عاص ابن منبہ کی رسول خدا صلعم سے مانگی حضرت نے مجھے عطا کی
اور میرے ہی باب مین یہ آیہ نازل ہوا یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ اور **راوی** کہتے ہین کہ چند
غلام مملوک بدر مین حاضر ہوئے تھے اونکو حضرت علیہ السلام نے غنیمت سے حصہ نہین دیا وہ تین غلام تھے
ایک غلام حاطب بن ابی بلتعہ کا تھا اور غلام عبد الرحمان بن عوف کا اور غلام سعد بن معاذ کا اور رسول خدا صلعم
نے شقران اپنے غلام کو اسیرون پر مہتمم مقرر کیا تھا سو اون تینون غلامون نے ہر ایک قیدی سے اسقدر مال پایا
کہ اگر وہ آزاد ہوتے تو تقسیم غنیمت مین اتنا پاتے اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے سعد بن عامر سے
روایت کی ہے اونہون نے کہا مین نے سہیل بن عمرو کو روز بدر تیر مارا تو اوسکی رگ عرق النسا کٹ گئی
پھر مین نے اوسکا پیچھا کیا اوسکے نشان خون پر یہان تک کہ مین نے اوسکو پایا اوس حال مین کہ مالک بن وخشم نے
اوسکو پکڑ لیا تھا اور وہ اوسکے سر کے بال تھامے تھے تب مین نے کہا یہ میرا بندی ہے کہ مین نے اسکو تیر مارا ہے
اور مالک نے کہا یہ قیدی میرا ہے کہ مین نے اسکو گرفتار کیا ہے مگر رسول خدا صلعم نے اوسکو ان دونون سے
خود لے لیا آخر مقام روحا مین مالک کی حراست سے سہیل نکل بھاگا تب مالک نے لوگون مین اوسکے بھاگ جانیکا
شور کیا اور اوسکی تلاش مین نکلے اور رسول خدا صلعم نے حکم کیا جو شخص سہیل کو پاوے فوراً قتل کرے ناگاہ خود
آنحضرت صلعم نے اوسکو پایا مگر قتل نہین کیا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عاصم سے **روایت**
کی ہے اونہون نے کہا کہ ابو بردہ بن نیار نے مشرکین مین سے ایک شخص کو گرفتار کیا اوسکا نام سعید بن وہب تھا
اور وہ بنی سعد بن لیث سے تھا اور اوس عرصے مین عمر رضی اللہ نے ابی بردہ سے ملاقات کی اور اونکو دیا رہ

قتل قیدی کی تاکید کرتے تھے بلکہ وہ جبکے پاس کسی اسیر کو دیکھتے تھے تو اوسکو حکم بقتل اسیر کرتے تھے اور یہ ماجرا
قبل متفرق ہونے لوگون کے تھا پھر سعید بن وہب اوسی حالت مین کہ وہ ابی بردہ کے پاس قید تھا حضرت عمر
رضی اللہ سے مخاطب ہوکر بولا اے عمر کیا تم لوگ جانتے ہو کہ تم ہمپر غالب ہو ہرگز نہین قسم ہے لات وعزی کی
تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا البتہ بندگان خدا صلعم فرمان بردار ہین ہمیشہ غالب ہین مگر تو ایسا کلام
کرتا ہے وحال آنکہ تو ہمارے ہاتھ مین گرفتار ہے یہ کہکے اوسکو ابی بردہ سے لے لیا اور اوسکو قتل کیا اور بعضون نے
کہا کہ خود ابو بردہ نے اوسکو قتل کیا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عامر بن سعد سے **روایت**
کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلعم نے فرمایا سعد کو اوسکے بھائی کے قتل ہونے کی خبر نکرو نہین تو سارے
اسیرون کو جو تمہارے پاس قید ہین مار ڈالیگا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے یحیی بن ابی کثیر سے **روایت**
کی ہے اونہون نے کہا رسول خدا صلعم فرماتے تھے کوئی تم مین سے اپنے بھائی کے اسیر کو بزور چھین نلیوے
اسلیے کہ اوسکو قتل کرے اور جسوقت مردم مشرکین بندی مین آئے تو سعد بن معاذ کو ناگوار ہوا (یعنے بلکہ مارا جانا
اون قیدیون کا گوارا تھا) چنانچہ رسول خدا صلعم نے فرمایا اے ابو عمرو گویا کہ اسیر ہونا ان اسیرون کا تجھپر بہت شاق
گذرا عرض کی ہان یا رسول اللہ البتہ یہ مجھکو شاق ہوا کیونکہ یہ اول جنگ تھی کہ ہمارا اور مشرکین کا مقابلہ ہوا الہذا مین نے
چاہا کہ خدا تعالے ان مشرکون کو ذلیل و خوار کرے کہ ہم انکو قتل کرکے خون بہاوین اور اوس روز نضر بن الحارث کو
مقداد نے اسیر کیا تھا پھر جسوقت رسول خدا صلعم بدر سے نکل کر بمقام اثیل مین پہونچے تو وہان سارے قیدی
حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش کیے گئے اوسوقت حضرت علیہ السلام نے نضر بن الحارث کی طرف نظر کی
اور دیر تک اوسکو دیکھتے رہے تب نضر بن الحارث نے ایک شخص سے جو اوسکے پہلو مین کھڑا تھا کہنے لگا
کہ واللہ محمد مجھکو قتل کرینگے کیونکہ میری طرف ایسی نگاہ سے دیکھتے ہین کہ اونکی آنکھون مین مجھکو اپنی موت نظر آتی ہے
اوس شخص نے جواب دیا واللہ یہ بات نہین ہے مگر تجھپر رعب غالب ہے تب نضر نے مصعب ابن عمیر سے کہا اے
مصعب منجملہ ان لوگون کے جو یہان موجود ہین تو مجھسے از روے صلہ رحم کے قریب تر ہے تو اپنے صاحب یعنے
محمد صلعم سے میرے بارہ مین کلام کر کہ میری قوم مین سے جو کچھ کسیکے ساتھ ہوا اوسیطرح میرے ساتھ بھی کرین اور
اگر تو میرے حق مین یہ کلام نکریگا تو واللہ وہ ضرور مجھے قتل کرینگے مصعب نے جواب دیا مین کیونکر تیری سفارش کرون
تو وہ ہے کہ درباب کتاب اللہ و دربارہ نبی اللہ ایسا ایسا یعنے بیہودہ بکتا تھا اوسنے کہا اے مصعب تو ایسا کچھ کر
کہ میری قوم مین سے جو امر کسیکے لیے کیا جاوے وہی میرے واسطے کیا جاوے کہ اگر وہ سب قتل کیے جاوین تو مین بھی
قتل کیا جاؤن اور اگر وہ رہائی پاوین تو مین بھی رہائی پاؤن مصعب نے کہا تو بہت ستاتا تھا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
اوسنے کہا آگاہ ہو اے مصعب اگر اسطرح تجھکو اسیر کرتے قریش تو میرے جیتے جی تو قتل کیا جاتا مصعب نے کہا

واسے ہر چند مین تجکو سچا نہین جانتا و لیکن اگر تو یہ بات سچ بھی کہتا ہو تو بھی مین مثل تیرے نہین ہون کہ تیری اہانت
کرون کیونکہ اسلام نے قطع کر دیا عہود و قرابت جاہلیت یا معاہدہ فیما بین کو بعد تمہارے خروج و نقض عہود کی تب
مقداد نے کہا یہ میرا قیدی ہے آن حضرت صلعم نے مقداد کو حکم کیا کہ اسکو قتل کرو اور فرمایا اللھم اغن المقداد من فضلک
یعنے خداوندا مقداد کو غنی کر اپنے فضل سے پس علی بن ابی طالب علیہ السلام نے نضر بن حارث کو در حالیکہ وہ
اسیر تھا قتل کیا تلوار سے بمقام اثیل اور جب اسیر ہوا سہیل بن عمرو تو کہا رضی اللہ عنہ نے شاید مراد راوی علی بن
ابی طالب سے ہو کہ اونہون نے کہا یا رسول اللہ اسکے دندان پیشین کھنچوا ڈالیے تا زبان اسکی جو باہر نکلی رہیگی تو
اسکو پھر قدرت باقی نرہیگی کہ آپ پر کبھی خطبہ توہین بیان کرسکے حضرت نے فرمایا کہ مین اوسکے تئین اس قسم کی عقوبت
یعنے قطع اعضا نکرونگا تا نہو کہ حق تعالے میرے لیے ایسی عقوبت کرے اگرچہ نبی ہون علاوہ کیا عجب ہے کہ وہ
کھڑا ہوگا اوس مقام پر جو تجکو ناگوار نہوگا پس ایسا ہی ہوا کہ جب خبر وفات آن حضرت صلعم کی مکے مین پہونچی تو
سہیل کھڑا ہوا پڑھتا ہوا وہ خطبہ جو ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینے مین پڑھ رہے تھے گویا سہیل اوسکو سن رہا تھا
پس جسوقت یہ خبر یعنے کیفیت کلام سہیل حضرت عمر نے سنی تو کہا اشھد انک رسول اللہ یعنے گواہی دیتا ہون
کہ بیشک تو رسول خدا ہے مراد حضرت عمر کی اس کلمہ سے یہ تھی جو کہ نبی صلعم نے حال سہیل سے خبر دی تھی کہ لعلہ
یقوم مقاما لا تکرھہ یعنے وہ کھڑا ہوگا اوس مقام پر جو ناگوار نہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بعد وفات سرور کائنات وہ کھڑا ہوا
مکہ مین پڑھتا ہوا خطبہ خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ اور علی علیہ السلام در بیان حدیث کہتے تھے کہ آئے جبرئیل
روز جنگ بدر خدمت مین نبی صلعم کے اور بجانب حق تعالے حضرت صلعم کے لیے دربارہ اسیران بدر اختیار دیا
کہ اونکو قتل کرین خواہ اونسے سر بہا لیوین تو اوتنے مسلمان یعنے جتنے اسیرون سے سر بہا لیا جائیگا سال آئندہ
شہید ہونگے تب حضرت صلعم نے اپنے سب اصحاب کو طلب کیا اور فرمایا ابھی جبرئیل آئے ہوے ہین اور دربارہ
اسیرون کے تمہین اختیار دیتے ہین کہ خواہ اونکی گردنین مارین خواہ اونسے بہاے سر لیوین تو دریںصورت
شہید ہونگے سال آئندہ تم مین سے بعدد انہین اسیرون کے جتنے فدا لوگے تو لوگون نے کہا بلکہ ہم فدیہ لینا قبول
کرتے ہین کہ اوس سے اعانت اپنی چاہتے ہین اور جو کہ شہید ہونگے ہم مین سے تو داخل ہونگے ہم جنت مین یعنے
فدیہ لینے مین فائدہ دنیوی تو یہ ہے کہ توسع و رفاہ حال حاصل ہوگی اور شہید ہونے مین جزاے اخروی یہ ملیگی
کہ فائز جنت ہونگے پس آن حضرت صلعم نے حسب خواہش اصحاب کے سر بہا لینا اسیرون سے قبول کیا و لیکن
سال آئندہ یعنے جنگ احد مین اصحاب مین سے اوسقدر شہید ہوے جتنے باخذ فدیہ رہا ہوے تھے اور کہا
راویان حدیث نے کہ جب اسیران بدر محبوس ہوے تھے تو اون قیدیون کی حراست پر شقران موے رسول خدا
کے مقرر ہوے و چونکہ مسلمین اونپر کچھ رفق و نرمی کرنے لگے تھے تو اون لوگون کو کچھ بھروسا اپنی زندگی کا ہوا تب

اون قیدیون نے کہا کاش ہم جانے پاتے ابوبکر کے پاس تو اونکو پاس حملہ رحم ہمپر قریش کا ضرور ہوتا کیونکہ اوس سے
برگزیدہ تر نزدیک محمد کے ہم کسیکو نہین جانتے ہین راوی کہتے ہین کہ وہ قیدی ابوبکر کے نزدیک بھیجے گئے اور
ابوبکر اونکے پاس آئے تو اون لوگون نے کہا اے ابوبکر ہم مین باپ بیٹے بھائی چچا اور چچا کی اولاد ہین اور ہمارے
دور والے بھی جنسے اگلی پشتون مین قرابت تھی وہ بھی ہمارے قریب اور قرابتدار ہین تو ہماری سعی مین کلام کر اپنے
صاحب یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ ہمپر احسان کرین اور ہمکو امان دیوین خواہ ہمسے سر بہا لیوین ابوبکر نے کہا
اچھا انشاء اللہ تعالے بہتر خیر مین کوتاہی نکرونگا پھر ابوبکر خدمت مین رسول خدا صلعم کے گئے لوگون نے کہا
ان قیدیون کو پاس حضرت ابن الخطاب کے بھیجو کہ بے شک وہ ایسا ہی شخص ہے کہ ہر آئینہ تم لوگ بھی جانتے ہو پس ہمکو
باور نہین ہے کہ وہ ہمپر فساد کریگا بلکہ تعجب نہین کہ وہ تمسے سد فساد کرے پس بھیجے گئے قیدی نزدیک حضرت عمرؓ کے اور
آئے وہ رضی اللہ عنہ اونکے پاس تب اون قیدیون نے وہی کلام اونسے کیا جو کچھ ابوبکر سے کیا تھا تب حضرت عمر نے
جواب دیا کہ مین کوتاہی نکرونگا شر کرنے سے تمہارے حق مین بعد ازان وہ بھی گئے خدمت مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
تو دیکھا ابوبکر کو اور لوگون کو گرد آنحضرت صلعم کے اور ابوبکر بلاتے ہین نرم دل کرتے ہین حضرت صلعم کو اور اونکا غضب
قیدیون سے دور کرتے ہین اور کہتے ہین یا رسول خدا فدا ہون میرے ماں باپ آپ پر یہ لوگ قریش آپکی
قوم ہین ان مین باپ بیٹے بھائی چچا اور چچازاد ہین اور اونکے دور والے بھی اورون کی نسبت آپ سے قریب ہین
اونپر احسان کیجیے اور انکو امان دیجیے احسان و امان ہوئیگا آپکا آپپر یا فدا لیجیے انسے تا نجات دیوے انکو خدا بطفیل
آپکے آتش جہنم سے پس لیجیے انسے جو کچھ لیجیگا وہ آذوقہ ہوگا واسطے مسلمین کے تو کیا عجب ہے کہ حق تعالی متوجہ کردیوے
انکے دلون کو پھر ازان اوٹھ کھڑے ہوئے ابوبکر اوس جگہ سے اور ایک کنارے ہو رہے اور رسول خدا صلعم خاموش تھے
کچھ جواب ابوبکر کو نہ دیا تھا کہ آئے عمر اور بیٹھے اوس جگہ جہان پہلے ابوبکر بیٹھے تھے پھر عرض کی یا رسول خدا یہ سارے
دشمن خدا ہین کہ تکذیب کی آپکی اور مقاتلہ کیا آپسے اور وطن سے نکالا آپکو قتل کیجیے انکو کہ یہ سب [illegible] کفر اور پیشوایان
ضلالت ہین [illegible] اللہ تعالے انکے ہاتھ سے جانے اسلام کو بیٹا کریگا اور اہل شرک کو خوار کریگا چنانچہ اسپر بھی سکوت کیا رسول خدا
صلعم نے کہ کچھ بھی جواب نہ دیا پھر رجوع کی ابوبکر نے اپنے اول مقام پر اور عرض کی یا رسول اللہ فدا ہون آپپر میرے
ماں باپ [illegible] آپکی قوم ہین اونمین آبا و ابنا و اعمام و بنو اعمام و اخوان ہین اور اونکے دور والے بھی جنسے اگلی قرابت تھی
آپسے [illegible] احسان [illegible] لیجیے [illegible] خدا [illegible] آپکی قوم ہین
آپ اول [illegible] ہین [illegible] چنانچہ
[illegible] خاموش ہو رہے [illegible] ایک کنارے اوٹھ گئے پھر اوٹھے عمر اور
[illegible] یا رسول خدا آپ کیا انتظار کرتے ہین ان لوگون کے

بارہ مین انکو قتل کیجیے کہ حق تعالے بسط دیگا اسلام کو اور خوار کریگا مشرکین کو یہ لوگ دشمن خدا ہین کہ تکذیب کی اپکی
اور سقاتلہ کیا آپ سے اور جلا سے وطن کیا آپ کو یا رسول خدا مومنون کو اونکے مارے جانے سے خوشدل کیجیے اگر
یہ لوگ قادر ہوتے اسطرح جیسے ہمپر تو کبھی نہ کوتاہی و کمی کرتے ہمارے قتل مین پس آن حضرت صلعم نے سکوت کیا اور کچھ
جواب نہ دیا چنانچہ عمر وہان سے اوٹھ گئے اور کنارے جا بیٹھے پھر تیسری بار اعادہ کیا ابوبکر نے اور کلام کرنے لگے
جیساکہ پہلی اور دوسری دفعہ کہا تھا پھر حضرت صلعم نے کچھ جواب نہ دیا اور ابوبکر کنارے ہو رہے پھر اوٹھے عمر تیسری دفعہ
اور کلام کیا مثل اپنے اگلے کلام کے اور حضرت صلعم نے بھی کچھ جواب نہ دیا بعد ازان برخاست کیا رسول خدا صلعم نے اور
داخل ہوئے اپنے مکان مین اوسمین تھوڑی دیر توقف کرکے پھر برآمد ہوئے اور لوگ دربارہ قیدیون کے خوض و غور مین تھے
کوئی تو کہتا تھا بات وہی درست ہے جو ابوبکر نے کہی اور اور لوگ کہتے تھے بات وہی ہے جو عمر کہتے ہین چنانچہ جب
رسول خدا صلعم برآمد ہوئے تو فرمایا تم لوگ کیا کہتے ہو حق مین ان دونون صاحبون کے یعنے ابی بکرؓ و عمرؓ کے ان دونون کو
تو بجاے خود چھوڑو کیونکہ ان دونون کے لیے مثل ہے مثل ابی بکرؓ کی مثل میکائل کی ہے کہ وہ جو نازل ہوا کرتے ہین پیش
تو خوشنودی خدا و آمرزش واسطے بندون کے لیے ہوے آتے ہین اور انبیا مین مثل ابی بکرؓ کی مثل ہے ابراہیم کی
کہ وہ اپنی قوم کے حق مین نہایت نرم دل و شیرین زبان تھے شہد سے زیادہ چنانچہ اونکی قوم نے جب اونکے لیے آگ کو
مشتعل کیا اور اونکو اوسمین ڈالا تو زیادہ اس کلمہ سے اور کچھ نکہا کہ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَفَلَا
تَعْقِلُوْنَ یعنے تف ہے تمپر اور اوسپر جسکو سواے خدا کے تم پوجتے ہو کیا تم بے عقل ہو اور اوس حال مین خدا سے رجوع کی تو بس یہ کہا
کہ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ یعنے جسنے میری پیروی کی وہ مجھی مین سے ہے یعنے وہ میرا ہے اور جسنے
میری نافرمانی کی پس تو آمرزگار اور رحم کرنے والا ہے اور مثل ابی بکرؓ کی مثل عیسیٰ کی ہے کہ وہ اپنی امت کے حق مین
خدا سے کہتا تھا کہ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ یعنے اگر تو ان لوگون کو
عذاب کریگا تو یہ تیرے ہی تو بندے ہین اور اگر انکے لیے آمرزش کریگا تو ہر آئنہ تو بڑا حکیم ہے اور مثل عمرؓ کی ملائک مین ہے مثل
جبرئیل کی کہ وہ نازل ہوتے ہین زمین پر غضب و قہر خدا لیے ہوے اوپر دشمنان خدا کے اور انبیا مین مثل عمرؓ کی
مثل ہے نوح کی کہ وہ نہایت سخت تھے اپنی قوم پر زیادہ پتھر سے جب کہا اونہون نے رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ
مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا یعنے خدایا نچھوڑ روے زمین پر ان کافرون مین سے کسیکو بسنے والا پس نوح نے ایسی بد دعا کی
اوس قوم پر کہ خدا نے ساری زمین کو غرق کر دیا اور مثل عمرؓ کی جیسے مثل موسیٰ کے جب کہا اونہون نے رَبَّنَا اطْمِسْ
عَلٰۤى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْا حَتّٰى یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ یعنے اے پروردگار ہمارے مٹا دال
انکے مالون کو جو باعث انکی سرکشی کا ہے اور سختی ڈال انکے دلون مین اسلیے کہ یہ ایمان نہ لاوینگے جب تک دیکھین سے
عذاب دردناک [illegible] ہر آئنہ تمہارے یہان ناداری و محتاجی ہے پس ہرگز

تب ابوعزہ نے کہا اے محمد مین نے بخوشی اپنے خروج نہین کیا بلکہ بجبر ہمراہ قریش آیا میری بیٹیان ہین اونکا کوئی نہین
مجھپر احسان کیجیے مجکو امان دیجیے فرمایا رسول خدا صلعم نے اے ابوعزہ وہ عہد و میثاق جو تو نے ہم سے کیا تھا کہان
واللہ اب ایسا نہوگا کہ تو مکے مین جاکر اپنے منہ پر ہاتھ پھیر کر لوگون سے یہ بات کہے کہ مین نے محمدؐ کو دوبار فریب دیا
راوی نے کہا کہ فلان فلان روات کثیر نے مجکو خبر دی سعد بن المسیب سے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ہر آئینہ مومن ایک
پتھر سے دوبارہ ہرگز نہین اوٹھاتا یعنے ایک دغاباز سے دو دفعہ دھوکھا نہین کھاتا اے عاصم بن ثابت اسکو
اور قتل کر بس عاصم آگے بڑھا اور قتل کیا اوسکو کہا **راویون** نے کہ حکم کیا رسول خدا صلعم نے کہ غار ہاے عمیق یعنے
گڑہے گہرے کھودے جاوین بعد ازان حکم کیا حضرت صلعم نے کہ سارے مقتول اوس غار مین ڈالے جاوین سوا
امیہ بن خلف کے کہ وہ فربہ اندام تھا بعد قتل اوسی روز پھول گیا تھا جب لوگون نے ارادہ کیا کہ اوسکو غار مین ڈالین
تو گوشت اوسکا ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا اسکو چھوڑ دو یعنے یون ہی پڑا رہنے دو اور دیکھا رسول خدا صلعم
نے کہ مردہ عتبہ کا غار کیطرف کھینچا جاتا ہے اور یہ شخص فربہ تھا اوسکے چہرے پر چیچک کے داغ تھے پس اوسکے بیٹے ابوحذیفہ
کا چہرہ متغیر ہو گیا آنحضرت صلعم نے فرمایا اے ابوحذیفہ یہ حال اپنے باپ کا دیکھکر تجکو بہت ناگوار گذرا اوسنے کہا
واللہ ایسا نہین یارسول اللہ ولیکن مین اپنے باپ مین چونکہ عقل و شرافت دیکھتا تھا تو مجکو امید تھی کہ وہ عقل اوسکو
بطرف اسلام ہدایت کریگی مگر جبکہ عقل نے اوسکو قبول اسلام سے غلطی مین ڈالا یعنے ہرگاہ اوسنے اس امر مین خطا کی
اور مین نے اوسکو ایسی خواری مین دیکھا تو اوسکی خطا نے مجکو غیظ و غصہ مین ڈالا جسکا نتیجہ ایسا کچھ ہوا ابوبکرؓ نے کہا
یارسول اللہ واللہ یہ شخص بڑا حیادار و حلیم تھا بنسبت غیر کے اپنی قوم مین اور کارہ تھا اس امر سے جو اوسکو پیش آیا
ولیکن مرگ سے ناچار ہوا فرمایا رسول خدا صلعم نے شکر خدا کہ اوسنے منہ ابوجہل کا زیر خاک دبایا اور اوسکو بیٹی مین ملایا
اور ہمارے دلون کو چین و آرام دیا پھر جب وہ سب مقتول غار مین باہم اکٹھا ل گئے اور رسول خدا صلعم اونپر گشت
کرتے تھے یعنے گرد اونکے دیکھتے پھرتے تھے اور وہ لوگ خندق مین ڈالے جاتے تھے اور ابوبکرؓ اون مقتولون مین سے
ایک ایک کو بتاتے جاتے تھے کہ یہ فلان وہ فلان ہے اور رسول اللہ حمد و شکر خدا کرتے تھے اور کہتے تھے حمد کرتا ہون اوس
خدا کا جسنے وفا کیا جو مجھسے وعدہ کیا تھا و ہر آئنہ اوسنے مجھسے وعدہ ایک گروہ کا دو گروہ مین سے کیا تھا قولہ تعالیٰ اِذْ یَعِدُکُمُ اللّٰہُ
اِحْدَی الطَّائِفَتَیْنِ اَنَّہَا لَکُمْ یعنے جسوقت خدا نے تمسے دو طائفون مین سے ایک کا وعدہ کیا کہ وہ تمہارے لیے ہے
چنانچہ جب اصحاب کو خبر قافلہ ابی سفیان کی معلوم ہوئی کہ جمعیت قلیل ہے اور مال کثیر تب سبنے ارادہ قافلہ اور
غارت مال کا کیا اوسی اثنا مین ابوجہل قافلہ قریش لیکر واسطے کومک ابی سفیان کے نکلا اوسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ نے ارادہ مقابلہ ابی جہل کا کیا اور فرمایا خدا تعالیٰ نے مجسے وعدہ ایک کا دونون طائفون مین کیا ہے مگر نصرت پانا اوپر
بہتر ہے واسطے دفع شوکت کفار کے پھر سب مجتمع ہو کر ارادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور مقابلہ کیا ابوجہل سے تو تفرقہ او

مارے گئے اور ستر اسیر ہوے واقعہ جنگ بدر مین راوی نے کہا کہ بعد ازان کھڑے ہوے رسول خدا صلعم اہل غار پر
اور اونمین سے ایک ایک کو پکارنے لگے کہ اے عتبہ بن ربیعہ و اے شیبہ بن ربیعہ اور اے امیہ بن خلف اور
اے ابوجہل بن ہشام آیا تمنے دیکھ لیا کہ جو کچھ تمپر وعید کی تھی خدا نے وہ سچ ہوئی اور سر آئنہ ہمنے تو جو کچھ ہم سے خدا نے سچا
وعدہ کیا تھا وہ پورا کیا تم لوگ بری قوم اپنے نبی کے تھے کہ تمنے تو میری تکذیب کی اور لوگون نے میری تصدیق کی
اور تمنے مجھے وطن سے نکالا اور لوگون نے مجھے جگہ دی اور تم لوگون نے مجھسے مقاتلہ کیا اور لوگون نے میری
نصرت کی لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ جنکو ندا دیتے ہین وہ تو مر گئے حضرت صلعم نے فرمایا تحقیق کہ اونکو معلوم ہوا ہے
کہ جو کچھ اونسے خدا نے وعدہ وعید کیا تھا وہ سچ ہوا اور کہا راویون نے کہ جسوقت اوس قوم نے ہزیمت پائی اور
منہ پھیرا تو ہنگام زوال شمس تھا پس حضرت نے بدر مین قیام کیا اور حکم کیا عبد اللہ بن کعب کو کہ مال غنائم کو اپنے
قبضے اور حفاظت مین لے اور اوسکو اوٹھوا اور لدوا لے اور حضرت صلعم نے ایک اور شخص کو اوسکا معین مقرر کیا
پھر حضرت صلعم نے نماز عصر بدر مین پڑھی بعد ازان اوسوقت وہان سے روانہ ہوے اور اثیل مین پہونچے اثیل
ایک وادی ہے طول اوسکا تین میل اور درمیان اثیل اور بدر کے دو میل کا فاصلہ ہے پس گویا کہ حضرت صلعم بدر سے
چار میل پر جا کر قبل غروب آفتاب ٹھہرے اور وہان اوترے اور شب باش ہوے اور حضرت کے اصحاب کو خستگی تھی
مگر بہت خستگی نہ تھی اور فرمایا حضرت صلعم نے اپنے اصحاب سے کہ کون شخص آج کی شب ہماری حفاظت یعنے شب نگہبانی
کریگا پس سب تو خاموش رہے مگر ایک شخص کھڑا ہوا حضرت نے فرمایا تو کون ہے یعنے تیرا کیا نام ہے اوسنے کہا ذکوان
بن عبد قیس فرمایا تو بیٹھ جا پھر اعادہ کیا حضرت نے اپنے کلام کو یعنے کون نگہبانی شب کریگا پھر وہی شخص کھڑا ہوا
فرمایا تو کون ہے اوسنے کہا ابن عبد قیس حضرت نے فرمایا تو بیٹھ پھر تھوڑی دیر ٹھہر کر ایک اور شخص کھڑا ہوا فرمایا
تو کون ہے اوسنے کہا ابو سبع پھر ایک ساعت کے بعد حضرت نے فرمایا تم تینون آدمی کھڑے ہو جاؤ تب تنہا ذکوان
بن عبد قیس کھڑا ہوا حضرت صلعم نے فرمایا تیرے دونون ہمراہی کہان ہین جو دو مرتبہ اور تیسری بار کھڑے ہوے تھے
اوسنے کہا یا رسول اللہ مین ہی رات کی نگہبانی قبول کی تھی حضرت صلعم نے فرمایا خدا تیری نگہبانی کرے پس اوس رات
اوسی شخص نے نگہبانی کی مسلمین کی یہان تک کہ جب آخر شب ہوئی تو کوچ ہوا اور راوی نے کہا بعض کا یہ بھی
قول ہے کہ جب حضرت صلعم نے نماز عصر ادا کی تھی اثیل مین تو جسوقت ایک رکعت حضرت نے پڑھی تبسم کیا اور
بعد فراغ سلام کے لوگون نے سبب تبسم سے سوال کیا فرمایا ابھی میرے پاس میکائل آئے تھے اونکے شانون پر گرد تھی
اونہون نے تبسم کیا اور کہا کہ مین تلاش و گرد آوری قوم مین مصروف تھا اور کہا راوی نے کہ جسوقت قتال اہل بدر سے
فراغ ہوئی تو جبرئیل خدمت رسول خدا صلعم مین آئے اس حال سے کہ اسپ مادہ پر چڑھے [illegible] تھے
اور وہ مادیان گرد و غبار آلودہ تھی اور کہا اے محمد حق تعالے نے مجھے آپ پاس بھیجا تھا اور حکم کیا تھا کہ نہ جدا [illegible] آپ سے

آپ سے جدا ہون آیا آپ راضی ہوئے فرمایا ہان مین راضی ہون اور جب قیدی سامنے حضرت صلعم کے بمقام
عرق الظبیہ پیش کیے گئے تو حضرت صلعم نے عاصم بن ثابت بن ابی اقلح کو حکم کیا کہ قتل کر عقبہ بن ابی معیط کو جنہین
جسکو اسیر کیا تھا عبداللہ بن سلمۃ العجلانی نے پس عقبہ کہنے لگا واویلا اے گروہ قریش ان لوگون مین سے جو یہان
موجود ہین مین کس بات پر مارا جاتا ہون حضرت صلعم نے جواب دیا اسواسطے تو قتل کیا جاتا ہے کہ تو عداوت رکھتا ہے
خدا اور رسول سے اوسنے کہا اے محمد آپکا احسان بہت بڑا ہے میری قوم مین سے جو کچھ کیساتھ کیا جاوے وہی
میرا بھی حال کیجیے اگر اونکو قتل کیجیے تو مجھے بھی قتل کیجیے اور اگر اونپر احسان کیجیے تو مجھپر بھی احسان کیجیے اور اونسے
سرپہا لیجیے تو مین بھی ایک اونہین سے ہون اے محمد میرے لڑکون کا کفیل کون ہوگا فرمایا آتش جہنم پھر فرمایا ای عاصم
اسکو قتل کر پس آگے بڑھا عاصم اور اوسکو قتل کیا پھر رسول خدا صلعم نے اوس مقتول کیطرف خطاب کرکے فرمایا کہ واللہ
تو برا بد ذات آدمی تھا مین نہین جانتا ہون کسی کافر کو کہ ایسا منکر خدا اور رسول و منکر کتاب خدا اور ایسا موذی نبی اللہ کا ہو
پس مین شکر کرتا ہون اوس خدا کا جسنے تجھکو قتل کیا اور میری آنکھون کو ٹھنڈا کیا تیرے قتل سے اور جب لوگ فروکش
ہوئے بمقام سیر شعب جو حد صفرا مین واقع ہے تو رسول خدا صلعم نے اوس مقام مین تقسیم غنائم کی درمیان اپنے
اصحاب کے راوی نے کہا کہ مجھے خبر دی رواۃ کثیرہ نے کہ جب زید بن حارثہ و عبداللہ بن رواحہ اثیل سے چلکر
خدمت مین رسول خدا صلعم کی حاضر ہوے وہ روز یکشنبہ تھا کہ وقت ضحی یعنی پہر دن چڑھے پہونچے تھے اور یہ دونون
اپنی گروہ مین سے آئے تھے اور جدا ہوا عبداللہ زید سے بمقام عقیق اور عبداللہ نے اپنے شتر پر چڑھے ہوئے
ندا کرنی شروع کی کہ اے گروہ انصار خوش ہو سلامتی پر رسول خدا صلعم کی اور قتل مشرکین اور اونکے اسیر ہونے پر
کہ مارے گئے دونون بیٹے ربیعہ اور دونون بیٹے حجاج کے اور مارا گیا ابوجہل اور قتل ہوئے زمعہ بن الاسود و امیہ
بن خلف اور منجملہ اسیرون کے سہیل بن عمرو جسکا لقب ذوالانیاب تھا قید ہوا اور وجہ لقب یہ ہے کہ اوسکے دندان پیشین
دراز تھے مثل درندون کے اور وہ زبان دراز دریدہ دہن بھی تھا عاصم بن عدی نے کہا کہ مین نے عبداللہ کے پاس
جاکر بطریق سرگوشی کے کہا کہ اے ابن رواحہ جو تو کہتا ہے کیا یہ سچ ہے اوسنے کہا ہان واللہ سچ ہے اور کل صبح کو
انشاءاللہ تعالے رسول خدا صلعم تشریف لاوینگے اور اونکے ساتھ قیدی بھی بندھے ہوئے ہونگے بعد ازان عبداللہ بن
بمقام عالیہ انصار کے مکانات پر گیا اور عالیہ وہ مقام ہے جہان عمرو بن عوف و خطمہ و وائل نے اپنے منازل بنائے تھے
پس اوسنے اونکے گھر گھر بشارت دی اور اطفال شور مچا کر کہتے تھے کہ ابوجہل فاسق مارا گیا یہان تک کہ وہ لڑکے غل کرتے ہوئے
بنی امیہ بن زید تک گئے پھر زید بن حارثہ نے بھی بسواری قصوی ناقۂ نبی صلعم کے پہونچکر اہل شہر کو بشارت دینی شروع کی
پس جب زید مقام مصلے پر پہونچا تو اپنے شتر پر سے چلا کر کہا کہ ہر آئنہ عتبہ و شیبہ دونون بیٹے ربیعہ اور دونون بیٹے
حجاج کے اور ابوجہل و ابو البختری و زمعہ بن الاسود و امیہ بن خلف یہ سب مارے گئے اور بہت اسیر ہوئے اونہین

سہیل بن عمرو جسکا لقب ذوالانیاب تھا اسیر ہوا پس لوگون نے نسبت زید کے تکذیب کرنی شروع کی اور کہنے لگے
کہ زید جو خبر عجیب لایا ہے وہ رخنہ اندازی اور فوج بہکانے کی باتین ہین یہانتک کہ لوگون کو اس بات سے اندیشہ مین ڈالا
کہ وہ خوف کرنے لگے اور آنا زید کا اوسوقت ہوا تھا جب رقیہ بنت رسول اللہ کو لوگ بقیع مین دفن کر چکے تھے تب
منافقین مین سے ایک شخص نے اسامہ بن زید سے کہا کہ صاحب تمہارا یعنے محمدؐ اور اصحاب اوسکے سب قتل ہوے
اور اونہین منافقین مین سے ایک اور شخص نے ابولبابہ بن عبد المنذر سے کہا کہ تمہارے لوگ ایسے متفرق اور پریشان
ہوگئے کہ پھر کبھی جمع نہین ہوسکتے و تحقیق کہ مارا گیا محمدؐ مع اصحاب اپنے اور دلیل قتل ہونے محمدؐ کی یہ ہے کہ یہ ناقہ اونکا ہے
ہم اسکو پہچانتے ہین اور یہ زید نہین جانتا ہے کہ وہ کیا کہتا ہے یعنے مخبوط الحواس ہے یا یہ کہ نہین معلوم کیا کہتا ہے
رعب سے یعنے خوف زدہ آیا ہے اور آیا ہے ڈرانے والا ابولبابہ نے کہا تیری بات کو خدا اچھو بٹھا کریگا اور یہود کہتے تھے
کہ زید باتین بنا کر لایا ہے اسامہ بن زید نے کہا کہ مین اپنے باپ کے پاس خلوت مین گیا اور مین نے کہا اے ابا
جو آپ کہتے ہین کیا یہ سچ ہے اونہون نے کہا بیٹا واللہ یہ سچ ہے تب میرے دل کو قوت حاصل ہوئی اور مین اپنے
دل مین قوی ہوکر اوس منافق کے پاس گیا اور کہا تو بدخبری رسول خدا صلعم سے مسلمین کو لرزان و ترسان کرنیوالا ہے
تحقیق کہ وہ تیرے سامنے آتے ہین اور جب آوینگے تو بے شک تیری گردن مارینگے اوسنے کہا اے ابو محمد مین یہ بات
نہین کہتا ہون مگر مین نے لوگون سے سنی ہے کہ وہ لوگ ایسا کچھ کہتے ہین بعد ازان قیدی آپہونچے اور اونپر شقران
غلام رسول خدا کے نگہبان تھے اور وہ قیدی جو شمار کیے گئے تھے اونچاس ۴۹ نفر تھے در اصل ستر قیدی تھے و اسیر اجتماع ہے
جسمین کچھ شک نہین اور لوگ حضرت صلعم سے ملاقات کو آئے روحا مین مبارکبادی دیتے ہوے ساتھ فتح خدا کے
پھر اسطرح ملاقات کی ان حضرت سے اشراف قبیلہ خزرج نے تب کہا سلمہ بن سلامہ بن وقش نے وہ کیا ہے جسکی
مبارکبادی تم ہمکو دیتے ہو واللہ ہمنے جو قتل کیا تو بڈھون کل سرون کو جنکے سر کے بال کہنگی سال سے گر گئے تھے
پس یہ سنکر رسول خدا صلعم نے تبسم کیا اور فرمایا اے میرے برادر زادے وہ لوگ ایسے گروہ تھے کہ اگر تو اونکو
دیکھتا تو اونسے ہیبت کرتا اور اگر وہ تجکو حکم کرتے تو اونکی تو اطاعت کرتا اور اگر تو اونکے کردار شایستہ کو ساتھ اپنے
کردار کے دیکھتا تو حقیر جانتا تو اپنے کردار کو مگر باوجود اسکے یہ لوگ بد تھے حق مین اپنے نبی کے سلمہ نے کہا مین
پناہ مانگتا ہون ساتھ خدا کے غضب خدا و غضب رسول خدا سے بے شک یا رسول اللہ آپ ہمیشہ مجھسے درگذر کرتے
آئے ہین جبسے ہمنے روحا مین ابتدا سے سکونت کی ہے پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ مگر وہ بات جو کہ تو نے
اعرابی سے کہی تھی کہ تو واقع ہوا اپنے ناقہ پر یعنے جماع کیا کہ وہ ناقہ تجسے حاملہ ہوئی ہے یہ کلمہ فحش زبان پر تو لایا اور
تو نے وہ بات کہی جسکی تجھے خبر نہین ولیکن جو کہ تو نے دربارہ اس قوم کے کہا کہ نہین قتل کیا ہمنے مگر بڈھون کو
پس بے شک تو نے قصد کیا کہ اس نعمت کا انعام خدا سے انکار کرے بعد ازان رسول خدا صلعم نے اونکی معذرت کو

قبول کیا کہ وہ محتاج ترین اصحاب میں سے تھا اور کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو رواۃ کثیرہ نے زہری سے کہ [illegible]
سوے فروہ بن عمرو نے آن حضرت صلعم سے آکر ملاقات کی اور اوسکے ساتھ ایک مشک مین حیس تھا یعنی خرما بریان
بروغن و پنیر دہ ہاست تو فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ابو ہند ایک مرد انصار مین سے ہے اوسکو نکاح دو اور اوس سے
نکاح لو یعنی مناکحت فیما بین قبول کرو اور کہا راوی نے خبر دی مجکو فلان فلان رواۃ نے کہ عبد اللہ بن ابی سفیان
اوسنے کہا اور ملاقات کو آیا اسید بن حضیر اور کہا یا رسول اللہ حمد ہے اوس خدا کی جسنے ظفریاب کیا آپکو اور ٹھنڈا کیا
آپکی آنکھون کو واللہ یا رسول اللہ تخلف میرا بدر سے اس ظنہ پہ تھا کہ آپ بمقابلہ عدو جاتے ہین بلکہ میرے خیال مین
یہ تھا کہ جدہر آپ جاتے ہین وہ عیر یعنی قافلہ ہے اور اگر مجکو ظن اس بات کا ہوتا کہ آپ واسطے مقابلہ دشمن کی جاتے ہین
تو ہرگز مین پیچھے نہ رہتا پس آن حضرت صلعم نے فرمایا تو سچ کہتا ہے اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی فلان
و فلان راویان بسیار نے حبیب بن عبد الرحمان سے اوسنے کہا جب عبد اللہ بن انیس تربان مین حضرت صلعم
کی ملاقات کو آیا تو کہا یا رسول اللہ مین حمد خدا کرتا ہون آپکی سلامتی پر اور آپکی ظفریابی پر یا رسول اللہ مین [illegible]
چاہتا تھا حالت تپ مین پس اوسنے مجھے مفارقت نکی تھی کل تک کہ مین آپکے پاس حاضر ہوتا حضرت صلعم نے
فرمایا خدا تجکو اجر عطا کرے اور کہا راوی نے کہ سہیل بن عمرو جب تھا شنوکہ مین اور شنوکہ فیما بین سقیا و ملل کے
واقع ہے تو تھا سہیل ساتھ مالک بن دخشم کے تب سہیل نے کہا مجھے جانے دے ضرور کو جانے دے تب مالک بھی اوسکے
ہمراہ کھڑا ہوا سہیل نے کہا مجھے شرم آتی ہے تو ٹھہر جا تب اوسنے توقف کیا اور سہیل اوسکے ساتھ سے اپنا ہاتھ چھڑا کر
سامنے چلا جب چلا گیا اور دیر ہوئی تو مالک آگے بڑھا اور لوگون مین شور و غوغا کیا تو لوگ اوسکی تلاش مین نکلے
اور رسول خدا صلعم بھی ایک طرف اوسکی تلاش مین چلے اور حکم دیا کہ جو شخص اوسکو گرفتار کرے وہی اوسکو قتل کرے
پس اتفاقاً خاص رسول اللہ صلعم نے اوسکو درمیان مقام سمرات کے پالیا تب حکم کیا کہ اوسکے دونون ہاتھ اوسکی
گردن سے باندھے گئے اور اوسکو اپنے ناقہ کے ساتھ لے لیا پس تھوڑی دور چلے تھے کہ مدینہ مین پہونچے اور
اسامہ بن زید ملاقات کو آئے راوی کہتا ہے کہ مجھے خبر دی راویان بسیار نے جابر بن عبد اللہ سے کہ جب
اسامہ بن زید واسطے ملاقات رسول خدا صلعم کے حاضر ہوے اوسوقت حضرت صلعم قصوی اپنے ناقہ راحلہ پر
سوار تھے تو اسامہ کو اپنے آگے بٹھا لیا اور سہیل کے ہاتھ اوسکی گردن مین بندھے تھے پھر جب اسامہ نے سہیل کیطرف
دیکھا تو عرض کی یا رسول اللہ یہ ابو یزید ہے فرمایا ہان یہ وہی ہے جو مکہ مین روٹیان بانٹتا تھا اور کہا راوی نے
کہ خبر دی مجکو محمد نے اوسکو عبد الوہاب نے اوسنے کہا جسنے حدیث بیان کی واقدی سے اوسنے کہا مجھے عبد الرحمان
بن عبد العزیز نے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے اوسنے یحیی بن عبد الرحمان بن سعد بن زرارہ سے اوسنے کہا داخل ہوے
رسول خدا صلعم مدینہ مین اور جسوقت کہ لائے گئے قیدی تو سودہ بنت زمعہ آل عفرا کے یہان ماتم داری مین عوف و معوذ

کے تھین اور یہ واقعہ قبل واجب ہونے حجاب کے تھا سودہ نے کہا جب ہم لوگ ماتم خانہ سے اپنے اپنے گھر کو آئی
تو ہملوگون نے سنا کہ قیدی لوگ آئے ہین تب مین نکلی اپنے گھر کے ایک طرف کو تو اوسی جا پر رسول خدا صلعم بھی
آپہونچے تھے اور یکایک یہ دیکھا کہ ابو یزید کے ہاتھ بندھے ہوے گردن مین اوس گھر کے کنارے سے آگیا ہے واللہ
جسوقت مین نے اوسکے ہاتھ بندھے ہوے گردن مین دیکھا نہین قدرت رکھتی تھی یہ کہتی اے ابو یزید تمنے آپ اپنے
ہاتھ بندھائے کیون اچھی موت نہ مرے یعنے لڑکر کیون نہ مر گئے کہ اکرام ہوتا پس واللہ مجھے خوف مین نہین ڈالا
مگر صدا اے رسول خدا صلعم نے جانب اوس بیت سے کہ اے سودہ علی اللہ وعلی رسول اللہ یعنے تو آمادہ حرب کرتی ہے
خدا اور رسول خدا پر مین نے کہا یا نبی اللہ قسم ہے اوسکی جسنے آپکو بحق مبعوث کیا اگر مجکو قدرت حاصل ہوتی جسوقت
کہ مین نے ابو یزید کو ہاتھ بندھے ہوے گردن مین دیکھا تھا تو وہی کہتی جو مین نے ابھی کہا **واقدی** نے کہا
مجھسے حدیث بیان کی خالد بن الیاس نے اوسنے کہا مجھسے ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی جہم نے اوسنے کہا کہ خالد بن ہشام
بن المغیرہ وامیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ یہ دونون منزل ام سلمہ مین آئے اور ام سلمہ بیچ مناحۃ آل عفرا کے تھین یعنے
ماتم داری مین عوف ومعوذ کے اوسوقت کسی نے اون ماتم دارون سے کہا کہ قیدی لائے گئے پس نکلین ام سلمہ اور گئین
قیدیون کے پاس مگر اونسے کچھ کلام نہین کیا یہانتک کہ وہان سے پھرین تلاش کرتی ہوئی رسول خدا صلعم کو کہ وہ
اوسوقت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان مین تھے پس ام سلمہؓ نے کہا یا رسول اللہ میرے عم زادے جو [illegible]
چاہتے ہین داخل ہونا اپنا میرے پاس اسلیے کہ مین اونکی مہمانی کرون اور اونکی تیمارداری و سربراہی کرون اور
پریشانیون سے اونکی خاطر جمع کرون وحالانکہ مین نہین چاہتی کہ ایسا کرون یہانتک کہ آپ سے اجازت حاصل کرون
تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ ان سب باتون مین کوئی امر مجکو ناگوار نہین ہے ان امور سے جو تجھے منظور ہو وہ کر
واقدی نے کہا مجھسے محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اوسنے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے استوصوا بالاسری خیرا
یعنے قبول وصیت کرو اسیرون کے لیے امور خیر مین تب ابو العاص بن الربیع نے کہا کہ مین چند آدمیون کے ساتھ تھا
اور وہ انصار مین سے تھے حق تعالے اونکو جزاے خیر عطا کرے کہ جب ہمارے تئین وقت طعام شام آتا تھا
یا وقت طعام چاشت ہوتا تھا یعنے جب ہمارے شام کے کھانے کا وقت یا صبح کے کھانے کا وقت آتا تھا تو وہ
لوگ مجھے تو روٹیان کھلاتے تھے اور وہ سب آپ تمر کھاتے تھے کیونکہ اونکے ساتھ روٹی کم تھی اور تمر اونکی زاد راہ تھے
یہانتک کہ اونمین اگر کسی کے ہاتھ مین کوئی روٹی کا ٹکڑا بطریق حصہ جاتا تھا تو وہ بھی مجھی کو دیدیتا تھا اور اسیطرح
ولید بن الولید بن المغیرہ نے بھی مثل اوسکے بیان کیا اور مزید برآن یہ بھی کہا کہ وہ ہمین اپنے اوپر لادے چلتے تھے
راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اوسکو عبد الوہاب نے اوسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد نے اوس سے
واقدی نے اوس سے محمد بن عبد اللہ نے زہری سے کہ لائے گئے تھے قیدی ایک روز پیش از تشریف بری نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور بعضے کہتے ہین کہ قیدی اوسی روز آخر وقت آئے تھے جس روز اول وقت رسول خدا صلعم داخل ہوے تھے
یعنے جس روز پہلے آن حضرت صلعم پہونچے اوسیدن آخر روز قیدی آئے اور راوی کہتے ہین کہ جب قریش
بدر کی طرف متوجہ و عازم ہوے تو کچھ لوگ جو اونسے پیچھے رہ گئے اونمین چند جوان افسانہ خوان تھے شہہا نام مین
بمقام ذی طوی داستان گوئی کرتے تھے چنانچہ جب رات ہوتی تھی تب وہ سب آپسمین اشعار پڑھتے تھے اور
باتین کیا کرتے تھے اسی عرصہ مین اون لوگون نے اپنے قریب ایک آواز سنی کہ کوئی شخص باواز بلند اشعار مین
گاتا ہے اور وہ دکھلائی نہین دیتا ہے مضمون اشعار کا یہ ہے کہ حنیفیون یعنے مسلمانون نے بدر مین وہ مصیبتین
ڈالین اور دکھلائین کہ اوس سے ارکان و ایوان کسرے و قیصر قریب ہین کہ زلزلہ مین آوین فریاد مین آئے
اوس سے سخت جبال اور زاری کرتے ہین قبائل مابین وتیر اور خیبر کے اور خشبان دونون پہاڑ مکے کے شور کرتے ہین
اور زنان حرہ بیوہ سر برہنہ ہو کر چھاتی پیٹتی ہین حسرت سے راوی کہتا ہے کہ ان اشعار کو میرے سامنے
عبد اللہ بن ابی عبیدہ ابن محمد بن عمار بن یاسر نے پڑھا پس اون جوانون نے جب آواز سنی اور کسیکو نہ دیکھا تو وہا نسے
اوسکی تلاش مین نکلے جب کسیکو نہ دیکھا تو پھر آگے چلے گھبرائے ہوے یہانتک کہ مقام حجر کے مقابل ہوے
وہان چند مشائخ کو پایا کہ اونمین سے چند بزرگ سمار تھے یعنے افسانہ خوان تب ان لوگون نے اونکو اوس خبر سے
مطلع کیا اونہون نے انسے کہا جو کچھ تم کہتے ہو حق ہے کہ بتحقیق محمد اور اصحاب اوسکے موسوم بحنیفیہ ہین اور
وہ لوگ اوس روز تک اسم حنیفیہ نہین جانتے تھے پس اون جوانون مین جو ذی طوی مین تھے کوئی ایسا
باقی نرہا جو یہ بات سنکر مبتلاے شدت تپ نہوا ہو چنانچہ وہ لوگ وہان دو تین رات مقیم رہے تھے کہ حیسمان
بن حابس الخزاعی خبر اہل بدر اور اونکے مقتولین کی وہان لائے اور اون لوگون کو ماجراے قتل عتبہ و شیبہ پسران
ربیعہ سے اور قتل پسران حجاج و ابی البختری و زمعہ پسر اسود کی خبر دینے لگے راوی نے کہا کہ صفوان بن امیہ
بمقام حجر بیٹھا کہتا تھا کہ یہ شخص یعنے حیسمان جو کلام کرتا ہے نہین جانتا ہے یعنے مخبوط ہے بھلا اوس سے
میرا حال تو پوچھو تب لوگون نے کہا اے حیسمان تجکو کچھ صفوان کا حال معلوم ہے اونے کہا ہان یہ شخص مقام حجر مین
ہے اور مین نے اوسکے باپ و بھائی کو بدر مین مقتول دیکھا تھا اور یہ دیکھا تھا کہ سہیل بن عمرو اور نضر بن الحارث
اسیر ہوے لوگون نے کہا یہ کیونکر تجکو معلوم ہوا کہ وہ دونون اسیر ہین اوسنے کہا مین نے اون دونون کو رسیون مین
بندھا ہوا دیکھا ہے اور راوی نے کہا کہ جب نجاشی کو مکے مین خبر مقتل قریش اور بشارت فتح پہونچی کہ حق تعالے
نے اپنے نبی کو مظفر و منصور کیا تو نجاشی دو سفید کپڑے پہنے ہوے اپنے گھر سے نکلا اور زمین پر بیٹھ گیا
بعد اوسکے جعفر بن ابی طالب اور اوسکے اصحاب کو بلوایا اور کہا تم مین سے کون جانتا ہے کہ بدر کدھر ہے اون لوگون نے
اوسکو اوس طرف کا نشان بتلایا تب نجاشی نے کہا مین بھی اوس سمت کو پہچانتا ہون اکثر مین نے اوسکے حوالی مین

پہنچا چاہی ہین کہ وہ بعضی شہر کی ترائی مین سے ہے لیکن مین نے چاہا کہ تمسے تثبت و تحقق ہم پہونچاؤن تحقیق کہ حق تعالی
نے اپنے رسول کو نصرت دی ہے بدر مین پس مین حمد خدا کرتا ہون اس بات پر تب سپاہیان ہمراہی نے کہا خدا اصلاح کرے
بادشاہ کی یعنے آپ کی خیر ہو ہر آیئنہ یہ امر عجیب ہے تونے کبھی ایسا نہین کیا کہ دو کپڑے پہنکر زمین پر بیٹھا ہو اوسنے کہا مین
اوس قوم مین سے ہون کہ جب اونکے لیے حق تعالے کوئی نعمت مہیا کرتا ہے تو وہ تواضع و فروتنی زیادہ کرتے ہین و بنا بر
بعض قول کے اوسنے یہ کہا کہ جب عیسی بن مریم علیہ السلام کو کوئی نعمت حاصل ہوتی تھی تو وہ تواضع زیادہ کرتے تھے
اور جب قریش نے مکہ مین مراجعت کی تو ابوسفیان بن حرب اونمین کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اے گروہ قریش تم اپنے
مقتولون کے لیے بکا نکرو اور نہ کوئی زن نوحہ خوان اونپر نوحہ خوانی کرے اور نہ کوئی شاعر اونپر مرثیہ پڑھے کہ ظاہر کرینیا
جزع و فزع کو پس ہر آیئنہ تم جسوقت اونپر نوحہ کروگے اور اشعار پڑھکر روؤگے تو یہ بات تمہارے غیظ و غضب کو زائل کردیگی
پس مین عداوت محمد اور عناد اوسکے اصحاب سے یہ کلام تمہارے ساتھ کرتا ہون و علاوہ اگر محمد اور اوسکے اصحاب کو خبر
تمہارے نوحہ و بکا کی پہونچیگی تو وہ لوگ شماتت کرینگے پس طعنہ زنی اونکی بہت بڑی مصیبت ہوگی اور کیا عجب ہے تم بدلہ خون کا
لوگے پس سر کا تیل اور شانہ اور صحبت نسوان مجھپر حرام ہے جب تک کہ پھر محمد سے جنگ کرون پس خاموش رہے قریش
ایک مہینا کہ نہ بکا کیا کسی شاعر نے اور نہ نوحہ کیا اونپر کسی زن نوحہ خوان نے چنانچہ جب قافلہ قیدیون کا مدینہ مین پہونچا
تو خدا نے اس ذلت سے گردنین مشرکین و منافقین اور یہود کی جھکا دین اور کوئی یہود و منافق مدینہ مین ایسا باقی نرہا
جسکی گردن واقعہ بدر سے نہ جھکی ہو اور کہا عبد اللہ بن نبتل نے کاش ہم بھی نکلے ہوتے رسول خدا صلعم کے ساتھ تو مال
غنیمت پاتے اور صباح واقعہ بدر سے یعنے بعد اس واقعہ کے حق تعالی نے فرق کردیا درمیان کفر و اسلام کے کہ لوگون کو
دونون امر مین تمیز حاصل ہوئی اور اسی درمیان مین یہود کہتے تھے کہ یہ وہ شخص ہے یعنے آن حضرت صلعم کہ ہم اوسکے
منصف بعون اللہ پاتے ہین آج سے جو علم اوسکا اوٹھیگا وہ غالب ہوگا اور کعب بن اشرف نے کہا آج سے زیر زمین ہونا
بہتر ہے رہنے بالائے زمین سے یعنے اس زندگی سے مرنا بہتر ہے کیونکہ یہ قریش جو بزرگترین خلائق اور سرداران
مردم اور شاہان عرب اور صاحبان حرم اور اہل امن و امان تھے کہ مبتلاے مصائب ہوے و بعد ازان کعب مکے کو چلا گیا
اور ابی وداعہ بن ضبیرہ کے یہان اوترا اور وہان سے اشعار ہجو مسلمین کے اور مرثیے مقتولان قریش کے جو بدر مین [illegible]
بھیجنا شروع کیا چنانچہ یہ ابیات بھیجے جسکا مضمون یہ ہے چکی بدر کی واسطے ہلاک کرنے اہل بدر کے چلی اور بہی ایسے
مثل بدر کے شور و شیون و اشکباری ہے کہ سرداران مردم اگر قتل کیے گئے حوالی بدر تو عجیب نہین کیونکہ اکثر بادشاہ
جنگ مین مارے جاتے ہین اور لوگ کہتے ہین کہ ہم ذلیل ہوے باعث غضب اونکی یعنے شماتت مسلمین سے کہ ہر آیئنہ کعب بن
اشرف جزع کرتا ہے لوگ سچ کہتے ہین مگر کاشکے زمین جسوقت وہ لوگ مارے گئے تھے تو اپنے اہل کو لیکے کل اہل زمین کو
خسف کرڈالتی اور ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتی مجھے خبر ہوئی ہے کہ حارث بن ہشام لوگون مین معروف با مور خیر ہے [illegible]

جمع کرتا ہے تاکہ زیارت و ملاقات کرے جمعیت کو ہمراہ لیکے یثرب والون سے اور سعی ہنین کرتا ہے او یہ دستور قدیم کی
مگر شہا دیہر **واقدی** نے کہا کہ ان ابیات کو عبداللہ بن جعفر و محمد بن صالح و ابن ابی الزناد نے میرے پاس لکھ بھیجا تھا
کہا رواۃ نے کہ بعد پہونچنے ان ابیات کے رسول اللہ صلعم نے بلایا حسان بن ثابت کو جو بڑے شاعر تھے اور اوسکو
ابیات کعب اور اوسکے مقام سے خبر دی کہ وہ ابی وداعہ کے یہان مکے مین مقیم ہے پس حسان نے ہجو اوسکی اور اونکی
جو اوسکے پاس تھی کرنی شروع کی یہان تک کہ کعب مدینے کو پھر آیا اور جب کہ اوسنے اون ابیات کو مکے سے بھیجا تھا
تو اوسکو لوگون نے اوس سے لیکر بطریق مرثیہ خوانی پڑھتی تھی اور چھوکرون اور چھوکریون مین سے جو اون لوگون کے
پاس آئے اون ابیات کو مکے مین پڑھتے تھے بعد ازان لوگون نے اوسکا مرثیہ کیا پس قریش نے اپنے مقتولون پر
ایک مہینے نوحہ خوانی کی اور کوئی گھر مکے مین ایسا باقی نہین رہا جسمین ماتم برپا نہوا ہو اور عورتون نے اپنے سرون کے
بال نوچ ڈالے اور ایسا ہوا کہ مقتولین قریش مین سے کسیکا ناقہ یا گھوڑا لایا جاتا تھا اور عزاداروں کے سامنے کھڑا کیا جاتا تھا
تو لوگ اوسکے گرد نوحہ خوانی کرتے تھے۔ اور حال عورتون کا یہ ہوا کہ کوچون مین اور تنگ گلیون مین نکل پڑین تو پردے
ڈال دیے اور راستے بند کر دیے اور وہان نوحہ کرتی پھرتی تھین اور خواب عاتکہ و جہیم بن صلب کی تصدیق کرتی تھین
اور یہ ہوا کہ اسود بن عبدالمطلب کی آنکھین اپنے بیٹون کے مارے جانے سے جاتی رہی تھین اور سخت اندوہ و قلق مین تھا
اور چاہتا تھا کہ اپنے بیٹون پر روے مگر قریش اوسکو رونے سے منع کرتے تھے تب اسود ایکدن درمیان مین اپنے
غلام سے کہا کرتا تھا کہ شیشہ شراب میری ہمراہ لے اور مجھے لیچل اوس درہ اور راہ پر جہان ابو حکیمہ یعنے اوسکا بیٹا گیا تھا
پس وہ غلام اوسکو اوس رستے پر نزدیک اوس درہ کے لاتا تھا اور وہ وہان بیٹھتا تھا اور غلام اوسکو شراب پلاتا تھا یہانتک
کہ نشے مین آکر ابی حکیمہ اور اوسکے بھائیون پر روتا تھا بعد ازان اپنے سر پر خاک اوڑاتا تھا اور کہتا تھا اپنے غلام سے
مخفی رکھ میرے حال کو تا قریش معلوم نکرین کیونکہ ہر آئینہ مین دیکھتا ہون قریش کو نہین کہ وہ اپنے مقتولون پر رونے کو
جمع نہین ہوتے **واقدی** نے کہا مجھسے **روایت** کی مصعب بن ثابت نے عیسیٰ بن معمر سے اوسنے عبداللہ
بن زبیر سے اوسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اونہون نے کہا کہ جب قریش بعد قتل ہونے اہل بدر کے مکے کو پھرے تو کہتے تھے
کہ اپنے مقتولون پر ہرگز نا رو کہ یہ خبر محمدؐ اور اونکے اصحاب کو پہونچے گی تو وہ تمکو شماتت کرینگے اور اون اسیرون کی پاس
جو تم مین سے محبوس ہین کسی کو دیہان نہ بھیجو کہ وہ قوم تمسے حصول مطالب نیکر آگاہ ہو کہ باز رہو نگا سمجھ اور کہا رضی اللہ عنہا نے
کہ اسود بن مطلب اپنے تین بیٹون کے غم و الم مین مبتلا ہوا ایک زمعہ دوسرا عقیل تیسرا حارث بن زمعہ پس وہ چاہتا تھا
کہ ان قتلا پر بکا کرے اسی خیال مین وہ تھا کہ یکایک رات کو اوسنے آواز ایک عورت نوحہ کرنے والی کی سنی چونکہ
اوسکی آنکھین جاتی رہی تھین تو اپنے غلام سے کہا آیا قریش اپنے مقتولون پر بکا کرتے ہین کاش کہ مین بھی ابی حکیمہ
یعنے زمعہ پر بکا کرون کہ سر کو برہنہ سینہ و جگر میرا جل گیا ہے تب غلام دریافت کے لیے گیا اور پھر آکر جواب دیا کہ ایک عورت

جو روتی ہے اسواسطے کہ اوسکا شتر گم ہوگیا ہے پس اوسوقت اسود اشعار پڑھنے لگا جسکا مضمون یہ ہے کہ وہ عورت
روتی ہے اسلیے کہ اوسکا شتر گم ہوگیا ہے اور بیداری رات کی اوسکے تئین سونے سے منع کرتی ہے پس بکا نکر شتر پر
ولیکن بکا کر واقعہ بدر پر جسنے بڑی کلی والون کو خوار کیا اگر بکا کرتی ہے تو بکا کر عقیل پر اور بکا کر حارث پر جو شیرون کے
شیر تھے اور بکا کر اونکے لیے کہ اونمین سے کسیکا نظیر و مثل نتھا اور نہ ابی حکیمہ کا کوئی مثل و نظیر تھا اور بکا کر اونکے لیے
جو بدر پر سردار تھے بنی حصیص و بنی مخزوم و گروہ ابی الولید آگاہ ہو کہ بعد اون لوگون کے بہت ایسے لوگ سردار ہوگئے
کہ اگر واقعہ روز بدر کا نہوتا تو وہ سردار ہوتے اور کہا راوی نے کہ زنان قریش گئین ہند بنت عتبہ کے یہان
اور کہنے لگین کہ تو بکا کیون نہین کرتی ہے اپنے باپ و بھائی و چچا اور اپنے گھر والون پر اوسنے کہا ای سر مونڈے
آیا اونکے لیے مین بکا کرون کہ یہ خبر محمدؐ اور اوسکے اصحاب کو پہونچیگی تو وہ لوگ تشنیع و طعن کرینگے ہمکو اور زنان
بنی خزرج کو واللہ ہرگز بکا نکرونگی جبتک بدلہ قتل کا لیا جاوے محمدؐ و اصحاب محمدؐ سے اور اپنے سر پر تیل ڈالنا
مجکو حرام ہے جبتک غزوہ کیا جاوے محمدؐ سے واللہ اگر مین جانتی کہ میرے دل سے غم جاتا رہیگا تو بکا کرتی
ولیکن بکا اس غم کو دور نکریگا مگر یہ کہ مین اپنی آنکھون سے بدلا قتل احبا کا دیکھون چنانچہ جس روز سے کہ اوسے
حادثہ کیا تا واقعہ احد وہ اپنی اوسی حالت پر رہتی تھی کہ نہ استعمال روغن سر کیا نہ فرش ابی سفیان اپنے شوہر کو قریب گئی
اور جب نوفل بن معویۃ الدیلی کے پاس کہ وہ اپنے اہل مین تھا جنکے ساتھ حاضر موقع بدر ہوا تھا یہ خبر پہنچی کہ قریش
اپنے مقتولون پر بکا کرتے ہین تو وہان سے آیا اور کہا اسے گروہ قریش تمہاری عقلین جاتی ہوگئین اور تمہاری
رایے نے خطا کی اور تم لوگون نے اپنی عورتون کی اطاعت کی جسکے سبب سے تمہارے مقتولون کو بکا کیا بیٹھے ہو
یعنی ایسے بہادرون کو روئین جو اعظم تر ہین بکا سے باوجود اس بات کے غیظ تمہارا اعدا اونکے محمدؐ و اصحاب کے
جاتا رہیگا پس لازم نہین ہے کہ غیظ و غصہ تمسے جاتا رہے تاوقتیکہ اپنے دشمن سے اپنا بدلا پاؤ چنانچہ ابو سفیان
بن حرب نے یہ کلام اوسکا سنا تو کہا اسے ابو معاویہ آج تک ماتم داریان زنان بنی عبد شمس کی اونکے مقتولون پر
منع کی گئی ہین اور بکا نہین کراتا ہے کوئی شاعر مگر اوسکو باز رکھتا ہون یہانتک کہ ہمارا بدلا محمدؐ و اصحاب سے لیا جاوے
اسواسطے کہ ہمنے عوض خون اپنے قتلے کا نہین پایا اور ہم کینہ خواہ ہین کہ ہمارا بیٹا حنظلہ مارا گیا اور ایسے سردار
اس وادی کے قتل کیے گئے جنکے گم جانے سے یہ وادی ویران ہے **واقدی** نے کہا مجھسے **روایت** کی
معاذ بن محمد انصاری نے عاصم بن عمیر ابن قتادہ سے اوسنے کہا جب شکست کھائین قریش لوگ تو پھرے اور قتل ہوچکی
تھی بڑے بڑے بزرگوار اونکے تو عمیر بن وہب بن عمیر الجمحی مقام حجر مین پہونچا اور پاس صفوان بن امیہ کے آکر
بیٹھا صفوان نے کہا قَبَّحَ اللّٰهُ الْعَيْشَ بَعْدَ قَتْلَى بَدْرٍ یعنی بعد مقتولین بدر کے خدا عیش کو شنیع کرے عمیر بن وہب
نے کہا سچ ہے واللہ بعد اونکے زندگانی مین کچھ بہتری نہین اور اگر مجھپر دین ایسا نہوتا کہ ادا کرنا اوسکا میرے امکان نہ

نہین پاتا اور ہوتے عیال کہ اونکے لیے کچھ چھوڑنا نہوتا البتہ طرف محمدؐ کے مین قصد کرتا تا اوسکو قتل کرون بشرطیکہ آنکھ بھر کے
اوسکو دیکھون یعنے بشرطیکہ میری آنکھون کے سامنے پڑے کیونکہ مجکو یہ خبر معلوم ہوئی ہے کہ وہ بازارون مین آمد و شد
رکھتا ہے پس میرے لیے اونکے نزدیک ایک باعث ہے کہ مین کہونگا اپنے بیٹے قیدی کے پاس آیا ہون چنانچہ
صفوان اوسکی ان باتون سے خوش ہوا اور کہا اے ابوامیہ آیا ہم تجکو ایسا کام کرنے والا دیکھینگے یعنے تو اس کام کو
انجام دیگا اوسنے کہا ہان قسم ہے رب کعبہ مین اس کام کو کرونگا تب صفوان نے کہا تو دین تیرا مجھپر ہے اور عیال
تیرے میرے عیال کے ساتھ ہین اور تو خوب جانتا ہے کہ مکے مین کوئی شخص توسع کرنے مین ساتھ عیال کے
مجھسے زیادہ نہین ہے عمیر نے کہا اے ابو وہب مین اس امر کو خوب جانتا ہون صفوان نے کہا تیرے عیال
میرے عیال کے ساتھ ہین مجھے وسعت نہو کسی شے کی درحالیکہ مین اونسے عاجز ہون یعنے اپنے حق مین عاجز
کرتا ہے کہ اگر مین اونکی کفالت سے کوتاہی کرون اگر مجکو کچھ میسر ہووے اور دین تیرا مجھپر ہے پس عمیر کو صفوان نے
اپنے ناقہ پر سوار کیا اور اوسکو زادراہ دیا اور صرف اوسکے عیال کا مثل مصارف اپنے عیال کے جاری کیا اور امر کیا
عمیر کو کہ اپنی تلوار کو تیز کرے اور زہر مین بجھا لیوے بعد ازان عمیر مدینہ کو چلا اور صفوان نے کہا کہ اس راز کو چند روز
مخفی رکھیو یہان تک کہ مین بھی مدینے مین پہونچون چنانچہ عمیر گیا اور صفوان نے کسی سے اوسکا ذکر نہین کیا تب
عمیر مدینے مین باب مسجد پر پہونچا اور اپنے ناقہ کو بٹھایا اور اپنی تلوار کو گلے مین لٹکا کر طرف رسول خدا صلعم کے
عازم ہوا پس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہ چند صحابہ مین بیٹھے ہوئے باتین کر رہے تھے اور نعمت خدا کو جو بدر مین اونپر
متوجہ ہوئی تھی باہم یاد کر رہے تھے عمیر کو مسلح دیکھ کر گھبرائے اور اپنے اصحاب سے کہا پکڑو اس کتے کو یہ وہی
دشمن خدا ہے جسنے روز جنگ بدر درمیان ہمارے فریب و فساد برپا کیا تھا اور قوم کو حزن مین ڈالا تھا اور ہمارے
مقدمہ مین ایک بلندی پر چڑھا اور اوپر سے احوال ہمارے سے قریش کو خبر دیتا تھا کہ نہ انکے یہان عدد و جمعیت ہے
نہ کمینگاہ ہے پس اصحاب نے آگے بڑھکر اوسکو گرفتار لیا واقدی نے کہا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خدمت
مین رسول خدا صلعم کے گئے اور عرض کی یارسول اللہ یہ عمیر بن وہب مسجد مین تلوار باندھے داخل ہوا تھا اور یہ
غدار خبیث ہے جس سے مجھے اصلا اطمینان نہین ہے حضرت صلعم نے فرمایا اوسکو میرے سامنے لاؤ پس عمرؓ
گئے اور اوسکی تلوار کا تسمہ پکڑکر ایک ہاتھ سے گرفت کر لیا اور دوسرے ہاتھ سے قبضہ پکڑ لیا اور حضرت صلعم کے حضور مین
اوسکو حاضر کیا جب حضرت نے اوسکو دیکھا تو فرمایا اے عمر تامل کر اور جب عمیر حضرت صلعم کے قریب آیا تو اوسنے کہا
انعم اللہ صباحا یعنے خدا آپ کی صبح بخیر کرے حضرت نے فرمایا حق تعالے نے ہمکو تیری تحیت یعنے تیری دعاء خیر سے
مستغنی کیا ہے تحیت ہماری سلام ہے کہ یہ تحیت اہل جنت کی ہے اوسنے کہا اے محمد آپکا عہد اس سے جدید ہے حضرت نے فرمایا حق تعالے
نے اس تحیت کو ہمارے لیے بجاے اوسکے قرار دیا ہے پس اے عمیر تو یہان کیون آیا ہے اوسنے کہا مین اپنے

اسیرون پاس آیا ہون جو آپ کے یہان قید ہین کہ اونہین ہمسے قرابت رکھتے ہین اور وہ ہماری اہل قوم ہین
حضرت صلعم نے فرمایا تیری تلوار کا کیا حال ہے اوسنے کہا خدا اس تلوار کو خوار کرے اور تلوارون سے کیا یہ ہمارے کچھ کام آئی
روز جنگ بدر کے مگر جب مین یہان آکر اوترا تو بھول گیا کہ میرے گلے مین لٹکی رہ گئی اور قسم ہے مجھکو اپنی زندگانی کی
کہ میرا قصد اور کچھ سوا اسکے جو آپکو گمان ہوا ہے تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ سچ بیان کر کس ارادے سے
تو یہان آیا ہے اوسنے پھر کہا کہ مین اپنے اسیرون کے پاس آیا ہون فرمایا پھر کیا شرط تو نے کی تھی حجر مین صفوان بن امیہ سے
پس گھبرا گیا عمیر اور کہنے لگا وہ کیا شرط ہے مین نے اوس سے کی تھی یعنے مین نے تو کچھ شرط نہین کی تھی فرمایا تو نے اوس سے
میرے قتل کی شرط کی ہے اس بات پر کہ وہ تیرے دین کو ادا کرے اور تیرے عیال کی کفالت کرے [illegible] حال آنکہ
حق تعالے درمیان تیرے اور تیرے قصد کے حائل ہے عمیر نے کہا اشہد انک رسول اللہ یعنے مین گواہی دیتا ہون
کہ تو رسول اللہ کا ہے اور بے شک تو سچا ہے واشہد ان لا الہ الا اللہ اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ سوا اسکے خدا کے
کوئی دوسرا معبود نہین یا رسول اللہ مین آپکے وحی کی جو آسمان سے نازل ہوتی ہے تکذیب کرتا تھا حال آنکہ یہ بات
جو درمیان میرے اور صفوان کے ہوئی تھی اور آپ نے اوسکی خبر دی تو سوائے میرے اور اوسکے اور کسیکو اطلاع نتھی
اور اوسنے مجکو حکم کتمان کیا تھا ارات کو مگر خدا نے آپکو اوسپر مطلع کر دیا پس مین ایمان لایا ساتھ خدا و رسول اوسکے کو
اور مین نے گواہی دی کہ جو کچھ آپ لائے ہین یعنے جو کچھ آپ کہتے ہین وہ سب حق ہے تمام ہے اور شکر خدا کی جو مجھی اس راہ پر لایا
تب اہل اسلام اس بات سے خوش ہوئے کہ خدا نے اوسکو ہدایت کی اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب مین نے اسکو
دیکھا تھا تو میرے نزدیک خوک اس سے بہتر تھا اور اسوقت میرے نزدیک یہ شخص میری بعض اولاد سے محبوب تر ہے
حضرت صلعم نے حکم کیا کہ تم لوگ اس برادر کو قرآن تعلیم کرو اور اسکے قیدی کو اسکے لیے رہا کر دو عمیر نے کہا یا رسول اللہ مین
نور خدا کے بجھانے مین جہد کرنے والا تھا ولیکن حمد ہے خدا کی کہ اوسنے مجھے ہدایت کی پس مجکو اذن دیجیے کہ مین
قریش مکہ مین جا کر رہون اور اونکو طرف خدا کے اور طرف اسلام کے طلب کرون کیا عجب ہے کہ حق تعالے اونکو
ہدایت کرے اور ہلاکت سے اونکو بچالے پس حضرت صلعم نے اوسکو اجازت دی تو وہ چلا اور مکہ مین پہونچا اور یہ حال
صفوان کا یہ تھا کہ جو سوار مدینے کیطرف سے آتا تھا اوس سے عمیر کی خبر دریافت کیا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ کوئی خبر
مدینے مین تمنے پائی ہے اور قریش مکہ سے کہا کرتا تھا کہ خوشی مناؤ تم لوگ ساتھ ایسے امر کے جس سے واقعہ بدر تمکو
بھول جائیگا پس ایک شخص مدینے سے آیا صفوان نے اوس سے حال عمیر کا دریافت کیا اوسنے کہا وہ اسلام لایا پھر
صفوان نے اور سب مشرکون نے اوسپر لعن کی اور کہا کہ عمیر بددین ہو گیا پس صفوان نے عہد کیا کہ عمیر سے کبھی
کلام نکریگا اور نہ اوسکو کچھ نفع دیگا اور اوسکے عیال کو چھوڑ دیا اسی حال مین عمیر اونہین دنو داخل ہوا اور لوگون کو طرف
اسلام کے دعوت کی اور صداقت رسول خدا سے اونکو خبر دی چنانچہ اوسکے ساتھ گروہ کثیر ایمان لائے اور [illegible]

مجھے خبر دی فلان فلان رواۃ کثیرہ نے کہ جب عمیر بن وہب اپنے اہل مین پہونچا او صفوان بن امیہ کے پاس نگیا تب اظہار اسلام کا کیا اور لوگون کو طرف اسلام کے دعوت کی پس یہ خبر پہونچی صفوان کو اوسنے کہا مین نے اوسیوقت پہچانا تھا جب وہ قبل داخل ہونے اپنے گھر کے اول میرے پاس نہین آیا یہ ایک شخص ہے کہ ہمارے پاس سے اولٹا پھرا او سطرف جہان سے مخلصی پائی تھی اور مین اوس سے کبھی اپنی جانب سے کلام نکرونگا اور نہ کبھی اوسکو نفع دونگا اور نہ اوسکے عیال کو تب عمیر پاس صفوان کے حجر مین گیا اور خطاب کیا کہ اے ابو وہب مگر اوسنے اوس سے منہ پھیر لیا پھر عمیر نے کہا تو منجملہ ہمارے سردارون کے سردار ہے تو ہمکو بتا کہ جس امر پر ہم لوگ تھے کہ پتھر پوجتے تھے اور اوسکے لیے ذبح حیوان کرتے تھے آیا یہی دین ہے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ یعنے مین گواہی دیتا ہون اوس خدا کی کہ سوا اسکے اوسکے کوئی خدا نہین ہے اور بے شک محمد بندہ اور رسول ہے خدا کا پس صفوان نے کسی کلمہ سے اوسکو جواب نہ دیا المطعمون یعنے تقسیم کنندگان طعام جنکے ساتھ قافلہ قافلہ کی روٹی مقرر تھی پس منجملہ مطعمون کے عبد مناف مین تو حارث ابن عامر بن نوفل و شیبہ و عتبہ دونون بیٹے ربیعہ کے تھے اور بنی اسد مین سے زمعہ بن اسود بن المطلب بن اسد و نوفل بن خویلد بن العوید یہ تھے اور بنی مخزوم مین سے ابوجہل تھا اور بنی جمح مین سے امیہ بن خلف تھا اور بنی سہم مین سے نبیہ و منبہ دونون بیٹے حجاج کے تھے **راوی** نے کہا کہ سعید بن المسیب کہتے تھے کہ نہین روٹی دیتا تھا کوئی بدر مین مگر یہ کہ مقتول ہوا یعنے ہر کوئی جو بدر مین قافلہ قافلہ کو اپنے ہمراہ روٹی کھلاتے تھے وہ سب مارے گئے **راوی** نے کہا کہ ان لوگون کے باب مین ہمپر اختلاف واقع ہے اور یہ ہمارے نزدیک زیادہ ثابت ہے اور لوگون نے اور چند اشخاص کا ذکر کیا ہے کہ اونمین سے سہیل ہے و ابو البختری وغیرہ **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اوسکو عبد الوہاب نے اوس سے حدیث بیان کی **واقدی** نے اونہون نے کہا مجھسے **روایت** کی ہشام بن عمارہ نے عثمان بن ابی سلیمان سے اوسنے نافع بن جبیر بن مطعم سے اوسنے اپنے باپ سے اوسنے کہا کہ مین خدمت مین رسول خدا صلعم کی بوقت سر بہا لیے جانے اسیرون سے مدینہ مین گیا پس مین بعد نماز عصر کے مسجد مین لیٹ رہا کیونکہ مجھکو ماندگی پہونچی تھی یہان تک کہ مین سوگیا تب نماز مغرب نے مجھے بیدار کیا کہ رسول خدا صلعم جسوقت نماز مغرب مین پڑھ والطور وکتاب مسطور پڑھنے لگے تو مین گھبرا کے اوٹھ کھڑا ہوا اور حضرت کی قرات خوب سنتا تھا یہان تک کہ مسجد سے باہر نکلا پس وہ اول روز تھا کہ اسلام میرے قلب مین داخل ہوا اور **راوی** نے کہا کہ خبر دی مجھے فلان فلان رواۃ کثیرہ نے کہ چودہ آدمی قریش مین سے بیچ فدا اصحاب اپنے کے آئے تھے یعنے وہ اسطے سر بہا دینے عوض اہالی اپنے اصحاب کے اور کہا **راوی** نے بعد نقل اسناد رواۃ کثیرہ کے کہ مقدمہ سر بہا اسیران پندرہ آدمی تھے آئے اونمین سے پہلے مطلب بن ابی وداعہ آیا پھر بعد اوسکے سب تین شبون مین آئے اور کہا **راوی** نے باسناد کثیرہ

کہ رسول خدا صلعم نے سر بہا بدر کا چار ہزار واسطے ہر شخص کے مقرر فرمایا اور کہا **راوی** نے کہ مجھے خبر دی فلان
و فلان رواۃ نے اسحاق بن یحیی سے اونسے کہا مین نے پوچھا نافع بن جبیر سے کسقدر سر بہا مقرر تھا اونسے کہا
سر بہا اونکے اعلے درجہ کا چار ہزار تین ہزار تک دو ہزار تک ایکہزار تک یہان تک کہ جس قوم کے پاس کچھ مال نہ تھا
اوسپر رسول خدا صلعم نے احسان کیا اور حضرت صلعم نے بمقدمہ ابی وداعہ کے فرمایا کہ مکہ مین اسکا بیٹا بڑا دانشمند ہے
اوسکے پاس مال ہے اور وہ ناگزیر فدیہ اپنے باپ کا دینے والا ہے پس اوس سے چار ہزار فدیہ لو اور اسیرون مین سے
جس سے اول فدا لیا گیا ابو وداعہ تھا اور یہ اسواسطے کہ جب بیٹا اوسکا مطلب مکے سے اپنے باپ کیواسطے
مدینہ کو تیاری جانے کی کرنے لگا تو قریش نے اوسکو دیکھکر کہا کہ تو سب سے پہلے جلدی نکر ہم ڈرتے ہین کہ ہمارے اسیرون
کے باب مین تو ہمپر فساد ڈالیگا کیونکہ محمد کو ہماری ہلاکت منظور ہے تو وہ سر بہا ہمارے اسیران مین ہمپر غلو و گرانی کرینگے
پس اگر تجکو وسعت و مقدرت ہے تو تیری قوم کو وہ مقدرت نہین ہے جو تجکو ہے مطلب نے کہا مین نجاؤنگا
جبتک اور لوگ جاوینگے چنانچہ اوسنے اونسے فریب کیا کہ جب وہ غافل ہوے اوسنے رات کو اپنے ناقہ پر سوار ہو کر نکلا
اور چار شب مین مدینہ کو پہونچا اور چار ہزار سر بہا اپنے باپ کا دیکر چھوڑا لایا پس قریش نے اوسکو اس بات پر
ملامت کی اوسنے کہا مین ایسا نتھا کہ اپنے باپ کو اوس قوم کے ہاتھ مین اسیر چھوڑدون اور تم لوگ سو رہنے والے
اور باز رہنے والے ہو کام سے یعنے غافل و کاہل ہو ابو سفیان نے کہا یہ لڑکا نوجوان خود رای ہے ہمپر فساد ڈالنے والا ہے
واللہ مین سر بہا نہین دینے والا ہون عمرو بن ابی سفیان یعنی اپنے بیٹے کا اگرچہ وہ سال بھر وہان پڑا رہے یا چھوڑدیوین اوسکو محمد واللہ مین زیادہ
نادار نہین ہون لیکن مین مکروہ جانتا ہون اس بات کو کہ واقع کرون تم پر وہ امر جو شاق ہو تمپر حالانکہ عمرو بھی مثل اور اسیرون تمہارے کے ہے

نام اون لوگون کے جو بمقدمہ اسیرون کے آئے تھے

بنی عبد شمس سے ولید بن عقبہ بن ابی معیط و عمرو بن الربیع برادر ابی العاص تھا اور بنی نوفل بن عبد مناف سے جبیر بن مطعم
اور عبد الدار سے طلحہ بن ابی طلحہ اور بنی اسد سے عثمان بن ابی حبیش اور بنی مخزوم سے عبد اللہ بن ربیعہ خالد بن الولید و ہشام بن الولید
بن المغیرہ و فروہ بن السائب و عکرمہ بن ابی جہل اور بنی جمح سے ابی بن خلف و عمیر بن وہب اور بنی سہم سے مطلب بن ابی وداعہ
و عمرو بن قیس اور بنی مالک بن حسل سے مکرز بن حفص بن الاخیف **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان
رواۃ کثیرہ کے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب اہل مکہ نے بمقدمہ فدا اپنے اسیرون کے لوگون کو روانہ
کیا تو زینب بنت رسول خدا صلعم نے بھی بمقدمہ سر بہا ابی العاص بن الربیع اپنے شوہر کے ایک شخص کو بھیجا
اور اسی مقدمہ مین ایک اپنا قلادہ یعنے حمیل جو حضرت رضی اللہ عنہا کی تھی بطریق سر بہا بھیجا اور راوی کہتے ہین
کہ وہ قلادہ مہرہ یمانی کا تھا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے زینب کو پہنا کر ابو العاص کے پاس بھیجا تھا اور جبکہ ابو العاص کا
ساتھ زینب بنت خدیجہ کے ہوا تھا چنانچہ جب حضرت صلعم نے اوس قلادہ کو دیکھا تو پہچانا اور دلگیر ہوے

لیے دل بھر آیا اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کو یاد کیا اور اونپر رحمت بھیجی اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اگر تمہاری
راے ہو یہ کہ رہا کردو اسیر زینب یعنے ابو العاص کو اور پھیر دو زینب کو اوسکی متاع یعنے قلادہ تو ایسا کرو
تب اصحاب نے کہا بہت خوب یا رسول اللہ پس چھوڑ دیا ابو العاص کو اور پھیر دی زینب کو اوسکی متاع کے تئین
اور عہد لیا نبی صلعم نے ابی العاص سے اس بات کا کہ پہونچکر زینب کو یہان رخصت کر دیوے اوسنے وعدہ کیا
اور بمقدمہ فداے ابی العاص کے بھائی اوسکا عمرو بن الربیع بھیجا ہوا زینب کا آیا تھا اور جس شخص نے
ابو العاص کو اسیر کیا تھا وہ عبد اللہ بن جبیر بن النعمان تھا جسکا بھائی خوات بن جبیر تھا،

ذکر سورۂ انفال

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ راوی نے کہا جب رسول خدا صلعم نے روز بدر غنیمت حاصل کی تو
لوگون نے باخود با اختلاف کیا اسطور پر کہ ہر گروہ نے دعوے کیا کہ بابت اس غنیمت کے بڑے حقدار ہم ہین
تب یہ آیت مذکورہ نازل ہوئی وودربارہ قولہ تعالے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ
وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا یعنے یقینًا
وودربارہ قولہ تعالے اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا یعنے یقینًا وودربارہ قولہ تعالے کَمَآ اَخْرَجَکَ
رَبُّکَ مِنْۢ بَیْتِکَ بِالْحَقِّ یعنے جب امر کیا تیرے پروردگار نے واسطے خروج کرنے طرف بدر کے
وہی حق تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے محمد بن عباد بن جعفر المخزومی
سے دربارہ قولہ تعالے مِنْۢ بَیْتِکَ راوی نے کہا یعنے مدینہ سے وودربارہ قولہ تعالے وَاِنَّ
فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَکٰرِھُوْنَ یُجَادِلُوْنَکَ فِی الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَیَّنَ کَاَنَّمَا یُسَاقُوْنَ اِلَی الْمَوْتِ
وَھُمْ یَنْظُرُوْنَ یعنے اصحاب مین سے بعض قوم کے تئین خروج وعزم رسول خدا صلعم کا طرف بدر کے
ناگوار معلوم ہوا اور کہتے تھے ہم لوگ قلیل ہین یہ خروج خلاف راے ہے چنانچہ اس باب مین لوگون کے
درمیان اختلاف بسیار واقع ہوا وودربارہ قولہ تعالے وَاِذْ یَعِدُکُمُ اللّٰہُ اِحْدَی الطَّآئِفَتَیْنِ اَنَّھَا لَکُمْ
یعنے جسوقت رسول خدا صلعم قریب بدر کے تھے اور ارادہ قافلہ پر رکھتے تھے تو جبرئیل حضرت کے پاس آئے
اور خبر دی کہ لشکر قریش مکہ سے چلا ہے پس وعدہ کیا ہے خدا نے آپ سے کہ یا قافلہ پر جاؤ یا مقابلہ قریش کا
کرو کہ ہم تمکو اونسے بہرہ مند کرینگے چنانچہ جب لشکر اسلام قریب بدر تھا تو لوگون نے سقون کو پکڑا اور اونسے
خبر قافلہ کی پوچھی وہ لوگ خبر لشکر قریش کی بیان کرنے لگے پس اصحاب اس بات کو مکروہ جانتے تھے یعنے اونکا
مقابلہ نہین چاہتے تھے کہ اسمین کھٹکا اور خطرہ ہے اسلیے قافلہ کو چاہتے تھے کہ وہ بے خلش ہے وودرباب
قولہ تعالے وَیُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ یعنے خدا غالب کریگا دین کو اور استیصال کریگا کفار کا

سے یہ نازل ہوا روز احد کہ عتاب کیا خدا نے لوگون کے تئین اوس بات پر لا تخونوا اللہ والرسول
وتخونوا اماناتکم یعنے باہم نفاق وخیانت نکرو اور جو چیز تمہارے سپرد ہوا اوسکو اداکرو واعلموا انما
اموالکم واولادکم فتنۃ یعنے جب کسیکے پاس مال کثیر ہوتا ہے تو فساد اوسکا عظیم ہوتا ہے
اور جسکے پاس کثرت اولاد ہوتی ہے تو وہ اپنے تئین غالب معزز سمجھتا ہے وقولہ تعالے یجعل لکم فرقانا
یعنے مخرج ورستگاری واذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک یعنے یہ مکہ مین قبل ہجرت کے
جسوقت حضرت ارادہ خروج کا طرف مدینہ کے رکھتے تھے واذا تتلی علیہم ایاتنا قالوا قد سمعنا
لو نشاء لقلنا الی اخر الایۃ واذ قالوا اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا
حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم اس بات کا کہنے والا نضر بن الحارث تھا پس نازل کیا
حق تعالے نے اوسکے حق مین اس آیہ کو یعنے افبعذابنا یستعجلون فاذا نزل بساحتہم فساء
صباح المنذرین یعنے روز بدر وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم یعنے اہل مکہ وما کان اللہ معذبہم
وھم یستغفرون یعنے نماز بجا لاتے ہین بعد ازان اس بات سے اعراض کرکے فرمایا وما لھم ان لا یعذبہم اللہ
وھم یصدون عن المسجد الحرام یعنے ہم عذاب کرینگے اونپر عذاب سخت وقتل بدر سے وقولہ تعالے
فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون یعنے یوم بدر ان الذین کفروا ینفقون اموالہم
لیصدوا عن سبیل اللہ الی قولہ ثم یغلبون یعنے جسوقت وہ لوگ طرف بدر کے نکلے حسرت وندامت
کرینگے تو واسطے اپنے قافلہ کے جسکے لوٹے جانیکا اندیشہ تھا تو فرمایا کہ مغلوب ہونگے یعنے مقتول ہونگے بدر مین
قل للذین کفروا ان ینتہوا یغفر لہم ما قد سلف یعنے اگر وہ لوگ ایمان لاوینگے
تو اعمال گذشتہ اونکے بخشے جاوینگے وان تعودوا تو تم دیکھ چکے ہو اون لوگون کو جو قتل کیے گئے بدر مین
وقاتلوہم حتی لا تکون فتنۃ یعنے باقی نرہے شرک ویکون الدین کلہ للہ کہ بھول جاوین
اساف ونائلہ کو جو یہ دونون دو بت ہین واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول
ولذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل یعنے جو چیز خدا کے لیے ہے وہ ہی واسطے
رسول کے ہے اور جو چیز واسطے ذی القربی کے ہے وہ قرابت رسول اللہ کی ہے وما انزلنا علی
عبدنا یوم الفرقان یوم التقی الجمعان یعنے روز بدر فرق کیا گیا درمیان حق وباطل کے
اذ انتم بالعدوۃ الدنیا یعنے اصحاب نبی صلعم جب کہ نازل تھے بدر مین اور مشرکین قریش
بالعدوۃ القصوی تھے کہ درمیان مین ان لوگون کے تو وہ ریگ تھا والرکب قافلہ شتر سواران
ابوسفیان کا متصل تھا دریا سے جو زیر بدر ہے ولو تواعدتم لاختلفتم فی المیعاد یعنے لامحالہ

کہا تھا کہ ہم اسلام لاوینگے اور آپ کی اتباع کرینگے یَا اَیُّہَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
یَا اَیُّہَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الْقِتَالِ اِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ نازل ہوئی یہ آیت بدر مین
بعد ازان منسوخ ہوگئی بقولہ تعالے اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰہُ عَنْکُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِیْکُمْ ضَعْفًا فَاِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ
مِّائَۃٌ صَابِرَۃٌ یَّغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ پس حاصل تھا یہ امر کہ نہین فرار کرتا تھا ایک آدمی دو آدمی سے
مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ یعنے اسیر لینا مسلمین کا بدر مین اعنے لوگون کو اسیر رکھنا
تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا یعنے سرمایا وَاللّٰہُ یُرِیْدُ الْاٰخِرَۃَ یعنے خدا ارادہ رکھتا ہے کہ وہ قتل کیے جاوین
لَوْلَا کِتٰبٌ مِّنَ اللّٰہِ سَبَقَ لَمَسَّکُمْ فِیْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ یعنے حلال کردینا غنیمت کا آگے سے ہوچکا ہے
فَکُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَیِّبًا یعنے حلال کرنا غنیمت کا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ
وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا مراد ہے اون قریش سے جنہون نے
ہجرت کی قبل بدر کے اور جگہ دی اور نصرت کی انصار نے اُولٰٓئِکَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یُھَاجِرُوْا مَا لَکُمْ
مِّنْ وَّلَایَتِھِمْ مِّنْ شَیْءٍ حَتّٰی یُھَاجِرُوْا یعنے درمیان تمہارے اور اونکے وراثت
نہین ہے جب تک کہ وہ بھی ہجرت کرین یعنے اپنا وطن ترک کرین وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ
فَعَلَیْکُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰی قَوْمٍ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَھُمْ مِّیْثَاقٌ یعنے مدت معین اور عہد وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا
بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ اِلَّا تَفْعَلُوْہُ تَکُنْ فِتْنَۃٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ کَبِیْرٌ یعنے کفار سے
کسیکو دوست نہ سمجھو کہ وہ سب آپسمین ایک کا دوستدار ایک ہے بعد ازان وراثت فیما بین مہاجرین کے تئین
آیت میراث نے منسوخ کردی وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُھُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ کِتٰبِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ
بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ور یاد قولہ تعالے یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَۃَ الْکُبْرٰی یعنے یوم بدر فَسَوْفَ یَکُوْنُ لِزَامًا یعنے یوم بدر
اَوْ یَاْتِیَھُمْ عَذَابُ یَوْمٍ عَقِیْمٍ یعنے یوم بدر حَتّٰی اِذَا فَتَحْنَا عَلَیْھِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ
شَدِیْدٍ یعنے یوم بدر سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ یعنے یوم بدر وَّاَنْ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ
اَجَلُھُمْ پس نتھی وہ مدت مگر اندک یہان تک کہ واقع ہوئی جنگ بدر وَذَرْنِیْ وَالْمُکَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَۃِ
وَمَھِّلْھُمْ قَلِیْلًا یہ آیہ اندک پیش از جنگ بدر نازل ہوا وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا
یعنے یوم بدر وَاصْبِرْ حَتّٰی یَحْکُمَ اللّٰہُ وَھُوَ خَیْرُ الْحٰکِمِیْنَ ایک روز پیش از یوم بدر وَمَنْ یُّوَلِّھِمْ
یَوْمَئِذٍ دُبُرَہٗ یعنے خاص بروز بدر اور سر آئندہ یہ امر اونکے لیے قرار پاچکا تھا کہ جب بیس آدمی دو سو کے
مقابل ہون تو فرار نہ کرینگے پس جبکہ وہ فرار کرینگے تو غالب ہونگے بعد ازان اونمین تخفیف تکلیف کی گئی چنانچہ
فرمایا اِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ مِّائَۃٌ صَابِرَۃٌ یَّغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ پس منسوخ ہوئی پہلی آیت ابن عباس کہتے تھے

جو شخص فرار کرے دو آدمی سے تو بیشک اوسنے فرار کیا اور جو کوئی فرار کرے تین آدمی سے تو یہ فرار نہیں ہے دربارہ قولہ تعالے اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰہِ کُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَھُمْ دَارَ الْبَوَارِ مراد اس آیۃ میں قوم قریش ہیں روز بدر و قولہ تعالے حَتّٰۤی اِذَاۤ اَخَذْنَا مُتْرَفِیْھِمْ بِالْعَذَابِ یعنے بسیف روز بدر و قولہ تعالے وَلَنُذِیْقَنَّھُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰی دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَکْبَرِ عذاب ادنے یعنے سیف روز بدر راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے ابوہریرہ سے دربارہ قولہ تعالے اَخَذْنَا مُتْرَفِیْھِمْ بِالْعَذَابِ اوسنے کہا یعنے یوم بدر اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے بطرق اسناد دیگر رواۃ کی مجاہد سے اوسنے کہا مراد ہے سیف سے روز بدر اور کہا راوی نے خبر دی مجھے محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ بسیار کے عمر بن عثمان مخزومی سے اوسنے عبد الملک بن عبید سے اوسنے مجاہد سے اوسنے ابی بن کعب سے درباب قولہ تعالے یَاْتِیَھُمْ عَذَابُ یَوْمٍ عَقِیْمٍ اوسنے کہا مراد ہے روز بدر سے

ذکر اون لوگون کا جو اسیر ہوئے تھے مشرکین میں سے

واقدی نے کہا مجھے خبر دی موسی بن محمد بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اوسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اوسنے محمود بن لبید سے کہ اسیر کیے گئے بنی ہاشم میں سے عقیل بن ابی طالب محمود نے کہا اونکو اسیر کیا تھا عبید بن اوس ظفری نے اور اسیر کیے گئے نوفل بن الحارث ہیں جبار بن صخر اور عتبہ جو حلیف بنی ہاشم کا تھا یعنے ہم عہد و ہم قسم تھا اسکو اسیر کیا دونون میں جسپر کوئی قتال واقع ہو وہ دوسرا اوسکی کمک و مدد کرے اور وہ بنی فہر سے اور بنی المطلب بن عبد مناف سے تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے ابی الحویرث سے اوسنے کہا اسیر ہوئے بنی المطلب بن عبد مناف سے دو آدمی ایک سائب بن عبید و نعمان بن عمرو بن علقمہ کہ ان دونون کو سلمہ بن اسلم بن حریش اشہلی نے اسیر کیا تھا راوی نے کہا خبر دی مجکو محمد نے اوسکو عبد الوہاب نے اوسکو محمد نے اوسکو واقدی نے اوسنے کہا مجھسے بیان کیا اس بات کو ابن ابی حبیبہ نے عبد الرحمان بن عبد الرحمان الانصاری سے کہ کوئی ان دونون یعنے سائب و نعمان کے قیدیون میں مقدم تھا اور یہ دونون نادار تھے کچھ مال نہ رکھتے تھے پس نبی صلعم نے ان دونون کو بغیر فدیہ رہا کر دیا اور بنی عبد شمس بن عبد مناف سے عقبہ بن ابی معیط قید ہوا بمقام صفرا قتل کیا گیا اور عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے بحکم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اوسکو قتل کیا اور اوسکو اسیر کیا تھا عبد اللہ بن سلمہ العجلانی نے و دیگر منجملہ اسیران حارث بن ابی وجرہ تھا کہ اوسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا اور دربارہ فدیہ دینے اوسکے ولید بن عقبہ بن ابی معیط آیا تھا اور فدیہ اوسکا چار ہزار دیکر چھوڑا لیگیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے ابو جعفر سے کہ جب حکم کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے تقسیم کرنے قیدیون کے تو جس شخص کو اسیر کیا تھا سعد بن ابی وقاص نے اول مرتبہ [illegible] قیدیون پر تب بھی وہ سعد کے حصہ میں آیا

اور عمرو بن ابی سفیان جسکو علی نے اسیر کیا تھا قرعہ سے حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین آیا اوسکو حضرت صلعم نے
ساتھ سعد بن النعمان بن اکال کے جب وہ عمرہ کرنے چلا تھا بھیجا تھا پس وہ مکہ مین محبوس ہوگیا اور ابو العاص
بن الربیع کو اسیر کیا تھا خراش بن الصمہ نے راوی نے کہا مجھسے اس بات کو بیان کیا اسحاق بن خارجہ بن
عبد اللہ نے اپنے باپ سے اوسنے کہا واسطے فدیہ ابی العاص کے اوسکا بھائی عمرو بن الربیع آیا تھا اور اپنے بھائی ابی العاص کو
اور ابو العاص اپنے حلیف کو فدیہ دیکر چھوڑا لیگیا اور عمرو بن الازرق کو بھی عمرو بن الربیع چھوڑا لیگیا اور وہ حصہ مین
تمیم سوے خراش بن صمہ کے تھا اور عقبہ بن الحارث الحضرمی کو عمارہ بن حزم نے قید کیا تھا اور وہ از روے قرعہ کے
حصہ مین ابی بن کعب کے آیا تھا اوسکو عمرو بن سفیان بن امیہ نے فدیہ مین لیا اور ابو العاص بن نوفل بن
عبد شمس کو اسیر کیا تھا عمار بن یاسر نے اوسکے فدا کے لیے اوسکا برادر عم زاد آیا تھا اور بنی نوفل بن عبد مناف
سے عدی بن الخیار تھا کہ اسکو خراش بن صمہ نے اسیر کیا تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اوسکو عبد اللہ
نے اوس سے حدیث بیان کی محمد نے اوس سے واقدی نے اوسنے کہا مجھسے بیان کیا اس بات کو ایوب بن النعمان
نے کہ منجملہ قیدیون کے عثمان بن عبد شمس بن اخی عتبہ بن غزوان حلیف قریش کا تھا اوسکو حارثہ بن النعمان نے
اسیر کیا تھا اور ایک ابو ثور تھا کہ ان لوگون کو جبیر بن مطعم نے فدیہ مین لیا تھا اور ابو ثور کو مرثد الغنوی نے تین اوقیہ
مین فدیہ کیا تھا اور بنی عبد الدار بن قصی سے ابو عزیز بن عمیر تھا جسکو اسیر کیا تھا ابو الیسر نے بعد ازان قرعہ کیا گیا
اور یہ حصہ مین محرز بن نضلہ کے آگیا اور ابو عزیز کے برادر مادری اور پدری اپنے حقیقی مصعب بن عمیر تھے
اونہون نے محرز سے کہا کہ دونون ہاتھ ابو عزیز کے مضبوط باندھ لے اپنے اسکو قابو مین رکھو کہ اسکی مادر بہت
بڑی مالدار ہے تب ابو عزیز نے کہا اے میرے بھائی تو میرے حق مین اوسکو ایسی وصیت کرتا ہے مصعب نے کہا
وہی میرا بھائی ہے قریب تر تجھسے پس اوسکی مادر نے اوسکے لیے چار ہزار فدیہ بھیجا اور یہ بعد اسکے کہ اونہون نے دریافت کیا تھا
کہ کسقدر زیادہ تر فدیہ دیا جاتا ہے قریش کا لوگون نے کہا چار ہزار اور منجملہ قیدیون کے اسود بن عامر بن الحارث
بن السباق تھا جسکو حمزہ بن عبد المطلب نے اسیر کیا تھا پس دربارہ فدیہ اوسکے طلحہ بن ابی طلحہ دو ہزار دینار سے
آیا تھا اور بنی اسد بن عبد العزی مین سے سائب بن ابی حبیش بن مطلب بن اسد تھا اوسکو عبد الرحمان بن عوف نے اسیر کیا تھا اور منجملہ
اونکے حارث بن عائذ بن اسد تھا جسکو حاطب بن ابی بلتعہ نے اسیر کیا تھا اور سالم بن شماخ تھا اوسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا
پس ان سب اسیرون کے فدیہ مین عثمان بن حبیش نے انکے تینون کے فدیہ مین چار ہزار داخل کیا اور بنی تیم سے مالک بن عبد اللہ بن عثمان تھا
اوسکو قطبہ بن عامر بن حدیدہ نے اسیر کیا تھا مگر وہ بحالت قید مدینہ مین مر گیا اور بنی مخزوم سے خالد بن ہشام
بن المغیرہ تھا اوسکو سواد بن غزیہ نے اسیر کیا تھا اور امیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ تھا وہ بلال کا اسیر تھا
اور عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ تھا جو چھوڑا ہوا تھا [illegible]

اور اوسکو اسیر کیا تھا عبد اللہ تیمی نے روز جنگ بدر پس عبد اللہ نے کہا حمد ہے خدا کا کہ اوسنے غالب کیا مجکو تجھپر
کہ ہر آینہ تو چھوڑا جاتا کا تھا اول مرتبہ مین روز نخلہ پس ان سب کے فدا مین عبد اللہ بن ابی ربیعہ نے اقدام کیا اور
ہر ایک کے لیے چار ہزار فدیہ دیا اور منجملہ قیدیون کے ولید بن الولید بن المغیرہ تھا کہ اوسکو عبد اللہ بن جحش نے
اسیر کیا تھا پس اوسکے فدیہ کے واسطے اوسکے دونون بھائی خالد بن الولید و ہشام بن الولید آئے پس باز رہا و
سجاسے غور رہا عبد اللہ بن جحش یہان تک کہ اون دونون نے چار ہزار فدا دیکر لے لیا ولیکن ارادہ ہشام کا اسقدر تک
نتھا بلکہ تین ہزار تک ارادہ رکھتا تھا تب خالد نے اپنے بھائی ہشام سے کہا کہ آیا وہ تیری ماں کا بیٹا نہین ہے
یعنے کیا برادر حقیقی نہین ہے واللہ اگر انکار کیا جاتا اسقدر سے اس مقدار تک تو بھی مین ایسا کرتا بعد ازان وہ دونون
اوسکو لیکر چلے جب پہونچے ذو الحلیفہ مین جو میقات احرام ہے اہل مدینہ کا پس بھاگا ولید بن الولید اپنے بھائیون کے
چھوڑ کر بھاگا اور حاضر ہوا خدمت مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور قبول اسلام کیا لوگون نے کہا قبل فدیہ کے
قبول اسلام کیون نکیا تھا اوسنے کہا مجکو ناگوار ہوا اسلام لانا اپنا اوسوقت کہ فدیہ دون جسطرح فدیہ دی گئی میری قوم
تب اسلام لائی اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے کہ اس حدیث کو نقل کیا
یحیے بن المغیرہ نے اپنے باپ سے اوسنے خبر دی مثل اسکے جو مذکور ہوا سوا اس بات کے کہ اوسکو اسیر کیا تھا سلیط
بن قیس المازنی نے اور منجملہ قیدیون کے قیس بن سائب تھا جسکو اوسکے غلام ابن حسحاس نے اسیر کیا تھا اور چند روز تک
اپنے پاس اوسکو محبوس رکھا اس مقصد سے کہ اوسکے پاس مال ہے چنانچہ فروۃ بن السائب برادر قیس کا واسطے فدیہ کے
آیا اور وہ بھی چند روز مقیم رہا بعد ازان چار ہزار درہم کہ مع نقد و جنس تھا فدا دیکر اوسکو لیگیا اور قیدیون مین تھا بنی
ابی رفاعہ سے صیفی بن ابی رفاعہ بن عائذ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم تھا اور اسکا کچھ مال نتھا اوسکو کسی نے مسلمین مین سے
اسیر کیا تھا چنانچہ وہ چند روز پاس مسلمین کے نظر بند رہا پھر رہا ہوا اور قیدیون مین سے ابو المنذر بن ابی رفاعہ
بن عائذ تھا کہ دو ہزار درہم سے رہا اوسکا لیا گیا اور اسیرون مین عبد اللہ تھا جسکی کنیت ابو عطا ابن سائب بن
عائذ بن عبد اللہ تھی کہ اسکا ایک ہزار درہم فدیہ لیا گیا اور اوسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا اور قیدیون مین
مطلب بن حنطب بن الحارث بن عبید بن عمر بن مخزوم تھا یہ وہ شخص ہے جسکو ابو ایوب انصاری نے اسیر کیا تھا
اوسکا کچھ مال نتھا کہ بعد چند روز کے رہا کیا گیا اور اسیرون مین خالد بن الاعلم حلیف قریش کا تھا قبیلہ عقیل سے
کہ وہ یہ شعر پڑھا کرتا تھا لسنا علے الاعقاب تدمی کلومنا • ولکن علی اقدامنا تقطر الدما • ہم وہ نہین ہین کہ ہماری
پس پشت ہمارے زخمون سے خون جاری ہو ولیکن ہم وہ ہین کہ ہمارے قدمون پر لوگون کے قطرات خون
ٹپکین چنانچہ اسکے فدیہ کے لیے عکرمہ بن ابی جہل آیا اور اوسکو حباب بن المنذر بن الجموح نے اسیر کیا تھا اور
یہ سب اکٹھے اسیر تھے اور قیدیون مین بنی جمح سے عبد اللہ بن ابی بن خلف تھا اور اوسکو فروۃ بن عمرو البیاضی نے

اسیر کیا تھا اور باب فدیہ اوسکے باپ اوسکا ابی بن خلف آیا تھا پس فروۃ نے ایک مدت تک اوسکو باز رکھا
اور قیدیون مین ابو عزۃ عمرو بن عبد اللہ بن وہب تھا جسپر احسان کیا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور اوس سے
حلف لیا تھا کہ اوسپر کسیکے لیے لوگون کو جمع نکرے پس حضرت صلعم نے اوسکو بغیر فدیہ چھوڑ دیا چنانچہ پھر وہ روز جنگ
احد گروہ مشرکین مین سے قید ہو کر قتل کیا گیا اور قیدیون مین وہب بن عمیر بن وہب بن خلف تھا کہ اوسکے
فدیہ کے واسطے اوسکا باپ عمیر بن وہب بن خلف آیا تھا جب کہ اوسکو صفوان نے طرف رسول خدا صلعم کے
بھیجا تھا پس عمیر اسلام لایا تو اوسکے بیٹے کو حضرت نے بغیر فدا چھوڑ دیا اور اوسکو رفاعۃ بن رافع الزرقی نے اسیر کیا تھا
ونیز قیدیون کے ربیعہ بن دراج بن العنبس بن وہبان بن وہب بن حذافہ بن جمح تھا وہ نادار تھا تو اوس سے
کچھ لیکر چھوڑ دیا اور اسیرون مین فاکہ مولی امیہ بن خلف تھا اوسکو سعد ابی وقاص نے اسیر کیا تھا یہ سب چار آدمی تھے
اور اسیرون مین اولاد سہم بن عمرو سے ابو وداعہ بن ضبیرۃ تھا اور اول جس اسیر کا فدیہ لیا گیا وہی تھا اوسکے
فدیہ کے واسطے اوسکا بیٹا مطلب آیا تھا اور چار ہزار درم فدیہ اوسکا دیا تھا اور اسیرون مین فروۃ بن خنیس بن
حذافہ بن سعید بن سعد بن سہم تھا کہ ثابت بن اقرم نے اوسکو اسیر کیا تھا اوسکے فدیہ کے باب مین عمرو بن قیس
آیا تھا کہ چار ہزار درم اوسکے فدا مین دیا تھا اور اسیرون مین حنظلہ بن قبیصۃ بن حذافہ بن سعید (بن سعد) بن سہم تھا
کہ اوسکو عثمان بن مظعون نے اسیر کیا تھا اور اسیرون مین حجاج بن الحارث بن سعد تھا اوسکو عبد الرحمان بن عوف
نے اسیر کیا تھا دنبا گاہ اوسکو پکڑ لیا تھا ابو داؤد المازنی نے یہ سب چار آدمی تھے اور اسیرون مین اولاد مالک بن
حسل سے سہیل بن عمرو بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک تھا اوسکے فدیہ کے باب مین مکرز بن حفص بن
الاخیف آیا تھا اور سہیل کو مالک ابن دخشم نے اسیر کیا تھا اور اشعار پڑھے جسکا مضمون یہ ہے کہ مین نے
اسیر کیا سہیل کو کہ تمامی مردم مین سے مجکو سوا سہیل کے اور کسی کی تلاش نتھی اور قبیلہ خندف جانتے ہین کہ
کہ سہراپنہ جوان مرد سہیل جوانمرد ہے اونکا جبکہ اوس سے تظلم و استغاثہ کرتے ہین وہاں تک مین نے تلوار اوسکے
ماری کہ وہ خم ہو گیا یعنے عجز سے جھک گیا پس ایسے صاحب شہرت کو قتل کرنا مین نے اپنے دل پر جبر کیا پس
جب کہ مکرز آیا تو دربارہ سہیل کے منتہائے رضائے مسلمین اعلے درجہ کا فدیہ چار ہزار درم قرار پا سکے تب مسلمانون نے کہا
حاضر کر اوسنے کہا بہت اچھا مگر ایک شخص کو اوس شخص کی جگہ محبوس رکھو اور اوسکو چھوڑ دو کہ وہ اپنے وطن سے
جا کر زر بھیجیگا تب عبد اللہ بن جعفر اور محمد بن صالح اور ابن ابی الزناد نے کہا کہ اسیکو اوسکے بدلے رکھو
پس مکرز کو محبوس رکھا اور سہیل کو رہا کیا چنانچہ سہیل نے جا کر مکہ سے زر فدا اپنا بھیجدیا اور اسیرون مین عبد بن زمعہ
بن قیس بن نصر بن مالک تھا کہ اوسکو عمیر بن عوف مولی سہیل بن عمرو نے اسیر کیا تھا اور اسیرون مین عبد الرحمان
تھا اوسکا نام پہلے عبد العزی تھا تب رسول اللہ صلعم نے بعد اسلام کے اوسکا نام عبد الرحمان رکھا اور وہ عبد اللہ

اسرت سہیلا فلا ابتغی
وخندف تعلم ان الفتی فتاہا سہیل اذا یظلم
ضربت بذی الشفر حتی انثنی
واکرہت نفسی علی ذی العلم

بن شعوبن وقدان بن قیس ہے اسکو نعمان بن مالک نے اسیر کیا تھا یہ سب تین آدمی تھے اور اسیرون مین بنی فہر سے طفیل بن ابی قنیع وابن جحدم تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ کہ محمد بن یحییٰ بن حبان سے اونسے کہا وہ سب اسیر جو شمار کیے گئے ونچاس تھے اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ کے ابن المسیب ہے اونسے کہا کہ ستر آدمی قید تھے اور ستر آدمی مقتول تھے اور ابن عباس سے بھی مثل اسکے منقول ہے اور راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کے زہری سے اونسے کہا کہ شمار قیدیون کا ستر سے زیادہ تھا اور تعداد مقتولون کی بھی ستر سے زائد تھی اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے عبدالرحمان بن عبداللہ بن ابی صعصعہ سے

اونسے کہا روز جنگ بدر چوہتر آدمی اسیر ہوئے تھے ٭

نام اون لوگون کے مشرکین مین سے جو طعام داری کرتے تھے اپنے ہمراہیون کی اثناء راہ بدر مین

واقدی نے روایت کی خلیفہ بن جعفر سے اونسے محمد بن عثمان الیربوعی سے اونسے عبدالرحمان بن سعید بن یربوع سے اونسے کہا طعام داری کرنے والے بدر مین نو آدمی تھے ازانجملہ بنی عبد مناف مین سے تین شخص تھے حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف اور شیبہ اور عتبہ دونون بیٹے ربیعہ کے اور بنی اسد مین سے دو شخص تھے زمعہ بن الاسود بن المطلب بن اسد ونوفل بن خویلد بن العدویہ اور بنی المخزوم سے ایک ابوجہل بن ہشام تھا اور بنی جمح سے ایک امیہ بن خلف تھا اور اولاد سہم سے دو شخص تھے نبیہ ومنبہ دونون بیٹے حجاج کے اور کہا **راوی** نے کہ مجھے خبر دی محمد نے اوسکو عبدالوہاب نے اوس سے حدیث بیان کی محمد نے **واقدی** نے کہا مجھسے **روایت** کی اسمعیل بن ابراہیم نے موسی بن عقبہ سے اونسے کہا اول جسنے نحر کیا دس شتر واسطے قافلہ کے بیچ راہ ظہران کے وہ ابوجہل تھا بعد ازان امیہ بن خلف نے عسفان مین نو شتر ذبح کیے اور سہیل بن عمرو نے بمقام قدید دس شتر ذبح کیے پھر متوجہ ہوے وہ لوگ پانی کی طرف جانب دریا تو راستہ بھول گئے پس وہان ایک روز مقام کیا چنانچہ نحر کیا اون لوگون کے لیے شیبہ بن ربیعہ نے نو شتر بعد ازان صبح کو جحفہ مین داخل ہوے وہان عتبہ بن ربیعہ نے لوگون کے لیے دس شتر ذبح کیے بعد ازان بمقام ابوا پہونچے تو قیس الجمحی نے اون لوگون کے واسطے نو شتر ذبح کیے بعد ازان فلان نے دس شتر نحر کیے اور نحر کیا اونکے لیے حارث بن عامر نے نو شتر بعد ازان ابوالبختری نے آب بدر پر یعنے چاہ پر پہونچکر دس شتر ذبح کیے اور اوسی مقام پر مقیس نے بھی نو شتر ذبح کیے بعد ازان مشتغل بحرب ہوے پس کھاتے رہے اپنے پاس کے زاد و توشہ سے اور کہا ابن ابی الزناد نے کہ واللہ میرے سلنہ مین مقیس ایک شتر پر بھی قدرت نہین رکھتا تھا اور **واقدی** مقیس جمحی کو نہین پہچانتا ہے اور کہا **راوی** نے کہ مجھے خبر دی عبدالوہاب نے باسناد فلان وفلان

رواۃ کثیرہ کے ام بکر بنت المسور سے اوسنے اپنے باپ سے اوسنے کہا طعام داری مین بہت سے لوگ
شریک ہوتے تھے مگر نسبت ایک شخص کی طرف دیجاتی تھی اور باقی غیر مشہور تھے **واقدی** نے روایت
کی عبد اللہ بن جعفر سے اوسنے کہا مین نے سوال کیا زہری سے کہ کسقدر لوگ مسلمین مین سے شہید ہوے
بدر مین اوسنے کہا چودہ آدمی بعد ازان اوسنے مجھے شمار کرا دیا یعنی وہ لوگ ہین جنکا مین سے نام لیا **راوی**
نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اوسکو عبد الوہاب نے باسناد فلان رواۃ کے عاصم بن عمرو بن رومان ہی مثل خبر
مذکور کے اور کہا چھہ مرد مہاجرین مین سے تھے اور آٹھہ انصار مین سے چنانچہ بنی المطلب بن عبد مناف مین سے
تو عبیدہ بن الحارث تھے اونکو شیبہ بن ربیعہ نے قتل کیا اور اونکو رسول خدا صلعم نے صفرا مین دفن کیا
اور بنی زہرہ مین سے عمیر بن ابی وقاص تھے اونکو قتل کیا تھا عمرو بن عبد نے **راوی** نے کہا مجھے خبر دی
محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ اسمعیل بن محمد سے اوسنے کہا کہ او شہداء بدر مین عمیر بن عبد عمرو ذو الشمالین تھے
یعنے اونکے دست چپ مین بھی زور برابر دست راست کے تھا کہ دونون ہاتھ کی قوت سے برابر کام کرتے تھے
اسلیے حضرت نے اونکو خطاب ذو الشمالین کا دیا اور بعضے کہتے ہین اونکے بائین ہاتھ مین ایک دوسرا ہاتھ
دیار بنی عبد کے نکلا تھا اسواسطے وہ ذو الشمالین مشہور تھے لیکن صحیح شق اول ہے اونکو اسامہ جشمی نے
قتل کیا اور بنی عدی بن کعب سے عاقل بن ابی البکیر حلیف بنی سعد بن بکر تھے اونکو قتل کیا مالک بن زہیر جشمی نے
اور شہید ہوے مہجع مولی عمر اونکو عامر بن الحضرمی نے قتل کیا **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد
رواۃ کثیرہ کے زہری سے اوسنے کہا کہتے ہین کہ اول قتیل جو شہید ہوا مہاجرین مین سے وہ مہجع مولی عمر تھے
اور بنی الحارث بن فہر سے صفوان بن بیضا تھے اونکو قتل کیا طعیمہ بن عدی نے **راوی** نے کہا مجھسے
اس حدیث کو بیان کیا محرز بن جعفر بن عمرو نے جعفر بن عمرو سے کہ انصار مین بنی عمرو بن عوف سے مبشر بن عبد المنذر
تھے جنکو شہید کیا ابو ثور نے اور سعد بن خیثمہ تھے جنکو شہید کیا عمرو بن عبد نے اور بعضے کہتے ہین کہ طعیمہ
بن عدی نے اور بنی عدی بن النجار سے حارثہ بن سراقہ تھے جنکو تیر مارا تھا حبان بن العرقہ نے کہ اونکے
گلو مین لگا تو شہید ہوے **واقدی** نے کہا مین نے دو شخص اہل مکہ سے سنا کہ وہ ابن العرقہ کہتے تھے
یعنے بالفتح اور بنی مالک بن النجار سے عوف و معوذ دونون پسر عفرا کے تھے کہ اون دونون کو ابو جہل نے
شہید کیا اور بنی سلمہ بن حرام سے عمیر بن الحمام بن الجموح تھے اونکو شہید کیا خالد بن الاعلم نے **راوی**
کہ مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ اول قتیل جو شہید ہوے انصار مین سے بیچ اسلام کے وہ عمیر
بن الحمام تھے جنکو خالد بن الاعلم نے شہید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اول قتیل حارثہ بن سراقہ ہین جنکو تیر مارا
حبان بن العرقہ نے اور بنی زریق مین سے رافع بن المعلی ہین اونکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا اور

بنی الحارث بن الخزرج مین سے یزید بن الحارث بن سیحم ہین جنکو شہید کیا نوفل بن معویۃ الدیلی نے اور کہا
راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابن عباس سے اونہون نے کہا کہ انسہ مولی النبی صلعم بدر مین شہید ہوے اور کہا **راوی**
نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے زبیر بن عدی سے اوسنے عطا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شہداء بدر پر نماز جنازہ
پڑھی اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابن عباس سے مثل اس حدیث کے اور **واقدی** نے کہا مجھسے
روایت کی یونس بن محمد الظفری نے اونسے کہا میرے باپ نے مجکو چار قبرین دکھلائین بمقام سیر شعب کے تنگنای صفرا سے اور کہا
یہ لوگ مسلمین سے شہداء بدر ہین اور تین قبرین بمقام دبہ تھین جو زیر عین المستعجلہ واقع ہے اور قبر عبیدہ بن الحارث کی مجھے
دکھلائی بمقام ذات اجدال ایک گوشہ تنگ مین جو نیچے ہین الجدول کے واقع ہے اور کہا **راوی** نے کہ
خبر دی مجکو عبد الوہاب نے باسناد رواۃ کثیرہ کے معاذ بن رفاعہ سے اونہون نے کہا کہ معاذ بن ماعص زخمی
ہوے تھے بدر مین اور اوسی زخم سے وفات کی مدینہ مین اور عبید بن السکن جسپر چلے تھے یعنی پیدل تو بیمار ہوے
اور وفات پائی اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے سعید بن عمرو سے اونہون نے
کہا کہ اول انصاری جو شہید ہوے مسلمین مین سے وہ عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح تھے کہ اونکو عامر بن الحضرمی
نے بدر مین شہید کیا اور مسلمانون مین اول جو شخص شہید ہوا مہاجرین مین سے وہ مہجع تھے اونکو شہید کیا
عامر بن الحضرمی نے و نیز انصار مین سے عمیر بن الحمام تھے اونکو شہید کیا خالد بن الاعلم نے اور بعضے کہتے ہین
کہ انصار مین شہید اول حارثہ بن سراقہ ہین جنکو حبان بن العرقہ نے تیر سے شہید کیا * * * *

نام اون لوگون کے مشرکین مین سے جو قتل کیے گئے بدر مین

بنی عبد شمس بن عبد مناف سے حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب تھا اوسکو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے
قتل کیا اور **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے داود بن الحصین سے اوسنے کہا کہ منجملہ
مقتولین مشرکین کے حارث بن الحضرمی تھا اوسکو عمار بن یاسر نے قتل کیا اور عامر بن الحضرمی تھا اوسکو
قتل کیا عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے اور مقتولین مین عمیر بن ابی عمیر اور بیٹا اوسکا اور دو غلام اونکے تھے
کہ سالم مولی ابی حذیفہ نے عمیر بن ابی عمیر کو قتل کیا اور عبیدہ بن سعید بن العاص کو زبیر بن العوام نے قتل کیا
راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے عاصم بن عمر بن قتادہ سے کہ عاص بن سعید کو
علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور عقبہ بن ابی معیط کو جب کہ وہ صفرا مین قید تھا تو عاصم بن
ثابت نے بحکم نبی صلعم قتل کیا اور عتبہ بن ربیعہ کو حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور شیبہ
بن ربیعہ کو عبیدہ بن الحارث نے قتل کیا و چونکہ حضرت عبیدہ سے وہ زخمی ہو گیا تھا تو اوسپر حمزہ اور علی نے
تیغ دستی سے حملہ کر کے کام اوسکا تمام کیا اور ولید بن عتبہ بن ربیعہ کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا

اور عامر بن عبد اللہ کو جو حلیف تھا قریش کا اور قبیلہ انمار سے تھا علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا
اور دوسری روایت میں جو داؤد بن الحصین سے منقول ہے عامر بن عبد اللہ کو سعد بن معاذ نے قتل کیا
یہ سب بارہ آدمی قتل ہوئے اور بنی نوفل بن عبد مناف سے حارث بن عامر بن نوفل کو خبیب بن یساف
نے قتل کیا اور طعیمہ بن عدی کو حمزہ بن عبد مناف نے قتل کیا یہ دو آدمی قتل ہوئے اور بنی اسد سے
ربیعہ بن اسد کو ابو دجانہ نے قتل کیا اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے
جعفر بن عمرو سے اونسے کہا ربیعہ بن اسد کو ثابت الجذع نے قتل کیا اور حارث بن ربیعہ کو علی بن ابی طالب
علیہ السلام نے قتل کیا اور عقیل بن الاسود بن المطلب کو حمزہ و علی نے شریک ہوکر قتل کیا **واقدی**
نے کہا مجھسے **روایت** کی ابو معاشر نے اونسے کہا کہ عقیل بن الاسود کو تنہا علی نے قتل کیا اور ابو البختری
عاص بن ہشام کو مجذر بن زیاد نے قتل کیا اور دوسری روایت میں باسناد رواۃ کثیرہ عباد بن تمیم سے
مروی ہے کہ ابو البختری عاص بن ہشام کو ابو داود المازنی نے قتل کیا اور ایک روایت میں ابو الیسر
بن النعمان نے اپنے باپ سے نقل حدیث کی ہے کہ ابو البختری کو ابن ابیسر نے قتل کیا اور نوفل بن خویلد بن اسد جسکو ابن العدویہ کہتے ہیں حضرت
علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے قتل ہوا **واقدی** نے کہا مجھسے **روایت** کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمرو بن رومان اونسے ابن
ابی حبیبہ نے داؤد بن حصین سے اونسے حدیث بیان کی عمرو بن عاید ابی الاسود نے ان پانچ مقتولوں کو اور بنی عبد الدار بن قصی سے نضر بن
الحارث بن کلدہ کو جو بدر ہی میں قید ہوا تھا تو علی بن ابی طالب نے بحکم نبی صلعم تلوار سے قتل کیا اور زید بن ملیص کو بھی جو مولی عمیر بن ہشام
بن عبد مناف ابن عبد الدار کا تھا علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور دوسری روایت میں باسناد رواۃ بسیار یعقوب بن
عتبہ سے منقول ہے کہ زید بن ملیص کو بلال نے قتل کیا یہ دو آدمی قتل ہوئے اور بنی تیم ابن مرہ سے عمیر بن عثمان
بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور دوسری روایت میں رواۃ کثیرہ سے
منقول ہے کہ عثمان بن مالک کو خبیب نے قتل کیا اور **واقدی** نے کہا مجھسے اس
حدیث کو بیان کیا موسے بن محمد نے اپنے باپ سے کہ یہ دو آدمی قتل ہوئے اور ابو جہل
جو بنی مخزوم بن یقظہ سے ہے و بعد ازان بنی المغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم سے ہے اوسکو معاذ
بن عمرو بن الجموح اور معوذ و عوف دونوں بیٹے عفرا کے ان تینوں نے ملکر زخمی کیا اور عبد اللہ بن مسعود
نے اوسکا کام تمام کیا اور عاص بن ہشام بن المغیرہ کو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور کہا
راوی نے مجھے خبر دی محمد نے اوسکو رواۃ کثیرہ نے نافع بن جبیر سے اور محمد بن صالح نے عاصم بن
عمرو بن رومان سے مثل روایت مذکورہ کے اور کہا یزید بن تمیم التمیمی کو جو حلیف قریش کا تھا قتل کیا
عمار یاسر نے اور دوسری روایت میں باسناد رواۃ کثیرہ عبد اللہ بن ابی عبیدہ نے اپنے باپ سے

نقل کی اوسنے کہا کہ بعضے کہتے ہین یزید بن تمیم کو علی علیہ السلام نے قتل کیا اور ابو سافع الاشعری حلیف قریش کو ابو دجانہ نے قتل کیا اور حرملہ بن عمرو بن ابی عتبہ کو علیؑ نے قتل کیا ابو عبیدہ راوی نے کہا اس بات پر ہمارے جمیع اصحاب کا اتفاق ہے اور بنی الولید بن المغیرہ سے ابو قیس بن الولید کو علی علیہ السلام نے قتل کیا اور کہا راوی نے خبر دی مجھکو محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے جعفر بن عمرو سے کہ بنی الفاکہ بن المغیرہ سے ابو قیس بن الفاکہ بن المغیرہ کو حمزہ بن عبدالمطلب نے قتل کیا اور کہا جعفر بن عمرو نے کہ اسحاق بن خارجہ نے مجھسے بیان کیا کہ ابو قیس بن الفاکہ کو حباب بن عمرو بن المنذر نے قتل کیا اور بنی امیہ بن المغیرہ سے مسعود بن ابی امیہ کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا **محمد بن عمر الواقدی** نے کہا کہ اور مقتولین مشرکین بدر میں رفاعہ بن ابی رفاعہ تھا بنی عائذ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم سے جو منجملہ بنی رفاعہ ہے کہ اوسکو امیہ بن عائذ بھی کہتے ہین اوسکو سعد بن الربیع نے قتل کیا اور ابو المنذر بن ابی رفاعہ کو معن بن عدی العجلانی نے قتل کیا اور عبداللہ بن ابی رفاعہ کو علی بن ابی طالبؑ نے قتل کیا اور زہیر بن ابی رفاعہ کو اُسید الساعدی نے قتل کیا اور **واقدی** نے کہا اس **حدیث** کو بیان کیا اُبی بن عباس بن سہل نے اوسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ سائب بن ابی رفاعہ کو عبدالرحمان بن عوف نے قتل کیا اور بنی ابی السائب سے کہ وہ صیفی بن عائذ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہے سائب بن ابی السائب تھا اوسکو زبیر بن العوام نے قتل کیا اور اسود بن عبد الاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کو حمزہ بن عبدالمطلب نے قتل کیا اور کہا **راوی** نے کہ ہمکو خبر دی اس بات کی ہماری سب اصحاب نے بالاتفاق کہ واسطے قریش کے دو شخص حلیف تھے قبیلہ طی سے ایک عمرو بن سفیان تھا اوسکو یزید بن رقیش نے قتل کیا اور دوسرا اوسکا بھائی جبار بن سفیان تھا اوسکو ابو بردہ بن نیار نے قتل کیا اور بنی عمران بن مخزوم سے حاجز بن سائب بن عویمر بن عائذ تھا اوسکو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور عویمر بن عائذ بن عمران بن مخزوم کو نعمان بن ابی مالک نے قتل کیا یہ سب ۱۹ اونیس آدمی قتل ہوئے اور بنی جمح بن عمر بن ہصیص سے امیہ بن خلف تھا اوسکو خبیب بن یساف اور بلال نے شریک ہوکر قتل کیا اور **راوی** نے کہا ہمکو خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے معاذ بن رفاعہ بن رافع سے اوسنے کہا امیہ بن خلف کو ابو رفاعہ بن رافع بن مالک نے قتل کیا اور علی بن امیہ بن خلف کو عمار بن یاسر نے قتل کیا اور اوس بن المعتبر بن لوذان کو عثمان بن مظعون و علی بن ابی طالب نے شریک ہوکر قتل کیا اور دوسری روایت مین عائشہ بنت قدامہ سے مذکور ہے اوسنے کہا کہ اوس بن المعتبر کو عثمان بن مظعون نے قتل کیا اور منبہ بن الحجاج کو ابو الیسر نے قتل کیا اور بعضے کہتے ہین علی نے اور بعضے کہتے ہین

ابو اُسید الساعدی نے اور کہا راوی نے کہ ہمکو خبر دی محمد نے اوسکو عبدالوہاب نے اوسکو محمد نے
اوسکو واقدی نے اوس سے حدیث بیان کی اُبی بن عباسؓ نے اپنے باپ سے اوسنے ابو اُسید سے
اوسنے کہا منبہ بن الحجاج کو مین نے قتل کیا اور نبیہ بن الحجاج کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا
اور عاص بن منبہ کو بھی علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور ابو العاص بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم کو
ابو دجانہ نے قتل کیا اور دوسری روایت مین باسناد رواۃ کثیرہ کے وارد ہے کہ **واقدی** نے کہا
مجھسے **حدیث** بیان کی ابو معشر نے اپنے اصحاب سے کہ اونہون نے کہا کہ ابو العاص بن قیس کو
علی علیہ السلام نے قتل کیا اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ عاصم بن
ابی عوف بن ضبیرہ بن سعید بن سعد مقتول ابو دجانہ کا تھا یہ سب سات آدمی تھے اور معویہ بن قیس حلیف
قریش کا جو بنی عامر بن لوی سے جو منجملہ بنی مالک بن حسل کے تھا اوسکو عکاشہ بن محصن نے قتل کیا اور
سعد بن وہب حلیف قریش کا جو قبیلہ کلب سے تھا اوسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور دوسری روایت
مین بھی عاصم سے منقول ہے کہ اوسکو ابو دجانہ نے قتل کیا پس جملہ مقتولین از روے شمار کے
اونچاس ٤٩ آدمی تھے اونمین سے کتنون کو امیر المومنین علی علیہ السلام نے قتل کیا اور بائیس ٢٢ داور تھے جو قتل کر

نام اون لوگون کے قریش اور انصار مین سے جو حاضر بدر ہوے اور جو غیر حاضر تھے مگر رسول خدا صلعم نے اونکا حصہ غنائم سے عطا کیا تھا یہ سب تین سو تیرہ ٣١٣ مرد تھے ؛

واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی سلیمان بن بلال نے عمرو بن ابی عمرو سے اوسنے
عکرمہ سے اوسنے ابن عباسؓ سے اونہون نے کہا کہ بیس مرد موالی و غلامون سے حاضر بدر ہوے تھے
اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے اوسکو عبدالوہاب نے اوسکو محمد نے اوسکو واقدی نے اوس سے
حدیث بیان کی عبداللہ بن جعفر نے اوسنے کہا مین نے عبداللہ بن حسن سے سنا وہ کہتے تھے کہ
بدر مین جو لوگ حاضر ہوے تھے وہ قریشی تھے یا انصار یا حلیف قریشی یا حلیف انصار یا موالی انلوگون کے
یعنی بندگان آزاد و غیر آزاد پس بنی ہاشم سے تو محمد رسول خدا صلعم بذات طیب مبارک اور حمزہ بن عبدالمطلب
اور علی بن ابی طالب اور زید بن حارثہ و ابو مرثد کناز بن حصین الغنوی و مرثد بن ابی مرثد کہ یہ دونون
حلیف حمزہ تھے وابستہ موالی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ابوکبشہ مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حاضر بدر تھے
شقران مملوک رسول خدا صلعم اور انکو کچھ حصہ سہام سے حضرت صلعم نے نہین دیا تھا اور یہ اسیرون پر تعینات تھے

پس ہر ایک شخص نے ایک اسیر اونکو حوالہ کیا چنانچہ اونکو حاصل ہوا [illegible] چنانچہ
یہ سب غیر حاضران بدر جنہون نے سہم پایا سواے شقران کے آٹھ آدمی تھے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث**
بیان کی عبد العزیز بن محمد نے جعفر بن محمد سے اونسنے اپنے باپ سے اونسنے کہا کہ سرآئنہ رسول خدا صلعم نے جعفر
بن ابی طالب کو سہم اور اجر اونکا عطا کیا اور ہمارے اصحاب نے ذکر اونکا نہین کیا ہے اور سب کتاب مین نام اونکا نقل نہین ہے
یعنے کتاب مجاہدین بدر مین اور بنی المطلب بن عبد مناف سے عبیدہ بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف تھے اور حصین بن الحارث بن المطلب بن
عبد مناف و طفیل بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف و مسطح بن اثاثہ بن عباد بن المطلب بن عبد مناف یہ چارون
حاضرین بدر سے تھے اور بنی عبد شمس بن عبد مناف سے عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس
حاضر بدر نتھے بلکہ تخلف انکا واسطے نگہبانی رقیہ بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا تھا مگر سہم اور اجرت انکی حضرت صلعم نے
عطا فرمائی تھی اس خبر کو بالاتفاق سب نے ذکر کیا ہے اور حضار بدر مین ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ و سالم مولی ابی حذیفہ
تھے اور حلفاے قریش مین بنی غنم بن دودان سے عبد اللہ بن جحش بن رئاب تھے اور عکاشہ بن محصن و ابو سنان
بن محصن و سنان بن ابی سنان بن محصن و شجاع بن وہب و عقبہ بن وہب و ربیعہ بن اکثم و یزید بن قیس و محرز بن
نضلہ بن عبد اللہ تھے اور حلفاے قریش مین بنی سلیم سے مالک بن عمرو و مدلاج بن عمرو و ثقاف بن عمرو اور قبیلہ
طی سے سوید بن مخشی حلیف قریش تھے **واقدی** نے کہا اس **حدیث** کو مجھسے ابو معشر و ابن حبیبہ نے داؤد بن
الحصین سے بیان کیا اونسنے کہا بعض نے مجھسے نقل کی کہ عبد اللہ بن جعفر الزہری وہی ابن حمیرہ ہے اور ابو مخشی
اوسکی کنیت ہے اور وہ بنی اسد بن خزیمہ مین اونکے اقربا سے ہے اور کہا داؤد بن الحصین [illegible] نے کہ ہمارے بعض
اصحاب نے خبر دی کہ صبیح مولی العاص جب تیاری بدر جانے کی کر چکا تو بیمار ہوگیا پس ابو سلمہ اپنے شتر پر بجاے خود
ابا سلمہ بن عبد الاسد کو سوار کرکے ساتھ کر دیا کہ وہ ہمراہ حضرت صلعم کے جملہ مشاہد مین حاضر رہا یہ سب سولہ آدمی ہین
سواے صبیح کے اور بنی نوفل بن عبد مناف سے عتبہ بن غزوان بن جابر بن اہیب بن نسیب بن مالک بن الحارث
بن مازن بن منصور بن عکرمہ تھے برادر سلیم کے اور بنی مازن سے حباب مولی عتبہ بن غزوان تھے یہ دونون شخص
حاضر بدر تھے اور بنی اسد بن عبد العزی سے تین شخص حاضر تھے ایک زبیر بن العوام دوسرے حاطب بن ابی بلتعہ
حلیف قریش تیسرے سعد مولی حاطب اور بنی عبد بن قصے سے طلیب بن عمیر بن وہب تھے **راوی** مصنف
کتاب نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اوسکو فلان و فلان رواۃ نے اسمعیل بن محمد سے و فلان و فلان رواۃ نے عائشہ
بنت قدامہ سے اونسنے کہا کہ بنی عبد الدار بن قصے سے دو شخص حاضر تھے مصعب بن عمیر و سویبط بن حرملہ بن مالک
بن عمیلہ بن السباق بن عبد الدار اور بنی زہرہ بن کلاب سے عبد الرحمان بن عوف بن عبد عوف بن عبد الحارث
بن زہرہ تھے اور سعد بن ابی وقاص بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ تھے اور عمیر بن ابی وقاص اور حلیفان قریش

مین سے عبد اللہ بن مسعود الہذلی اور مقداد بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن ربیعہ بن ثمامہ بن مطرود بن زہیر بن ثعلبہ بن مالک بن الشرید بن فاس بن ذریم بن القین بن اہود بن بہرا تھے اور یہی وہ ہین کہ بعضے انکو مقداد بن الاسود بن عبد یغوث بن عبد بن الحارث بن زہرہ کہتے تھے اور خباب بن الارت بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن سعد تھے مولی ام سباع بنت انمار کے اور دوسری روایت مین مسعود بن الربیع بن القارہ و ذوالیدین بن عمیر بن عبد عمرو بن نضلہ بن غبشان بن سلیم بن مالک بن اقصی قبیلہ خزاعہ مین سے یہ آٹھون آدمی حاضر تھے اور بنی تیم سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے کہ نام انکا عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم ہے اور طلحہ بن عبید اللہ تھے کہ رسول اللہ صلعم نے سہم انکا بھی لگایا تھا اور بلال بن رباح اور عامر بن فہیرہ مولی ابی بکر اور صہیب بن سنان یہ پانچون شخص حاضر تھے اور بنی مخزوم بن یقظہ سے ابوسلمہ بن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم اور شماس بن عثمان بن الشرید اور ارقم بن ابی الارقم و عمار بن یاسر و معتب بن عوف بن الحمرا حلیف قریش قبیلہ خزاعہ سے پس یہ پانچون آدمی بھی حاضر تھے اور بنی عدی بن کعب سے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بن نفیل بن عبد العزی بن رباح اور زید بن الخطاب اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کہ انکو اور طلحہ کو رسول خدا صلعم نے واسطے دریافت خبر قافلہ یعنے واسطے سراغ رسانی کے بھیجا تھا اسوجہ سے طلحہ کو باوجود غیر حاضری بدر کے سہم و اجر دیا گیا اور عمرو بن سراقہ بن المعتمر بن انس بن اداہ بن رباح و از جملہ حلفاے قریش قبیلہ بنی سعد بن لیث سے عاقل بن ابی البکیر تھے جو شہید بدر ہین اور خالد بن ابی البکیر تھے کہ وہ بھی روز واقعہ رجیع شہید ہوے و اناس بن ابی البکیر و عامر بن ابی البکیر و مہجع مولی عمر جو اہل یمن سے تھا اور جولی اور پیرا وسکا کہ یہ دونون حلیف قریش تھے اور عامر بن ربیعۃ العنزی جو ہین یعنے گروہ کمتر سے ہے قبیلہ ربیعہ سے اور وہ حلیف قریش تھے اور واقد بن عبد اللہ التمیمی حلیف قریش کہ یہ سب تیرہ آدمی حضار بدر سے تھے اور بنی جمح بن عمرو سے عثمان بن مظعون و قدامہ بن مظعون و عبد اللہ بن مظعون و سائب بن عثمان بن مظعون و معمر بن الحارث یہ پانچون آدمی حاضر بدر تھے اور بنی سہم بن عمرو سے خنیس بن حذافہ بن قیس اور بنی مالک بن حسل سے عبد اللہ بن مخرمہ بن عبد العزی و عبد اللہ بن سہیل بن عمرو کہ یہ مشرکین کے ساتھ آئے تھے اور طرف مسلمین کے آگئے و وہب بن سعد بن ابی سرح تھے **واقدی** نے کہا **روایت** کی مجھسے فلان فلان رواۃ نے زہری سے اوس سے حدیث بیان کی ابن ابی حبیبہ نے اوسنے داؤد بن الحصین سے اوسنے عکرمہ سے اوسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے اسمعیل بن محمد سے کہ منجملہ حضار بدر کے ابو سبرہ بن ابی رہم تھے اور عمیر بن عوف مولی سہیل بن عمرو و سعد بن خولہ اہل یمن سے حلیف قریش اور حاطب بن عمرو بن عبد شمس بن عبد ود تھے کہا **راوی** نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ یہ لوگ چھہ آدمی تھے سواے حاطب کے اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ عبد اللہ بن سہیل اپنے باپ کی ہمراہ نکلے اور

غرضیکہ روز مرہ کا باپ کے ساتھ تھا اور باپ اوسکا اپنے دین پر تھا جب لشکر اسلام قریب ہوا تو عتبہ لشکر مسلمین میں آملا اور قبل قتال خدمت میں رسول خدا صلعم کے حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوا اس بات سے باپ اوسکا غیظ و طیش میں آیا تب سہیل نے کہا کہ حق تعالے اس امر میں اوسکے لیے اور میرے لیے خیر کرے اور بنی الحارث بن فہر سے ابو عبیدہ تھے اور نام اونکا عامر بن عبداللہ بن الجراح تھا و صفوان بن بیضا و سہیل بن بیضا و عیاض بن زہیر و معمر بن ابی سرح و عمرو بن ابی عمرو اور یہ سب چھوٹوں کے بنی فہر سے تھے حاضر بدر تھے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی نافع بن ابی نافع ابو الحصیب و ابن ابی سبرہ ہشام بن عروہ سے اونسے اپنے باپ سے اونسے کہا کہ روز بدر جتنے قریش کے سو بخش تھے اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی موسے بن محمد نے اپنے باپ سے اونسے کہا قریش چھیاسی آدمی تھے اور انصار دو سو ستائیس تھے کہ مجموعًا تین سو تیرہ آدمی ہوے اور دوسری روایت میں قریشی تہتر آدمی تھے اور انصار دو سو چالیس تھے چنانچہ انصار میں بنی عبدالاشہل سے سعد بن معاذ بن النعمان بن امری القیس بن زید بن عبدالاشہل تھے و عمرو بن معاذ بن النعمان و حارث بن اوس بن معاذ بن النعمان و حارث بن انس بن رافع بن امری القیس تھے اور بنی عبد بن کعب بن عبدالاشہل بن زعورا سے سعد بن مالک ابن عبد بن کعب اور سلمہ بن سلامہ بن وقش اور عباد بن بشر بن وقش و سلمہ بن ثابت بن وقش و رافع بن یزید کرز بن سکن بن زعورا ابن عبدالاشہل اور حارث بن خزمہ بن عدی بن ابی غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف جو حلیف قوم و بنی حارثہ سے تھے اور اہل قوافلہ سے بھی اونکا علاقہ تھا اور اونہیں میں اونکا گھر تھا اور محمد بن سلمہ خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن الحارث قبیلہ بنی حارثہ سے تھے اور سلمہ بن اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ تھے جو شہید ہوے روز جنگ جسر ابی عبید سنہ ۱۴ ہجری میں اور ابو الہیثم بن التیہان تھے اور عبید بن التیہان یہ دونوں حلیف انصار تھے اور قبیلہ بلی سے تھے اور عبداللہ بن سہل تھے یہ سب پندرہ آدمی تھے اور بنی حارثہ بن الحارث بن الخزرج بن عمرو بن مالک بن الاوس سے مسعود بن عبد سعد بن عامر بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ تھے اور ابو عبس بن جبر بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ اور حلفاے قوم میں سے ابو بردہ بن نیار قبیلہ بلی سے تھے یہ تینوں شخص حاضر بدر تھے کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابو عبس سے و دیگر رواۃ نے عاصم بن عمر سے اونسے محمود بن لبید سے مثل روایت مذکور کی اور کہا کہ منجملہ انصار کے عبدالمجید بن ابی عبس بن محمد بن ابی عبس بن جبر تھے اور بنی ظفر بنی سواد بن کعب سے قتادہ بن النعمان بن زید و عبید بن اوس بن مالک بن سواد تھے اور بنی رزاح بن کعب سے نضر بن الحارث بن عبد رزاح بن ظفر بن کعب تھے اور حلفاے قریش میں سے دو شخص قبیلہ بلی تھے ایک عبداللہ بن طارق بن مالک بن تیم بن شعبہ بن سعد اللہ بن فران بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ تھے جو شہید ہوے

واقعہ رجیع میں اور اونکے بیٹا اور بیا دری معتب بن عبید بن ایاس بن تیم بن شیبہ بن سعد ابن ثعلبہ بن ابی بن عمرو
بن الحارث بن قضاعہ تھے یہ سب آٹھ آدمی تھے اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے اوسکو رواۃ کثیرہ ذات ابی حبیبہ سے
ومحمد بن صالح نے عاصم بن عمر سے اوسنے محمود ابن لبید سے اوسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابی حبیبہ نے
داؤد بن الحصین سے مثل روایت مذکورہ کی اور کہا کہ بنی امیہ بن زید بن مالک بن عوف سے مبشر بن عبد المنذر
بن زنبر تھے کہ شہید ہوے بدر میں اور رفاعہ بن عبد المنذر وسعد بن عبید بن النعمان بن قیس بن عمرو بن امیہ بن زید
بن امیہ وعویم بن ساعدہ ورافع بن عنجدہ کہ عنجدہ اونکی ماں کا نام تھا وعبید بن ابی عبید وثعلبہ بن حاطب وابولبابہ
بن عبد المنذر کہ انکو رسول خدا صلعم مدینہ میں عامل مقرر کر آئے تھے اور انکو روحا سے پھیر دیا تھا اور غنائم سے انکا حصہ
عطا ہوا تھا اور حارث بن حاطب کہ اونکو بھی حضرت صلعم نے روحا سے پھیر دیا تھا اور حصہ اونکا اونکو عطا ہوا یہ سب
نو آدمی تھے اور بنی ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف سے عاصم بن ثابت بن قیس اور قیس کی کنیت
ابو الاقلح بن عصمہ بن مالک بن امیہ بن ضبیعہ ہے اور عاصم روز جنگ رجیع شہید ہوے تھے اور احوص الشاعر
جو مشہور ہے اولاد عاصم بن ثابت سے ہے ومعتب بن قشیر بن ملیل بن زید بن العطاف وابو ملیل بن الازعر
بن زید بن العطاف کہ اونکے اولاد نتھی وعمیر بن معبد بن الازعر اونکے بھی اولاد نتھی وسہل بن حنیف بن واہب
عکیم بن الحارث بن ثعلبہ یہ سب پانچ شخص تھے اور بنی عبید بن زید بن مالک بن عمرو بن عوف بن انیس بن قتادہ
بن ربیعہ بن خالد بن الحارث بن عبید بن زید تھے جو روز احد شہید ہوے اور وہ شوہر تھے خنسا بنت خذام الشاعر
کے اونکے اولاد نتھی اور حلفاے انصار سے معن بن عدی بن الجد بن العجلان تھے کہ قتل ہوے روز جنگ یمامہ
اور ربعی بن رافع اور ثابت بن اقرم مقتول ہوے روز جنگ طلیحہ اور عبد اللہ بن سلمہ بن مالک بن الحارث بن
عدی بن الجد بن العجلان وزید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن الجد بن العجلان تھے کہ انکی اولاد نتھی اور عاصم بن عدی
بن الجد بن العجلان جب یہ شخص ہمراہ چلا تھا تو رسول خدا صلعم نے اسکو لوٹا دیا طرف مسجد ضرار کے کہ وہان کے
لوگون کی کچھ خبر پہونچی تھی چنانچہ وقت تقسیم غنیمت کے حضرت صلعم نے حصہ اور اجورہ عاصم کا عطا کیا اور سالم مولی
ثبیتہ بنت یعار کہ وہ روز جنگ یمامہ قتل ہوا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے عبد اللہ بن
جبیر بن النعمان تھے جو شہید ہوے روز جنگ احد کہ اونکو رسول خدا صلعم نے روز احد رماۃ پر امیر کیا تھا اور عاصم
بن قیس وابو ضیاح بن ثابت وابو حنہ کہ یہ شخص بدر میں تھا اور سالم بن عمیر کہ یہ شخص بکائین میں تھا اور حارث
بن النعمان بن ابی خزمہ وخوات بن جبیر بن النعمان کہ روحا میں کسی کام کے لیے لشکر سے جدا ہو گئے تھے یہ سب
آٹھ آدمی تھے اور بنی جحجبا ابن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف سے منذر بن محمد بن عقبہ بن احیحہ بن الجلاح بن حریش
بن جحجبا بن کلفہ تھے اور اونکی کنیت ابو عبدہ تھی اوسکے اولاد نتھی مگر احیحہ کے اولاد تھی غیر منذر سے اور حلفاے عوف بن

بکا کرنیوالا ۱۲

بنی انیف سے ابوعقیل بن عبداللہ بن ثعلبہ بن بیحان تھے اور نام ابوعقیل کا عبدالعزی تھا کہ رسول خدا صلعم نے
عبدالرحمان عدو الاوثان نام رکھا تھا اور وہ روز جنگ یمامہ شہید ہوئے اور نسب انکا یہ ہے ابوعقیل بن عبداللہ
بن ثعلبہ بن بیحان بن عامر بن انیف بن جشم بن عائذ اللہ بن تیم بن اراش بن عامر بن عبیلہ بن قسمیل بن فران
بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ پس یہ دو شخص تھے اور بنی غنم بن السلام بن امرئ القیس بن مالک بن الاوس
بن حارثہ سے سعد بن خیثمہ تھے جو شہید بدر ہوئے و منذر بن قدامہ و مالک بن قدامہ و ابن عرفجہ و تمیم مولی بنی غنم بن
السلام یہ سب پانچ شخص تھے پس یہ سب اوس اور بنی معویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف سے جابر بن عتیک
بن الحارث بن قیس بن ہیشہ بن الحارث بن معویہ و مالک بن ثابت بن نمیلہ حلیف قوم قبیلہ مزینہ سے اور نعمان
بن عصر حلیف قوم قبیلہ بلی سے اور حارث بن قیس بن ہیشہ بن الحارث بن امیہ کہ بیٹا تین بلی بین سے تھا یعنی
ہونا اوسکا بخوبی ثابت نہیں اور بنی مالک بن النجار بن عمرو بن الخزرج سے جو بچا بنی غنم ابن مالک سے اور یہ تھا
بنی ثعلبہ بن عبد عوف بن غنم سے خالد بن زید ابوایوب تھے کہ نام اونکا خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ تھا جو
مر گئے تھے زمانہ معویہ میں اور بنی عسیرہ بن عبد عوف سے ثابت بن خالد بن النعمان بن خنساء بن عسیرہ
اور بنی عمرو بن عبد عوف سے عمارہ بن حزم بن زید تھے اور سراقہ بن کعب بن عبدالعزی بن غزیہ بن عمرو بن عبد عوف
اور بنی عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک سے حارثہ بن النعمان تھے اور سلیم بن قیس بن قہد اور نام قہد کا خالد بن قیس
بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم تھا اور بنی عائذ بن ثعلبہ بن غنم سے سہیل بن رافع بن ابی عمرو بن عائذ بن ثعلبہ
بن غنم تھے اور عدی بن ابی الزغباء تھے اور نام ابی الزغباء کا سنان بن سبیع بن ثعلبہ بن ربیعہ بن زہیل بن سبیع
بن عدی بن نصر بن کاہل بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس بن جہینہ تھا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی زید
بن ثعلبہ بن غنم سے مسعود بن اوس بن زید تھے اور ابوخزیمہ بن اوس بن اصرم بن زید بن ثعلبہ تھے اور رافع بن الحارث
بن سواد بن زید بن ثعلبہ یہ سب تین آدمی تھے اور بنی سواد بن مالک بن غنم بن عوف سے عوف و معوذ و معاذ
پسران حارث بن رفاعہ بن سواد اور والدہ عفرا کہ یہ دختر عبید بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ کی تھی اور نعمان بن عمرو بن
رفاعہ بن حارث بن سواد تھے اور عامر بن مخلد بن سواد تھے اور عبداللہ بن قیس بن خالد بن خالدہ بن الحارث بن سواد تھے
و عمرو بن قیس بن سواد و قیس بن عمرو بن قیس بن زید بن سواد و ثابت بن عمرو بن زید بن عدی بن سواد اور عصیمہ
حلیف قوم اور ایک شخص قبیلہ اشجع سے حلیف کہ ودیعہ بن عمرو بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عمرو بن غنم بن الربعہ
بن رشدان بن قیس بن جہینہ کہتے تھے **واقدی** نے کہا مجھ سے **حدیث** بیان کی عبداللہ بن ابی عبیدہ نے
اپنے باپ سے اور اونہوں نے کہا میں نے سنا ربیع دختر معوذ بن عفرا سے وہ کہتی تھی کہ ابوالحمرا مولی حارث بن رفاعہ کا حاضر
بدر تھا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے اوسکو عبدالوہاب نے اوسکو محمد نے اوسکو واقدی نے اونہوں نے کہا مجھے

حدیث بیان کی ابن ابی حبیبہ نے داؤد بن الحصین سے مثل روایت مذکورہ کے اور کہا یہ بارہ آدمی تھے مع ابی الحمرا پس جملہ حضار بدر بنی غنم بن مالک بن النجار سے تیئیس آدمی تھے مع ابی الحمرا اور بنی عامر بن مالک بن النجار سے بعد ازان بنی عمرو بن مبذول سے بعد ازان بنی عتیک بن عمرو بن مبذول سے ثعلبہ بن عمرو بن محصن بن عمرو بن عتیک تھے یعنے ثعلبہ قبیلہ بنی عامر سے تھے پھر اوسی سلسلہ مین طرف عمرو کے کہ وہ نامی تھا نسبت دی گئی بعد ازان اوسی سلسلہ مین عتیک سے کہ وہ بھی سرغنہ قبیلہ تھا نسبت پائی اور سہل بن عتیک بن النعمان بن عمرو بن عتیک اور حارث بن صمہ بن عمرو بن عتیک جو کسی کام کے لیے لشکر سے جدا ہو گئے تھے روحا مین مگر رسول خدا صلعم نے حصہ و اجورہ اونکا غنیمت سے عطا کیا تھا اور شہید ہوے دفعتہً بئیر معونہ مین پس یہ تین آدمی ہوے اور بنی بن عمرو بن مالک سے کہ وہ بنو حدیلہ ہین بعد ازان بنی قیس بن عبید بن زید بن رفاعہ بن معویہ بن عمرو بن مالک سے ابی بن کعب بن قیس بن عبید تھے اور انس بن معاذ بن انس بن قیس ابن عبید کہ یہ دونون آدمی حاضر بدر تھے اور بنی عدی بن عمرو بن مالک بن النجار سے اوس بن ثابت بن المنذر بن حرام برادر حسان بن ثابت تھا اور ابو شیخ تھے جنکا نام ابی بن ثابت بن المنذر بن حرام بن عمرو تھا اور ابو طلحہ تھے اونکا نام زید بن سہل بن الاسود بن حرام تھا یہ سب تین شخص تھے اور بنی عدی بن النجار سے حارثہ بن سراقہ بن الحارث بن عدی بن مالک تھے جو شہید بدر ہوے اور عمرو بن ثعلبہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی تھے اور کنیت عمرو کی ابو حکیمہ تھی اور سلیط بن قیس بن عمرو بن عبید بن مالک بن عدی بن عامر تھے اور ابو سلیط تھے جنکا نام اسیرہ بن عمرو بن عامر بن مالک تھا وہ روز احد شہید ہوے اور عمرو تھے جنکی کنیت ابو خارجہ بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن خنساء بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر تھی اور عامر بن امیہ بن زید بن الحسحاس بن مالک بن عدی بن عامر تھے و محرز بن عامر بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی تھے و ثابت بن خنسا بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر تھے جو روز بدر شہید ہوے اور سواد بن غزیہ بن اہیب حلیف القوم قبیلہ بلی سے یہ سب نو آدمی ہوے اور بنی حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار سے قیس بن السکن بن قیس بن زید بن حرام تھے اور کنیت قیس کی ابو زید تھی اور ابو الاعور کعب بن الحارث بن جندب بن ظالم بن عبس بن حرام بن جندب تھے اور سلیم بن ملحان و حرام بن ملحان بن خالد بن زید بن حرام تھے یہ سب چار آدمی تھے اور بنی مازن بن النجار سے بعد ازان بنی عوف بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن سے قیس بن ابی صعصعہ تھے اور نام ابی صعصعۃ کا عمرو بن زید بن عوف بن مبذول تھا **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی یعقوب بن محمد نے عبد اللہ بن عبد الرحمان سے کہ قیس کو نبی صلعم نے ساقہ یعنے پیادون پر مقرر کیا تھا اور عبد اللہ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن غنم بن مازن تھے کہ روز بدر حضرت صلعم کی طرف سے مغانم یعنے مال غنائم پر مقرر تھے اور عصیمہ

حلیف القوم تھے بنی اسد سے یہ سب تین آدمی تھے اور بنی خنسا بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن سے عمیرؓ تھے جنکی کنیت ابو داؤد بن عامر بن مالک بن خنسا تھی اورؓ سراقہ بن عمرو بن عطیہ بن خنسا بن مبذول تھے یہ دو آدمی تھے اور بنی ثعلبہ بن مازن سے قیسؓ بن مخلد بن ثعلبہ بن صخر بن حبیب بن الحارث بن ثعلبہ بن مازن تھے اور بنی دینار بن النجار سے بعد ازان بنی مسعود بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار سے نعمانؓ بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل تھے اور ضحاکؓ بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل تھے وسلیمؓ بن الحارث بن ثعلبہ تھے کہ وہ برادر مادری نعمان وضحاک پسران عبد عمرو کے اور کعبؓ بن زید تھے جو جنگ خندق مین شہید ہوے اور معرکہ روز بیر معونہ مین درمیان مقتولان سے زخمی اوٹھوائے گئے تھے اور جابرؓ بن خالد بن عبد الاشہل بن حارثہ تھے اور سعیدؓ بن سہیل بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار تھے اور بنی قیس بن مالک بن کعب بن حارثہ بن دینار سے کعبؓ بن زید بن مالک تھے وبجیرؓ بن ابی بجیر حلیف القوم تھے یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی الحارث بن الخزرج سے بعد ازان بنی امرئ القیس بن ثعلبہ سے سعدؓ بن ربیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امرئ القیس تھے جو شہید اُحد مین اور عبدؓ اللہ بن رواحہ بن ثعلبہ بن امرئ القیس تھے جو روز موتہ شہید ہوے وخلادؓ بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امرئ القیس تھے جو روز جنگ بنی قریظہ شہید ہوے اور خارجہؓ بن زید بن ابی زہیر بن مالک تھے جو یوم اُحد شہید ہوے اور یہ خسر تھے ابی بکرؓ کے کہ دختر خارجہ کی زوجہ ابی بکرؓ تھی چنانچہ یہ سب چار آدمی تھے اور بنی زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج سے بشیرؓ بن سعد بن ثعلبہ بن جلاس تھے جو روز عین التمر ہمراہ خالد بن الولید شہید ہوے وسبیعؓ بن قیس بن عیشہ بن امیہ بن عامر بن عدی بن کعب بن الخزرج تھے اور عبادہؓ بن قیس بن مالک تھے اور سماکؓ بن سعد تھے اور عبدؓ اللہ بن عبس بن عمیر اور یزیدؓ بن الحارث بن قیس بن مالک بن احمر بن حارثہ بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج تھے اور انہین یزید کو بعضے فسحم بھی کہتے تھے چنانچہ یہ سب چھہ آدمی ہوے اور بنی جشم بن الحارث بن الخزرج سے اور اوسکے بنی اخی سے کہ اخی اوسکا زید بن الحارث بن الخزرج تھا اور یہ دونون توامان تھے یعنے بنی جشم اور بنی زید برادران توامان سے خبیبؓ بن اساف بن اساف اور عتبہؓ بن عمر بن خدیج بن عامر بن جشم وعبدؓ اللہ بن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ بن زید بن الخزرج بن الحارث تھے اور یہ عبد اللہ وہ ہین جنہون نے خواب مین اذان دیکھی تھی اور برادر اوسکے حریثؓ بن زید تھے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی شعیب بن عبادہ بشیر بن محمد سے اور سنا اپنے باپ سے کہ حریث بیشک حاضر بدر تھے اور ہمارے اصحاب کا اس بات پر اتفاق ہے اور سفیانؓ بن بشر بھی حاضر بدر تھے یہ سب پانچ آدمی ہوے اور بنی جدارہ بن عوف بن الحارث بن الخزرج سے تمیمؓ بن یعار بن قیس بن عدی بن امیہ بن جدارہ تھے اور عبدؓ اللہ بن عمیر بنی جدارہ سے اور یزیدؓ بن المزین

اور عبد اللہ بن عرفطہ یہ سب چار آدمی تھے اور بنی الابجر بن عوف بن الخزرج سے عبد اللہ بن الربیع بن قیس
بن عباد بن الابجر تن واحد تھے اور عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی بن مالک بن الحارث بن عبید بن مالک تھے
بنی عوف بن الخزرج سے بعد ازان عبید بن مالک بن سالم بن غنم بن الخزرج سے اور یہ لوگ بنو الحبلی کہلاتے تھے
اسلیے کہ سالم بزرگ شکم تھا اسوجہ سے وہ حبلی مشہور تھا اور مادر ابی کی سلول ایک عورت تھی اور اوس بن خولی
بن عبد اللہ بن الحارث بن عبید بن مالک تھے یہ دونوں شخص حاضر تھے اور بنی جز بن عدی بن مالک بن
سالم بن غنم سے زید بن ودیعہ بن عمرو بن قیس بن جزی تھے اور رفاعہ بن عمرو بن زید بن عمرو بن ثعلبہ
بن مالک بن سالم بن غنم تھے اور عامر بن سلمہ بن عامر بن عبد اللہ حلیف القوم اور وہ اہل یمن سے تھے
اور عقبہ بن وہب بن کلدہ حلیف اونکے بنی عبد اللہ بن غطفان سے تھے اور معبد بن عباد بن قشعر بن القدم
بن سالم بن غنم تھے اور اونکی کنیت ابو خمیصہ تھی اور عاصم بن الاکین اونکے حلیف تھے یہ سب چھ آدمی تھے
اور بنی سالم بن عمرو بن عوف بن الخزرج سے بعد ازان بنی العجلان بن غنم بن سالم سے نوفل بن عبد اللہ
بن نضلہ بن مالک بن العجلان تھے وعتبان بن مالک بن ثعلبہ بن عمرو بن العجلان تھے ومُلیل بن وبرہ
بن خالد بن العجلان وعصمہ بن الحصین بن وبرہ بن خالد بن العجلان یہ چار آدمی تھے اور بنی اصرم بن فہر
بن غنم بن سالم سے عبادہ بن الصامت بن اصرم تھے اور برادر حقیقی اونکے اوس بن الصامت تھے اور
بنی دعد بن فہر بن غنم سے نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن دعد اور یہ نعمان باسم قوقل بھی مشہور تھے واقدی
کہتا ہے اسلیے نام انکا قوقل رکھا گیا تھا کہ جب کوئی شخص اونکی ہمسائگی کرتا تھا تو اوس سے کہتے تھے کہ قوقل باعلا
یثرب واسفلہا یعنی یثرب کی بلندی وپستی میں امن سے رہو اسواسطے اونکا لقب قوقل مشہور ہوا اور بنی قریوش
بن غنم بن سالم سے اُمیہ بن لوذان بن سالم بن ثابت بن ہزال بن عمرو بن قریوش بن غنم تھے اور بنی دعد
دو شخص تھے اور بنی مرضحہ بن غنم بن مالک سے مالک بن الدخشم ایک شخص تھا اور بنی لوذان بن غنم سے
ربیع بن ایاس تھے اور برادر اونکے ورقہ بن ایاس بن عمرو بن غنم تھے اور عمرو بن ایاس حلیف اونکے
اہل یمن سے تھے اور اونکے حلفا میں قبیلہ بلی سے و بعد ازان بنی عصینہ سے المجذر بن زیاد بن عمرو بن
زمرۃ ابن عمرو بن عمرہ تھے اور عبدہ بن الحسحاس بن عمرو بن زمرہ تھے و بحاث بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم
بن عمرو بن عمارہ تھے اور اونکے برادر عبد اللہ بن ثعلبہ بن اصرم اور حلیف اونکے بن بہرا جنکو عتبہ بن ربیعہ
بن خلف بن معویہ کہتے ہیں چنانچہ یہ سب آٹھ شخص تھے اور بنی ساعدہ بن کعب بن الخزرج سے اور
پھر زید بن ثعلبہ بن الخزرج سے ابو دجانہ تھے جنکا نام سماک بن خرشہ بن لوذان بن عبدود بن ثعلبہ تھا
جو روز جنگ یمامہ شہید ہوے اور منذر بن عمرو کہ وہ رسول خدا صلعم کی طرف سے قوم پر امیر تھے

اور روز جنگ بیر معونہ شہید ہوے پس یہ دونون آدمی حاضر بدر تھے اور بنی ساعدہ سے بعد ازان بنی البدی بن عامر
بن عوف سے ابو اسید الساعدی تھے جنکا نام مالک بن ربیعہ بن البدی تھا اور مالک بن مسعود کہ یہ بھی منسوب بطرف
بنی البدی تھے راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اوسکو عبد الوہاب نے اوسکو محمد نے اوسکو واقدی نے اونے کہا
مجھسے حدیث بیان کی ابی بن عباس بن سہل نے اپنے باپ سے اونہون اوسکے جد سے اونے کہا کہ جب سعد
بن مالک نے طرف بدر کے خروج کی تیاری کی تو بیمار ہوکر مرگئے کہ اونکی قبر نزدیک دار ابن قارظہ کے واقع ہے پس
حصہ و اجر اونکا رسول خدا صلعم نے عطا کیا تھا اور واقدی نے کہا کہ مجھسے روایت بیان کی عتبہ بن سہیل نے
اپنے باپ سے اونے اپنے باپ سے اونے کہا کہ سعد مقام روحا مین مرے اور اونکا حصہ حضرت صلعم نے
عطا کیا تھا اور وہ بنی البدی سے تھے اور بنی طریف بن الخزرج بن ساعدہ سے عبد رب بن حق بن اوس
بن قیس بن ثعلبہ بن طریف تھے و کعب بن جمان بن مالک بن ثعلبہ حلیف القوم قبیلہ غسان سے تھے و ضمرہ بن عمرو
بن کعب بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن مرغفہ بن عدی بن غنم بن الربیعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ تھے
اور زیاد بن کعب بن عمرو بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن مرعفہ بن عدی بن عمرو بن الربیعہ بن رشدان بن
قیس بن جہینہ تھے اور بسبس بن عمرو بن ثعلبہ بن خرشہ بن زید بن عمرو بن سعید بن ذبیان بن رشدان بن قیس
بن جہینہ یہ پانچ آدمی تھے اور بنی جشم بن الخزرج سے جو منجملہ بنی سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن شاردہ بن یزید بن
جشم ہین و بعد ازان منجملہ بنی حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بن خراش بن صمہ بن عمرو بن الجموح بن حرام
اور عمیر بن حرام تھے اور تمیم مولی خراش بن صمہ تھے و عمیر بن الحمام بن الجموح تھے جو روز بدر شہید ہوے اور
معاذ بن الجموح و معوذ بن عمرو بن الجموح بن زید بن حرام تھے اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام تھے
اور اونکی کنیت ابو جابر تھی وہ جنگ احد مین شہید ہوے و حباب بن المنذر بن الجموح بن زید بن حرام بن کعب
اور خلاد بن عمرو بن الجموح بن زید بن حرام اور عقبہ بن عامر بن نابی بن زید بن حرام تھے اور حبیب بن الاسود تھے
اون لوگون کے اور ثابت بن ثعلبہ بن زید بن ثعلبہ تھے جنکو جذع بھی کہتے ہین اور عمیر بن الحارث بن ثعلبہ بن
حرام یہ سب گیارہ آدمی تھے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد العزیز بن محمد نے یحیی بن اسامہ
سے اونے دونون پسران جابر سے اونہون نے اپنے باپ سے کہ حاضر ہونا معاذ بن صمہ بن عمرو بن الجموح کا
بدر مین متفق علیہ نہین ہے اور بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ سے بعد ازان منجملہ بنی خنساء بن سنان
بن عبید بن عدی سے بشر بن البراء بن معرور بن صخر بن سنان بن عبید [illegible] بن خنساء تھے اور عبد اللہ بن الجد بن قیس بن
خنساء [illegible]
اور حمزہ بن الحمیر تھے اور کہا راوی نے [illegible]

حلیف القوم تھے قبیلہ اشجع بنی دہمان سے اور بنی نعمان بن سنان بن عبید بن عبد بن عدی بن غنم سے عبداللہ
بن عبد مناف بن النعمان بن سنان تھے اور نعمان بن سنان مولی انصار تھے اور جابر بن عبداللہ بن رباب
بن النعمان تھے اور خلیدہ بن قیس بن نعمان بن سنان تھے جنکو لبدہ بن قیس بھی کہتے ہین اور یہ چار آدمی تھے
اور بنی خناس بن سنان بن عبید بن عدی سے یزید بن المنذر بن سرح بن خناس اور برادر اوسکا معقل بن المنذر
بن سرح بن خناس تھے اور عبداللہ بن النعمان بن بلذمہ بن خناس یہ تین شخص تھے اور بنی خنساء بن عبید سے
حبان بن صخر بن امیہ بن خنساء بن عبید یہ تن واحد تھے اور بنی ثعلبہ بن عبید سے ضحاک بن حارثہ بن ثعلبہ بن عبید تھے
اور سواد بن زید بن ثعلبہ بن عبید تھے اور بنی عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ سے عبداللہ بن قیس بن صخر بن حرام
بن ربیعہ بن عدی بن غنم تھے اور برادر اونکے معبد بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم تھے اور بنی سواد
بن غنم بن کعب بن سلمہ سے وبعد ازان منجملہ بنی حدیدہ سے یزید بن عامر بن حدیدہ تھے اور کنیت یزید کی ابو المنذر
تھی اور سلیم بن عمرو بن حدیدہ وقطبہ بن عامر بن حدیدہ تھے اور عنترہ مولی سلیم بن عمرو بن حدیدہ اور بنی عدی بن
نابی بن عمرو بن سواد سے عبس بن عامر بن عدی بن ثعلبہ بن غنمہ بن عدی وثعلبہ بن غنمہ وابو الیسر اور نام اونکا
کعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد تھا وسہل بن قیس بن ابی کعب بن القین تھے جو شہید ہوے احد مین اور
معاذ بن جبل بن عائذ بن عدی بن کعب تھے اور ثعلبہ وعبداللہ دونون پسران انیس تھے اور اون دونون نے
بنی سلمہ کے بتون کو توڑا تھا اور بنی زریق بن عامر بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج سے
بعد ازان منجملہ بنی مخلد بن عامر بن زریق سے قیس بن محصن بن خالد بن مخلد اور حارث بن قیس بن خالد بن
مخلد تھے اور جبیر بن ایاس بن خالد بن مخلد تھے اور سعد بن عثمان بن خالد بن مخلد تھے اور اونکی کنیت ابو عبادہ
تھی اور عقبہ بن عثمان بن خالد تھے اور ذکوان بن عبد قیس بن خالد بن مخلد تھے اور مسعود بن خلدہ بن عامر
بن مخلد یہ سب سات آدمی تھے اور بنی خالد بن عامر بن زریق سے عباد بن قیس بن عامر بن خالد بن عامر
بن زریق تنہا تھے اور بنی خلدہ بن عامر بن زریق سے اسعد بن یزید بن الفاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر تھے
اور فاکہ بن بشر بن الفاکہ بن زید بن خلدہ تھے اور معاذ بن ماعص بن قیس بن خلدہ تھے اور برادر اوسکے
عائذ بن ماعص تھے اور مسعود بن سعد بن قیس بن خلدہ تھے جو شہید ہوے بیر معونہ مین یہ سب پانچون آدمی
حاضر بدر تھے اور بنی العجلان بن عمرو بن عامر بن زریق سے رفاعہ بن رافع بن مالک بن العجلان تھے اور خلاد
بن رافع بن مالک بن العجلان تھے اور عبید بن زید بن عامر بن العجلان یہ سب تین آدمی تھے اور بنی حبیب بن
عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج سے رافع بن المعلی بن لوذان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن
ثعلبہ بن عدی بن مالک تھے اور برادر اونکے ہلال بن المعلی جو بدر مین شہید ہوے تھے اور یہ دونون حاضر بدر

اور بنی بیاضہ بن عامر بن زریق بن عامر بن عبد حارثہ سے زیاد بن لبید بن ثعلبہ بن سنان بن عامر بن عدی
بن امیہ بن بیاضہ سے تھے و فروہ بن عمرو بن وذفہ بن عبید بن عامر و خالد بن قیس بن مالک بن العجلان بن علی
بن عامر بن بیاضہ تھے و رخیلہ بن ثعلبہ بن خالد بن ثعلبہ بن بیاضہ یہ چار آدمی تھے اور بنی امیہ بن بیاضہ سے
خلیفہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن عامر بن فہیرہ بن عامر بن بیاضہ تھے و غنام بن اوس بن غنام بن اوس
بن عمرو بن مالک بن عامر بن بیاضہ تھے ۔

ذکر مارے جانے عصماء بنت مروان کا

واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد اللہ بن الحارث نے اپنے باپ سے کہ عصماء بنت مروان
بنی امیہ بن زید کی جو زوجہ یزید بن حصن الخطمی کی تھی رسول خدا صلعم کو بد زبانی سے ایذا دیتی تھی اور توہین اسلام
کرتی تھی اور لوگون کو رسول خدا صلعم پر آمادہ شر کرتی تھی اور اشعار پڑھتی تھی جسکا مضمون یہ ہے قباحت
بنو مالک تا آخر اشعار یعنی برے ہوگئے بنو مالک و بنات مالک اور قبیلہ عوف اور بنو خزرج (یعنی یہ سب
بودے و بیمل ہوگئے) کہ تم لوگ مطیع ہوگئے اون مسافرون کے جو تمسے مغایرت رکھتے ہین پس وہ مرد ادنی
مذحج مین ہم اوسکو یعنی محمد کو بعد قتل اپنے رئیسون سردارون کے باقی چھوڑتے ہو جسطرح شوربا سے پختہ
باقی چھوڑا جاتا ہے (یعنی جسطرح یونیان کا شوربا چھوٹا رہتا ہے یہ کنایہ ہے توہین و تحقیر [illegible]
اصحاب مین سے عمیر بن عدی بن خرشہ بن امیہ الخطمی تھے اونکو جسوقت یہ خبر پہونچی کہ عصماء شان مین نبی صلعم
کے ایسے کلمات کہتی ہے اور لوگون کو اوبھارتی ہے تو اونہون نے دعا کی اور یہ نذر مانی کہ خداوندا تیرے لیے
مین نے اپنے اوپر نذر واجب کی ہے کہ اگر رسول خدا صلعم مدینے مین تشریف لائین تو مین عصماء کو قتل کرونگا
اور اوسوقت رسول خدا صلعم بدر مین تھے پس جب حضرت صلعم نے بدر سے مدینے مین مراجعت فرمائی تو عمیر بن
عدی نصف شب کو عصماء کے پاس اوسکے گھر مین پہونچے اور وہ عورت سوتی تھی اور اسکے گرد چند لڑکے پسران
اوسکے سوتے تھے اور اوسکے لڑکون مین سے ایک لڑکا شیرخوار تھا جسکو وہ دودھ پلاتی تھی وہ بھی ماں کے
سینے پر تھا تب عمیر نے اوس عورت کو اپنے ہاتھ سے ٹٹولا کیونکہ عمیر اعمی تھے پس اوس شیرخوار کو اوس عورت سے
جدا کرکے تلوار اپنی اوس عورت کے سینے پر رکھی کہ پشت تک اوتر گئی تب عمیر وہان سے نکلکر نماز صبح کی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینے مین جاکر پڑھی جب حضرت علیہ السلام سلام سے پھرے تو عمیر کی طرف
متوجہ ہوکر فرمایا کیا تم نے [illegible] عرض کی ہان یا رسول اللہ [illegible]
[illegible] حضرت کے [illegible]
[illegible]

یعنی اس مقدمہ مین دو بھیڑین بھی آپسمین سینگون سے نہ لڑین گی (کنایہ اس مثل سے یہ ہے کہ یہ واقعہ دو بھیڑون کے
باہم لڑنے سے بھی خفیف تر ہے) پس یہ کلمہ یعنی یہ مثل اول حضرت ہی سے سننے مین آئی پیشتر کبھی کسی نے اسکو
نہین کہا تھا عمیر نے کہا کہ بعد ازان آنحضرت صلعم اون لوگون کی طرف جو گرد تھے متوجہ ہوئے اور فرمایا جب
چاہو کہ دیکھو ایسے شخص کو جو غائبانہ نصرت خدا اور رسول کی کرتا ہو تو عمیر بن عدی کو دیکھو تب عمر رضی اللہ عنہ نے
کہا دیکھو اس اندھے کو جسنے اپنے تئین طاعت خدا مین بیچا ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے عمر اوسکو
اندھا نہ کہو بلکہ وہ بینا ہے پھر جب عمیر رسول خدا صلعم کے حضور سے پھرے تو اثنائے راہ مین معلوم کیا کہ
پسران عصماء ایک جماعت کے ساتھ عصماء کو دفن کر رہے ہین پس اون لوگون نے جب عمیر کو مدینے کی طرف
آتے دیکھا تو سب اوسکے پاس آئے اور کہنے لگے اے عمیر آیا تو نے عصماء کو قتل کیا ہے عمیر نے کہا ہان مین نے قتل کیا ہے اور یہ آیت پڑھی
فَكِيدُونِي جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ یعنی جو شر و فساد سے تم سے میرے حق مین ہو سکے وہ تم کرو اور مجھے مہلت
یعنی تم میرے ساتھ کچھ نہین کر سکتے ہو پس قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے اگر
تم لوگ بھی وہی کلمہ کہتے جو کچھ عصماء کہتی تھی تو ہر آئینہ تمکو بھی اسی تلوار سے مارتا یہان تک کہ مین مرتا یا تمکو
قتل کرتا پس اوسی روز سے بنی خطمہ مین اسلام ظاہر ہوا اور انہین سے بعض اشخاص ایسے بھی تھے کہ اپنی
قوم کے خوف سے بظاہر اخفاء اسلام کرتے تھے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ حسان بن ثابت نے
جو اشعار مدح مین عمیر کے کہے تھے وہ ہمارے سامنے عبد اللہ بن حارث نے پڑھے اشعار بنی وائل و بنی
واقف + وَخَطْمَةَ دُونَ بَنِي الْخَزْرَجِ + مَتَى مَا دَعَتْ أُخْتُكُمْ وَيْحَهَا + بِعَوْلَتِهَا وَالْمَنَايَا تَجِي +
فَهَزَّتْ فَتًى مَاجِدًا عِرْقُهُ + كَرِيمَ الْمَدَاخِلِ وَالْمَخْرَجِ + فَضَرَّجَهَا مِنْ نَجِيعِ الدِّمَاءِ + قُبَيْلَ الصَّبَاحِ وَلَمْ يَحْرَجِ +
فَأَوْرَدَكَ اللّٰهُ بَرْدَ الْجِنَانِ + جَذْلَانَ فِي نِعْمَةِ الْمَوْلِجِ یعنی اے بنی وائل اور اے بنی واقف اور اے بنی خطمہ
سوا بنی خزرج کے جسوقت تمہاری خواہر عصماء نے وائے ہوا و پیرا اپنے شوہرون کو بلایا درحال آنکہ
مرگ خود اوسکی طرف متوجہ تھی پس وہ عورت ایک ایسے جوان کی رگ غیرت کو جنبش مین لائی جو بزرگ نفس
اور وہ نیک مداخل و نیک مخارج یعنی اوسکا آغاز و انجام کار دونون بخیر ہے چنانچہ اوس جوان نے آخر اوس
عورت کو رنگ خون مین رنگین کیا اور یہ امر کچھ پہلے صبح سے تھا اور اس کام مین اوسکو کچھ باک نہ تھا پس اے عمیر
حق تعالے تجکو خنکی جنت مین وارد کرے اسطرح کہ تو خوشدل رہے نعمتہاے وافرہ متوالیہ سے اور **واقدی**
نے کہا کہ مجھسے **روایت** کی عبد اللہ بن الحارث نے اپنے باپ سے کہ تاریخ قتل عصماء پچیسوین رمضان [illegible]
مہینا ہجرت سے تھا اور وہی روز مراجعت حضرت کا تھا [illegible]

ذکر سریہ سالم [illegible] ابو عفک کا

واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی سعید بن محمد نے عمارہ بن غزیہ سے اونہون نے ابو مصعب اسمعیل
بن مصعب بن اسمعیل بن زید بن ثابت سے اونہون نے اپنے شیوخ سے کہ ابو عفک ایک شخص تھا بنی عمرو بن عوف کی
اور وہ کبیر سن تھا چنانچہ جس زمانہ مین رسول خدا صلعم مکے سے ہجرت کرکے مدینے مین تشریف لائے ہین اوسوقت عمر
اوس شخص کی ایکسو بیس برس کی تھی اور وہ اسلام مین داخل نہوا تھا اور وہ لوگون کو حضرت کی عداوت پر اماده کیا
کرتا تھا پس جب کہ حضرت علیہ السلام نے جنگ بدر کے واسطے خروج کیا اور وہان سے مظفر و منصور مدینے مین مراجعت
فرمائی تو وہ شیخ حسد و بغاوت مین شعار پڑھتا تھا **اشعار** قد عشت حیناً وما ان ارى + من الناس امرا ولا مجمعا
اجم عقولا واتى الى + منيب سراعا اذا ما دعا + فسلبهم امرهم راكب + حراما
حلالا لشتى معا + فلو كان بالملك صدقتم + وبالنصر تابعتم تبعا +
یعنے مین اسوقت تک زندہ رہا اور مین نے کسی مکان کسی مجمع مین ایسے آدمی نہین دیکھے جو عقلون سے خالی ہین
اور دوڑ کر آنے والے ہین طرف پریشان کرنے والے کے جسوقت وہ بلاتا ہے یعنے محمد صلعم پس اوسنے ان لوگون کے
امر کو سلب کر لیا یعنے انکا دین بدل ڈالا کہ وہ مرتکب ہے حرام حلال مختلف کا باہم پس اگر یہ بات ہے کہ تم لوگون نے
بسبب اوسکی بادشاہی کے اوسکی تصدیق کی ہے اور باعث غلبہ کے اوسکی تبعیت کی ہے تو تصدیق و تبعیت تبع کی کی ہوتی
کہ وہ اوسکے تر ہے **راوی** کہتا ہے کہ سالم بن عمیر بنی النجار سے جو بڑے باکی تھے اونہون نے کہا مجھپر نذر واجب ہے
کہ مین ابو عفک کو قتل کرونگا یا اوس سے پہلے مین خود مر جاؤن پس سالم نے چندے تامل کیا اور حیلہ ڈھونڈھتا تھا یعنے
گہات مین رہا یہان تک کہ ایک شب گرم تاب موسم گرما مین ابو عفک بیرون مکان درمیان بنی عمرو بن عوف یعنے اونکے
محلے مین سوتا تھا کہ سالم بن عمیر جا پہونچے اور تلوار اوسکے پیٹ مین بھونک دی کہ فرش تک در آئی تب دشمن خدا نے
شور کیا اوسوقت اتباع اوسکے طرف اوسکے دوڑے اور اوسکو گھر مین اوسکے اوٹھا لے گئے اور دفن کر دیا اور کہنے لگے
کسنے اسکو قتل کیا اگر قاتل کو ہم جانتے تو اوسکو بھی بسبب اسکے قتل کرتے **واقدی** نے بواسطہ معن کے زنیب سے
روایت کی ہے کہ ابو عفک ماہ شوال مین بیس مہینے بعد ہجرت کے قتل ہوا اور زنیبہ عورت یہودیہ مسلمان
تھی اوسنے حال مین ابو عفک کے شعر پڑھے **اشعار** تكذب دين الله والمرء احمدا + لعمر الذي امناك ان بئس
ما يمني + حباك حنيف آخر الليل طعنة + ابا عفك خذها على كبر السن + فاني وان
اعلم بقاتلك الذي + اباتك حلس الليل من انس او جني یعنے ای ابو عفک تو تکذیب کرتا تھا دین خدا کی اور اوس شخص
کی جسکا نام احمد ہے قسم ہے اوسکی جسنے تجھکو ہلاک کیا ہے کہ اسصورت مین کہ تو تکذیب کرتا تھا بری صورت سے تجھکو مارا اوس دین حنیف یعنے مسلم
آخر شب ایک ضربت ماری اور کہا کہ اس ضربت کو اپنے بڑھاپے مین شاعرہ نے کہا اگرچہ مین جانتا ہون تیرے قاتل کو جسنے تجھکو فرش شب پر سلایا یعنے
قاتل لازم شب تھا یعنے تیرے کام شب تجھکو سلایا یعنے قتل کیا کہ وہ انسان ہے یا جن ہے یہ جملہ متعلق ہے اعلم سے اور تیرے قاتل کو

جسنے ایسا کام کیا مین جانتا ہون کہ وہ انسان سچی بات ہے ؎

غزوہ قینقاع

روز شنبہ نیمہ شوال بیسوان مہینا ہجرت کے کہ محاصرہ اونکا تا ہلال ذیقعدہ رہا محمد بن عمر الواقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی
عبداللہ بن جعفر حارث بن فضیل نے اونسے ابن کعب القرظی سے اونسے کہا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے تو یہودی قوم
نے حضرت صلعم سے درخواست کی کہ درمیان اونکے اور حضرت کے ایک نوشتہ بطریق عہد نامہ لکھا جاوے چنانچہ لکھا گیا اور حضرت صلعم نے کل قوم کو جو باہم حلیف
یکدیگر تھی ملحق و مجتمع کر کے درمیان اپنے اور اونکے عہد امان مقرر کرایا اور شرط ٹھہری کہ ظالم کی کمک نہ کرین منجملہ اون شرطون کے ایک یہ تھی کہ حضرت سے ہر وقت کی ساتھ علانیہ اور پوشیدگی کے
نیکی کرین پس جب کہ رسول خدا صلعم اضطراب بدر سے فتحیاب ہو کر مدینہ مین تشریف لائے تو یہود نے بغاوت کی اور عہود و پیمان کو
قطع کیا چنانچہ بعد عہد شکنی اونکے حضرت صلعم نے سفیر اپنا اونکے پاس بھیجا اونسے سب قوم کو جمع کیا تب حضرت نے
پہلے اونسے کلام بدعوت اسلام کیا چنانچہ فرمایا اے گروہ یہود واللہ تم خوب جانتے ہو کہ بتحقیق مین رسول خدا ہون
پس تم سب اسلام قبول کرو قبل اس سے کہ تم پر مثل ہلاکت قریش کے واقع ہو تب اون لوگون نے جواب دیا اے محمد
تو مغرور نہو ظفر پانے سے اہل بدر پر کہ تو نے اوس قوم ابتر کے اوپر غلبہ پایا واللہ کہ بیشک ہم لوگ اہل حرب ہین اگر تو
ہم سے مقاتلہ کریگا تو تجھکو خوب معلوم ہو جائیگا کہ تو نے کبھی ہم ایسون سے قتال نکیا ہوگا چنانچہ اس عرصہ مین کہ وہ لوگ
بعد اظہار دشمنی و عہد شکنی کے بر سر عناد تھے اتفاقاً ایک زن اجنبیہ عربیہ جسکے دونون جانب سر سے بال چھٹے تھے
اور وہ انصار مین سے کسی شخص کی زوجہ تھی بازار قینقاع مین آئی اور اپنا زیور بنوانے کے لیے پاس ایک زرگر کے
بیٹھی تھی کہ ناگاہ ایک شخص یہود قینقاع مین سے آیا اور اوس عورت کے پس پشت بیٹھا اور اوس عورت کو خبر نتھی پس اوسنے
دامن پیراہن اوس عورت کا پیچھے سے اولٹ کر ایک کانٹے سے پیٹھ پر کرتے مین اٹکا دیا پس وہ عورت جب وہان سے
اٹھی تو اندام نہانی اوسکا کھل گیا پس لوگون نے اوسکی اس بے پردگی سے مضحکہ کیا تب ایک مرد مسلمین نے اوٹھکر
اوس یہودی کو جسنے پیچھے عورت کو برہنہ کیا تھا دوڑا اور اوسکو قتل کیا بعد ازان بنو قینقاع جمع ہوئے اور اپنی جمعیت
جمع کر کے اوس مرد مسلم کو قتل کیا اور اوس عہد کو جو فیما بین اونکے اور رسول خدا صلعم کے تھا پس پشت ڈالا اور آمادہ
حرب ہوئے اور اپنے قلعہ گڑھی کی پناہ مین جا بیٹھے پس رسول خدا صلعم نے طرف اونکے لشکر کھینچا اور اوس لشکر نے
اونکا محاصرہ کیا پس اول جسنے اون یہود نے سرکشی کی اور اونکو آوارہ خانمان کیا وہ رسول خدا صلعم تھے اور یہود مین
جسنے اول محاربہ کیا ہے رسول خدا صلعم سے وہ یہود قینقاع تھے اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث
بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اونسے عروہ سے اونسے کہا جب یہ آیت نازل ہوئی وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ
قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِيْنَ ترجمہ آیہ
اگر اندیشہ کرے تو اونکے شب خون زنی یا عہد شکنی کا تو ڈال تو بھی طرف اونکے شب خون کہ یہ طریق مساوات ہے تا اونکو

عذر باقی نہیے تحقیق کہ حق تعالے خائن عہد شکن کو دوست نہین رکھتا فقط پس رسول خدا صلعم نے بعد نزول
اس آیتہ کے طرف اہل قینقاع کے لشکرکشی کی کہا زہری وغیرہ نے کہ لشکر نے اونکو اونہین کے قلعہ مین پندرہ شبانہ روز
سخت محاصرہ مین رکھا یہان تک کہ حق تعالے نے اونکے دلون مین ہیبت ڈالی تب محصورین نے درخواست کی کہ
آیا ہم لوگ اپنے حصن سے اوتر آوین اور چلے جاوین حضرت نے فرمایا یون نہین کہ تم نکل کر چلے جاؤ مگر یہ کہ ہمارے
حکم پر باطاعت حاضر ہو پس وہ لوگ حکم و اطاعت رسول خدا صلعم پر قلعہ سے باہر آئے حکم ہوا کہ ان کو باندہو پس باندھے گئے جسطرح بازو باندھے
جاتے ہین اور رسول خدا صلعم نے اون بندیون پر منذر بن قدامہ السلمی کو مقرر کیا تھا اس عرصہ مین ابن ابی قیدیون کے پاس آیا اور کہا انکو
کھول دو منذر نے کہا جب حکم رسول خدا نے بندھوایا ہے اور تم کھلواتے ہو واللہ جو کوئی انکو کھولیگا مین اوسکو قتل کرونگا تب ابن ابی برہم ہو کر
پاس رسول خدا صلعم کے گیا اور حضرت کے دامن پیراہن پر پیچھے سے ہاتھ ڈالا اور کہا اے محمد میرے موالی اور اقارب سے حسن سلوک کیجیے
پس حضرت اوسپر غضبناک ہوے کہ چہرہ مبارک متغیر ہوگیا اور فرمایا خدا تجھے ہلاک کرے میرا دامن چھوڑ دے
اوسنے کہا نہ چھوڑونگا جب تک میرے موالی کے ساتھ احسان کیجیے کہ اونمین چارسو آدمی پیراہن پوش ہین اور تین
سو زرہ پوش ہین اور یہ وہ لوگ ہین جنہون نے روز جنگ حدائق و روز جنگ بعاث رومیون اور حبشیون سے ہماری حمایت
کی تھی (ان دونون مقام مین محاربے قبائل اقوام واقع ہوا) پس تیرا ارادہ کیا ہے کہ ان لوگون کو ایک ہی روز قتل
کر ڈالے اسے محمد مین وہ شخص ہون کہ اندیشہ کرتا ہون گردش انقلاب اور ہزیمت سے اور یہ قول اوسکا کہ انی اخشی الدوائر
بطریق تخویف ہے پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اون لوگون کو کہول دو خدا اونپر اور اوسپر لعنت کرے چنانچہ جب
اون بندیون کے بارہ مین ابن ابی نے کلام کیا تو رسول خدا صلعم نے اون سب کو قتل کرنے سے چھوڑ دیا اور حکم کیا
کہ یہ سب مدینے سے نکالے جاوین پس جب وہ لوگ نکالے جاتے تھے تو پھر ابن ابی اپنے حلیفون کو ہمراہ لیکر
اس ارادہ پر آیا کہ اونکے مقدمہ مین حضرت صلعم سے کلام کرے تا وہ لوگ اپنے گھرون مین بدستور آباد رہین اور حضرت
کے دروازہ پر عویم بن ساعدہ بطریق دربانی حاضر تھے پس ابن ابی جب دروازہ پر پہنچا ارادہ کیا کہ اندر داخل ہو تو عویم
نے [illegible] تک تیرے بارہ مین اون رسول خدا اذن دینگے تو اندر جانے پاویگا مگر ابن ابی نے نہ مانا اور اندر چلا
تب عویم نے اوسپر زور کیا کہ سر اوسکا دیوار سے لگا یا اور خون بہنے لگا پس [illegible] جو اوسکے حلیف تھے باہم شور غل کرکے
اور کہا اسے ابو الحباب اب اس شہر مین گھر نہین جہان تکلیف [illegible] پہنچا وہان ہم ہرگز نہ رہینگے اور [illegible] بات
[illegible] اس [illegible] سے باز رہین تب ابن ابی اونپر شور کرنے لگا اور اپنے چہرے کا خون پونچھتا جاتا تھا اور
[illegible] اور مستقل ہو پھر وہ لوگ آپس مین غل کرنے لگے کہ ہم ہرگز نہ رہینگے [illegible]
[illegible] سے کہ اپنے ارادے کو ترک کرین اور یہ لوگ یہودی [illegible]
[illegible] ابن ابی [illegible] کہا [illegible] قلعہ مین چلے جاوین [illegible]

داخل ہونگا مگر اوسنے دغا کی کہ اوسکے ساتھ نہین گیا پس وہ لوگ اپنے قلعہ مین جا گزین ہوئے اس طور پر کہ نہ تیر چلایا نہ مقابلہ
کیا یہان تک کہ حکم رسول خدا صلعم مین اس صلح پر پھر قلعہ سے اوتر آئے کہ مال اونکا مال رسول خدا ہے پس جب کہ
اونہون نے دروازہ قلعہ کھول دیا اور قلعہ سے اوتر آئے تو محمد بن مسلمہ اونکو شہر بدر کر آیا اور مال اونکا ضبط کر لیا چنانچہ
اونکے اسباب حرب مین سے رسول خدا صلعم نے تین کمانین پسند کرلین ایک کمان جسکو کتوم کہتے تھے کہ بعد ازان
وہ بھی جنگ احد مین ٹوٹ گئی اور ایک کمان جسکو روحا کہتے تھے اور ایک کمان جو بیضا کہلاتی تھی اور اونکے سلاح
مین سے دو زرہین لین ایک کا نام صغدیہ تھا اور دوسرے کو فضہ کہتے تھے اور تین تلوارین لین ایک کو سیف قلعی
کہتے تھے اور ایک کو بتار اور ایک اور تھی اور تین برچھیان لین اور اونکے قلعہ مین ہتھیار بہت تھے اور اسباب زرگری کا
بھی بہت تھا کہ اکثر اونمین زرگر تھے محمد بن مسلمہ نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے اونکی زرہون مین سے ایک زرہ مجھکو
مرحمت فرمائی اور سعد بن معاذ کو بھی ایک زرہ جسکو سحل کہتے تھے عنایت فرمائی اور اونکے پاس زمین و زراعت نہ تھی
اور اونکے کل اسباب سے جو دستیاب ہوا تھا خمس رسول خدا صلعم نکال کر باقی صحابہ پر تقسیم کیا گیا اور جب رسول خدا صلعم نے
حکم کیا تھا عبادہ بن صامت کو تا اون لوگون کو جلاوطن کرے تو اہل قینقاع کہتے تھے کہ اے ابوالولید تو تو بنی الاوس
اور بنی الخزرج مین سے ہے اور ہم لوگ تیرے موالی و دوستدار ہین تو ہمسے اس طور پیش آتا ہے تب عبادہ نے اونکو
جواب دیا کہ جسوقت تم لوگ محاربہ کرتے تھے تو مین نے خدمت مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہوکر عرض کی تھی کہ یا
رسول اللہ مین اون لوگون سے اور اونکے حلیف ہونے سے بری و بیزار ہوکر آپکیطرف آیا ہون اور ابن ابی و عبادہ
بن صامت اونہین مین سے تھے اور حلیف ہونے مین دونون بمنزلہ شخص واحد کے تھے اسوجہ سے عبداللہ بن ابی نے
اوس سے کہا کہ تو بیزار و جدا ہوگیا اپنے موالی کے حلیف سے یہ تو نے کیا کام کیا یعنے تو نے برا کام کیا پس اونکو
یاد دلائی اکثر مقامات جسمین وہ مبتلا ہوئے تھے و ازیکدیگر دفع بلا کی تھی تب عبادہ نے کہا کہ اے ابوالحباب طبیعتین
بدل گئین اور اسلام نے عہود سابقہ کو مٹا ڈالا واللہ تو باز رہنے والا ہے ایسے امر سے کہ قریب ہے انجام اوسکا تو
فردا دیکھیگا اور جب عبادہ اون لوگون کو زجر و تاکید کوچ کر جانے اور نکل جانے کی کرتا تھا تو اہل قینقاع نے طلب
مہلت و درخواست دم لینے کی کی عبادہ نے کہا آج کے روز تمہارے لیے بموجب حکم رسول خدا صلعم کے تین ساعت
یا ثلث یوم کی مہلت ہے مین اوس پر ایک ساعت زیادہ نہین کر سکتا اور اگر ایسا حکم نہوتا بلکہ مین خود مختار ہوتا تو تمکو
دم بھر دم نہ لینے دیتا پس جب کہ وہ تین ساعتین یا ثلث یوم گذر گئے تو اونکو نکالا اور آپ بھی اونکے پیچھے چلا یہانتک کہ
وہ لوگ روانہ سمت ملک شام ہوئے تو عبادہ کہتے جاتے تھے کہ دور سے دور تر اور منتہی سے منتہا چلے جاؤ چنانچہ عبادہ
اونکے پیچھے عقیب اذرعات تک جاکر لوٹ آئے اور وہ لوگ اذرعات مین پہونچے اور وہ ایک موضع ہے ملک شام مین
اور قریب ہے شام سے اور مروی ہے کہ بروقت نکالے جانے کے اہل قینقاع بحضور رسول خدا صلعم یہ عذر کرتے تھے

کہ اے محمد لوگون پر ہمارا دین ہے حضرت نے فرمایا جلد نکل جاؤ اور چھوڑ دو جو کچھ ہو اور راویان اخبار نقل کرتی ہین
کہ در بارہ نکالنے جانے اہل قینقاع بابت عہد شکنی کے سوا حدیث ابن کعب کے دوسری روایتین بھی
سنی ہے کہا واقدی نے مجھسے حدیث بیان کی محمد نے زہری سے اوسنے عروہ سے اوسنے کہا
کہ تحقیق رسول خدا صلعم نے جب بعد فتح بدر سے مراجعت فرمائی لوگون کو سخت غیظ ہوا اور کینہ درونی ظاہر
کرنے لگے پس جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لیکر نازل ہوئے وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ
عَلٰى سَوَاءٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِيْنَ جب جبرئیل تبلیغ اس آیہ سے فارغ ہوئے تو حضرت صلعم نے
اونسے کہا کہ البتہ مین ان لوگون سے خوف و اندیشہ رکھتا ہون پس حضرت نے بعد تبلیغ اس آیہ کے اونپر لشکر کشی کی
یہان تک کہ وہ لوگ حکم رسول خدا صلعم پر حاضر ہوئے اور اس بات پر صلح ٹھہری کہ مال اونکا مال رسول خدا ہے اور
اونکے زنان و فرزندان اونہین کے ہین واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن القاسم نے
اپنے باپ ربیع بن سبرہ سے اوسنے اپنے باپ سے کہ مین پھرا ہوا شام سے آتا تھا جب مقام فلتین مین پہونچا
کہ ناگاہ بنی قینقاع سے ملاقات ہوئی کہ وہ لوگ اپنے فرزندان و زنان کو اونٹون پر سوار کیے ہوئے چلے جاتی تھی
مین نے اونسے حال پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ ہمکو ہمارے وطن و مسکن سے نکال دیا اور مال و منال ہمارا چھین لیا
مین نے کہا تم لوگ کہان کے ارادے سے جاتے ہو کہا شام کو جاتے ہین سبرہ نے کہا جب یہ لوگ وادی قریٰ مین
پہونچے تو وہان ایک مہینا قیام کیا بعد ازان یہود وادی قریٰ نے پیادون کو سوار اور زاد و راہ سے تقویت
کر کے اذرعات مین جو ایک موضع ہے شام مین پہونچا دیا اور اونہون نے وہین بود و باش کی مگر بقا اونکی بہت
تھوڑے دنون رہی کہ تباہ و ہلاک ہو گئے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یحییٰ بن عبد اللہ بن
ابی قتادہ نے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے اوسنے کہا کہ رسول خدا صلعم نے ابو لبابہ بن عبد المنذر کو تین بار
مدینے پر خلیفہ کیا ایک وقت بدر القتال دوسرے بنی قینقاع تیسرے غزوہ سویق مین اور غزوہ سویق ماہ ذیحجہ مین
ہجرت سے بائیسوین مہینے واقع ہوا کہ خروج کیا تھا رسول خدا صلعم نے روز یکشنبہ پانچوین تاریخ ذیحجہ کو اور پانچ
روز مدینے سے حضرت غائب یعنے باہر رہے تھے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ
نے زہری سے اور اسحاق بن حازم نے محمد بن کعب سے اوسنے کہا جب مشرک بدر سے شکست پا کر مکے کو پھرے
تو ابو سفیان نے تیل ڈالنا سر مین یعنے زینت کرنا اپنے اوپر حرام کیا یہان تک کہ محمد و اصحاب محمد سے اپنی قوم کا
بدلا لیوے چنانچہ بنا بر حدیث زہری کے دو سو سوار ہمراہ لیکر مکے سے نکلا اور بنا بر حدیث ابن کعب کے چالیس
سوار ہمراہ تھے یہان تک کہ وہ سب چلے نجد کی راہ سے اور وقت شب پاس بنی النضیر کے پہونچے چنانچہ ابو سفیان شب
پاس حیی بن اخطب کے گئے اور اوسکا دروازہ کھٹکھٹایا تا کہ اخبار نبی و اصحاب کی اوس سے دریافت کرین اوسنے

انکار کیا کہ دروازہ اونکے لیے نہ کھولا اور نہ اونسے ملاقات کی پھر اوسی شب کو پاس سلام بن مشکم کے گئے اور
اوسکا دروازہ کھٹکھٹایا اوسنے اونکے لیے دروازہ کھولا اور اونکی مہانداری کی اور ابوسفیان کو بطریق مہمانی شراب
پلائی اور اخبار نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب سے اوسکو خبر دی جب صبح ہوئی تو ابوسفیان وہان سے نکلکر مقام
عُریض پہونچا تو وہان ایک شخص انصاری کو پایا کہ وہ مع اپنے مزدور کے اپنے کھیت مین مشغول تھا پس ابوسُفیان
نے اوس انصاری اور اوسکے مزدور کو قتل کیا او عُریض مین دو گھر انصاریون کے اور اونکے کھیت جلا دیے پھر جب
اوسنے یہ دیکھا کہ قسم اوسکی درباب ترک زینت و بدلا لینے کی اوتر گئی تو وہان سے بخوف پاداش کردار اپنی بھاگ گیا
پس یہ خبر رسول خدا صلعم کو پہونچی حضرت نے اپنے اصحاب کو مامور کیا کہ وہ واسطے تعاقب ابوسُفیان کے نکلے
اور حال یہ تھا کہ ابوسفیان اور اصحاب اوسکے سبکبار رہتے تھے کہ بفور استماع آمد لشکر اسلام سبکروی سے
مفرور ہوجاتے تھے یہان تک کہ مشک اور تھیلے ستو کے جو اکثر خورش اونکی اور زاد روزمرہ تھی وہ بھی ڈالجاتے تھے
کہ مسلم جب اوس مقام پر گذر کرتے تھے تو اوٹھا لیجاتے تھے اسیوجہ سے اوس غزوہ کا نام غزوہ سویق ہوا اور
جب رسول خدا صلعم نے مع لشکر مدینے کو مراجعت فرمائی تو ابوسُفیان اشعار پڑھتا تھا جو حدیث زہری مین
منقول ہے جسکا مضمون یہ ہے کہ مسلم بن مشکم نے حالت تشنگی مین مجکو مدام کمیت یعنی شراب سُرخ پلائی اور سیراب کیا
اور وہ ابن مشکم ابوعمرو ہے جو صاحب جود ہے اور گھر اوسکا یثرب مین ہے کہ وہ امیدگاہ و پناہ تمام بہترین عطا کا ہے

ذکر غزوہ قرارۃ الکدر

واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد نے زہری سے اوسنے کہا کہ غزوہ قرارۃ الکدر جسکو قرقری بھی
کہتے ہین ساتھ بنی سُلیم و غطفان کے ماہ ذیحجہ مین بائیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ غرہ
محرم تیئسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا اور آنحضرت پندرہ شب مدینے سے غائب یعنے باہر رہے **واقدی**
نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبداللہ بن جعفر نے ابن ابی عون سے اوسنے یعقوب بن عتبہ سے اونے کہا
کہ باعث خروج رسول خدا صلعم مدینے سے طرف قرارۃ الکدر کے یہ تھا کہ حضرت برانگیختہ و برہم اس بات سے ہوئے تھے
کہ اونکو خبر مجمع غطفان و سُلیم کی پہونچی تھی کہ وہ لوگ بطریق بغاوت قرارۃ الکدر مین جمع ہین پس حضرت نے
اونپر لشکرکشی کی اور اونکی راہون کو مسدود کیا اور جب وہان پہونچے تو آثار اونکے چارپایون کے اور نشان
آمد و رفت اون مویشیون کا وہان دیکھا مگر کسیکو اوس میدان مین نپایا تب حضرت نے چند آدمی کو اپنے
اصحاب مین سے بلندی وادی پر روانہ کیا اور خود مع چند اصحاب تبلاش اونکے بطن وادی مین متوجہ ہوے
چنانچہ اوس وادی مین چرواہون کو دیکھا کہ اونمین ایک لڑکا تھا اوسکا نام یسار تھا اوسنے خبر باغیون کی
دریافت کی تو یسار نے کہا کہ مجھے اون لوگون کی خبر معلوم نہین ہے پانچوین روز پانی پلانے والے وارد ہوچکے ہین

اور آج باری چوتھے روز پانی پلانے والوں کی ہے اسواسطے وہ لوگ طرف پانی کے بلندی وادی پر چڑھ گئے ہیں
اور ہم لوگ عزاب ہیں یعنے بے خانمان ہیں انہیں اونٹوں میں رہنے والے ہیں اور ہانک لانے والی چوپایوں
کے جب وہ چراگاہ میں دور چلے جاتے ہیں پس رسول خدا صلعم نے ان چوپایوں کو ہمراہ ہنکوا لیا اور مدینے کو
پھرے جب وہاں پہونچکر نماز صبح پڑھی تو دیکھا کہ وہی یسار لڑکا چرواہے کا نماز پڑھ رہا ہے پھر حضرت صلعم نے
لوگوں کو حکم تقسیم غنائم کا کیا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ سر آئنہ ہمارے قوی لوگ تو سارے چوپائے ہانک لائے ہیں
اور ہم میں وہ لوگ ہیں جو اپنے حصہ سے ضعیف ہیں یعنے ضعیف الجثہ ہیں فرمایا حضرت نے آپسمیں تقسیم کرلو
لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ کے لیے وہ غلام ہے جسکو آپ نے نماز پڑھتے دیکھا ہے پس وہی ہم آپ کو
دیتے ہیں کہ وہ آپ کے حصہ میں ہے حضرت نے فرمایا تم سب اس بات میں خوش ہو انہوں نے کہا
ہم سب کی خوشی ہے پس حضرت نے اوس غلام کو اپنے حصہ میں قبول کیا اور اوسکو آزاد کیا اور یہ ہوا
کہ جب لوگوں نے مقام غزوہ سویق سے کوچ کیا اور رسول خدا صلعم مدینہ میں تشریف لائے اور غنیمت تقسیم کی گئی
تو ہر شخص کو اصحاب میں سے سات سات شتر حصہ میں ملے اور اہل حصہ دو سو آدمی تھے اور دوسری روایت
میں **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد الصمد بن محمد السعدی نے حفص بن عمر بن ابی طلحہ
سے اونے اوس سے جسنے اوسکو خبر دی اونے ابی اروی الدوسی سے اونے کہا میں ہمراہ لشکر اون
لوگوں میں تھا جو اونٹوں کو ہانک لائے تھے پس جب ہم لوگ صرار میں پہونچے اور صرار ایک مقام ہے مدینہ سے
تین میل کے فاصلہ پر تو وہاں جملہ شتر پانچ حصہ کیے گئے اور شتر پانسو تھے پس اون میں سے سو شتر خمس کا لکر
باقی چار سو تقسیم کیے گئے مسلمین پر کہ ہر ایک کے حصہ میں دو دو شتر آئے اور **واقدی** نے کہا مجھسے
حدیث بیان کی عبد اللہ بن نوح نے اونسے ابی عفیر نے انہوں نے کہا کہ رسول خدا صلعم ابن مکتوم کو
مدینے میں خلیفہ مقرر کر گئے تھے یعنے بروقت خروج جانب غزوہ سویق کے چنانچہ ابن مکتوم اہل مدینہ کو
جمع کر کے پہلو سے منبر میں کھڑے ہو کر خطبہ بیان کیا کرتے تھے اور منبر کو اپنے بائیں جانب کرتے تھے

ذکر قتل ابن الاشرف کہ قتل اوسکا ماہ ربیع الاول میں پچیسویں مہینے ہجرت سے ہوا ہے

واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد الحمید بن جعفر نے اونہوں نے یزید بن رومان و معمر سے اور ان دونوں نے زہری سے اور
ابن کعب بن مالک اور ابراہیم بن جعفر سے اور انہوں نے اپنے باپ سے اونسے جابر بن عبد اللہ سے پس ہر ایک نے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جابر
بطرق رواۃ اپنی اپنی کی پس جس امر پر لوگوں کا اجتماع و اتفاق ہوا وہ یہ ہے کہ ہر آئنہ ابن الاشرف شاعر تھا اور نبیت بیچ پیغمبر خدا صلعم اور اونکے
اصحاب کی ہجو کیا کرتا تھا اور کفار قریش کو مسلمین پر آمادہ مشت کرتا تھا اپنے شعروں میں پھر جب رسول خدا صلعم
سے مدینہ میں تشریف لائے اور اہل مدینہ باہم مختلط تھے یعنے اونمیں سے مسلم تھے جو دعوت اسلام پر مجتمع ہو گئے تھے

مگر اونمین سے اہل جمعیت واہل حصون تھے اور اونمین حلیف بھی تھے واسطے دو قبیلہ اوس وخزرج کے
پس رسول خدا صلعم جب مدینے مین تشریف لائے تو اون سب کی نیکو خواہی چاہی اور اونکو مصالحہ باہمی پر
طلب کیا اور اوس وقت حال یہ تھا کہ اگر کوئی مسلم تھا تو اوسکا باپ مشرک تھا اور سارے مشرک اور یہود اہل مدینہ
رسول اور اصحاب [illegible] نبی کو ایذا دیتے تھے پس حق تعالی نے اپنے نبی اور تمام مسلمین کو
ایذا پر صبر کرنے کا امر فرمایا اور فرمایا کہ اونسے عفو کریں اور انہیں لوگون کے باب مین یہ آیہ نازل ہوا
وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا
وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ترجمہ ہر آئینہ تم لوگ سنتے ہو
اگلے اہل کتاب یعنے یہود سے اور مشرکین سے ایذا سے کثیر یعنے بدزبانیان اونکی وحال آنکہ صبر کرنا تمہارا
اور تقوے رکھنا لازم ہے کیونکہ یہ امر غالب امور ہے فقط اور انہین لوگون کے باب مین خدا نے نازل کی
یہ آیت وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ الآیہ ترجمہ یعنے آرزو کرتے ہین اکثر مردم اہل کتاب یہ ہین
کہ بعد ایمان کے تمکو کفر کی طرف پھیرین باعث حسد درونی کے پس جب کہ ابن الاشرف ایذا رسانی نبی اور
اصحاب نبی سے باز نہ آیا اور غلبہ مسلمین کی خبر اوسکو پہونچی تھی چنانچہ جب زید بن حارثہ بدر سے خوشخبری فتح لائے
کہ مشرکین قتل ہوے اور اکثر اسیر ہوے وبالآخر ابن الاشرف نے بچشم خود دیکھا کہ بندی بندھے ہوے
آئے ہین تو سرنگون اور ذلیل ہوا اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ واسے تمپر واللہ آجکے روز شکم زمین تمہارے لیے
بہتر ہے پشت زمین سے یعنے زمین پر چلنے سے قبر مین جانا بہتر ہے کہ ایسے لوگ سرداران مردم قتل کیے گئے
اور اسیر ہوے پس تمہارے نزدیک کیا ہے اور کیا تمہاری راے ہے لوگون نے کہا ہم جبتلک زندہ ہین ہمکو
مجھ سے عداوت ہے اوسنے کہا تم کیا ہو کہ ہر آئینہ قوم اوسکی غالب آئی اور ظفریاب ہوئی ولیکن مین قریش کی پاس
جاتا ہون اور اونکو برانگیختہ وآمادہ جنگ کرتا ہون اور اونکو اونکے مقتولون کو یاد دلاکر رولاتا ہون کیا عجب ہے
کہ وہ لوگ نادم ہوکر خروج کرین تو مین بھی اونکے ہمراہ خروج کرون پس ابن الاشرف یہ کہکر مدینے سے چلا اور مکے
مین پہونچکر پاس ابو وداعہ بن ضبیرہ السہمی کے جسکی زوجہ عاتکہ بنت اسید بن ابی العیص تھی مقیم ہوا اور قریش کے
مرثیہ مین اشعار کہتا تھا شعر طَحَنَتْ رَحَى بَدْرٍ لِمَهْلِكِ أَهْلِهِ + وَلِمِثْلِ بَدْرٍ تَسْتَهِلُّ
وَتَدْمَعُ قُتِلَتْ سَرَاةُ النَّاسِ حَوْلَ حِيَاضِهِمْ + لَا تَبْعَدُوا إِنَّ الْمُلُوكَ تُصَرَّعُ + وَيَقُولُ
أَقْوَامٌ أَذَلَّ بِسُخْطِهِمْ + إِنَّ ابْنَ أَشْرَفَ ظَلَّ كَعْبًا يَجْزَعُ + صَدَقُوا فَلَيْتَ
الْأَرْضَ سَاعَةَ قُتِّلُوا + ظَلَّتْ تَسِيخُ بِأَهْلِهَا وَتَصَدَّعُ + كَمْ قَدْ
أُصِيبَ بِهَا مِنْ أَبْيَضَ مَاجِدٍ + ذِي بَهْجَةٍ يَأْوِي إِلَيْهِ الضُّيَّعُ +

طلق اليدين إذا الكواكب أخلفت + حمّال أثقال يسود ويربع
نُبّئت أن بني أمية كلهم خشعوا
لقتل أبي الحكم وجدّع + وابنا ربيعة عنده
ومنبّه + هل نال مثل المهلكين تبّع +

یعنے چلی بدر کی واسطے ہلاک کرنے اہل بدر کے چلی + اور لازم ہے واسطے ایسے اہل بدر کے کہ شور وفغان اور اشک روان کرین + کیونکہ قتل کیے گئے سرداران مردم گرد چشمہ سار بدر کے + اور یہ بعید نہین ہے اسلیے کہ اکثر ملوک ہی مارے جاتے ہین + اور اکثر اقوام ارزال اپنے غصے اور غیظ مین کہتے ہین کہ ہر آئنہ کعب ابن اشرف بے صبر ہوگیا + سچ کہتے ہین حال یہ ہے کہ جسوقت وہ لوگ قتل ہوے کاش زمین اوسوقت پھٹ جاتی اور خسف کر لیتی اپنے اہل کو + اور البتہ قتل ہوے بدر مین وہ لوگ جو بہترین برترین مردم سے تھے + اور وہ ایسے خوبیون والے تھے کہ مردم حاجتمند اونکی طرف پناہ پاتے تھے + اور وہ لوگ کشادہ دست تھے جب ستارے غائب ہوتے ہین یعنے ہر صبح سخاوت کرنے والے تھے + پھر جو لوگ بھاری بوجھ اوٹھانے والے ہین وہی سرداری کرتے ہین اور آزمائے جاتے ہین + تحقیق خبر پہنچی ہے کہ بنی المغیرہ سب کے سب بسبب مارے جانے ابو الحکیم کے ڈر گئے ہین اور ناک کاٹی گئی یعنے ذلیل وخوار ہوگئے + چنانچہ در جواب اسکے حسان بن ثابت نے یہ اشعار کہکر کہلا بھیجے ہین شعر

بكت عين كعب ثم علّ بعبرة + منه وعاش مجدّعا لا يسمع + ولقد
رأيت ببطن بدر منهم + قتلى تسحّ لها العيون وتدمع + فابكي
فقد أبكيت عبدا راضعا + شبه الكليب للكليبة يتبع +
ولقد شفى الرحمن منهم سيدا + وأهان قوما قاتلوه وصرّعوا
ونجا وأفلت منهم من قلبه + شغف يظل لخوفه يتصدّع + ونجا
وأفلت منهم متسرّعا + فل قليل هارب يتهزّع +

یعنے کعب کی آنکھین روئین اور بہائے گئے اشک اوسکی آنکھ سے یعنے رویا اور آنسو بہایا اور زندہ رہا کٹا ہوا یہ کنایہ ہے کہ وہ ذلیل وخوار جیا + اور مین نے بدر کے میدان مین مشرکین کے + اپنے مقتولون کو دیکھا کہ اونپر بہت سی آنکھین روتی ہین + اور روتو اے کعب کہ تو نے شیر خوارون کو رولایا ہے مانند پلّون کتے کے کہ وہ پیچھے کتیا کے ہوتے ہین یعنے ہر گاہ تو نے زنان مشرکین کو اونکے مقتولون کا مرثیہ بیان کرکے رولایا تو اونکے بچّے بھی مثل سگ بچون کے کتیا کی ساتھ روئے + اور البتہ شفا دی اللہ نے ہمارے سردار یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی طرف سے تشفی خاطر عطا کی + اور خوار اور ہلاکت کیا اوس قوم کو جنہون نے اوس سید سے دراست مقاتلہ کیا وحال آنکہ وہ مارے گئے +

اور اونمین سے وہ شخص بچگیا اور نکل بھاگا جسکا دل پژمردہ اور خوف سے پارہ پارہ تھا + اور اسیطرح بچ گیا اور نکل بھاگا وہ شخص جو بڑا دوڑنے والا + اور شکست پاکر فرار کرنے والا اور تیز بھاگنے والا تھا جب وہ گریز کرتا تھا۔ بعد ازان رسول خدا صلعم نے حسان کو بلوایا اور فرمایا کہ کعب فلانی جگہ کے مین اوترا ہے تب حسان نے اشعار ہجو کہکر وہان بھی بھیجنا شروع کیا شعر

الا ابلغا عنی اسیدا رسالۃ + فخالک عبد بالسراب مجرب + لعمرک ما اوفی اسید بجارہ + ولا خالد ولا المفاضۃ زینب + وعتاب عبد غیر موف بذمۃ + کذوب شؤن الراس قرد مدرب + الا ابلغا (مترجم کہتا ہے ابلغا تثنیہ ہے کہ عرب اپنے اشعار مین اکثر خطابات مین استعمال صیغہ تثنیہ کا کرتے ہین اور کبھی وزن شعر کی رعایت سے الف زائد لاتے ہین) یعنے آگاہ ہو کہ اسید کو میری طرف سے یہ پیام پہونچا دو + کہ خال تیرا غلام اور مکر وفریب مین آزمودہ تھا قسم ہے زندگانی کی کہ اسید اپنی ہمسایہ اور اپنے ذمیون کے ساتھ وفا کرنے والا نہتھا + اور نہ خالد ایسا تھا اور نہ مفاضہ ایسی تھی (مفاضہ یعنے عورت بڑی پیٹ والی) اور عتاب بھی غلام بیوفا تھا اپنے ذمیون سے + اور وہ بڑا کاذب اور بندر کی کھوپڑی والا اور سکھلایا ہوا بندر تھا۔ غرضکہ جب اشعار حسان بن ثابت جنمین مذمت کعب اور اسید پند جاتی تھی تا بکو پہونچی تو اونسے اسباب کعب کا اپنے گھر سے باہر نکال دیا اور کہا مجکو اس یہودی سے کیا کام ہے کیا تو نہین دیکھتا کہ حسان نے کیسی تفضیح ہماری کی ہے چنانچہ کعب وہان سے اپنا اسباب اوٹھالیگیا اور دوسری قوم کے پاس اوٹھ گیا تب حضرت علیہ السلام نے حسان کو بلوا کر فرمایا کہ کعب فلان فلان جگہ اوترا ہے پس حسان ہمیشہ اون لوگون کی ہجو کہتے تھے یہان تک کہ اونہون نے بھی اوسکا رخت اقامت اپنے یہان سے پھینک دیا پھر جب کعب نے کہین ٹھکانا نپایا تو مدینے مین چلا آیا جب رسول خدا صلعم کو اوسکے آنیکی خبر ہوئی تو حضرت نے دعا کی اللھم اکفنی ابن الاشرف بما شئت فی اعلانہ الشر وقولہ الاشعار کہ اے پروردگار میری تو کفایت وسکافات کر میری جانب سے ابن اشرف کو جسطرح تیری مشیت ہو اوس بارہ مین کہ اوسنے اعلان شر اور اشتہار اپنے اشعار کا کیا ہے بعد ازان رسول خدا صلعم نے فرمایا کون میری جانب سے اسکی کفایت کریگا اسواسطے کہ اوسنے مجکو بہت ایذا دی ہے تب محمد بن مسلمہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین اوس سے انتقام کرونگا کہ اوسکو قتل کرونگا فرمایا اچھا تو ہی اس کام کو کر پس محمد بن مسلمہ نے باستظار سوقع و وقت چند روز وناکی اور کھانا پینا چھوڑ دیا تب حضرت نے اونکو بلایا اور فرمایا اسے محمد کیا تو نے ترک آب وطعام کیا ہے اونہون نے کہا ہان یا رسول اللہ اسواسطے کہ مین نے آپسے قول کیا مین نہین جانتا ہون کہ مین اوسکو وفا کرسکونگا یا نہین حضرت نے فرمایا وعدہ تیرا صرف کوشش کرنے مین ہے یعنے تجکو جد وجہد لازم ہے لیکن انجام کار بدست خدا ہے اور فرمایا سعد بن معاذ سے

اس باب مین مشورہ کر لیں تحقیق ہوے محمد بن مسلمہ اور چند اشخاص قبیلہ اوس سے اونمین عباد بن بشر اور ابو نائلہ سلکان
بن سلامہ اور حارث بن اوس اور ابو عبس بن جبیر تھے اور ان لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ ہم اوسکو قتل تو کرینگے
مگر ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم اوس سے کچھ باتین کرینگے کیونکہ ہمارے تئین اوس سے باتین کرنی ضرور ہونگی (اپنے خدیعہ
وحیلہ) حضرت نے فرمایا اچھا باتین کرو پس ابو نائلہ پاس کعب کے گئے جب اوسنے اونکو دیکھا تو شان اونکی اوسکو
دگرگون نظر آئی اور ترسان و ہراسان ہوا اس بات سے کہ ایسا نہو اوسکے پیچھے لوگ کمینگاہ مین ہون پس ابو نائلہ نے
کہا کہ تیری طرف میرے تئین ایک حاجت پیش آئی ہے اور اوسوقت کعب کی مجلس مین اوسکے قوم کی جماعت بیٹھی تھی
تب کعب نے کہا میرے نزدیک آ اور اپنی حاجت سے مجھے خبر دے مگر اوسوقت رعب سے رنگ اوسکا متغیر تھا اور
ابو نائلہ و محمد بن مسلمہ اوسکے برادر رضاعی تھے پس دونون نے اوس سے باتین کہین اور دونون نے اشعار پڑھے
اور کعب خوش ہوتا تھا اور درمیان مین کہتا جاتا تھا کہ تمہاری وہ حاجت کیا ہے مگر ابو نائلہ اوسکے سامنے اشعار
پڑھ رہے تھے یہانتک کہ پھر کعب نے کہا آخر حاجت تیری کیا ہے شاید تو یہ چاہتا ہے کہ جو لوگ میرے پاس ہین
وہ اوٹھ جاوین پس جب قوم نے یہ بات سنی تو وہ اوٹھ گئے تب ابو نائلہ نے کہا مجکو ناگوار تھا کہ قوم ہماری [illegible]
سنین اور [illegible] کرین اے کعب آنا اس شخص یعنے محمد کا گویا ہمپر [illegible] بلا ہے کہ تمام عرب نے حرب کیا اور ہمپر
تیر اندازی کی ایک کمان سے یعنے ہم اور سب عرب گویا کہ ہم کمان [illegible] ہین اور ہماری راہون کو ہمسے قطع کیا اور ہمارے
نفوس نے تعب و رنج اوٹھائے اور عیال ہمارے ضائع ہوے اور [illegible] اختیار کیا تو [illegible]
اور مقدور میسر نہین ہوتا کہ ہم سیر ہو کر کھاوین تب کعب نے کہا واللہ تحقیق کہ مین بھی یہی باتین تجھسے کہا چاہتا تھا
اے ابن سلامہ اب قریب ہے کہ امر ولایت و ریاست اوسکی طرف یعنے واسطے رسول خدا صلعم کے [illegible] ہے
ابو نائلہ نے کہا کہ میرے ساتھ چند شخص ہین میرے اصحاب مین سے وہ بھی میری راے پر ہین میرا ارادہ ہے
کہ اونکو بھی تیرے پاس بلاون کہ ہم تجھسے باہم خرید و فروخت گندم و خرما کا کرین اور اس باب مین تو ہمارے ساتھ
احسان کرے اور رہن کرینگے ہم تیرے پاس جو چیز تیرے نزدیک موثق ہو تب کہا کعب نے آگاہ ہو کہ [illegible]
ہمارے [illegible] تمہارے [illegible] اور دل [illegible] مین [illegible]
آگاہ ہو اے ابو نائلہ مین نہین چاہتا تھا کہ تجکو ایسی زحمت مین [illegible] کیونکہ تو میرے نزدیک [illegible]
ہے تو میرا برادر شیر ہے کہ مین نے اور تو نے ایک پستان سے دودھ پیا ہے [illegible] تب ابو نائلہ نے
کہا جو باتین ہم نے کی ہین اسکو پوشیدہ رکھنا ذکر اسکا کسی سے نہ کیجیو کعب نے کہا مین اوسکا
ایک حرف ذکر نکرونگا پھر کعب نے کہا اے ابا نائلہ تو اپنے دل کی بات [illegible] کہ [illegible] اختیار کیا [illegible]
سلکان نے کہا اوسکی خواری اور اوس سے باز رہنا اور کنارہ کشی کرنا چاہتا ہون کعب نے کہا اے ابا نائلہ تو

جو کچھ رہن کیا چاہتے ہو تو کیا اپنی زنان و فرزندان کو میرے پاس رہن کروگے اوسنے کہا کیا تو ہماری تفضیح چاہتا ہے اور
کیا تو ہمارے اسرار امر کو ظاہر کریگا لیکن ہم تیرے پاس حلقہ رہن کرینگے یہان تک کہ تو راضی ہو کعب نے کہا حلقہ مین
البتہ صورت وفا ہے اور معنی حلقہ بقاف انگشتری با نقش یعنی خاتم و مُہر (اور احتمال ہے کہ وہ لفظ حاء بفا ہو یعنی حلف حلیف ہونا جیسا کہ سعدون
پس ابو نائلہ وعدہ پھر آنیکا کرکے اوسکے پاس سے نکلے اور اپنے اصحاب کے پاس آئے اور اونسے مشورہ کیا کہ
شام کو حسب وعدہ پاس کعب کے جمع ہو کر آنا چاہیے بعد ازان یہ لوگ وقت عشا خدمت مین رسول خدا صلعم کی حاضر ہوئے
اور ماجرائے فیما بین سے حضرت کو مطلع کیا اور ابو نائلہ اپنے ہمراہیون کے ہمراہ بقیع مین گئے بعد ازان لوگون کو
روانہ کیا اور کہا جاؤ خدا کے توکل پر کہ وہ تمکو برکت عطا کرے اور تمہاری اعانت کرے اور بعضے کہتے ہین کہ اونکو
بعد نماز عشا کے بھیجا اور وہ چاندنی رات تھی مثل دن کے روشن کیونکہ شب چہاردہم ربیع الاول کی تھی اور وہ پچیسوان
مہینا سال ہجرت سے تھا پس وہ لوگ اوسوقت چلے اور ابن اشرف کے یہان آئے جب اوسکے محل کے نیچے پہونچے
تو ابو نائلہ نے اوسکو آواز دی اوسوقت ابن اشرف اپنی زوجہ پاس تھا اور اوسی عرصہ مین اوسکی نئی شادی ہوئی تھی
کہ وہ اپنی دولہن کے پاس سے یکایک اوٹھا تو اوسکی زوجہ نے گوشہ لحاف کا پکڑ لیا اور کہا تو اسوقت کہان جاتا ہے
تو مرد ہوشیار رہے ایسے شخص کے دشمن بہت ہوتے ہین پس تجھسا آدمی چاہیے کہ اسوقت گھر سے نہ نکلے اوسنے کہا
مجھسے وعدہ ہے اور وہ میرا بھائی ابو نائلہ ہے واللہ وہ تو ایسا مہربان ہے کہ اگر مجھکو سوتے ہوئے پاتا تو
میری تکلیف کے مجھکو نجگاتا بعد ازان لحاف کو جو مثل ملائی کے ہوتا ہے ہاتھ کے جھٹکے سے چھوڑا اور یہ کہتا ہوا باہر
کہ اگر جوانمرد برچھیون کے سامنے بلایا جاوے تو چاہیے کہ بلا تامل حاضر ہو بعد ازان اونکے پاس آیا اور اونسے
ملاقات بدعاے تحیت کی کہ احیاکم اللہ یعنے تمکو خدا جیتا رکھے یہ کلمہ بجاے سلام قبل اسلام معمول عرب تھا
بعد ازان سب باہم بیٹھے اور ایک ساعت باتین کین تا آنکہ کعب اونسے مائل بانبساط ہوا تب اون لوگون نے
کہا اے ابن اشرف آیا ہو سکتا ہے کہ مقام شرج العجوز تک تو چلے کہ وہان ہم تم باہم باتین کرین اور بقیہ شب وہین
باتون مین بسر کرین پس وہ سب وہان سے نکلے اور چلے جب قریب مقام شرج کے پہنچے تو ابو نائلہ نے اپنا ہاتھ
سر مین لگایا اور رفق و محبت سے کہا اے ابن اشرف تیرے عطر کی کیا خوب خوشبو ہے کہ ہم تک اوسکی مہک
چلی آتی ہے اور تھا یہ کہ کعب سر مین تیل جو لگاتا تھا اوسمین مشک و عنبر پانی سے گھسکر ملاتا تھا بلکہ اوسکو بطور
افشان یا مثل ضماد صندل کے دونون کنپٹی پر چپاتا تھا اور اوسکی زلفین بہت خوب تھین بعد ازان تھوڑی دور
اور تھوڑی دیر اور آگے بڑھے کہ ابو نائلہ نے پھر ایسا ہی کیا کہ ہاتھ زلفون مین لگایا اور خوشبوئی کی مدح کی اور کعب کو
اوس سے طمانیت تھی یہان تک کہ ابو نائلہ نے دونون ہاتھون کی گھائیون مین اوسکی زلفون کی لٹین لین اور
سلسلہ بندی کی اور اوسکے سر کے دونون قرن کو محکم کرکے اپنے اصحاب کو پکارا کہ جلد قتل کرو اس دشمن خدا کو

پس اون سب نے اوسپر تلوارین ماریں کہ تلوارین اوسپر ایک ساتھ پڑین کوئی کارگر نہوئی بلکہ ایک دوسرے پر پڑی
اور کعب اپنا ناک کو لپٹ گیا محمد بن مسلمہ نے کہا اوسوقت مجھے یاد آیا کہ ایک قرولی میرے تلوار کے میان مین ہے
مین نے اوسکو جلدی سے کھینچا اوسکے ناف پر رکھکر زور کیا اور بھونک دیا کہ وہ چھری اوسکے پیڑو تک اوتر گئی تب
اوس دشمن خدا نے ایسی چیخ ماری کہ یہود جو جابجا ٹیلون پر رہتے تھے اوسکے شور سے متحیر ہوکر اون ٹیلون پہ
آگ روشن کی کوئی ٹیلہ ایسا باقی نتھا جسپر روشنی آگ کی نہوئی ہو چنانچہ یہود مین ابن سنینہ ایک یہودی تھا
قبیلہ بنی حارثہ سے وہ موقع واردات سے تین میل کے فاصلہ پر رہتا تھا اوسنے اپنے مقام پر کہا کہ یثرب سے
بوے خون ریختہ کی آتی ہے اور ایسا ہوا کہ جب وہ لوگ کعب کو تلوارین مار رہے تھے تو اونمین سے حارث بن
اوس کی پنڈلی پر تلوار کعب پڑ گئی کہ اوسکو مجروح کیا پھر جب قتل کعب سے فارغ ہو چکے تو سر اوسکا کاٹ لیا
اور ہمراہ لیچلے اور چلنے مین بہت جلدی کرتے تھے اس خوف سے کہ شاید یہود جو بلندی ارصاد پر نگران ہونگے
تو مزاحمت و مخالفت کرینگے یہان تک اون جماعت مسلمین نے بنی امیہ بن زید کی راہ لی یعنے اون تک پہنچ گئے
کہ وہ سب ہموار تھے پھر پہونچے قریضہ پاس اور روشنی اونکے آگ کی جو ٹیلون پر یہود نے جلائی تھی بلند تھی بلواز
سریہ مسلمین بعاث مین پہونچا اور جب وہ سب حرۃ العریض مین پہونچے کہ وہان کی زمین سنگلاخ ہے ہیں
وہان حارث بن اوس کو خون کی قے آئی تو وہ ٹھہر گیا اور اصحاب کو آواز دی کہ رسول خدا صلعم کو میرا سلام
عرض کرنا تب سب اوسکے پاس لوٹ آئے اور اوسکو سوار کر لیا یہان تک کہ حضرت کی خدمت مین پہونچے
اور جسوقت سریہ مسلمین بقیع غرقد مین پہونچا تو سب نے صداے تکبیر بلند کی اور اوسوقت شب کو رسول خدا صلعم
نماز پڑھ رہے تھے جب آواز اونکے تکبیر کی سنی تو خود نے بھی تکبیر کی اور پہچانا کہ بیشک لوگون نے کعب کو
قتل کیا بعد ازان وہ لوگ جلد قدم اوٹھاتے ہوے آپہونچے اور رسول خدا صلعم کو باب مسجد پر کھڑے ہوے پایا
پس حضرت نے دعا دی کہ افلحت الوجوہ یعنے تم سب کے منہ کو فیروزی اور بقا ہو یعنے تمہارا منہ اوجالا رہے
اون سبھون نے جواب دیا و وجہک یا رسول اللہ یعنے آپکے منہ کو بھی ایسا ہو پس اون لوگون نے سر کعب کا حضرت کے
روبرو ڈال دیا حضرت نے اوسکے قتل پر حمد خدا کی بعد ازان لوگ اپنے صاحب حارث کو سامنے لائے حضرت نے
اوسکے زخم مین تھوک ڈال دیا پھر اوسکو اوس زخم سے ایذا نہوئی اور اس معرکہ مین جو اشعار کہ عباد بن بشر نے
موزون کیے ہین اور پڑھے ہین اونکا مضمون یہ ہے صرخت به فلم یحفل لصوتی
وافی طالعا من فوق قصر + فعدت فقال من هذا المنادی + فقلت اخوک عباد بن بشر
فقال محمد اسرع الینا + فقد جئنا لتشکرنا وتقری + وترفدنا فقد جئنا سغابا
بنصف الوسق من حب وتمر + وهذی درعنا رهنا فخذها + لشهر ان وفی او نصف شهر

فقال معاشر سغبوا وجاعوا + لقد عدموا الغنی من غیر فقر - واقبل نحونا
بهوی سریعا + وقال لنا لقد جئتم لامر + وفی ایماننا بیض حداد
مجربة بها الکفار نفری + فعانقه بن مسلمة المرادی
به الکفان کاللیث الهزبر + وشد بسیفه صلتا علیه + فقطره
ابو عبس بن جبر + وصلت وصاحبای فکان لما + قتلناه الخبیث
کذبیحة عنز + ومر بن سه نفر کرام + فهم ناهیک من صدق وبر + وکان الله
سادسنا فابنا + بافضل نعمة واعز نصر یعنے مین نے کعب کو شور سے پکارا اگرچہ اوسنے میری آوازکی
کچھ پروا نکی اور چڑھ گیا واسطے اشراف یعنے جہانکنے کے لیے بالاے قصر سے پھر مکرر مین نے پکارا تو اوسنے کہا
یہ پکارنے والا کون ہے + مین نے کہا مین تیرا بھائی عباد بن بشر ہون + پھر محمد بن مسلمہ نے کہا تو ہمارے پاس جلد آ
کہ ہم تیرے یہان آئے تاکہ تو ہماری قدر و منزلت کرے اور مہانداری کرے + اور تو ہمارے ساتھ بخشش و نوازش
بوزن نصف وسق کے دانہ غلہ یا تمر سے + کہ ہم تیرے یہان گرسنہ آئے ہین اور یہ ہماری زرہ ہے کہ ہم رہن کر دینگے
تو اسکو لے + اگر وفا کرے وہ زر واسطے ایک ماہ یا نیم ماہ کے + تب لوگ بولے کہ یہ لوگ جو گرسنہ ہین اور بھوکے
آئے ہین تو البتہ معدوم الغنی ہین بدون فقر کے (یعنے اسوقت عدم غنا و ناداری انکی محتاجگی سے نہین ہے
کہ ہمیشہ کے محتاج ہون بلکہ شدید سنی اتفاقیہ ہے) یہ سنکے کعب ہماری طرف بہت جلد متوجہ ہوا اور ہمسے بولا البتہ
تم کسی کام کے لیے آئے ہو + پھر شاعر کہتا ہے کہ اور ہمارے ہاتھون مین سیف درخشان تھی اور وہ آزمودہ تھی
کہ اوس سے کفار کو ہم قطع و قتل کرینگے + ناگاہ ابن مسلمہ مرادی نے اوسکو اپنی آغوش مین لپٹا لیا کہ دونون ہاتھ ابن مسلمہ
کے مثل شیر زبردست کے تھے + آخر ابن مسلمہ نے اپنی سیف مسلول سے اوسپر حملہ کیا اور ابو عبس ابن جبیر نے اوسکا
خون بہایا + اور مین نے اور میرے دونون یارون نے بھی تلوار کھینچی پھر جب ایسا ہوا کہ ہمنے اوس خبیث کو مثل
گوسپند کے ذبح کیا تو سر اوسکا اشخاص کرام کاٹ لیگئے کہ وہ بالغ و کامل ہین صدق و نیکوکاری مین اور چھٹا ہمارا
اللہ تھا یعنے ہم اور محمد بن مسلمہ وغیرہ پانچ آدمی تھے اور چھٹا ہمارے ساتھ اللہ جل شانہ تھا پھر ہم لوٹے بہترین نعمت
اور برترین نصرت کو اور جب کہ شب قتل ابن الاشرف تمام ہو لی تو اوسکی صبح کو رسول خدا صلعم نے حکم عام دیا
کہ جب تم لوگ کسیکو یہود مین سے قابو مین پاؤ تو اوسکو قتل کرو تو یہود پر خوف طاری ہوا کہ کوئی رئیس اونکے
روسا مین سے گھر سے نہ نکلا اور نہ کچھ کلام کیا اور نہ کمر بندی کی اور اندیشہ کرنے لگے اس بات سے کہ مثل ابن
الاشرف کے کہین شب باشی یا شب گذاری کرین اور ایسا ہوا کہ ابن سنینہ یہودی جو بنی حارثہ سے تھا اور حویصہ
ابن مسعود کا حلیف تھا کہ آخر کو حویصہ ایمان لایا چنانچہ محیصہ نے سنینہ پر حملہ کرکے اوسکو قتل کیا پس حویصہ

جو سنینہ کا حلیف تھا محیصہ کو مارنے لگا اور وہ محیصہ سے مقدار زیادہ تھی اور کہتا تھا اے دشمن خدا تو نے سنینہ کو
کیون قتل کیا واللہ تیرے پیٹ مین چربی بہت ہے اوسکے مال سے یعنے تو اوس سے بڑا مالدار ہے محیصہ نے کہا
واللہ جس شخص نے مجھے اوسکے قتل پر مامور کیا اگر وہ تیرے قتل کو مجھے امر کرتا تو مین تجھے بھی قتل کرتا حویصہ نے کہا
سبحان اللہ اگر محمد صلعم تجکو میرے قتل کے لیے امر کرتے تو آیا تو مجھے قتل کرتا یعنے تو میرے قتل کرنے مین بھی اونکا حکم بجا لاتا
اوسنے کہا ہان مین اونکا بھی امتثال امر کرتا تب حویصہ نے کہا واللہ یہ دین کہ اس مرتبہ اخلاص کو پہونچا دے خوشگوار ہے
پس اوسی روز حویصہ نے اسلام قبول کیا محیصہ نے یہ اشعار کہے راوی نے کہا یہ بات ثابت ہے مین نے
کسیکو نہین دیکھا کہ اس روایت کو دفع کرے **شعر** یلوم ابن امی لو امرت بقتلہ + لطبقت
ذفراہ بابیض قاضب + حسام کلون الملح اخلص صقلہ + متی ما تصوبہ فلیس
بکاذب + وما سرنی انی قتلتک طائعا + ولو ان لی ما بین بصری و مارب
یعنے میرا ماں جایا حویصہ مجھے ملامت کرتا ہے قتل سنینہ پر حالانکہ اگر مین خود اوسکے قتل پر نبی کی طرف سے
مامور ہوتا تو جدا کر دیتا مین اوسکے دونون طرفون سر کو تلوار کاٹنے والی سے اور وہ تلوار ایسی ہے کہ رنگ اوسکا
سفید مثل نمک کے ہے کہ نہایت صاف ہے صیقل اوسکا اور جب تو اوسکو راست یعنے علم کرے تو وار اوسکا
جھوٹھا نہین ہے یعنے خالی نہین جاتا اور نہین خوش آتا ہے مجکو قتل کرنا تیرا الطیب خاطر اگرچہ اوسکے عوض مین
میرے لیے حاصل ہوا مین شہر بصری و مارب کا یعنے باوجود اسقدر حاصلات کے قتل تیرا مجھے خوش نہین آتا
لیکن اگر رسول خدا صلعم مجکو حکم تیرے قتل کا کرتے تو لا محالہ مین تجکو قتل کرتا الغرض یہود اور مشرکین جو اونکے
شریک تھے بہت گھبرائے اور خدمت مین رسول خدا صلعم کے صبح کو آئے اور کہنے لگے کہ صاحب ہمارا ابن اشرف
جو ہمارے سردارون مین ایک سردار تھا وہ رات کو اپنے گھر سے نکلا فریب ناگہانی سے مارا گیا کوئی جرم و خطا اوسکی ہمکو
معلوم نہین ہوئی فرمایا رسول خدا صلعم نے اگر وہ بجاے خود قائم رہتا جیسا کہ اور لوگ غیر اوسکے جو اوسکی رائے مین
تھے تو وہ ناگہانی سے مارا نجاتا لیکن اوسنے ہمکو اذیت پہونچائی اور ہماری ہجو مین اشعار موزون کیے و حال آنکہ
تم مین سے کسی نے ایسا کام نہین کیا و الا اوسکے لیے بھی تلوار ہے و بعد ازان حضرت نے اونکو بلوایا کہ اونکے
درمیان مین ایک نوشتہ لکھا جاوے تا جو کچھ اوسمین لکھا جاوے اوسکی طرف منتہی ہوجاوین پس وہ لوگ گھر مین
رملہ بنت حارث کے جمع ہوے اور زیر درخت خرما بیٹھکر سب نے ملکر ایک نوشتہ درمیان اپنے اور رسول خدا صلعم
کے لکھدیا الغرض جملہ یہود روز قتل ابن اشرف سے ترسناک و خوف زدہ اور ذلیل و خوار رہے اور کہا **واقدی** نے
کہ مجھسے **حدیث** بیان کی ابراہیم بن جعفر نے اپنے باپ سے کہ مروان بن حکم جب مدینہ پر حاکم تھا اور
اوسنے اپنی مجلس مین کہا کہ ابن اشرف کیونکر قتل ہوا تھا اوسوقت اوسمجلس مین ابن یامین حاضر تھا اوسنے کہا

ناگہانی اور فریب سے مارا گیا اور محمد بن مسلمہ شیخ بزرگ تھے وہ بھی بیٹھے تھے اونہون نے مروان کی طرف خطاب کرکے کہا کہ اے مروان کیا رسول خدا صلعم تیرے زعم مین غادر تھے واللہ ہمنے ابن اشرف کو نہین قتل کیا مگر بحکم رسول اللہ صلعم واللہ سواے نے مسجد کے کسی گھر کی چھت مجکو اور تجکو جگہ نددیگی یعنے خدا ایتعالے مجکو اور تجکو ایک گھر مین جمع نکریے سواے مسجد کے وا تا تو اے ابن یامین پس خدا کی جانب سے مجھپر واجب ہے کہ اگر تو مجھسے اپنے تئین چھوڑکر بھاگے اور مین تجھے پکڑنے کی قدرت نرکھتا ہون اور میرے ہاتھ مین تلوار بھی ہو تو مین تجکو قتل کرون پس اوس روز سے ابن یامین ایسا خوف زدہ ہوا کہ کبھی قبیلہ بنی قریظہ سے باہر نہین نکلتا تھا اور جب کہین جانا اوسکو منظور ہوتا تھا تو کسی آدمی کو آگے بھیجتا تھا کہ محمد بن مسلم کو دیکھتا رہے اور جب وہ اپنے کسی کھیت یا پانی پر ہوتے تھے تب ابن یامین اپنی کسی قضاے حاجت کو نکلتا تھا وبعد ازان پھر چلا جاتا تھا ورنہ یون نہین نکلتا تھا اسی عرصہ مین ایک روز محمد بن مسلمہ ایک جنازہ کے ساتھ تھے اور ابن یامین بھی بقیع مین موجود تھا پس محمد نے اوس نعش کو دیکھا کہ اوسپر جریدہ سبز ہے یعنے چھڑیان تازی دیکھین جسکو جریدہ سدر کہتے ہین اور وہ نعش عورت کی تھی تو محمد بن مسلمہ اوسکے پاس آکر جریدہ کو کھولنے لگے پس لوگ اوسکے سامنے آگئے اور کہنے لگے اے ابا عبد الرحمان یہ تو کیا کرتا ہے ہم لوگ تیری طرف سے کفایت کرتے ہین مگر محمد نے ابن یامین کے پاس جاکر اوسکو چھڑیان چھڑیان مارنی شروع کین یہان تک ساری جریدے اوسکے سر ومنہ پر ٹوٹ گئے اور یہانتک مارا کہ اوسکے بدن مین کوئی عضو صحیح وسالم باقی نرہا بعد ازان چھوڑدیا کہ اوسمین کچھ طاقت وقوت باقی نرہی تھی اور کہا واللہ اگر اسوقت مجھے تلوار ملتی تو مین تجکو قتل کرتا ✤ ✤ ✤ ✤

غزوۂ غطفان ذا امر یعنے بمقام ذا امر

چنانچہ یہ غزوہ ماہ ربیع الاول مین پچیسوین مہینے ہجرت سے وقوع ہوا کہ رسول خدا صلعم نے روز پنجشنبہ تاریخ بارہوین ربیع الاول کے خروج فرمایا اور مدینے سے گیارہ روز غائب یعنے باہر رہے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن زیاد بن ابی ہنیدہ نے اوسکو خبر دی زید بن ابی عتاب نے اوسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی عثمان بن الضحاک بن عثمان نے اوس سے حدیث بیان کی عبد الرحمان بن محمد بن ابی بکر نے عبد اللہ بن ابی بکر سے اور منجملہ ان رواۃ کے بعضون نے بعض پر اس حدیث مین کچھ کچھ زیادہ بیان کیا ہے اور سواے اونکے اور رواۃ نے طرق دیگر سے بھی اس حدیث کو بیان کیا ہے چنانچہ کہا **راویون** نے کہ جب رسولخدا صلعم کو یہ خبر پہونچی کہ ایک جماعت نے قبیلہ بنی ثعلبہ ومحارب سے بمقام ذی امر جمعیت کی ہے اور ارادہ رکھتے ہین کہ ہر طرف سے رسول خدا صلعم پر بطریق تاخت شبخون مارین اور اونمین سے جس شخص نے سب کو جمع کیا ہے وہ دعثور بن الحارث بن محارب ہے پس رسول اللہ صلعم نے بھی

مسلمین کو طلب کیا کہ وہ چارسو پیادے تھے اور پچاس آدمی اور تھے کہ اونکے پاس گھوڑے تھے پس حضرت صلعم
ان سب کو ہمراہ لیکر نکلے اور مقام مقا کو جا لیا پھر وہان سے جنیبت کی گھاٹی کو چلے پھر وہان سے ذوالقصہ کو
جا پہونچے وہان ایک شخص کو جماعت باغیون مین سے پایا اوسکا نام جبار تھا بنی ثعلبہ مین سے مسلمین نے اوس سے
پوچھا تو کہانکا ارادہ رکھتا ہے اوسنے کہا یثرب کو جاتا ہون لوگون نے کہا یثرب مین تیری کیا حاجت ہے اوسنے کہا
میرا ارادہ ہے کہ مین وہان جاکر اپنی بود باش کی جگہ دیکھ آؤن یعنے جسطرح قافلہ اعراب کی طرف سے رائد ہوتا ہے
کہ وہ کسی وادی مین جاکر جاے ورود تجویز کر آتا ہی پس مسلمین نے کہا کسی جماعت پر تیرا گذر ہوا ہے یا تجکو کچھ خبر
تیری قوم کی پہونچی ہے اوسنے کہا مین نے کسی جماعت کو تو نہین دیکھا مگر مجکو اسقدر خبر معلوم ہوئی ہے کہ دعثور بن
الحارث اپنی قوم کے چند آدمیون کے ساتھ کہین گوشہ گیر ہے پس لوگ اوسکو حضرت صلعم کی خدمت مین لے گئے تو
حضرت نے پہلے اوسکو طرف اسلام کے دعوت کی اوسنے اسلام قبول کیا اور کہا یا رسول اللہ وہ لوگ ہرگز آپکا سامنا
نکرینگے اگر وہ لوگ اسطرف گذر کرنا آپکا سنینگے تو پہاڑون کی چوٹی پر بھاگ جاوینگے اور مین ہمراہ آپکے
چلتا ہون اور آپکو لیچلتا ہون اور بتلاتا ہون شقوق جبال کو جہان وہ لوگ چھپے ہین پس حضرت صلعم اوسکو
ہمراہ لیچلے اور اوسکے ساتھ بلال کو لگا دیا تو وہ لیچلا اوسکو ایسی راہ پر کہ ایک ٹیلے سے اونکے سرون پر قریب تر اوتار لایا
اور اعراب وہان سے بھاگ کر بالاے کوہ ہو رہے اور آگے اس سے تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ وہ اپنے چرائی کے
جانورون کو غائب کر چکے تھے اور پہاڑ کی چوٹی پر چراگاہون مین بھجوا چکے تھے پس وہان حضرت سے کسی کی ملاقات
نہوئی مگر یہ کہ وہ لوگ قلۂ کوہ پر نظر آتے تھے آخرکار حضرت وہان سے امر مین پھر آئے اور لشکرگاہ مین اوترا
اور انکو وہان مینہ نے لیا کہ خوب پانی برسا اور اوسیوقت رسول خدا صلعم واسطے قضاے حاجت کے تشریف لیگئے تھے
کہ پانی برسنے لگا سارے کپڑے تر ہو گئے تب حضرت نے وادی ذا امر کو اپنے اور اصحاب اپنے کے بیچ مین کر کے
یعنے اوس وادی کے جانب مین کپڑے اپنے اوتارے اور پھیلا دیے تا خشک ہو جاوین اور کپڑون کو ایک درخت پر
ڈال دیا تھا اور اوسی درخت کے ایک جانب زمین پر آپ لیٹ گئے اور آرام فرمایا اور وہ اعراب وہان سے
جو کچھ یہان حضرت کرتے تھے سب دیکھتے تھے اون اعراب نے دعثور سے کہ وہ اونکا سردار اور اون مین بہادر شجاع تھا
کہنے لگے کہ اس محمد پر تیرے امکان اور قابو مین آگیا اور اپنے اصحاب سے جدا اور تنہا ہے وہان سے اگر اپنے اصحاب کو
پکاریگا اور استغاثہ کریگا تو وہ لوگ اوسکی فریاد کو نہین پہونچ سکتے ہین اوسوقت تک کہ ہم اوسکو قتل کر ڈالین یعنے
استغاثہ سے پیشتر کہ قتل کرینگے وہ لوگ کمک کو نہ پہونچینگے چنانچہ دعثور نے اپنی تلوارون مین سے ایک تلوار جو تیز
و بُران تھی اوٹھالی اور آگے بڑھا اور تیغ علم کیے ہوے حضرت کے بالین پر جا پہونچا اور میان سے تلوار کھینچ کر
سرہانے کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے محمد اب آج تجکو مجھسے کون بچا سکتا ہے حضرت نے فرمایا حق سبحانہ و تعالی بچاتا ہے

اوس وقت جبرئیل علیہ السلام نے اوسکے سینے پر ایسا ہاتھ مارا کہ تلوار اوسکے ہاتھ سے چھوٹ پڑی اوس تلوار کو حضرت نے
اوٹھا لیا اور اوسکے سر پر اوٹھائی اور فرمایا اب آج تجھکو کون میرے ہاتھ سے بچا سکتا ہے اوسنے کہا فی الواقع نہین
کوئی بچا سکتا یہ کہکے اوسنے کلمہ شہادتین پڑھا کہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنے
مین گواہی دیتا ہون کہ سواے حق تعالے کے کوئی دوسرا لائق پرستش نہین ہے اور گواہی دیتا ہون کہ محمد بیشک
رسول اوسی خدا کا ہے اور کہا واللہ اب کبھی مین لوگون کو آپ پر جمع نکرونگا تب حضرت نے اوسکی تلوار اوسی کو دیدی
اور وہان سے اپنے لشکر کی طرف پھرے اور دعثور حضرت کے سامنے آکر کہنے لگا کہ بخدا آپ امور خیر مین مجھسے بہتر ہین
حضرت نے فرمایا بخدا البتہ مین تجھسے اس بات مین بہتر ہون پھر دعثور اپنی قوم مین آیا سب نے کہا وہ باتین جو تو کہتا تھا
کیا ہوئین وہ حال انکا تو اوسپر [illegible] ہو چکا تھا اور تیرے ہاتھ مین تلوار بھی موجود تھی اوسنے کہا واللہ ایسا تو تھا ولیکن
مین نے ایک شخص سفید رنگ یعنے گورا بدن طویل قامت کو دیکھا کہ اوسنے میرے سینے پر ایسا ہاتھ مارا کہ مین چت گر پڑا
تو مین نے خوب پہچانا کہ وہ فرشتہ ہے تب مین نے شہادت پڑھی کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور مین نے
عہد کیا کہ بخدا اب لوگون کو اوسپر جمع نکرونگا پھر تو دعثور نے اپنی قوم کو بھی طرف اسلام کے دعوت کرنی شروع کی اوس وقت
یہ آیت اوسکے بارہ مین نازل ہوئی يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْا
اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ترجمہ یعنے اے اہل ایمان یاد کرو نعمت خدا کو اپنے اوپر جب کہ قصد کیا
اوس قوم نے کہ تمہاری طرف دست درازی کرین پس اونکے ہاتھون کو تمسے روک لیا یعنے اونکو تمسے باز رکھا
اور اس واقعہ مین حضرت صلعم گیارہ شب مدینے سے غائب یعنے باہر رہے اور اس عرصہ تک حضرت نے مدینہ مین
عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا تھا ۞

ذکر غزوہ بنی سلیم بمقام بحران

جو بجانب فرع کے واقع ہے اور چند شبین ماہ جمادی الاول سے جو ستائیسوان مہینا ہجرت کا تھا
گذری تھین چنانچہ اس واقعہ مین آنحضرت صلعم دس دن مدینے سے غائب یعنے باہر رہے
اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی معمر بن راشد نے زہری سے اونہون نے کہا جب رسول خدا صلعم کو
یہ خبر پہنچی کہ بمقام بحران مین جماعت کثیر قبیلہ بنی سلیم سے جمع ہے تو حضرت نے اوس طرف کی تیاری کی اور
[illegible] حضرت نے کچھ ظاہر نکیا کہ کدھر جاوینگے پس تین سو آدمی اپنے اصحاب مین سے ہمراہ لیکر نکلے
اور [illegible] پہنچے اوس منزل پر کہ وہان سے بحران تک ایک شب کی راہ باقی رہ گئی تھی تو قبیلہ
بنی سلیم کا ایک [illegible] سے خبر قوم کی دریافت کی کہ وہ لوگ کہان جمع ہین اوسنے بیان کیا کہ وہ لوگ تو

کئی روز متفرق ہو کر اپنے اپنے مقام پر لوٹ گئے تب حضرت نے اوسکے محبوس رکھنے کا حکم کیا اور اوسکے
قوم سے ایک شخص کی حوالات مین سپرد ہوا بعد ازان وہان سے کوچ کیا تا آنکہ بحران مین پہونچے تو دیکھا کہ فی الواقع
وہان کوئی نتھا پس کئی روز مقام کرکے وہان سے پھرے اور جب کہ کوچ کیا و مگر اوس قوم کا یا اس قیدی کا پا نگیا
تو اوسکو قید سے رہا کیا اور اس واقعہ مین غیبت حضرت کی مدینے سے دس روز کی تھی اور اس عرصہ مین ابن ام مکتوم
بسبب استخلاف رسول خدا صلعم کے مدینے مین خلیفہ مقرر رہے تھے۔

ذکر سریۃ القردہ

سریہ اوس جنگ کو کہتے ہین جسکے ہمراہ رسول خدا صلعم نہ ہوتے تھے بلکہ اوس مین کوئی
اور امیر و سرگروہ مقرر کیا جاتا تھا چنانچہ اس سریہ مین زید بن حارثہ تھے اور پہلا سریہ ہے جسمین امیر
و سرگروہ زید تھے اور روانگی لشکر کی روز ہلال جمادی الآخر کے ہوئی کہ یہ اٹھائیسوان مہینا ہجرت سے تھا
واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن الحسن بن اسامہ بن زید نے اپنے اہل سے کہ وہ لوگ
بیان کرتے تھے اس ذکر کو کہ قریش لوگ شام کے راستے سے خوف کرتے تھے اور اودھر کی آمد و شد سے ڈرتے تھے
اسلیے کہ وہ لوگ قوم تاجر تھے اونکو رسول خدا صلعم اور اونکے اصحاب کی جانب سے خطرہ اندیشہ تھا چنانچہ صفوان
بن امیہ نے اپنے مشورہ مین کہا کہ ہمارا [illegible] محمد اور اوسکے اصحاب نے ہماری تجارات اور [illegible] راستہ کو
ناقص کر دیا ہے پس ہم نہین جانتے ہین کہ اوسکے اصحاب سے کیا چارہ کرین کہ وہ ہمیشہ اہل [illegible] کے پاس کے
کنارے کے کچھارون اور ترائی مین آیا کرتے ہین اور اہل ساحل نے صلح کر رکھی ہے اور اونکی رعایا بھی اونکی
شریک ہین تو ہم نہین جانتے کہ کدھر سے آمد و شد کرین اور اگر ہم قیام کرین تو اصل مال کو کھا جاوینگے اور یہی
ان گھرون مین پڑے رہین گے تو یہان ہمارے لیے کوئی صورت اچھا نہین ہے اور نہین ہے [illegible]
ان گھرون مین مگر از روے تجارت کے کہ شام سے ارض حبشہ تک ایام گرما و سرما مین بطریق تجارت آمد و رفت رکھنا
تب اسود بن المطلب نے اوس سے کہا کہ پھر راہ ساحل کو کنارے کر اور راستہ عراق کا اختیار کر صفوان نے کہا مین اوس
راستے سے واقف نہین ہون ابو زمعہ نے کہا کہ انشاء اللہ مین تیرے لیے [illegible]
رہبر ہے اور اوس راہ سے آتا جاتا ہے اوسکی آنکھ بار یک نا [illegible]
فرات بن حیان العجلی کہ وہ راستہ اوسکا سمجھا ہوا ہے اور اکثر اودھر آیا گیا ہے صفوان نے کہا [illegible]
پس فرات کو میرے پاس بھیجدے چنانچہ وہ آیا تو صفوان نے کہا کہ مین شام کے جانیکا ارادہ [illegible]
یہ سبب کہ محمد نے ہماری تجارات اور مقامات تجارت کو فاسد و ناقص کر دیا ہے کہ [illegible]

نہین ہے پس مین سنے راہ عراق کا ارادہ کیا ہے فرات سنے کہا مین تجھے لے چلونگا راہ عراق سے کہ اصحاب محمد مین سے
اودھر کسیکا گذر نہین ہوتا کہ وہ راہ بلند اور میدان ہے اور میدانون کا حال یہ ہے کہ ہم لوگ ایام سرما مین چلتے ہین
اور انمین ہمارے تئین حاجت پانی کی کمتر ہے پس صفوان بن امیہ نے سامان سفر کا مہیا کیا تو ابو زمعہ نے تین سو
مثقال طلا و نقرہ صفوان کو سپرد کیا اور اکثر مردم قریش نے اپنی اپنی بضاعت سرمایہ اوسکے ہمراہ کر دی اور عبد اللہ
بن ابی ربیعہ و حویطب بن عبد العزی با دیگر مردم قریش اوسکے ہمراہ چلے پس صفوان مع مال کثیر نقرہ و ظروف نقرہ کہ
اون سب کا وزن تیس ہزار درہم تھا روانہ ہوا اور سب کے سب ذات عرق کی راہ پر چلے اتفاقاً نعیم بن مسعود الاشجعی
کہ وہ اپنی قوم کے دین پر تھا مدینہ کو گیا اور کنانہ بن ابی الحقیق کے یہان محلہ بنی النضیر مین مقیم ہوا اور اوسکے ساتھ بطریق
مہمانی کے شراب پینے مین مشغول ہوا اور اونکے ساتھ سلیط بن النعمان بن اسلم بھی شریک تھے اور اوس روز تک شراب
حرام نہوئی تھی اور سلیط اکثر بنی النضیر کے یہان آتے جاتے تھے اور اونکے ساتھ شراب پیا کرتے تھے پس ایک روز نعیم نے
اوس مجمع مین بحالت نشہ شراب حال روانگی صفوان کا ہمراہی قافلہ مع مال کثیر جو اونکے ہمراہ تھا ذکر کیا پس سلیط اوسی وقت
حضور مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہوے اور اس خبر سے مطلع کیا چنانچہ حضرت نے زید بن حارثہ کو سو سوار کے ساتھ
روانہ کیا پس اونہون نے جا کر اوسکا مقابلہ کیا اور قافلہ کو گھیر لیا جو لوگ سردار قافلہ تھے نکل بھاگے ایک یا دو آدمی
اونمین سے اسیر ہو گئے اور قافلہ شتران محمولہ مال کو خدمت نبی صلعم مین حاضر لائے اوسکے پانچ حصے ہوے کہ
اوس روز پانچوان حصہ یعنے خمس بیس ہزار درہم تھے اور مابقی اہل سریہ پر تقسیم کیا گیا اور اسیرون مین وہی فرات
بن حیان تھا پس حضرت کے سامنے اوسکو حاضر کیا اوس سے کہا گیا اسلام قبول کر اوسنے قبول کیا پس قتل سے
اوسنے امان پائی ✤✤

غزوہ احد

غزوہ احد روز شنبہ ساتوین شوال کو بتیسوین مہینے ہجرت کو واقع ہوا اور رسول خدا صلعم نے ایام احد مین ابن ام مکتوم کو مدینہ پر خلیفہ مقرر کر دیا تھا
واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن عبد اللہ بن مسلم نے اور موسی بن محمد بن ابراہیم بن الحارث نے
اور عبد اللہ بن جعفر اور ابن ابی سبرہ اور محمد بن صالح بن دینار اور معاذ بن محمد اور ابن حبیبہ اور محمد بن یحیی بن سہل
بن ابی حثمہ اور عبد الرحمان بن عبد العزیز اور یحیی بن عبد اللہ بن ابی قتادہ اور یونس بن محمد الظفری اور معمر بن راشد
اور عبد الرحمان بن ابی الزناد اور ابو معشر نے درمیان مجمع اون اشخاص کے جنکا نام تجکو معلوم نہین پس ہر ایک نے
مجھسے حدیث بیان کی باتفاق جماعت اس حدیث کے اور بعض قوم انمین سے زیادہ تر حافظ حدیث تھی بعض سے
چنانچہ جو کچھ ان لوگون نے مجھسے حدیث بیان کی مین نے تمام اسکو جمع کیا پس راویون نے کہا کہ جب وہ لوگ
مشرکین مین سے جو حاضر بدر ہوے تھے مکہ کو پھرے اور وہ قافلہ شتران جسکو ابو سفیان شام سے لایا تھا سب

دار الندوہ مین متوقف تھے اور دار ندوہ مکے مین ایک منار ہے جسمین قوم مشاورہ کے لیے جمع ہوتے تھے پس
وہ سب وہان اوسیطرح ٹھہرائے ہوئے تھے کہ ابوسفیان نے وہان سے اونکو حرکت کرنے نہ دی تھی اور وہان سے
عبد انہون نے دیا تھا تاکہ اہل عیر غائب ہو جاوین اوسی عرصہ مین اشراف قریش مثل اسود بن المطلب بن اسد و جبیر
بن مطعم و صفوان بن امیہ و عکرمہ بن ابی جہل و حارث بن ہشام و عبد اللہ بن ابی ربیعہ و حویطب بن عبد العزی و حجیر
بن ابی اہاب یہ سب پاس ابی سفیان بن حرب کے جمع ہوے اور کہنے لگے اے ابوسفیان دیکھ ان کاروان شترکو
جنکو تو لایا تھا اور اونکو روک رکھا ہے پس تو جانتا ہے کہ یہ مال اہل مکہ او مال تیمان قریش سے ہے اور وہ سب
بطیب خاطر اس کاروان شتران کا ایک لشکر ہماری تیار کر دیتے ہین کہ طرف محمد کے قصد کرین اور تو نے دیکھا کہ
کیسے کیسے لوگ قتل ہوے ہمارے پدران و فرزندان اور ہمارے اقربا سے ابوسفیان نے کہا آیا اس بات مین
خوشی خاطر قریش کی پائی جاتی ہے سب نے کہا ہان اونکی یہی مرضی ہے ابوسفیان نے کہا تو پھر اس امر کے
قبول کرنے والون مین اول مین ہی ہون اور بنی عبد مناف میرے ساتھ ہونگے واللہ مین قصاص بدلا اپنے
مقتولون کا لینے والا ہون کہ حنظلہ میرا بیٹا اور اشراف میری قوم کے مارے گئے ہین چنانچہ بدستور وہ کاروان شتران
متوقف تھا تا آنکہ طرف احد کے تیاری چلنے کی کی پس اون لوگون نے اپنی عیرات کو بطریق بیع خیار سے کر ڈالا ابوسفیان نے
اوسکو وعدہ پر خرید لیا پس وہ اوسکے پاس وعدہ پر رہن رہی کہ اونکو بیچ کر روپیہ دیا جاویگا یا یہ کہ عیرات کو بیچ ڈالا کہ وہ
زر نقد ہو گیا پس وہ عیرات خواہ زر نقد اوسکا ابوسفیان پاس رہے اور بعضون سے یون روایت ہے کہ ابوسفیان نے
کہا ای ابوسفیان اونٹون کو بیچ ڈال اور منافع اوسکا علیحدہ رکھ اور گلہ شتر کا شمار مین ہزار شتر کا تھا اور وہ مالیت پچاس ہزار دینار کی تھی یا کہ
مال پچاس ہزار دینار نقد بھی تھا اور اونکا معمول یہ تھا کہ اپنی تجارت مین منافع بدل ایک دینار کے ایک دینار لیتے تھے
اور متجر یعنے جاے خرید و فروخت اونکا صرف سرزمین شام تھی تمام اوسکے نواح و اطراف مین خرید و فروخت
کرتے پھرتے تھے دوسری سرحد مین تجاوز نہین کرتے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ ابوسفیان نے کاروان شتران
بنی زہرہ کا ضبط دفینہ کر رکھا تھا اسلیے کہ وہ لوگ بدر کے راستے ہی سے پھر گئے تھے یعنے جانب بدر نہ ہوسکے تھے
اور باقی کاروان شتران جو کچھ مخرمہ بن نوفل کا تھا یا جو کچھ اوسکے باپ کی اولاد کا تھا یا جو کچھ بنی عبد مناف بن زہرہ کا تھا
وہ سب اونہین لوگون کو سپرد کر دیا اوسوقت مخرمہ نے اپنے عیر کے لینے سے عذر و انکار کیا تا وقتیکہ عیر بنی زہرہ کا
تمام اونہین کو سپرد کیا جاے اور اس باب مین اخنس نے بھی کلام کیا کہ کیا وجہ ہے کہ عیر بنی زہرہ کا اونکو
نہین ملتا اور جمیع قریش کو اونکے عیرات دیے جاتے ہین ابوسفیان نے کہا اسلیے کہ بنی زہرہ قریش سے کیونکر جدا ہو گئے تھے
یعنے بدر کے جانے مین راہ سے لوٹ گئے تھے اخنس نے کہا تو ہی نے قریش سے کہلا بھیجا تھا کہ تم لوگ پھر جاؤ
اسلیے کہ تم لوگ جو ہماری کمک کو آتے ہو تو ہم اپنا قافلہ بچا لاتے ہین تم لوگ لوٹ جاؤ پس تیرے کہنے سے ہم لوٹے

غرض کہ بنی زہرہ نے بھی خیر اپنا پایا اور ہر قوم نے اہل مکہ مین سے جو کہ اہل ضعف ہین جنکے نہ اقربا ہین نہ اونکا
اولی یا مانع عذر یہ مددگار ہے کل اونکا جو کچھ خیر مین تھا اپنا اپنا لے لیا راوی نے کہا پس یہ قول اہین ہے کہ قوم
نے منافع اپنے اپنے خیر کا نکالا یعنے ہر قوم نے منافع اپنی بضاعت کا اس کام مین دیا اور انہین لوگون کی بارہ مین
یہ آیت نازل ہوئی إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ یعنے
جو لوگ کافر ہین مال اپنا صرف کرتے ہین اسلیئے تا لوگون کو راہ خدا سے روکین الغرض جب لوگون نے روانگی پر اتفاق
واجتماع کیا تو اوسوقت سب نے باخود یہ مشورہ کیا کہ آؤ اب ہم عرب مین پھر کر دوستون سے نصرت کی درخواست کرین کہ
ہر اسنے پرستندگان وبندگان مناۃ ہمسے تخلف نکرینگے کیونکہ وہ صلہ رحم مین ہمسے قریب تر ہین اور اونکو ہمارے
سلف رحمی کا بڑا پاس ہوگا اور ہم اون لوگون سے طلب نصرت کرین جو ہمارے اتباع مین ہر قوم و ہر قبیلے سے پس
اتفاق راے ہوا لوگونکا اس بات پر کہ چار آدمی قریش مین سے بھیجے جاوین تا وہ لوگ عرب مین گشت کرکے
اونکی نصرت طلب کرین چنانچہ عمرو بن العاص اور ہبیرہ بن وہب اور ابن الزبعری اور ابو عزۃ الجمحی ان چارون کو
بھیجنے کے لیے تجویز کیا سب نے اقبال کیا مگر ابو عزہ نے جانے سے انکار اور عذر کیا کہ محمد نے روز بدر مجھپر بڑا
احسان کیا ہے اور مین نے اونکے روبرو حلف کیا ہے کہ تمہارے دشمن کو کبھی تمپر چڑھا نہ لاؤنگا تب ابو عزہ کے
پاس صفوان بن امیہ گیا اور کہا تو کیون نہین چلتا اوسنے کہا مین نے روز بدر محمد سے عہد کیا ہے کہ مین کبھی
دشمن کو آپ پر کبھی نہ چڑھا لاؤنگا پس مین نے جس بات پر عہد کیا ہے اوسکو وفا کرونگا کیونکہ اونہون نے
مجھپر وہ احسان کیا ہے کہ ویسا میرے سوا کسی اور پر نہین کیا یہانتک کہ اورون کو یا قتل کیا یا اونسے
بہا لیا صفوان نے کہا تو ہمارے ساتھ چل اگر تو ہمارا کہنا مانیگا تو جسقدر مال تو مانگیگا اوتنا ہم تجھکو دینگے
اور اگر تو قتل ہو جاویگا تو پرورش تیرے عیال کی ہم اپنے عیال کے برابر کرینگے مگر ابو عزہ نے نمانا یہانتک
کہ دوسرا دن ہو گیا تب صفوان ابو عزہ کے پاس سے ناامید ہوکر چلا گیا پھر دوسرے روز صفوان اور جبیر
بن مطعم دونون باہم ابو عزہ کے پاس آئے پس صفوان نے اپنے پہلے کلام کا اعادہ کیا مگر ابو عزہ نے انکار کیا
اور وہی عذر بیان کیا تب جبیر نے کہا مجھے گمان اس بات کا نتھا کہ مین زندہ رہون یہانتک کہ تیرے پاس
ابو وہب چلکر آوے اور اوسکی بات سے تو انکار کرے پس اس بات کو تو یاد رکھیو تب ابو عزہ نے کہا کہ
مین چلتا ہون آخر ابو عزہ نکلا عرب مین اور لوگون کو جمع کرتا تھا اور وہ اشعار پڑھتا تھا جنکا
مضمون یہ ہے کہ اے بنی عبد مناۃ اور عبد مناۃ ایک شخص تھا اپنے بندہ مناۃ بت کا پس
اوسکی اولاد یعنی عبد مناۃ بمنزلہ ایک قبیلے کے کہلاتے تھے پس اوسنے خطاب کیا
کہ اے اولاد عبد مناۃ تم ثابت رہو اور تم بھی مددگار ہو اور تمہارا باپ بھی مددگار رہتا تھا مجھکو چھوڑکر

براحمایت چھوڑنا مناسب نہین ہے اور بعد اس سال کے جب ایسا ہوگا تو میرے لیے اپنی نصرت کا اعادہ کیجیو اور اگر
اقربا وغیرہ سے لیا جاوے تو یہ منظور ہین کہ تم مجکو وعدہ نصرت سال آیندہ کا ندو اور کہا راوی نے کہ ابو عزہ کے
ہمراہ اور چند آدمی بھی تھے پس عرب کے پاس آئے اور سب کو جمع کیا اور ثقیف مین پہونچے تو انکو بھی فراہم کیا
جب یہ گشت تمام کر چکے اور مردم عرب جنگ اونکے ساتھ ہر جانب سے مجتمع ہو چکے اور حاضر آئے اوس وقت
قریش نے دربارہ ہمراہ لیجانے سواریان زنانی کے اختلاف کیا **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث**
بیان کی [illegible] نے [illegible] سے اونہون نے بسطاس سے اونہون نے کہا کہ صفوان بن امیہ نے کہا کہ زنانی
سواریان ہمراہ لیجاو اور سب سے پہلے مین خود ایسا کرتا ہون اسلیے کہ عورتین برپا کرینگی اس بات کو کہ تمکو یاد دلائینگی
مقتولان بدر کے تئین اور اونکے غصہ کو تازہ کرینگی اور ہم لوگ طالب موت ہین ارادہ نہین رکھتے ہین کہ اپنے گھرون کو
زندہ پھر آوینگے یہان تک یا بدلا لیوینگے یا بغیر اوسکے مر جاوینگے تب عکرمہ بن ابی جہل نے کہا جو تیرا ارادہ ہے اوسکے
قبول کرنیوالون مین اول مین ہون اور عمرو بن العاص نے بھی اسیطرح سے کہا مگر نوفل بن معویہ الدیلی اس امر مین
بمقابلہ پیش آیا کہ اے گروہ قریش یہ میری راے نہین ہے کہ اپنے حرم کو دشمنون کے حوالہ کرو کیونکہ مجکو
یہ یقین نہین کہ خواہ نخواہ اونکو شکست ہوگی پس تم لوگ اپنی عورتون کے باب مین فضیحت ہوگے صفوان بن امیہ
نے کہا جو بات قرار پائی ہے اوسکے خلاف کبھی نہوگا پس نوفل ابوسفیان کے پاس آیا اور جو کچھ لوگون سے دربارہ
عورتون کے کہا تھا بیان کیا پس ہند بنت عتبہ نے شور کیا کہ روز بدر تو سلامت رہا اور اپنی عورتون کے پاس پھر آیا
ہان ہم تو ضرور چلین گے اور معرکہ قتال مین ساتھ رہین گے کیونکہ سفر بدر مین مقام جحفہ سے جو درمیان مکہ و مدینہ
کے ہے کنیزین مغنیہ یعنے گانیوالیان جنکا گانا باعث تحریک حرب ہوتا ہے پھیری گئین تھین آخر اوسی روز بہترین
مردم مارے گئے ابوسفیان نے کہا مین مخالفت قریش کی نکرونگا کیونکہ مین بھی تو اونہین مین سے ہون
جو کچھ کیا وہ کیا بالآخر زنانی سواریان ہمراہ لیچلے چنانچہ ابوسفیان بن حرب نے اپنی دونون عورتون کو ہمراہ لیا
کہ ایک ہند بنت عتبہ تھی اور دوسری امیمہ بنت سعد بن وہب بن اشیم قبیلہ کنانہ سے اور صفوان بن امیہ نے بھی
اپنی دونون عورتین ہمراہ لین کہ ایک برزہ بنت مسعود الثقفی تھی جو مادر عبداللہ اکبر کی تھی اور دوسری جو [illegible] اوسکی
[illegible] بنت المعذل تھی قبیلہ کنانہ سے جو مادر عبداللہ اصغر کی تھی اور طلحہ بن ابی طلحہ نے اپنی زوجہ سلافہ بنت سعد
بن شہید کو ساتھ لیا اور وہ قبیلہ اوس سے تھی اور کنیت اوسکی ام بنی طلحہ تھی اسلیے کہ وہ مادر مسافع و حارث و کلاب
وجلاس کی تھی اور یہ چارون پسران طلحہ بن ابی طلحہ تھے اور عکرمہ بن ابی جہل نے اپنی زوجہ ام حکیم بنت الحارث
بن ہشام کو ساتھ لیا اور حارث بن ہشام نے اپنی زوجہ فاطمہ بنت الولید بن المغیرہ کو ساتھ لیا اور عمرو بن العاص
کے ساتھ اوسکی عورت ہند بنت منبہ بن الحجاج چلی اور وہ مادر عبداللہ بن عمرو بن العاص تھی اور خناس بنت مالک

بن المضرب اپنے بیٹے ابو عزیز بن عمیر عبدری کے ہمراہ ہولی اور حارث بن سفیان بن عبد الاسد کے ہمراہ
اوسکی عورت رملہ بنت طارق بن علقمہ کلی اور کنانہ بن علی بن ربیعہ بن عبد العزی اپنی عورت ام حکیم بنت طارق
ہمراہ لیچلا اور سفیان بن عویف کی جورو قتیلہ بنت عمرو بن ہلال ساتھ چلی اور نعمان وجابر دونوں فرزندان
مسک الذیب نے دغنیہ اپنی مادر کو ہمراہ لیا اور غراب بن سفیان بن عویف نے اپنی زوجہ عمرہ بنت الحارث
بن علقمہ کو ساتھ لیا اور یہ عمرہ وہ عورت ہے جسنے نشان قریش کا جب وقت ہزیمت زمین پر گرا تھا تو اوٹھا لیا تھا
اور لیے رہی تھی جب تک کہ قریش اپنے نشان کے پاس پھر آئے اور سفیان بن عویف نے اپنی دسون بیٹیون کو
بھی ہمراہ لیا اور بنو کنانہ بھی جمع ہوئے اور روز روانگی مکہ سے تین نشان تھے جو دار الندوہ میں آراستہ
وتیار کیے گئے تھے ایک نشان تو وہ تھا جسکا حامل سفیان بن عویف تھا اور ایک نشان قبیلہ احابش کا تھا
کہ اونہین مین سے ایک شخص اوسکا حامل تھا اور ایک نشان کو طلحہ بن ابی طلحہ نے اوٹھایا تھا اور بعضے یون
روایت کرتے ہین کہ جب قریش مکے سے نکلے ہین تو اون تینون نشانون کو ایک ساتھ لپیٹ لیا تھا اور اوسکو
طلحہ بن ابی طلحہ اوٹھائے تھا ابن واقدی نے کہا یہ امر ہمارے نزدیک ثابت تر ہے اور قریش جب مکہ سے
چلے ہین تو تین ہزار آدمی تھے مع اون لوگون کے جو اوسنے آملے تھے کہ اونہین بنی ثقیف سے سو آدمی تھے
اور سامان ورخت بسیار اور سلاح کثیر ساتھ لیچلے تھے اور دو سو گھوڑے کوتل ہمراہ تھے اور اوس لشکر مین سات سو
زرہ پوش تھے اور لشکر مین تین ہزار شتر تھے اور جب سب چلنے پر آمادہ ہو چکے تو اوس وقت عباس بن
عبد المطلب نے ایک خط مہری لکھکر ایک آدمی کو بنی غفار مین سے قاصد اجرہ دار مقرر کرکے مدینہ کو بھیجا اور
اوس سے یہ شرط کر لی کہ تین شبانہ روز مین پاس رسول خدا صلعم کے پہونچے اوس خط مین یہ خبر لکھی تھی
کہ ہمراہ قریش جمعیت کثیر فراہم کرکے آپکی طرف بقصد حرب چلے ہین پس جب یہ لوگ وہان پہونچین تو جو کچھ
آپکو فکر وتدبیر کرنی ہے اوسکا بندوبست کیجیے اور وہ لوگ جمع ہوکر چلے ہین وہ سب تین ہزار آدمی ہین
اور اونکے ہمراہ دو سو گھوڑے ہین اور اونمین سات سو زرہ پوش ہین اور تین سو شتر ہمراہ ہین اور بہت سے
سلاح فراہم کر لیچلے ہین جب غفاری مدینہ مین آیا تو وہان رسول خدا صلعم کو نپایا تب باہر نکلا اور باب مسجد قبا پر
حضرت کو دیکھا کہ اوس وقت اپنے حمار پر سوار ہوتے تھے اوسنے خط پیش کیا حضرت نے ابی بن کعب کو جو منشی تھا
ایما فرمایا تو اوسنے خط لیا حضور مین پڑھا حضرت نے ابی کو کتمان مضمون راز ارشاد کیا اور خود بنفس اقدس
اوس وقت منزل سعد بن ربیع پر تشریف لائے اور فرمایا اس گھر مین اور کوئی بھی ہے سعد نے کہا یہان کوئی
نہین ہے آپ ارشاد حاجت کیجیے چنانچہ آپ نے اخبار مندرجہ خط عباس بن عبد المطلب سے سعد کو مطلع فرمایا
اونہون نے عرض کی یا رسول اللہ واللہ اس امر مین امید خیر ہے اور حال یہ ہے کہ یہود مدینہ اور مردم منافق خبر لگتے تھے کہ

اور کہا کرتے تھے کہ محمد کے پاس ابھی کوئی ایسا فرد نہین آیا ہے جو دونا خوش کرے الغرض حضرت صلعم سعد کو امر
باخفاے راز کرکے مدینے کو پھرے اور ایسا ہوا کہ جب آن حضرت صلعم سعد کے گھر سے باہر نکلے تو زوجہ سعد بن ربیع
ایک گوشہ سے نکلکر سعد کے پاس آئی اور کہنے لگی تجھسے رسول خدا نے کیا کہا ہے اوسنے کہا لا ام لک یعنے تیری ماں مرے
تجکو ان باتون سے کیا کام اوسنے کہا مین تمہاری طرف کان لگائے سنتی تھی چنانچہ اوسنے اوس خبر کو سعد سے بیان کیا
تو سعد نے استرجاع کیا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون اور کہا مین نے تجکو نہین دیکھا تھا کہ تو ہماری باتین سنتی ہے
وہ حال یہ کہ مین نے رسول خدا صلعم سے عرض کی تھی کہ گھر مین کوئی نہین ہے آپ بے تامل ارشاد فرمائیے بعد ازان
سعد نے اوس عورت کے سر کی لٹون کو ملا کر پکڑا یعنے اوسکی چوٹی پکڑ کے کھینچتا ہوا باہر نکلا تا آنکہ رسول خدا صلعم کو پہونچا
اور وہ عورت بہت خستہ ہوگئی تھی تب سعد نے کہا یا رسول اللہ جو باتین آپ نے مجھسے در پردہ فرمائی تھین اوسکو
اس عورت میری زوجہ نے مجھسے پوچھا مین نے اوس سے چھپایا اوسنے کہا مین نے کلام رسول خدا خود سنا ہے تب اوسنے
وہ ساری باتین بیان کین پس مین ڈر گیا یا رسول اللہ ایسا نہو یہ خبر ظاہر ہو جاوے تو آپ مظنہ میری جانب کرین کہ
مین نے آپ کے راز کو ظاہر کر دیا حضرت نے فرمایا اس عورت کو چھوڑ دے و بالآخر خبر روانگی قریش کی مکے
لوگون مین مشہور ہوگئی اور اوسی عرصہ مین عمرو بن سالم الخزاعی پہونچے اور انکے ساتھ اور بھی چند آدمی بنی خزاعہ
سے تھے اور ان لوگون کو مکے سے چلے ہوئے چوتھا روز تھا اور پہونچتے قریش کے پاس جبکہ لشکر اونکا مقام
ذی طوی مین پڑا تھا چنانچہ ان لوگون نے آنکر یہ خبر رسول خدا صلعم سے بیان کی پھر یہ لوگ لوٹ گئے اور بطن الفج
مین قریش سے جا ملے مگر اونسے علحدہ یعنے کنارہ کیے رہے اور رابغ کی رات کی راہ پر ہے مدینے سے باقی احوال
آیندہ مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالے محمد بن عمر الواقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد اللہ بن عمرو
بن زبیر نے عبد اللہ بن عمرو بن ابی حکیمۃ الاسلمی سے اونہون نے کہا جب دوسرا دن ہوا تو ابو سفیان نے کہا قسم ہے
خدا کی کہ یہ لوگ یعنے عمرو بن سالم وغیرہ خزاعی محمد کے پاس گئے تھے اور ہمارے آنے کی اوسکو خبر کرائے ہین اور اوسکو
ڈرا کر ہوشیار کر دیا ہے اور ہمارے لشکر کی مردم شماری سے اونکو خبر دی ہے پس وہی لوگ اب آنکر اپنے گڑھیون
مین بیٹھے ہین تو کیا عجب ہے کہ ہمکو اونسے کچھ ضرر پہونچے تب صفوان نے کہا کہ اگر وہ لوگ میدان مین نکلکر ہمارے
شریک نہون تو ہم لوگ نخلستان اوس اور خزرج مین جاکر اوسکو قطع کر ڈالین اور اونکو نادار و مفلس کر دیوین تاکہ پھر
کبھی جبر نقصان اونکا نہو سکے اور اگر وہ لوگ میدان مین نکلکر ہمارے شریک ہون تو ہمکو کچھ اونسے اندیشہ نہین ہے
کیونکہ جمعیت ہمارے لشکر کی اونکی تعداد مردم سے زیادہ ہے اور ہتھیار ہمارے پاس اونکے ہتھیارون سے زیادہ ہین
اور ہمارے پاس گھوڑے ہین اور اونکے ساتھ کوئی گھوڑا نہین اور ہم جو کہ مقابلہ کرتے ہین تو اسلیے کہ ہمکو اونسے دعوی خون کا
ہے اور اونکا کچھ دعوی خون ہمارے ذمے نہین اور ایسا ہوا کہ جب رسول خدا صلعم مدینہ کو تشریف لیگئے تھے تو ابھی نہین

ایک شخص ابو عامر فاسق پچاس آدمی ہمراہ اپنے لیکر نکلا اور یہ سب قبیلہ اوس سے تھے اور مکے کو گئے اور قریش کے
ساتھ قیام پذیر ہوئے اور ابو عامر اپنی قوم کو بلا کر کہا کرتا تھا آنحضرت ہم پر غلبہ کیا پس ہمکو چاہیے اس قوم کے پاس
تا ہم اونسے درخواست پشت پناہی کی کریں چنانچہ ابو عامر قریش کی طرف نکلا اور اونکو اوبھارنے لگا اور اونکو معلوم
کرتا تھا کہ تم لوگ حق پر ہو اور محمد جو کچھ کہتے ہیں باطل ہے پس اوسکے اوبھارنے سے قریش نے قصد یہ کیا تھا
اور ابو عامر اونکے ساتھ نکلا تھا لیکن جب قریش نے بقصد احد خروج کیا تو ابو عامر بھی اونکے ساتھ نکلا اور قریش سے
یہ کہتا تھا کہ اگر میں اپنی قوم میں مقدم الجیش اور اونکا پیشرو ہوتا یعنے بدر میں تو اونمیں سے دو آدمی بھی تمپر باہم
اختلاف نکرتے اور اب یہ چند آدمی ہیں میری قوم سے کہ جنکی وہ پچاس نفر ہیں یعنے یہ سب باہم متفق و مجموع رہینگے
پس اون لوگوں نے اسکے قول کی تصدیق کی کہ تو سچ کہتا ہے اور اون لوگوں کو اسکی نصرت کی طمع ہوئی اور ایسا ہوا
کہ عورتیں اوس لشکر کی ہاتھوں میں دف لیے ہوئے لشکر میں نکلیں کہ گا بجا کر مردوں کو اوبھارتی تھیں اور اونکو
طیش میں لاکر آمادہ جنگ کرتی تھیں اور اونکو اونکے مقتولان بدر کو ہر منزل میں یاد دلا کر غیظ و غضب میں لاتی تھیں
اور جب قریش کے لوگ منزل پر پانی کی جگہ اوترتے تھے تو ہمیشہ اونکے شتران سے چند شتر ذبح کرتے اور کھانے کے واسطے لاتے
اونکو ذبح کر کے کھاتے کھلاتے تھے اور اوس سے تقویت ہوتی تھی نادانی راہ نوردی کی پاس تھے اور جیسا اونکے ساتھ زاد تھا
اور مال تھا اونکے پاس جمع تھا اوسی سے باہم کھاتے تھے اور جب کہ قریش کا مقام ابواء میں ہوا تو وہ لوگ باہم
کہنے لگے کہ تم لوگ زنانی سواریاں ہمراہ لائے ہو ہم اپنی عورتوں کے بارہ میں خوف کرتے ہیں پس اگر ہار گئے تو
محمد کوشش کریں اور کھود کر نکالیں اس لیے کہ عورتیں ننگ و ناموس ہیں اظہار اغیار سے مخفی کیجاتی ہیں پس اگر وہ
تمہاری عورتوں میں سے کسی کو پاویگا اور ستاویگا تو تم کہوگے کہ یہ استخوان پوسیدہ تیری ماں کی ہمارے
پاس ہیں پس اگر وہ نیا برگمان اپنی اپنی ماں کے ساتھ نیکوکار ہوگا تو قسم ہے مجکو اپنی زندگانی کی یہ استخوان کہنہ
اوسکی مادر کے البتہ تمکو فائدہ دینگے کہ اوسکی شرم سے تمہاری عورتوں سے وہ باز رہیگا اور اگر وہ تمہاری عورتوں
میں سے کسی پر ظفر یاب ہوا تو میں قسم کھاتا ہوں اپنی زندگانی کی کہ تو بھی اوسکی ماں کی پرانی ہڈیاں تمکو نفع نکرینگی
کہ وہ اگر بوجہ اپنی ماں کے نیکوکار ہے تو باز خواست اون استخوان پوسیدہ کی بالکل نکریگا چنانچہ ابو سفیان بن
حرب نے اس باب میں اہل عقل و رائے مردم قریش سے مشورہ طلب کیا اور سبھوں نے کہا اس بات کا ذکر نہ کرو
کیونکہ اگر ہم ایسا فعل کرینگے تو بنو بکر و بنو خزاعہ ہمارے تمام مردوں کی قبریں کھود ڈالیں گے اور ایسا ہوا کہ
قریش اپنے نکلنے کے مکے سے دسویں روز صبح کو مقام ذو الحلیفہ میں تھے اور وہ یوم پنجشنبہ تھا اور پانچ شبیں
ماہ شوال کی گذر گئیں تھیں یعنے تاریخ پانچویں ماہ شوال کی تھی بتیسویں (۳۲) مہینے ہجرت سے اور اون لوگوں کے
ساتھ تین ہزار شتر اور دو سو اسپ مہیا تھے چنانچہ جب قریش ذو الحلیفہ میں داخل ہوئے تھے تو قبیلہ فرسان سے

باجے وغیرہ ڈھول تھے حضرت نے فرمایا اون عورتون کا یہ ارادہ ہے کہ قوم کو اوبھارین اور مقتولان بدر کی یاد دلا کر
اونکو غیظ و غضب مین لاوین اور سطرح کی خبر اونکی جو ہمارے پاس آئی ہے تو چاہیے کہ اونکے حالات سے ایک حرف بھی
ذکر نکرے بعد ازان فرمایا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ یعنے حق تعالے ہمکو کفایت کرتا ہے اور وہ بہترین کفیل ہے
اَللّٰھُمَّ بِکَ اَحُوْلُ وَبِکَ اَصُوْلُ یعنے اے پروردگار تیری اعانت سے میری توانائی ہے اور تیری مدد سے مین قصد کرو
پہونچونگا اوسی روز جمعہ کو سلمہ بن سلامہ بن وقش باہر نکلے جب قریب تر زمین عرض کے پہونچے تو یکایک ایک
طلایہ دس سوارون کا لشکر مشرکین سے پیش آیا تو اون لوگون نے سلمہ کے پیچھے گھوڑے ڈالے تو سلمہ ایک
ٹیلہ سنگلاخ پر کھڑے ہو گئے اور اونپر کبھی تیر لگاتے تھے کبھی پتھر مارتے تھے یہان تک کہ وہ سب ہٹ گئے پھر جب
وہ لوگ چلے گئے تو سلمہ قریب تر اوس عرض سے اپنے کھیت پر آئے اور ایک تلوار اپنی اور زرہ آہنی کہ یہ دونون
گوشۂ مزرعہ مین دفن تھین کھود کر نکالی اور تیغ بدست و زرہ در بر وہان سے پھرے اور بنی عبد الاشہل کے یہان
پہونچکر اپنی قوم کو طلب کیا اور ماجراے ملاقات طلیعہ سواران لشکر سے خبر دی اور حال یہ ہے کہ ورود لشکر مشرکین کا
روز پنجشنبہ تاریخ پانچوین شوال کو ہوا تھا اور روز شنبہ ساتوین شوال کو محاربہ فیمابین واقع ہوا چنانچہ اشراف اوس
و خزرج مثل سعد بن معاذ و اسید بن حضیر و سعد بن عبادہ با چند کس دیگر شب جمعہ کو مسلح ہو کر مسجد مین دروازۂ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم پر اندیشۂ شب خون مشرکین سے شب باش رہے اور تمام شب حراست مدینہ کی تا آنکہ صبح ہوئی
اور اوس شب جمعہ کو رسول خدا صلعم نے خواب دیکھا جب صبح ہوئی اور مسلمین مجتمع ہوئے تو حضرت صلعم نے خطبہ
ارشاد کیا **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اونہون نے
محمود بن لبید سے اونہون نے کہا پیغمبر خدا صلعم منبر پر چڑھے اور بعد حمد و ثنا کے فرمایا اے گروہ مسلمین مین نے
ایک خواب دیکھا ہے کہ گویا مین ایک زرہ محکم پہنے ہون اور مین نے دیکھا گویا کہ یہ میری تلوار ذوالفقار ٹوٹ گئی ہے
نزدیک پیچلے یعنے نوک سے اور مین نے ایک گاے کو دیکھا کہ ذبح کیجاتی ہے اور مین نے دیکھا کہ مین درپے ایک گوسفند
کے روان ہون لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے اسکی کیا تاویل کی ہے فرمایا کہ وہ زرہ محکم تو مدینہ ہے
پس تم لوگ اسمین قیام رکھو اور ٹوٹنا میری سیف کی نزدیک نوک کے وہ مصیبت ہے میری ذات پر وارد ہوگا اور گاے ذبح
وہ مقتول ہین میرے اصحاب مین سے اور درپے ہونا میرا گوسفند کے تئین پس سردار لشکر مشرکین کو ہم قتل کرینگے
انشاء اللہ تعالے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اونہون نے
عروہ سے اونہون نے مسور بن مخرمہ سے اونہون نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اور مین نے خواب مین دیکھا
میری تلوار شکستہ ہے پس یہ مجھکو ناگوار ہوا اور یہ وہی جو روے مبارک پر گزند پہونچا یعنے صدمۂ دندان اور فرمایا
رسول خدا صلعم نے کہ تم لوگ مجھکو مشورہ دو اور راے آن حضرت صلعم کی یہ ہوئی کہ بنا بر اس خواب کے مدینے سے

باہر نکلین اور رسول خدا صلعم چاہتے تھے کہ موافق اُس خواب کے اور مثل تعبیر اوسکے عمل کرین یعنی اس خواب اور اوسکی
تعبیر کی موافقت کرین اوسوقت عبد اللہ بن ابی سامنے کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ ایام جاہلیہ مین جو مدینہ مین
تھا لڑتے تھے تو عورتون کو اور لڑکون کو اسی قلعہ مدینہ مین متمکن کر دیتے تھے اور اونکے پاس بہت سے پتھر سنگریزے رکھدیتے تھے واللہ اکثر
مدینہ پھر وہ لڑکے شہر رہتے تھے اور ہمارے دشمنون کو بیشمار پتھر مارتے تھے اور ہم لوگ شہر مدینہ کو کل تو وہ سے گھیر لیتے تھے پس
یہ ہر جانب سے مثل قلعہ کے ہوجاتا تھا کہ بالاے بنیان و ٹیلون پر سے صبیان اور نسوان تو وہی سنگریزے مارتے تھے اور ہم لوگ کوچون اور
راہون مین تلوارون سے قتل کرتے تھے یا رسول اللہ ہمارا یہ شہر مدینہ عذرا یعنے باکرہ ہے یعنے کسیکا اسپر دسترس نہین ہوا
اور اسمین ہمپر کبھی کوئی آفت و شکستگی نہین پہونچی اور کبھی ایسا نہین ہوا کہ مدینہ سے ہم دشمن کی طرف نکلے ہون
اور اونسے ہمے ہزیمت نپائی ہو اور جب کبھی ایسا ہوا کہ اسمین دشمن ہمپر داخل ہوا تو ہمین نے اوسپر ظفر پائی یا رسول اللہ
چھوڑ دیجیے انکو کہ اگر یہ لوگ مقام پکڑینگے تو مقام انکا بدترین محبس ہوگا اور اگر نا امید و محروم لوٹ جاوین گے
تو پھر کبھی خیر و فلاح کو نہ پہونچین گے یا رسول اللہ اس باب مین میری عرض پذیرا کیجیے اور یقین جانیے کہ مین
اس راے و تدبیر کا وارث ہون کہ مجکو میرے اکابر قوم سے میراث پہونچی ہے کہ اونہین اہل راے تھے و اہل حرب
اور اہل تجربہ بھی تھے چنانچہ راے رسول خدا صلعم کی موافق راے ابن ابی کے تھی اور یہی راے جماعہ صحابہ کبار
مہاجرین و انصار کی تھی پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ مدینے مین قیام گزین رہو اور نسوان و صبیان کو
ٹیلون پر کردو اگر وہ ہمپر چڑھ آوینگے تو ہم اونسے مقاتلہ کرینگے مورچون اور کوچون مین کیونکہ گلیون سے ہم
بہ نسبت اونکے زیادہ واقف ہین اور کوٹھون اور ٹیلون پر سے نسوان و صبیان اونکو پتھر مارینگے اور حال یہ تھا
کہ مسلمین نے شہر کو ہر طرف تو دہاے گل اور دیوارون سے گھیر دیا تھا کہ وہ مانند قلعہ کے تھا اور حال بہادری
و دلیری مسلمین کا یہ تھا کہ تو جوانان مدینہ جو جنگ بدر مین حاضر نتھے تو وہ اذن خروج طرف دشمن کے رسول صلعم
سے چاہتے تھے اور رغبت شہادت و درخواست مقابلہ دشمن کی کرتے تھے اور اصرار کرتے تھے کہ یا رسول اللہ
ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم اپنے دشمنون کی طرف خروج و پیش قدمی کرین اور صرورہ سندارو اولو العزم مثل حمزہ بن عبد المطلب
و سعد بن عبادہ و نعمان بن مالک بن ثعلبہ وغیرہم قبیلہ اوس و خزرج سے یہ سب کہتے تھے یا رسول اللہ ہمکو اندیشہ
اس بات کا ہے کہ ہمارے خروج و پیش قدمی نکرنے سے اونکو یہ گمان ہوگا کہ گویا ہمکو اونکی طرف خروج و پیش قدمی اور
اونسے برسر مقابلہ کرنا جبن و نامردی سے ناگوار و انکار ہے پس یہ اونکی جانب سے ہمپر پاداش ہوجاویگا
اور اونکی جرأت و جسارت ہمپر بڑھ جاویگی اور حال یہ ہے کہ ہم لوگ روز جنگ بدر مین تین سو مرد تھے کہ حق تعالے نے
آپکو اونپر فتحمند کیا تھا اور آج تو ہم جماعت کثیر ہین و تحقیق کہ ہم لوگ اسی دن کی تمنا کرتے تھے اور حق تعالے سے
اسی روز کے لیے دعا مانگتے تھے سو خدا نے ہمکو وہ دن دکھایا اور ہمارے دشمنون کو ہمارے میدان مین اور

ہماری زد پر ہانک لایا و حال آنکہ جس امر مین یہ لوگ الحاح و مبالغہ کرتے تھے رسول خدا صلعم کو ناپسند تھا و بہ تحقیق
یہ سب ہتھیار لگائے ہوے اپنی تلوارون کو ہلاتے ہوے بناز و تبختر آگے بڑھے جاتے تھے اور اپنی اسلحہ سے اونھون نے اپنی
آراستہ کیے ہوے نوجوانون کیطرح جوانمردی و دلاوری کرتے تھے اور مالک بن سنان ابوابی سعید الخذری نے
کہا یا رسول اللہ ہم لوگ دو خوبیون کے درمیان مین ہین کہ دونون مین سے ایک ہمارے لیے بالضرور ہے یعنے
فتح یا شہادت کہ اگر حق تعالے ہمکو اونپر ظفریاب کرے تو ہماری مراد یہی ہے پس حق تعالے اونکو ہمسے خوار کریگا
کہ یہ جنگ مثل جنگ بدر کے فیروزمند ہوجاویگی تو اونمین سے کسیکو باقی نہ چھوڑینگے سواے اون لوگون کے
جو سامنے سے بھاگ جاوینگے اور دوسرے یہ کہ یا رسول اللہ حق سبحانہ وتعالے ہمکو شہادت نصیب کرے اور
یا رسول اللہ ہم کچھ پروا نہین کرتے ہین کہ دونون مین سے کون ہو کیونکہ ہر آئنہ اوس ہر ایک مین خیر و خوبی ہے راوی
نے کہا پس ہمکو یہ خبر نہین پہونچی کہ رسول خدا صلعم نے کسی قائل کے قول کو پھیرا یا رد کیا ہو بلکہ ہر ایک کے کلام مین
سکوت کیا تب حمزہ بن عبد المطلب نے کہا یا رسول اللہ مین قسم کھاتا ہون اوس خدا کی جسنے آپپر قرآن نازل کیا
مین آج کھانا نکھاؤنگا جب تک مدینے کے باہر نکلکر اپنی اس تلوار سے اونکے ساتھ جنگ کرون اور یعنے روایت
کرتے ہین کہ اوس روز جمعہ کو حمزہ صائم تھے اور روز شنبہ بھی صائم تھے یعنے بہ نیت عہد تا بدون جنگ و جدال افطار
نکرینگے پس اوسی روز شنبہ کو کہ صائم تھے مشرکین سے جا کر مقاتلہ کیا اور مروی ہے کہ نعمان بن مالک بن ثعلبہ برادر
بنی سالم نے کہا یا رسول اللہ مین شہادت دیتا ہون کہ ہر آئنہ گاو ان ذبحہ جنکی تعبیر آپ نے مقتولان اصحاب اپنے سے
کی ہے مین بھی اونمین سے ہون پھر آپ مجکو کیون محروم رکھتے ہین جنت سے پس قسم ہے اوس خدا کی جسکے سوا
کوئی معبود نہین ہے البتہ وہ مجکو داخل جنت کریگا حضرت نے فرمایا کیونکر مین تجکو جنت سے محروم رکھتا ہون اونھون نے
کہا مین خدا و رسول سے محبت رکھتا ہون روز معرکہ صف جنگ سے گریز نکرونگا حضرت نے فرمایا تو سچا ہے چنانچہ وہ
اوسی روز شہید ہوے رضی اللہ عنہ اور اسیطرح ایاس بن اوس بن عتیک نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگ اولاد عبد الاشہل
بھی اونمین گاو ان ذبحہ مین سے ہین ہمکو تمنا ہے یا رسول اللہ کہ ہم اوس قوم مین ذبح کیے جاوین اور وہ لوگ
ہمارے درمیان مارے جاوین پس ہم داخل جنت ہون اور وہ جہنم مین جاوین وعلاوہ یا رسول اللہ مین نہین
چاہتا ہون کہ وہ لوگ اپنی قوم کیطرف پھر کر جاوین اور بیان کرین کہ ہمنے محمد کو شہر کے کوٹھون اور قلعون مین
گھیر لیا تھا پس یہ بات باعث اونکی جرأت و دلیری کی ہوگی و بتحقیق کہ اونھون نے ہمارے مزرعات کو پامال کیا
اور شاخہای نخلستان کو قطع کر ڈالا پس اگر ہم اونکو اپنے موضع عرض سے دفع نکرینگے تو ہماری زراعات سرسبز نہونگی
یا رسول اللہ اور یہی دستور ہمارا ایام جاہلیت مین بھی تھا کہ عرب لوگ جیسے اسی قسم کی طمع کرکے ہمارے یہان
آتے تھے تو ہم لوگ تلوار پکڑ کر اونکی طرف نکلتے تھے تا آنکہ اونکو اپنے یہان سے دفع کر دیتے تھے پس ہم آج زیادہ

حقدار اور پہلے سے اب اسکے حق پر ہین اسوجہ سے کہ بطفیل آپ کی حق تعالی نے ہماری تائید کی ہے اور پہنچوایا ہمکو
ہماری جاے بازگشت یعنے جنت کو تو اب ہم لوگ اپنے گھرون مین محاصرہ نہ کیے جاوینگے اور اسیطرح خیثمہ ابو سعید
بن خیثمہ سامنے حضرت کے کھڑے ہوے اور کہنے لگے یا رسول اللہ قریش نے ایک سال توقف کیا یعنے بعد
بدر کے جمعیت جمع کرتے رہے اور عرب کو اور اونکے رعایا کو ہر قسم کی قوم سے اپنے وادی مین کھینچ بلوایا بعد ازان
آئے ہمارے یہان گھوڑون کی باگین لیے ہوے اور اونٹون کی باربرداری کھینچتے ہوے تا آنکہ ہمارے
نواح میدانون مین آکر اوترے ہین اور ہمکو ہمارے گھرون اور کوٹھون مین محاصرہ کیا ہے بعد ازان جب
وہ یہان سے مال وافر لیکر بلا خرج وگزند پھرینگے تو یہ بات اونکو جرأت دلاویگی ہمپر یہان تک کہ وہ تبفاریق ہمپر
تاخت لاوینگے اور تاراج کرینگے اور ہماری متاع کو لیجاوینگے اور خراب کرینگے ہمارے چشمون اور رسدون کو باوجود
اسکے کہ کیا کچھ کر چکے ہین ہمارے کھیتون مین و بعد ازان اون عربون کو جو ہمارے گرد نواح مین ہین دلیری ہوگی
یہانتک کہ جب یہ لوگ دیکھینگے کہ ہم لوگ طرف اعدا کے خروج نہین کرتے تو اونکو بھی ہم مین طمع ہوگی پس لازم ہے
کہ ہم لوگ دشمنون کو اپنے گرد سے دور کرین قریب ہے کہ حق تعالے ہمکو اونپر ظفریاب کریگا تو ہمارے نزدیک
یہ عادت اللہ ہے کہ گویا خداوند پیروزی بار ہا کیا یا یہ کہ ہمارے لیے دوسرا امر ہو کہ وہ شہادت ہے اور حال یہ ہے
کہ جنگ بدر سے مجکو چند اور غلطی مین ڈالا تھا یعنے مجکو دھوکھا دیا وحال آنکہ مجکو اوس معرکہ کی بڑی حرص تھی
اور میرے حرص کی یہ نوبت پہنچی تھی کہ مین نے اپنے فرزند کے ساتھ دربارۂ خروج طرف بدر کے مساہمہ کیا
یعنے باہم قرعہ ڈالا مگر اوسیکے نام قرعہ نکلا پس اوسکو شہادت روزی ہوئی وحال آنکہ شہادت پر مین اوس سے
زیادہ حریص تھا اب مین نے شب کو اپنے فرزند کے تئین نہایت صورت پاکیزہ خواب مین دیکھا کہ اثمار جنت
اور اوسکی نہرون مین بلا قید چھوٹا ہوا پھر رہا ہے اور وہ مجھسے کہتا ہے کہ جنت مین آکر مجھسے مل اور جنت مین ہماری
رفاقت کر کیونکہ میرے پروردگار نے جو کچھ مجھسے وعدہ کیا تھا اوسکو مین نے برحق پایا ہر آئنہ واللہ یا رسول اللہ
مین آج صبح سے اوسکے مرافقت کا جنت مین نہایت مشتاق ہون اور میرا سن بھی دراز ہوگیا اور ہڈیان گل
گئی ہین اور ملاقات اپنے پروردگار کی مجکو محبوب و مطلوب ہے پس آپ دعا کیجیے خدا سے یا رسول اللہ کہ وہ
مجھے شہادت روزی کرے اور جنت مین مرافقت سعد کی نصیب کرے چنانچہ رسول خدا صلعم نے اونکے لیے
اس بات کی دعا کی کہ آخر وہ احد مین شہید ہوے اور اسیطرح انس بن قتادہ نے کہا یا رسول اللہ یہ مصرع احدی
الحسنیین ہے یعنے ہمارے لیے دو خوبیون مین ایک ضرور ہے یا شہادت یا غنیمت و فیروزی بالقتل کفار
تب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ مجکو تمپر خوف ہزیمت کا ہے **راوی** کہتے ہین کہ جب لوگون نے تھیر از خروج
کے مدینے مین رہکر لڑنے کو انکار کیا تب رسول خدا صلعم نے لوگون کو نماز جمعہ پڑھائی بعد ازان لوگون کو وعظ

وپند فرمایا اور امر بجد وجہاد کیا اور اونکو خبر دی کہ اگر تم لوگ صبر و استقامت رکھوگے تو تمہارے لیے نصرت
وظفر ہے پس لوگ اس مژدہ سے خوش ہوے جبکہ رسول خدا صلعم نے اونکو خبر دی واسطے مقابلے دشمن کے
یعنے جبکہ اذن جہاد دیا وحال آنکہ اکثر اشخاص اصحاب مین سے اس خروج کو ناگوار سمجھتے تھے چنانچہ رسول خدا
صلعم نے اونکو حکم کیا کہ اپنے دشمنون کے لیے تیاری وکمر بندی کرو بعد ازان حضرت نے لوگون کو نماز عصر پڑھائی
اور لوگ مجتمع و مستعد ہوے اور اہل عوالی بھی حاضر ہوے اور عورتون کو اونچے ٹیلون پر چڑھا دیا بعد ازان بنو عمرو
بن عوف اور جو لوگ اونکے شریک تھے اور قبیلہ نبیت اور مشرکا اونکے سب حاضر آئے اور ہتھیار لگائے
اوسوقت رسول خدا اپنے دولتسرا مین تشریف فرما ہوے اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی حضرت کے ساتھ تھے
کہ اون دونون نے حضرت صلعم کو عمامہ و لباس پہنایا اور باہر درمیان حجرہ و منبر کے یعنے حجرہ سے تا منبر مسجد
لوگ صف بستہ بانتظار برآمد ہونے حضرت کے کھڑے تھے کہ دفعتہً اون لوگون کے پاس سعد بن معاذ و
اسید بن حضیر آ پہنچے اور اونسے کلام کرنے لگے کہ تم لوگون نے رسول خدا صلعم سے کہا جو کچھ کہا اور تم نے
حضرت کے تئین خروج سے انکار کیا اور حال یہ ہے کہ ہر امر اونپر نازل ہوتا ہے آسمان سے پس چاہیے کہ
اس امر کو اونہین کی طرف رد کرو اور اونہین کی طرف رجوع کرو اور جو کچھ اونہون نے تمکو امر کیا ہے اوسکو
بجا لاؤ اور جس بات مین تم اونکی خواہش دیکھتے ہو اور جو کچھ اونکی راے ہو اوسمین اونکی اطاعت کرو پس اسی
درمیان مین کہ قوم گفتگو اس امر کی کر رہی تھی اور بعضے کہتے تھے کہ بات وہی ہے جو سعد نے کہی اور بعضون نے
از روے علم و یقین واسطے مقابلہ دشمن ہی کے اپنی زرہ کو زیب تن کیا اور بعضے خروج سے کارہ و منکر تھے
کہ ناگاہ رسول خدا صلعم برآمد ہوے اور اوسوقت زرہ اپنی پہنے ہوے تھے وقد لبس الدرع فاظہرہا وہر آئنہ
زرہ اپنی پہنے تھے مگر اوسکو اوپر سے پہنے تھے یعنے زرہ پر زرہ یا پیراہن پر زرہ اور میانہ زرہ کو منطقہ چرمی سے
کہ وہ حمائل یعنے پرتلہ سیف ہی کے تھے یعنے تسمہ پرتلہ سے مضبوط باندھے تھے چنانچہ وہ منطقہ بالآخر پاس آل
ابی رافع موالے رسول خدا صلعم کے رہا تھا اور آنحضرت صلعم عمامہ پہنے ہوے اور سیف حمائل کیے ہوے تھے
پس جب آنحضرت اس تیاری سے برآمد ہوے تو لوگ اپنے کردار و گفتار سے پشیمان ہوے اور جو لوگ آنحضرت
سے سوال خروج بالحاح و اصرار کرتے تھے کہنے لگے ہمکو کیا ہوا تھا کہ ہم حضرت سے اصرار کرتے تھے اوس امر مین جو
خلاف مرضی مبارک تھا (یعنے پہلی راے حضرت کی قیام پر تھی) چنانچہ اہل راے جو مشورہ عدم خروج کا کرتے تھے
اہل اصرار کو نادم کرنے لگے اور عرض کی یا رسول اللہ ہمکو کیا ہوا ہے جو ہم آپ کی مخالفت کرین پس کیجیے جو کچھ
آپکا ارادہ ہو اور ہمکو کیا فائدہ جو آپکے امر کو ہم ناپسند کرین اور اوس سے انکار کرین وحال آنکہ یہ امر منجانب خدا
و رسول ہے تب فرمایا حضرت صلعم نے کہ مین نے تم لوگون کو اس امر کی طرف بلایا یعنے جنگ با قیام مدینہ مگر تم لوگون نے

انکار کیا وحال آنکہ نبی کے تئین لازم وسزاوار نہین ہے کہ جب اوسنے اپنی زرہ کو پہن لیا تو پھر اوسکو اوتار ڈالی
یعنی نبی کو فسخ عزیمت جہاد لازم نہین ہے جب تک حق تعالے درمیان اوسکے اور اوسکے اعدا کے حکم مناسب کرے
اور یہی طریقہ تھا انبیاے سابقین علیہم السلام کا کہ جب کوئی نبی زرہ اپنے تن پر آراستہ کرلیتا تھا تو پھر اوسکو نہین اوتارتا تھا
جب تک کہ حق تعالے درمیان اوسکے اور اوسکے اعدا کے حکم مناسب کرتا تھا بعدازان رسول خدا صلعم نے فرمایا دیکھو
جس امر کا مین نے تمکو امر کیا ہے اوسکی اطاعت کرو اور بسم اللہ کرکے چل نکلو کہ جسقدر تم صبر واستقامت رکھوگے
تمہارے لیے نصرت ہے اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی یعقوب بن محمد الظفری نے اپنے
باپ سے کہ مالک بن عمرو النجاری اوسی جمعہ کو مر گئے جب رسول خدا صلعم زرہ پہنکر بقصد حرب روانہ ہوے تو جنازہ اونکا
جہان جنازے رکھے جاتے تھے رکھا ہوا دیکھکر اوسپر نماز جنازہ پڑھی اور گھوڑا اپنے سواری کا طلب کیا پھر سوار ہوکر
احد کو تشریف لیگئے **واقدی** نے کہا مجھے خبر دی اسامہ بن زید نے اپنے باپ زید سے اونہون نے بیان کیا
کہ ہلال بن سراقہ نے احد کو جاتے ہوے رسول خدا صلعم سے عرض کی یا رسول اللہ لوگ مجھسے کہتے ہین کل تو
قتل ہوگا اور حال یہ تھا کہ اس کرب سے دم اس شخص کا گھوٹتا تھا تب حضرت نے اپنا ہاتھ اسکے سینے پر مارا یعنے
استفاثہ صدر کیا اور تسلی دی اس کلمہ لاجواب سے کہ لیس الدہر کلہ غدا یعنے کیا کل زمانہ کل ہی نہین کہلاتا ہے
بعدازان رسول خدا صلعم نے تین برچھیان طلب فرمائین اونکے تین نشان علم تیار کرائے چنانچہ ایک لوا قبیلہ
اوس کا قرار دیکر اوسکو اسید بن حضیر کے ہاتھ مین دیا اور ایک لوا خزرج حباب بن المنذر بن الجموح کو عطا کیا
اور بعضے کہتے ہین کہ سعد بن عبادہ کو دیا اور علم مہاجرین کا علی بن ابی طالب علیہ السلام کو عنایت ہوا اور بعض کا
قول ہے کہ مصعب بن عمیر کو ملا بعدازان رسول خدا صلعم نے اپنا گھوڑا طلب کیا اور اوسپر سوار ہوے اور دوش
مبارک پر کمان لگائی اور قناۃ یعنے نیزہ کو چک ہاتھ مین لیکر اوس روز نیزہ کا سیخ تھا یعنے بوندی پیچھے کا پھل
پیچ کا تھی اور سارے مسلمین ہتھیار بند تھے چنانچہ زرہ پوشون کی قطار دیکھا وار جانتے تھے کہ اونمین سو زرہ پوش تھے
پھر جب سوار ہوے رسول خدا صلعم تو دونون سعد حضرت کے آگے آگے دوڑتے چلے ایک سعد بن عبادہ تھے
اور ایک سعد بن معاذ اور یہ ہر ایک زرہ پوش تھے اور سب آدمی حضرت کے داہنے بائین چلے جاتے تھے تا آنکہ
بدائع مین پہونچے اور وہانسے زقاق حسی مین گئے یہان تک شیخین مین پہونچے اور شیخین نام دو ٹیلون کا ہے
کہ ایام جاہلیت مین ان دونون ٹیلون پر ایک بوڈھا اندھا اور ایک بوڈھیا اندھی رہتے تھے اور وہ دونون آپسمین
باتین کیا کرتے تھے اسواسطے اون دونون ٹیلون کا نام شیخین ہوا اور جب ثنیہ مین پہونچے اور دیکھا تو ایک لشکر
ہتھیار بند نظر آیا اوسکا شور اوسکے پیچھے سے سنائی دیتا تھا حضرت نے فرمایا یہ کیا ہے اور کیا شور ہے لوگون نے
خبر دی یا رسول اللہ یہ لوگ حلیف کوئی ابن ابی کے ہین قوم یہود سے حضرت نے فرمایا طلب نصرت اہل شرک سے

اور اہل شرک کے شقین کیجاتی ہے پھر وہان سے رسول خدا صلعم آگے بڑھے تا آنکہ شیخین مین پہونچے وہان لشکرگاہ کیا وہان گروہ نوجوانان حضرت کے سامنے آئے مثل عبد اللہ بن عمرو و زید بن ثابت و اسامہ بن زید و نعمان بن بشیر و زید بن ارقم و براء بن عازب و اسید بن ظہیر و عرابہ بن اوس و ابو سعید الخدری و سمرہ بن جندب اور رافع بن خدیج مگر حضرت نے سب کو پھیر دیا رافع بن خدیج نے کہا اوسوقت ظہیر بن رافع نے عرض کی یعنے میری سفارش کی کہ یا رسول اللہ دہ یعنے رافع بن خدیج تیر انداز و سنگ انداز ہے اور مین نے اپنی گردن بلند کرنی شروع کی تا کہ اونچا معلوم ہون اور مین موزے پہنے ہوے تھا کہ کچھ اوس سے بھی اونچا تھا چنانچہ حضرت نے مجکو اجازت میدان کی دی پھر جب مجکو اجازت مل گئی تو سمرہ بن جندب نے اپنے ربیب مری بن سنان سے جسنے اوسکو پالا تھا اور اوسکی مان کا شوہر تھا کہا اسے ابہ رسول خدا صلعم نے رافع بن خدیج کو تو رخصت حرب کی دی اور مجکو پھیر دیا حال آنکہ مین رافع کو کشتی مین گرا دیتا ہون تب مری بن سنان الحارثی نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے میرے بیٹے کو لوٹا دیا اور رافع بن خدیج کو لے لیا حال آنکہ میرا بیٹا اوسکو کشتی مین گرا دیتا ہے حضرت نے فرمایا اچھا دونون کشتی کرین پس دونون نے باہم کشتی کی تو سمرہ نے رافع کو گرا دیا تب حضرت نے سمرہ کو بھی اجازت دی اور مادر سمرہ کی بنی اسد سے تھی اور آگے بڑھا ابن ابی اور لشکر اسلام سے ایک کنارہ اوترا تب اوسکے حلیف یہودی اور منافقین جو اوسکے ساتھ تھے ابن ابی سے کہنے لگے کہ تو نے اپنی راے محمد سے ظاہر کردی اور اوسکی خیر خواہی کی اور اوسکو خبر دی تو نے کہ یہی راے اون لوگون کی تھی جو گذر گئے تمہارے باپ دادا اور یہی راے اونکی بھی موافق تیری راے سے ہوئی تھی مگر محمد نے اوسکے قبول کرنے سے انکار کیا اور کہنا مانا اون چھوکرون کا جو اوسکے ساتھ ہین پھر رفیقون نے ابن ابی سے ازراہ نفاق و کینہ کے روگردانی کی غرض رسول خدا صلعم نے اپنے لشکر کے ہمراہ مقام شیخین مین شب باشی کی اور ابن ابی اپنے اصحاب کے درمیان شب باش ہوا اور یہ یون ہوا کہ جب رسول خدا صلعم جائزہ سے اون لوگون کے جو پیش کیے گئے تھے فارغ ہوے اور آفتاب نے غروب کیا تب بلال نے مغرب کی اذان دی اور حضرت نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی بعد ازان بلال نے اذان عشا کی کہی پس حضرت نے مع اصحاب نماز عشا ادا کی اور رسول خدا صلعم درمیان بنی النجار کے اوترے تھے اور شب کی نگہبانی پر محمد بن مسلمہ کو پچاس جوان کے ساتھ مقرر فرمایا کہ گرداگرد لشکر کے گشت کرین تا آنکہ شب شروع ہوئی اور مشرکین نے دیکھا کہ جسوقت رسول خدا صلعم اول شب سے آکر شیخین مین شب باش ہوے تو مشرکین نے اپنے اسپ سوارون اور شتر سوارون کو جمع کیا اور رات کی نگہبانی و نگرانی پر اپنے یہان عکرمہ بن ابی جہل کو بسر کردگی اسپان سوار کے مقرر کیا چنانچہ تمام شب گھوڑے اونکی صہلد کرتے رہے یعنے ہنہناتے رہے آرام نکرتے تھے اور نزدیک آتے تھے طلائے اونکے دبے ہوے بمقام حرہ جو موضع سنگ لاخ ہے اور وہان بلندی پر نہین چڑھ سکتے تھے تا آنکہ وہان سے سوار پھر جاتے تھے اور بمقام حرہ سے خوف کرتے تھے کہ وہان محمد بن مسلمہ بھی پچاس سوار سے

گشت کر رہے تھے اور ایسا ہوا کہ رسول خدا صلعم نے بعد فراغ نماز عشا کے فرمایا کہ کون شخص امشب ہماری نگہبانی و نگرانی کریگا تو ایک شخص نے اوٹھکر کہا مین پاسبانی کرونگا یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا تو کون ہے تیرا کیا نام اوسنے کہا ذکوان بن عبد قیس فرمایا بیٹھ جا پھر فرمایا کون شخص امشب ہماری نگہبانی و پاسداری کریگا تو ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا مین یہ کام کرونگا فرمایا تو کون ہے اوسنے کہا مین ابو سبع ہون فرمایا بیٹھ جا پھر حضرت نے پوچھا کہ آج کی رات کون آدمی ہماری چوکیداری کریگا تو ایک مرد اوٹھ کھڑا ہوا اور بولا مین ایسا کرسکتا ہون کہا تو کون ہے اوسنے عرض کی مین ابن عبد قیس ہون فرمایا بیٹھ جا پس رسول خدا صلعم نے تھوڑی دیر توقف کرکے فرمایا تم تینون آدمی جو اوٹھے تھے کھڑے ہوجاؤ پس فقط ذکوان بن عبد قیس کھڑے ہوئے حضرتؐ نے فرمایا تیرے دونون ساتھی کیا ہوے اونھون نے عرض کی مین ہی آپ سے اقرار شب نگرانی کا کیا تھا فرمایا اچھا تو ہی یا حق تعالے تیری نگرانی کریگا پس اونھون نے اپنی زرہ پہنی اور سپر لگائی اور رات کو لشکر مین گشت کرنے لگے اور بعضے کہتے ہین کہ صرف حضرت صلعم کے گرد پھرتے تھے اور ایک دم جدا نہوتے تھے اور رسول خدا صلعم نے خواب فرمایا آخر شب تک پھر جب وقت سحر ہوا تو حضرتؐ نے فرمایا رہبر لوگ کہان ہین کون شخص ہمکو راہ بتاویگا اور راہ مطلوب پر لیجاویگا کہ ہمکو قریب کی راہ سے اوس قوم پر لیچلے تب ابو حثمہ الحارثیؓ اوٹھ کھڑے ہوے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مین اوس راستے پر لیچلونگا اور بعضون نے کہا وہ اوس بن قیظی تھے اور بعضون نے کہا ہے وہ محیصہ تھے اور راوی نے کہا ہمارے نزدیک ہونا ابو حثمہ کا ثابت و محقق ہے چنانچہ جب رسول خدا صلعم خوابگاہ سے برآمد ہوے اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوے تو ابو حثمہ حضرتؐ کو بنی حارثہ مین لیگئے پھر بمقام اموال جا پہونچے تا آنکہ حائطے مین مربع بن قیظی کے گذر ہوا اور مربع اندھا منافق تھا پس جب رسول خدا صلعم مع اصحاب اوس حائط ہوے تو مربع کھڑا ہوا اور سبکے سامنے خاک اوڑانے لگا اور کہنے لگا کہ اگر تو رسول خدا کا ہے تو میرے حائطے کے اندر قدم نرکھ تب سعد بن زید الاشہلی گوشہ کمان سے جو اونکے ہاتھ مین تھی اوس اندھے منافق کو مارنے لگے اوسکے سر کو ایسا زخمی کیا کہ خون بہنے لگا پس بعضے بنی حارثہ اون لوگون مین سے جو مربع کی رای پر تھے سعد پر غضبناک ہوے اور کہنے لگے ای بنی عبد الاشہل یہ تم لوگون کے عداوت کی باتین ہین کہ اوسکو تم ہمارے حق مین کبھی نچھوڑوگے تب اسید بن حضیر نے کہا لا واللہ یہ بات نہین بلکہ باعث تمہارے نفاق کا ہے واللہ اگر نہ معلوم یہ بات کرین نہین جانتا ہون کہ اس امر مین کیا موافق مرضی رسول خدا صلعم کے ہے تو مین بے شک مربع کو اور جو کوئی مثل اوسکے اوسکی راے پر ہے اوسکو بھی قتل کرتا پس اون سبنے یہ بات سنکر سکوت کیا اور رسول خدا صلعم وہان سے آگے چلے اور اسی میان مین کہ حضرتؐ چلے جاتے تھے کہ ناگاہ ابو بردہ بن نیار کی گھوڑی نے دم اوچھالی اور ابو بردہ کے نیام شمشیر پر دم گھوڑے کی جا پڑی میان گر پڑا تلوار ننگی ہوگئی حضرت نے فرمایا ای صاحب سیف اپنی سیف کو اونچی رکھ مین گمان کرتا ہون کہ عنقریب تلوارین کھینچینگی پھر اسکا اکثار ہوگا اور حال یہ تھا کہ رسول خدا صلعم

فال کو پسند کرتے تھے اور طیرہ سے کراہت کرتے تھے یعنے فال نیک شگون وطیرہ بدشگون اور رسول خدا صلعم نے
مقام شیخین سے فقط زرہ واحد پہنی تھی جب احد میں پہونچے تو دوسری زرہ بھی پہنی اور سر پر مغفر یعنے قلنسوہ اوپر
خود رکھا پھر جب حضرت نے منزل شیخین سے کوچ کیا اوسیوقت مشرکین نے بھی لشکر اپنا تعبیہ کو روانہ کیا پھر یا شیخین
وہ ایک مقام ہے زمین ابن عامر میں اوسی روز پہونچے پھر جب رسول خدا صلعم احد میں گئے اور اوسی روز موضع قنطرہ
میں آئے اور وقت نماز کا آگیا تھا اور اوسوقت اوس جگہ سے مشرکین بھی نظر آتے تھے تب حضرت نے بلال رضی کو
اذن اذان دیا اور وہان ٹھہر کر صحابہ رضی کی صفین بناکر حضرت صلعم نے نماز صبح پڑھائی اور اوسی مقام سے ابن ابی
اپنے لشکر کو لیکر جدا ہوا اور مدینہ کو پھر چلا اور آگے آگے اپنے لشکر کے شتر مرغ کیطرح سر اوٹھائے چلا جاتا تھا اور
عبداللہ بن عمرو بن حرام اون لوگون کے پیچھے ہوے اور فہمایش کرتے جاتے تھے کہ مین تمکو پند و نصیحت کرتا ہون
اور یاد دلاتا ہون دربارہ خدا اور رسول و دین تمہارے و بمقدمہ عہد تمہارے جو تم لوگون نے رسول خدا صلعم سے
شرط کی ہے کہ تم اونکی حمایت کروگے اور اونکو باز رکھوگے اوس ضرر سے جس سے تم اپنی جانون کو اور اپنی زنان
و فرزندان کو باز رکھتے ہو ابن ابی نے جواب دیا کہ میری راے نہین کہ ہم یہان اسکے اور اونکے قتال ہوای ابو جابر
اگر تو میرا کہنا مانے تو تو بھی ہمارے ساتھ مدینہ کو پھر چل کیونکہ جو لوگ اہل عقل و رای ہین وہ سب پیچھے کو پھر گئے اور ہم لوگ
محمد کی نصرت کرنے والے ہین مگر مدینے مین وحال آنکہ اونہون نے ہماری مخالفت کی ہر چند ہمنے اونسے اپنی راے
بیان کی مگر اونہون نے ہمارا کہنا نمانا مگر کہنا مانا چھوکرون کا جن پر جہاد واجب بھی نہین پھر جب ابن ابی نے عبداللہ
کے ساتھ لوٹنے سے انکار کیا اور مدینے کی گلیون مین داخل ہو گئے تو ابو جابر نے اون لوگون سے کہا خدا تمکو
دور رکھے اور تمپر لعنت کرے قریب ہے کہ حق تعالے اپنے نبی اور ہمارے مومنین کو تمہاری نصرت سے بے نیاز و بی پروا
کریگا مگر ابن ابی پیچھا پھیرے چلا ہی گیا اور یہی کہتا رہا آیا ہو سکتا ہے کہ محمد صلعم میرا کہا نمانین اور لڑکون کا کہا کرین پس
عبداللہ بھی وہان سے پھر کر دوڑتے ہوے رسول خدا صلعم سے آملے اور اوسوقت حضرت صلعم صف کو صفوف صحابہ کی
آراستہ کر رہے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ جب اصحاب رسول خدا صلعم کو گزند عظیم پہونچا تھا تو ابن ابی سنکر بہت
خوش ہوا اور اظہار شماتت کرتا تھا اور کہتا تھا کہ محمد نے ہمارے خلاف کیا اور بے عقلون کی راے پر چلے الغرض
جب رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کی صفین باندھتے تھے تو پچاس مردان تیرانداز کو عینین کیطرف قائم کیا اور اونپر
عبداللہ بن جبیر کو افسر کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اونپر سعد بن ابی وقاص کو افسر کیا ابن واقد راوی نے کہا ہمارے
نزدیک اونپر افسر ہونا عبداللہ بن جبیر کا صحیح و ثابت تر ہے اور رسول خدا صلعم نے صفوف اصحاب اس موقع سے
مرتب کی کہ احد کو اپنی پشت پر کیا اور مدینے کو سامنے کے رخ کیا اور عینین کو اپنے یسار پر رکھا اور مشرکین نے
ترتیب اپنے لشکر کی وادی مین اسطرح شروع کی کہ مدینے کو پس پشت رکھا اور احد کو رخ کے سامنے کیا اور بعضون نے

روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے مدینہ کو پس پشت کیا اور آفتاب بھی پشت پر تھا اور مشرکین نے آفتاب کو
سواجہ مین لیا تھا ابن واقدی نے کہا ہمارے نزدیک قول اول صحیح تر ہے کہ احد حضرت کے پس پشت تھا اور
مدینہ کی طرف رخ تھا اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی یعقوب بن محمد الظفری نے حصین بن
عبد الرحمان بن عمرو سے اونہون نے محمود بن عمرو بن یزید بن السکن سے اونہون نے کہا جب پہونچے رسول خدا
صلعم احد مین اور کفار قریب بیٹھین اوترے تھے تب حضرت نے احد کو پس پشت کیا اور حضرت نے منع کیا کہ جب تک
مین کسیکو حکم کرون کوئی قتال نکرے جب اس بات کو عمارہ بن یزید بن السکن نے سنا تو کہنے لگا کیا مین
کھیت چرواؤن اپنے بیٹے کا جسکو ان لوگون نے قتل کیا اور ہنوز ہمنے اونکو نہین مارا اور متوجہ ہوے مشرکین
کر اونہون نے بھی اپنی صفون کو آراستہ کیا اسطرح کہ میمنہ پر خالد بن الولید کو اور میسرہ پر عکرمہ بن ابی جہل کو مقرر کیا
اور اونہون نے اپنے ہمراہ دو سو سوار کے دو جنیبے بنائے یعنے دو غول داہنے بائین اور سوارون پر صفوان
بن امیہ کو افسر کیا تھا اور بعضے کہتے ہین عمرو بن العاص کو افسر کیا تھا اور تیراندازون پر عبد اللہ بن ربیعہ کو افسر
کیا تھا اور تیرانداز سو آدمی تھے اور نشان لشکر کا طلحہ بن ابی طلحہ کو دیا تھا اور نام ابی طلحہ کا عبد العزی بن عثمان
بن عبد الدار بن قصی تھا اور اوس روز ابو سفیان نے پکار کر کہا کہ اے بنی عبد الدار ہم خوب جانتے ہین کہ تم لوگ
نشان برداری مین ہمسے زیادہ حقدار ہو اور ہمکو چند روز کے لیے صرف بدر مین نشان برداری ملی تھی اور تمہاری
قوم سابق سے حامل لوا رہے ہین پس تم اپنے اس لوا کو مضبوط پکڑو اور اوسکی حفاظت کرو یا ہمارے اور اوسکے
درمیان چھوڑ دو لینے اوسکو ہمارے درمیان چھوڑ دو اسواسطے کہ ہم لوگ طالب موت اور طالب خون ہین کہ عوض
چاہتے ہین جو ابھی تازہ عہد ہے اور ابو سفیان کہتا تھا کہ جب نشانون پر زوال آویگا تو بعد اوسکے پھر
لوگون کو نہ قیام ہوگا اور نہ بقا ہوگی پس یہ سنکر بنی عبد الدار غضب مین آئے اور کہنے لگے کہ ہم اپنے لوا کو
تمہارے سپرد کرین یہ کبھی نہوگا لیکن اوسکی محافظت کرنی بس قریب ہے کہ تو دیکھیگا تب اوسوقت جیسا ان
لشکر نے اوس نیزہ نشان کے تئین طلحہ کو سپرد کیا اور بنو عبد الدار نے نشان کو قبضے مین لا کر ابو سفیان کو
سخت برا کہا اوسوقت ابو سفیان نے کہا ہم دوسرا نشان تیار کرینگے اون لوگون نے کہا ہان مگر اوسکو کوئی
سوا کسی بنی عبد الدار کے کوئی غیر نہ اوٹھانے پاویگا اور سواے اس امر کے دوسری بات کبھی نہوگی اور حال رسول خدا
صلعم کا یہ تھا کہ پا پیادہ ہوکر صفوف اصحاب کو برابر کرتے تھے اور اپنے اصحاب کو واسطے قتال کے آمادہ کرتے
اور فرماتے تھے تو آگے بڑھ اے فلانے اور اے فلانے تو پیچھے ہوجا اور یہ اسلیے تاکہ اگر شانہ کسی شخص کا باہر نکلا ہوا
دیکھین تو اوسکو آگے پیچھے کر دیتے تھے پس آن حضرت اون لوگون کو ایسا راست کرتے تھے گویا کہ اوس سے
تیرون کو راست کرلیوین راوی نے کہا جب صفین برابر ہوچکین تو حضرت صلعم نے پوچھا کہ نشان مشرکین کا

کون شخص اوٹھائے ہے لوگون نے کہا اونکے لوا کے حامل بنی عبدالدار ہین فرمایا ہمارے لوگ وفاداری مین
اونسے زیادہ سزاوار ہین پھر فرمایا مصعب بن عمیر کہان ہے مصعب نے عرض کی مین یہ حاضر ہون فرمایا تو
ہمارا علم لے پس مصعب بن عمیر وہ علم لیکر روبرو رسول خدا صلعم کے کھڑے ہوئے بعد ازان حضرت کھڑے ہوئے
اور لوگون کے سامنے خطبہ شروع کیا جسکا ترجمہ یہ ہے فرمایا اے گروہ مردم مین تمہارے تئین پند واندرز
کرتاہون اوس بات کی جسکی بابت حق تعالے نے اپنی کتاب مین مجکو نصیحت کی ہے کہ وہ عمل بطاعت اور پرہیزگاری
حرام چیزون سے ہے اور تم لوگ آجکے روز بمقام ذخیرہ خیر واجر عظیم کے ہو کیونکہ یہ سبب اوس شخص کے لیے ہے
کہ جو کچھ اوسپر واجب ہے یاد کرے اور اوس امر کے واسطے اپنی نفس کو استقامت اور یقین پر قائم رکھے
وسعی وجہد کی کوشش کرے اسواسطے کہ جہاد با دشمن سخت دشوار ہے اس امر پر قائم رہنے والے بہت قلیل ہین
اور وہ وہی ہین جنکے رشد وقوت کو خدا نے استوار کیا ہے پس جو کوئی فرمان بردار خدا کا ہے اوسکا مددگار
خدا ہے اور جو کوئی تابعدار شیطان کا ہے اوسکا یار شیطان ہے پس چاہیے کہ جہاد پر استقامت کرنے سے
اپنے اعمالون کو کشادہ کرو اور بوسیلہ جو کچھ خدا نے تمہارے حق مین وعدہ کیا ہے خدا سے طلب کرو اور طریق
طلب یہ ہے کہ جو کچھ مین تمکو حکم کرتاہون اوسکو اپنی نفس پر لازم کرو اور بجا لاؤ کہ ہر آئنہ مین تمہاری راستبازی کا
حریص ہون اور آپسمین اختلاف ڈالنا وتنازع ونا پروائی کرنا سوجب پستی ہمت وضعف ایمان کا ہے اور ایسی باتین
خدا پسند نہین کرتا اور نہ ایسی باتون پر خدا نصرت وفیروزی دیتا ہے اے گروہ مردمان اسوقت ایک امر تازہ
میری خاطر مین گذرا ہے کہ جو شخص حرام سے ہے حق تعالے اوسکو اپنے نبی سے دور رکھیگا اور جو کوئی مجھپر ایکمرتبہ
صلوۃ ودرود بھیجیگا اوسپر خدا اور ملائکہ دس بار رحمت بھیجینگے اور جو کوئی نیک کام کریگا مسلم ہو یا کافر اجر اوسکا
خدا کے نزدیک ثابت ہے خواہ وہ بلا مدت اسی دنیا مین ملے خواہ مدت آخرت مین حاصل ہو اور جو کوئی ایمان
ولیقین لاتا ہے خدا پر اور برحق جانتا ہے روز حشر کو اوسپر نماز جمعہ روز جمعہ واجب ہے مگر اطفال نابالغ اور نسوان پر
اور مریضون پر واجب نہین ہے اور نہ اوس غلام پر جو مالک کے قبضے مین ہے اور جو کوئی ان امور سے ناپروائی کرے
اوس سے خدا بے پروا ہے اور خدا بے نیاز وصاحب حمد وثنا ہے اور مجکو کوئی عمل ایسا معلوم نہین ہے جس سے تمکو
تقرب بخدا حاصل ہو سوائے اوس امر کے جسکا مین تمکو حکم کرتاہون اور مجکو کوئی عمل ایسا معلوم نہین ہے جس سے تمکو قرب جہنم کی حاصل ہو سوائے
اون کامون کے جس سے مین تمکو منع کرتاہون اور امر واقعی یہ ہے کہ روح الامین جبرئیل نے میرے دل مین القا کیا ہے یعنی مجھپر وحی کی ہے
کہ کوئی جاندار اوسوقت تک [illegible] نہ مریگا کہ جبتک پورا اور تمام رزق اپنا پا لیوے اور اسمین سے کچھ کم نہوگا اگرچہ اوسکی طلب حاصل کرنے مین
[illegible] تاخیر کرے [illegible] خدا [illegible] طلب [illegible] مین خوبی وشائستگی عمل مین لاؤ یعنی بوجہ حلال طلب کرو اور اوسکی [illegible]
تمکو ایسی باتپر آمادہ نکرے کہ اوسکو خدا کی نافرمانی اور گناہ مین طلب کرو لیکن اوسکو حرام سے طلب نکرو کیونکہ

جو چیز خدا اسکے پاس ہے کوئی شخص او سپر جرأت کرکے قدرت نہین پا سکتا اگر پا سکتا ہے تو خدا کی اطاعت سے
و بتحقیق کہ خدا نے تمھارے لیے حلال و حرام کو بیان واضح کر دیا ہے سوا اسکے اون امور کے جو بیان حلال
و حرام کے مشتبہ الحکم ہین یعنے حکم اوسکی حلت و حرمت کا معلوم نہین کہ وہ متشابہات ہین سے ہین مگر بیان
کثیر اوسکو نہین بیان کرسکتے واسطے ایسی بات کے جو معصوم یعنے گناہ سے دور رہے پس جو کوئی اون شبہات کا
ارتکاب کرے [illegible] اور جو کوئی اون شبہات کے اندر پڑیگا تو وہ مثل
اوس [illegible] کہ جو شخص [illegible] در آوے یعنے کہ قریب
کہ اوسکا [illegible] اور حال یہ ہے کہ [illegible] پادشاہ نہین جسکا کوئی [illegible]
یا حدیقہ مخصوص نہو پس آگاہ ہو کہ حدود خدا سے عزوجل او حدیقہ اوسکا اوسکے محارم ہین یعنے وہ چیزین اور وہ باتین
جنکا خدا نے حرام کیا ہے اجتناب اوس سے موجب حفاظت دین ہے اور مومن مومنون میں [illegible]
جب درد مند ہوتا ہے تو تمام بدن اوسکی طرف متوجہ و مصروف ہو جاتا ہے والسلام علیکم راوی کہتا
مصنف کتاب نے کہا [illegible] باسناد فلان فلان روات کثیرہ کے مطلب بن عبداللہ سے اونھون نے کہا
کہ مشرکین مین سے اول جس شخص نے جنگ کی ڈالی وہ ابو عامر تھا کہ اپنی قوم سے پچاس آدمی ہمراہ لیکر میدان مین
آیا اور اوسکے ساتھ اکثر عبید یعنے غلامان قریش تھے اور ابو عامر خود بھی غلام عمرو کا تھا قبیلہ اوس مین پس آواز
ندا دی اے قوم مین ابو عامر ہون مسلمین نے جواب دیا اے فاسق لا مرحبا بک لا اہلا یعنے تجھکو فراخی و وسعت
نصیب نہو اور تیرا کوئی مونس نہو اوسنے کہا میری قوم کو میرے بعد مصیبت ہو پہنچی (یعنے میری غیبت مین
روز بدر کہ وہ حاضر نتھا) اور اوسکے ساتھ اکثر غلامان اہل مکہ تھے پس وہ سب پتھر پھینکنے لگے اور مسلمین بھی اونکو
پتھر مارنے لگے اور ایک ساعت تک پتھر چلتے تا آنکہ ابو عامر اور اوسکے ساتھی بھاگے اور طلحہ لوگون کو پکارتا تھا
کہ میدان مین لڑنے کو آؤ اور لوگ کہتے تھے کہ عبید یعنے غلامون نے کبھی قتال نہین کیا ہے اور نہین کرسکتے
اسلیے اونکو حکم کیا کہ وے لوگ پاسبانی لشکر کی کیا کرین اور قبل اس سے کہ دونون لشکر باہم مقابلہ مین آوین زنان
مشرکین سامنے صفوف مشرکین کے ڈہول و دف و دائرہ بجاتی تھین تا آنکہ پھرتی ہوئین پیچھے صفون کے
ہو جاتی تھین اور مطلب بن عبداللہ نے کہا کہ جب صف مشرکین کی ہمارے قریب آ جاتی تھی تو وہ عورتین اون
صفون کے پیچھے ہو رہتی تھین اور صفون کے عقب کھڑی رہتی تھین جب کوئی شخص اونمین سے پیچھے ہٹتا
اور منہ پھیرتا تھا تو وہ عورتین اوبھارنا اور غیرت دلانا شروع کرتی تھین اور اوسکو مقتولان بدر کی یاد دلاتی تھین
اور ایسا ہوا کہ قزمان ایک شخص تھا منافقین مین سے کہ وہ معرکہ احد سے پیچھے رہ گیا تھا جب لشکر اسلام
مدینے سے چلا گیا تو صبح کو زنان بنی ظفر اوسکو غیرت دلانے لگین اور کہنے لگین اسے قزمان مردون سے

جانب احد خروج کیا اور تو باقی رہ گیا اے قزمان جو تو نے ایسا کیا ہے تو تجکو شرم نہین آتی ہے تو مرد نہین
مگر زن ہے تیری قوم تو چلی گئی تو گھر مین بیٹھا رہ گیا پس وہ عورتین اوسکو یہ سب باتین یاد دلاتی تھین تا آنکہ
قزمان اپنے گھر کے اندر گھسکر کمان اپنی اور ترکش اور اپنی تلوار باہر لیکر نکلا اور وہ معروف بشجاعت تھا پس
دوڑتا ہوا لشکر کو چلا تا آنکہ رسول خدا صلعم کے پاس پہونچا اور اوسوقت حضرت صلعم صفوف مسلمین برابر کر رہے تھے
پس وہ صفون کے عقب سے آیا تا آنکہ صف اول تک جا پہونچا اور اوسی صف مین شامل رہا پس مسلمین مین سے
پہلے پہلے جسنے تیر چلایا وہ وہی قزمان تھا پس اوسنے تیر چلانا شروع کیا اور تیر اوسکے گویا رماح یعنے برچھے تھے
اور وہ غضب مین آکر مثل شتر کے بلبلاتا تھا بعد ازان اوسنے تلوار پکڑی پھر بڑے کام کیے مگر آخر کو اوسنے
خودکشی کی کہ آپ اپنے تئین قتل کیا اور حال یہ تھا کہ اوسکے حین حیات جب ذکر اوسکی شجاعت و قتال کا پیش رسول خدا
صلعم کے آجاتا تھا تو فرماتے تھے وہ اہل جہنم مین سے ہے اور ایسا ہوا کہ جب مسلمین اوس معرکہ مین بیدل
ہونے لگے تھے تو قزمان نے اپنی تلوار کا میان توڑ ڈالا اور کہتا تھا کہ فرار سے موت بہتر ہے اے آل اوس
قتال کرو اپنے حسب نسب کی غیرت پر اور ایسا کرو جیسا مین کرتا ہون مطلب بن عبد اللہ راوی نے کہا کہ
قزمان تلوار پکڑ کر درمیان مشرکین کے گھس جاتا تھا یہان تک کہ لوگ کہتے تھے کہ ضرور وہ مارا گیا اور پھر وہ
اونہین سے نکلا چلا آتا تھا اور کہتا تھا مین ظفری کا لڑکا ہون یعنے قبیلہ ظفر سے ہون غرض اوسکے اس کلمہ سے
کنایہ شجاعت ہی ظفر ہے چنانچہ اوسنے مشرکین مین سے سات آدمی قتل کیے اور آپ بھی زخمی ہو گیا اور زخم
کثرت سے لگے تھے کہ گر پڑا پس قتادہ بن النعمان اوسکے پاس آئے اور اوسکو آواز دی کہ اے ابوالغیداق
تیرا کیا حال ہے قزمان بولا یا لبیک یعنے کاش تو میری جگہ ہوتا تو حال تجکو معلوم ہوتا تب قتادہ نے کہا تجکو شہادت
مبارک ہو قزمان نے کہا اے ابو عمرو واللہ مین نے دین کے واسطے قتال نہین کیا بلکہ اس نظر سے مین نے
قتال کیا کہ قریش مکہ اگر ہمارے یہان آوینگے تو ہمارے نخلستان وغیرہ کو تباہ کر ڈالین گے یا آنکہ جب قریش
مسلمین پھر کر مدینے مین آوینگے تو ہماری املاک کو خراب کرینگے اور جب کہ حال اوسکے مجروح ہونیکا پیش رسول خدا
صلعم کے ہوا تو فرمایا وہ اہل جہنم مین سے ہے چنانچہ جب اوسکے زخمون نے بہت شدت کی تو اوسنے آپ اپنے تئین
ہلاک کیا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ حق تعالے تائید دین کی کبھی مرد فاسق سے بھی کرا دیتا ہے اور بیان کیا
راویون نے کہ رسول خدا صلعم نے تیراندازون کو آگے مقدم کیا اور اون لوگون سے فرمایا ہمارے پیچھے
والون کی خبرداری کرو کیونکہ مین اندیشہ کرتا ہون کہ دشمن ہمارے عقب سے نہ آپڑین اور اپنی جگہ کو پکڑے رہو
اوس سے نہ ہٹو نہ تجاوز کرو اور اگر تم ہمکو دیکھو کہ ہم اونکو بھگا کر اونکے لشکر مین گھس گئے ہین تب بھی تم اپنی اس جگہ کو
نہ چھوڑیو اور اگر تم ہمکو دیکھو کہ ہم لوگ قتل ہوتے تب بھی تم ہماری کمک کو اور اونکو ہمسے دفع کرنے کو اپنے مقام

جدا ہوجیو پھر حضرت نے دعا کی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَشْھَدُ لَہٗ عَلَیْھِمْ یعنے اے خداوند مین تجکو انپر حاضر و ناظر کرتا ہون اور فرمایا کہ تم اونکے گھوڑون کو چوڑے بھال کے تیرون سے مارو کیونکہ گھوڑے تیرون کے مقابل رُخ نہین کرتے ہین اور حال یہ ہے کہ مشرکین کے یہان دو غول سوارون کے تھے میمنہ والے رسالے پر تو خالد بن الولید افسر تھا اور میسرہ والے پر عکرمہ بن ابی جہل تھا اور راویون نے بیان کیا کہ جب رسول خدا صلعم نے لشکر راست و چپ جسکو میمنہ میسرہ کہتے ہین مرتب کر چکے تو لواء اکبر مصعب بن عمیر کو عطا فرمایا اور لواء اوس اوسید بن حُضیر کو عنایت ہوا اور لواء خزرج کو سعد یا حباب نے پایا اور گروہ تیراندازان اپنے پیچھے والون کی حفاظت کرتے ہوے سواران مشرکین پر تیر مارتے جاتے تھے پس بھگوڑے سامنے سے منہ پھیر کر بھاگے چنانچہ بعض تیراندازون نے بیان کیا کہ ہم اپنے تیرون کو نگاہ کرتے تھے تو جو تیر ہم اونکے خیل پر چلاتے تھے تو ہمنے کسی تیر کو نہین دیکھا کہ وہ زمین پر گرا ہو یعنے خالی گیا ہو بلکہ وہ گھوڑے پر پڑا یا سوار کو لگا اور کہا راویون نے کہ وہ قوم باہمدگر قریب قریب ہو گئے اور اونہون نے اپنے صاحب لواء یعنے نشان بردار طلحہ بن طلحہ کو آگے کیا اور صفون کو آراستہ کیا اور اپنی عورتون کو پس پشت مردون کے قریب اونکی شانون کے کیا کہ ہندا اور اوسکے ساتھ والیان طبل و دف بجا بجا کے اور گا گا کر لوگون کو جوش مین لاتی تھین اور اپنے مردون کو آمادہ جنگ کرتی تھین اور واقعات بدر کو یاد دلاتی تھین اور اشعار گاتی تھین جنکا مضمون یہ ہے کہ ہم لوگ دختران طارق ہین کہ فرشہای نرم پر چلتے تھے اگر تم لوگ اس جنگ مین آگے بڑھکر لڑوگے تو ہم تم باہم پھر ملینگے اور اگر پیٹھ پھیروگے تو ہم تمسے مفارقت کرینگے اور ہمارے تمہارے درمیان مین ایسا فراق ہوگا کہ پھر ملاقات نہوگی تب اوس طلحہ بن طلحہ نشان بردار نے پکار کے کہا کہ کون شخص لڑنے کو نکلتا ہے پس علی علیہ السلام نے جواب دیا کہ آیا تو لڑنے کو نکلیگا اوسنے کہا ہان مین نکلونگا تب وہ دونون اپنی اپنی طرف سے درمیان دونون صفون کے باہر نکلے اور رسول خدا صلعم دوہری زرہ اور خود و قبہ بالاے خود پہنے ہوے زیر علم بیٹھے تھے ناگاہ وہ دونون باہم ہوے پس علی رضؓ نے چابکدستی و چالاکی سے بڑھکر ایک ایسی ضربت اوسکے سر پر لگائی کہ تلوار اوسکے سر مین اتر گئی یہان تک کہ سر اوسکا اوسکے ریش و ذقن تک دو پارہ ہو گیا پس طلحہ تو زمین پر گرا اور علی علیہ السلام اپنی صف مین پھر گئے تو لوگون نے علیؓ سے کہا کہ آپ نے اوس کمبخت کا سر کیون نہ کاٹ لیا اور اوسکو جان سے کیون مار نہ ڈالا اونہون نے کہا اسواسطے کہ جب وہ گرا تو میرے سامنے اوسکی شرمگاہ کھل گئی تو مجکو اوسپر رحم و ترس آیا کہ مین اوسپر وار ڈالکر پھر آیا کہ وہ سردار لشکر ہے اور مجکو یقین ہوا کہ عنقریب خدا اسکو قتل کریگا یعنی وہ ایسا زخمی ہے کہ خود مر جائیگا اور بعض روایت مین یون ہے کہ طلحہ نے علی پر حملہ کیا پس اوسکے وار کو علی نے سپر پر رد کیا پس اوسکی تلوار نے کچھ کام نکیا تو پھر علی نے اوسپر حملہ کیا اور اوسکے زرہ مشمرہ یعنے ران تک و نیچی تھی یا دامن گردانی پہنے تھا پس علی نے اوسکے دونون رانون کو تاک کے تلوار ماری کہ دونون پاؤن اوسکے کٹ کے جدا ہو گئے پھر جب

ارادہ کیا کہ اوسکو قتل کرین تو اوسنے کہا تجھپر رحم و ترس کرو پس علی نے اوسکو چھوڑ دیا تا آنکہ کوئی مسلمین مین سے اوسکے پاس گیا اور اوس نیم جان کا سر کاٹ لایا اور بعض روایت مین ہے کہ خود علیؑ نے اوسکو قتل بھی کیا پس جب طلحہ قتل ہوگیا تو رسول خدا صلعم کو سرور ہوا اور انھا تکبیر کا فرمایا پھر سارے مسلمین نے تکبیر کی و بعد ازان اصحاب نبی نے لشکر مشرکین پر سخت حملہ کیا اور اونکو ایسا مارنا شروع کیا کہ صفین اونکی پراگندہ ہوگئین اور اوسوقت تک کہ سوا ے طلحہ کے کوئی قتل نہوا تھا تو بعد طلحہ کے لواء مشرکین کو ابو شیبہ عثمان بن ابی طلحہ نے اوٹھایا تھا اور وہ آگے آگے عورتون کے شعر رجز پڑھتا تھا جسکا مضمون یہ ہے[1] اہل لواء یعنے نشان بردار پر حق یہ ہے کہ نیزہ اوسکا خون مین رنگین ہو یا ٹکڑے کیا جاوے آخرکار ابو شیبہ نشان لیے ہوے آگے بڑھا اور عورتین دف بجا بجا کر گاتی تھین کہ لوگون کو اوبھارتی اور جوش مین لاتی تھین چنانچہ ابو شیبہ عثمان حامل نشان پر حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے حملہ کیا اور اوسکے دونون شانون کے درمیان مین ایسی تلوار ماری کہ اوسکا ہاتھ و شانہ جدا ہوگیا یہانتک کہ تلوار اوسکی کمر و ناف تک اوتر گئی کہ اوسکا پھیپھڑا تک کھل گیا بعد ازان حضرت حمزہ یہ کہتے ہوے پھرے کہ مین اوس شخص کا بیٹا ہون جو حاجیون کا پانی پلانے والا تھا اوسوقت اوس نشان کو ابو سعید بن ابی طلحہ نے اوٹھایا تو سعد بن ابی وقاص نے اوسکو تیر مارا کہ اوسکے حلق مین جا لگا اور وہ زرہ پہنے تھا اور اوسکے سر پر خود مُنڈھا تھا اور اوسمین دامن یعنے جھالر تھی جو قفا پر لٹکتی ہے اسوجہ سے حلق اوسکا کھلا ہوا تھا کہ تیر سے چھد گیا پس زبان اوسکی باہر نکل آئی جیسے کتے زبان نکالتے ہین اور بعض روایت مین ہے کہ جب ابو سعید نے نشان اوٹھایا تھا تو عورتین اوسکے پیچھے کھڑی ہوئین یہ شعر پڑھتی تھین جسکا مضمون یہ ہے[2] اے بنی عبد الدار تم اپنے دشمنون کی پشتون پر ایسی تلوارین تیز مارو جیسے اہل حمیت و حمایت تلوار مارتے ہین چنانچہ سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ جب مین اوسکو یعنے ابو سعد بن طلحہ کو تلوار مارتا تھا اور اوسکا دست راست قطع کرتا تھا تب اوسنے نشان کو دست چپ مین لیا تب مین نے اوسکے دست چپ پر حملہ کیا اور ایک ہاتھ مین اوس ہاتھ کو بھی جدا کیا تب اوسنے نشان کو دونون بازو لاکر تھام لیا اور اپنے سینے سے لپٹا لیا کہ اوس سے پشت اوسکی خمیدہ ہوگئی یعنے جھک گیا سعد نے کہا تب مین نے گوشہ کمان کا درمیان زرہ اور خود اوسکے ڈالکر کھینچا تو خود اوسکا اوتر آیا مین نے اوس خود کو اوسکی پشت پر پھینک مارا پھر مین نے اوسکو تلوار ماری کہ وہ قتل ہوگیا بعد ازان مین اوسکی زرہ اوتارنے لگا کہ دفعتہً سبیع بن عبد مناف مع چند نفر ہمراہی میری طرف آیا اور اوتارنے زرہ سے مجھے باز رکھا اور سارا زرہ جملہ مشرکین سے اسباب زرہ وغیرہ ابی سعد مقتول کا بہت عمدہ تھا کہ زرہ اوسکی بہت فراخ سیم کوفتہ تھی اور اوسکا خود اور اوسکی تلوار بھی بہت خوب تھی ولیکن سبیع درمیان میرے اور مقتول کے آنکر حائل ہوگیا راوی نے کہا دونون قول مین یہ قول اصح و اثبت ہے (یعنے لینا زرہ و خود کا یا نہ پانا باعث حائل ہونے سبیع کے) اور اسیطرح اتفاق ہے اس بات پر کہ سعد نے اوسکو

قتل کیا

[1] إنّ على أهل اللواء حقاً أن يخضب الصعدة أو تندقا
[2] ضرباً بني عبد الدار ضرب حماة الأدبار ضرباً بكل بتار

قتل کیا تب مسافع بن طلحہ ابن ابی طلحہ نے وہ نشان اونکا اوٹھایا اوسوقت عاصم بن ثابت ابن ابی الاقلح نے مسافع کو
تیر مارا اور کہا لے اسکو یعنے تیر کو مین ابن ابی الاقلح ہون پھر اوسکو قتل کیا پس جب کہ مسافع کو کہ ابھی اوسمین جان
باقی تھی لوگ اوسکی مان سُلافہ بنت سعد بن الشہید کے پاس اوٹھا لیگئے اور وہ اوسوقت سب عورتون کے ساتھ تھی
تو سُلافہ نے کہا تجھکو کسنے مارا وہ بولا مین نہین جانتا ہون مگر مین نے اسقدر کہنا اوسکا سُنا کہ لے اسکو یعنے تیر کو
کہ مین ابن ابی الاقلح ہون سُلافہ نے کہا واللہ وہ میرے ہی گروہ سے ہے اور بعض روایت مین یون ہے کہ
سعد نے کہا لے اس وارکو اور مین ابن کسرہ ہون اور لوگ ایام جاہلیت مین بنی کسر الذہب کہتے تھے چنانچہ جب سُلافہ
نے مسافع اپنے پسر سے پوچھا کہ تجھکو کسنے مارا اوسنے کہا مین نہین جانتا ہون مین نے اوس سے اسقدر لیتے سنا
کہ لے اسکو اور مین ابن کسرہ ہون سلافہ نے کہا احدی واللہ کسرے یعنے وہ کسرے ایک شخص ہے ہم مین سے
پس اوسی روز سُلافہ نے نذر کی اس بات کی کہ مین عاصم کے کاسۂ سر مین قوم کو شراب پلاؤن گی اور پیون گی او
جو کوئی اوسکا سر لاوے مین اوسکو سو شتر دون گی بعد ازان جب اوس نشان کو کلاب بن طلحہ بن ابی طلحہ نے
اوٹھا لیا تو اوسکو زبیر ابن العوام نے مار لیا تب نشان کو جلاس بن طلحہ بن ابی طلحہ نے اوٹھا لیا تو اوسکو طلحہ بن
عبید اللہ نے قتل کیا بعد ازان ارطاۃ بن عبد شرحبیل نے وہ نشان اوٹھایا اوسکو علی علیہ السلام نے قتل کیا
بعد ازان شریح بن قارظ حامل نشان ہوا راوی کہتا ہے ہم نہین جانتے اوسکو کسنے قتل کیا بعد ازان صؤاب غلام
بنی عبد الدار نے نشان اوٹھایا اوسکے قاتل مین اختلاف ہے بعضے قائل ہین کہ سعد بن ابی وقاص نے اوسکو
قتل کیا اور بعضے کہتے ہین علی نے قتل کیا اور بعض کا قول ہے کہ قزمان اوسکا قاتل ہے راوی نے کہا ہے [illegible]
صحیح قزمان ہے کہ جب قزمان صواب کے نزدیک پہونچا تو اوسپر حملہ کیا اور اوسکا دست راست تن سے جدا کیا
تو اوسنے نشان کو دست چپ مین لیا جب وہ ہاتھ بھی کٹ گیا تو اوسنے نشان کو دونون بازو سے آغوش مین
چپٹا لیا اور اوسپر جھک گیا پھر اوسنے صدا دی کہ اے بنی عبد الدار آیا میرا عذر پذیرا ہے تب قزمان نے اوسپر
حملہ کیا اور قتل کیا راوی یعنے صحابہ نبی کہتے ہین کہ حق تعالے نے اپنے نبی کو کسی جگہ کبھی ایسا فیروزمند نہین کیا
جیسا اونکو اور اونکے اصحاب کو روز احد ظفریاب کیا مگر باوجود اس بات کے اصحاب نے نافرمانی رسول اللہ صلعم
کی کی تھی اور حکم مین باخود ہا تنازع ڈالی تھی چنانچہ جب نشان برداران لشکر مشرکین قتل ہوے اور مشرکین
شکست پاکر بھاگ چلے اور رخ نکرتے تھے اور اونکی عورتین ڈہل و دف بجا بجا کے اور کوس کوس کے اونکو اوس جا
بلاتی تھین جہان ہم لوگ جمع تھے واللہ مین ہندکو اور اوسکے ساتھ والیون کو دیکھتا تھا کہ وہ سب بدحواس بھاگی
جاتی تھین اور کوئی چیز اپنی خواہش اور حاجت کی اوٹھا نسکی تھین اور جب خالد بائین طرف سے رسول اللہ صلعم پر
آتا تھا تا کہ نکل جاوے اور بجانب سفح کے چلا جاوے اور سفح یعنے سرکوہ اور ایک موضع کا نام بھی ہے تو اوسکو تیر اندازون

تیر مارکر پھیر دیتے تھے یہانتک کہ وہ کئی مرتبہ آیا اور تیراندازون نے یون ہی ہنکا دیا اور جب مسلمین تیراندازون کے
پاس سے آگے چلے تو رسول خدا صلعم تیراندازون کے سامنے آکر فرمانے لگے کہ تم اپنے اسی جا سے مصاف پر
کھڑے رہو اور ہماری پشت پر نگہبانی کرو اگر تم دیکھنا کہ ہم لوگ مال غنیمت لے رہے ہین تو تم اگر شریک ہونا اور
اگر تم دیکھو کہ ہم لوگ قتل ہوتے ہین تو بھی تم ہماری نصرت کے لیے نہ آنا یعنے کسی حالت مین اپنی جگہ سے نہ سرکنا
چنانچہ جب مشرک شکست پاکر بھاگے اور مسلمین نے پیچھا کیا اور جسطرح چاہا اونکو قتل کیا تا آنکہ اونکو لشکر سے دور بھگا دیا
اور لشکر یعنے لشکرگاہ کی لوٹ پر مستعد ہوے اوسوقت تیراندازون مین سے جو مصاف پر مامور باستقامت تھے
بعض نے بعض سے کہا کہ اس جگہ جہان کچھ نہین ہے تم لوگ کیون کھڑے ہو کیا نہین دیکھتے ہو کہ حق تعالی نے
تمہارے دشمنون کو ہزیمت دی اور یہ لوگ برادر تمہارے یعنے مسلمین اونکے لشکر کو لوٹ رہے ہین تم بھی مشرکین
کے لشکر مین داخل ہو اور اپنے بھائیون کے ساتھ تم بھی مال غنیمت حاصل کرو تب ایک تیرانداز نے دوسرے سے کہا
کہ کیا تمکو معلوم نہین ہے کہ رسول خدا صلعم نے تمکو اپنی پشت پناہی کے واسطے مامور و مقرر کیا ہے اور تاکید فرمائی ہے
کہ اپنے مقام سے نہ ہٹو اگر ہمکو قتل ہوتے دیکھو تو ہماری نصرت کے لیے بھی نہ آؤ اور اگر ہم لوگ مال غنیمت کے لینے مین
مشغول ہون تو بھی تم شریک نہو بلکہ ہماری پشت پر نگہبانی رکھو مگر اون دوسرون نے کہا یہ ارادہ رسول خدا صلعم کا
نتھا جو تم سمجھتے ہو کیونکہ مشرکین کو تو خدا نے خوار کر دیا اور اونکو شکست دیکر بھگا دیا اب چلو لشکر مین اور اپنے بھائیون کے
ساتھ ملکر لوٹو آخر لوگون نے جب اس امر مین باہم اختلاف کیا تو عبداللہ ابن جبیر نے جو اون تیراندازون کے افسر تھے
اونکو فہمایش کی اور اونکے سامنے خطبہ بیان کرنے لگے اور اوس روز اوسوقت سفید لباس پہنے تھے چنانچہ بعد حمد و ثنا
خداوند عز و جل کے جو سزاوار حمد و ثنا ہے اون لوگون کو حکم بطاعت خدا و رسول کیا اور تہدید کی اس بات کی کہ کوئی شخص
مخالفت رسول خدا صلعم کی نکرے لیکن لوگون نے اونکا کہنا نمانا اور لوٹ کے لیے چلے گئے صرف تھوڑے لوگ یعنی قریب
دس آدمی کے ہمراہ اپنے افسر عبداللہ بن جبیر کے باقی رہ گئے تھے ازانجملہ حارث بن انس بن رافع تھے جو کہتے تھے اے قوم
اپنے نبی کے عہد کو یاد کرو اور اپنے افسر کی اطاعت کرو مگر اون لوگون نے نمانا آخر لشکر مشرکین مین لوٹنے کے لیے چلے ہی گئے
مقام کو خالی کر دیا اور گھوڑون کو جبل کی طرف چھوڑ دیا اور لوٹنا شروع کیا چونکہ صفوف مشرکین درہم برہم ہو گئی تھین
اور لوگ اونکے منتشر ہو گئے تھے اور اوسوقت آندھی چل رہی تھی اور اول نہار تھا یعنے دن چڑھتا تھا تا آنکہ اون مشرکین لوگون
نے رجوع کی اور اوسوقت ہوا پھر واتھی یعنی پھر دفعۃ پچھوا ہوا چلنے لگی یعنے مسلمین کا رخ جو کہ پچھم طرف تھا تو ہوا سامنے کی تھی اوسوقت
مشرکین پھر آئے اور اوس عرصہ مین مسلمین مشغول نہب و غارت تھے تسلط مع لی صفوان بن امیہ جو آخر کو بوجہ احسن
اسلام لایا تھا اوسنے بیان کیا کہ مین صفوان کا مملوک تھا یعنے آزاد نتھا اور مین اون لوگون مین تھا جنکو مشرکین
بھاگتے وقت لشکرگاہ مین چھوڑ گئے تھے اور اوس روز تک سوائے وحشی و صواب غلام بنی عبدالدار کے کسی مملوک نے

مقابلہ کیا تھا اور ابو سفیان نے کہا تھا یعنے وقت معرکہ جنگ کے کہ اے گروہ قریش اپنے اپنے غلاموں کو اپنی
اپنی متاع پر چھوڑ چلو کہ یہ لوگ تمہارے اسباب اور خورجیون پر نگہبان رہین گے چنانچہ ہمنے اسباب متفرق کو ایکجا
جمع کر دیا اور اونٹون کو عقال کر دیا یعنے چھاند دیا اور قوم لڑنے کو میمنہ و میسرہ پر گئی تب ہمنے اسباب پر پوشش
ڈال دی اور خورجیون کو چھپا دیا اور اوسوقت قوم مین سے ایک دوسرے کی مدد و کمک کو لڑنے جاتا تھا اسیطرحسے
تھوڑے عرصہ تک وہ لوگ قتال کرتے رہے ناگاہ ہمارے لوگ شکست پاکر بھاگے اور اصحاب محمد ہمارے لشکرگاہ
داخل ہوگئے اور ہم درمیان اسباب کے موجود تھے یعنے ہم بھاگے نتھے تب اونہون نے ہمین گھیر لیا اور غلامونکو
اونہون نے اسیر کرلیا اونہین مین بھی تھا پھر اونہون نے لشکرگاہ خاطرخواہ لوٹا ایک شخص نے مجھسے پوچھا کہ مال
صفوان بن امیہ کا کہان ہے مین نے کہا وہ مال تو لاد نہین لایا ہے مگر جو کچھ زاد لایا ہے وہ انہین خورجیون مین
تب وہ نکلکر میرے تئین کھینچنے لگا تاآنکہ جو کچھ مال تھا مین نے گٹھری سے نکال دیا اور وہ مال مقدار سو مثقال کے تھا
اور بعض روایت مین ایک سو پچاس مثقال تھا وہر گاہ ہمارے لوگ بھاگ گئے تھے اور ہم اونسے مایوس ہوگئے تھے
اور عورتین بھاگ بھاگ گوشون مین چھپ رہی تھین اور جو لوگ مسلمین مین سے اون عورتون کا ارادہ رکھتے تھے
اون سے محفوظ رہین اور مال قبضہ مین مسلمین کے تھا اور ہم اوسی حالت اسیری مین تھے کہ ناگاہ مین نے سوارون
دیکھا کہ وہ چلے آتے ہین اور لشکر مین داخل ہوگئے اور مسلمین مین سے کوئی اونکو رد کرنے والا نتھا کیونکہ اونہون نے
اپنے مورچال جائے حرب کو جہان تیرانداز مامور ہوئے تھے خالی و بے پروا چھوڑ کر لوٹنے چلے آئے تھے اور لوٹ رہے تھے
اور مین دیکھتا تھا کہ وہ اپنی کمانین اور ترکش بغلون مین ڈالے تھے اور اونمین سے ہر ایک نے جو کچھ پایا تھا اوسکو
ہاتھ یا اوسکی گود مین تھا پس اوسی حالت مین کہ یہ لوگ بخوف و خطر غارت و تاراج مال مین مصروف تھے سوار [illegible]
آ پہونچے اور تلوارین مارنے لگے تاآنکہ قدم بڑھا بڑھا کے اور جابجا بہستی سے بہتون کو قتل کیا اور مسلمین ہر طرف
متفرق و پریشان ہوگئے اور جو کچھ لوٹا تھا سب چھوڑ بھاگے اور ہمارے لشکر سے نکل گئے پھر ہم لوگ اپنی متاع کے
پاس پھر آئے اور ہمارا کچھ اوسمین سے نہین گیا تھا اور [illegible]
وہ زر طلا ہمنے مقتل مین پایا (یعنے وہ یکصد و پنجاہ مثقال مال صفوان) اور مسلمین مین سے ایک شخص کو [illegible] دیکھا
کہ وہ صفوان بن امیہ کو لپیٹ گیا اور دبا بیٹھا مجکو یقین ہوا کہ وہ مارا جاتا ہے تاآنکہ مین جا پہونچا تو اوسمین کچھ جان
باقی تھی اوسوقت میرے پاس خنجر تھا مین نے اوسپر جنبیہ چلائی کہ وہ گر پڑا اور مین نے کہا یہ کون شخص ہے کسی نے کہا
یہ شخص بنی ساعدہ مین سے ہے [illegible] اسلام کیا اور واقدی
نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے اسحاق بن عبد اللہ سے [illegible]
کہا کہ اصحاب نبی جو غارت و تاراج مین پڑ گئے تھے [illegible]

اونپر آپڑے اور گھیر لیا اور مختلط و متسلط ہوگئے تو ہمنے نہین دیکھا کہ اون اصحاب مین سے کسی کے پاس اوس
مال معرکہ سے کچھ باقی رہ گیا ہو کہ وہ لے پھرا ہو سوائے دو شخص کے ایک عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح کہ پہلے سے
وہ ایک منطقہ کمر بند جو لشکر مین پایا تھا لے آئے تھے اوسمین پچاس دینار تھے کہ اونہون نے زیر جامہ اپنے اوسکو
ازار بند کی گرہ مین باندہ رکھا تھا اور دوسرے عباد بن بشر کہ وہ ایک تھیلی لائے تھے اوسمین تیرہ مثقال زر طلا تھا
اوسکو اپنی قمیص کی جیب مین ڈال لیا تھا اور اوسپر اور ایک قمیص اور اوسکے اوپر ایک زرہ پہنے تھے اور اوسکو درمیان
مین کرکے کمر بند سے مضبوط کر لیا تھا پس وہ دونون شخص اوس مال کو بجنسہ پیش رسول خدا صلعم اوٹھا کر حاضر لائے
حضرت نے نہ اوسکا خمس لیا نہ اون دونون کے مال یافتہ مین سے کم کرایا یعنے کسی اور کو اوسمین سے نہین دلایا
اور بقیہ احوال آیندہ بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالی **واقدی** نے کہا مجھسے بیان کیا رافع بن خدیج نے کہ جب گروہ
تیر انداز اوس مقام سے جہان مامور تھے چلے گئے اور باقی رہ گیا جو رہ گیا تو خالد بن الولید نے نظر کی کہ شعب جبل خالی ہے
اور لوگ وہان قلیل ہین تو سوارون کو ہمراہ لیکر دوڑ مارا اور عکرمہ بھی سوارون مین اوسکے ساتھ ہو لیا تب
یہ دونون مع سواران ہمراہی اوسمقام مین پہونچے جہان تیر انداز تھے اور چلے آئے تھے اور کچھ باقی رہ گئے تھے
پس اون لوگون نے اونپر حملہ کیا اور بقیہ تیر اندازون نے بھی اوس قوم کو تیر مارے تا آنکہ اونپر غالب رہے اور عبد اللہ
بن جُبیر جو تیر انداز تھے جب اونکا ترکش تیرون سے خالی ہوگیا تو اونہون نے نیزہ مارنا شروع کیا تا آنکہ نیزہ
ٹوٹ گیا تو اونہون نے اپنی تلوار کا میان توڑ پھینکا اور اون سے مقابلہ کرنے لگے یہان تک کہ قتل ہوگئے تب
جعال ابن سراقہ و ابو بردہ بن نیار آگے بڑھے اور یہ دونون وقت قتل عبد اللہ بن جُبیر حاضر تھے اور جو لوگ
اوس شعب جبل سے چلے آئے تھے یہ دونون اونہین مین سے تھے مگر یہ کہ بعد اونکے اخیر مین چلے آئے تھے
اور قوم مین مل گئے اور اسوقت خیل مشرکین کا بڑی استواری کے ساتھ تھا پھر جب ہماری صفین ٹوٹ گئین
اوسوقت ابلیس بصورت جعال بن سراقہ بنکر پکارنے لگا کہ بتحقیق محمد قتل کیا گیا اسیطرح تین بار چیخ ماری پس اوس
روز جعال بن سراقہ بلیہ عظیم مین مبتلا ہوگئے اسلیے کہ ابلیس اونہین کی صورت بنکر پکارا تھا و حال آنکہ وہ ہمراہ
مسلمین کے بقتال شدید مقاتلہ با مشرکین کر رہے تھے بلکہ وہ پہلو مین ابی بردہ بن نیار و خوات بن جبیر کے
موجود تھے راوی رافع بن خدیج کہتے ہین کہ ہمنے ایسی فیروزی جلد تر پلٹتے ہوئے نہین دیکھی جیسی فیروزی مشرکین
کی جلدی سے ہمپر پھری چنانچہ گروہ مسلمین ساتھ جعال بن سراقہ کے یون پیش آئے کہ ارادہ اوسکے قتل کا کیا
اور کہتے لگے یہ وہی ہے جو پکارتا تھا کہ محمد قتل ہوئے تب خوات بن جُبیر اور ابو بردہ نے اوسکے لیے گواہی دی
کہ جب پکارنے والا پکارتا تھا تو جعال ہم دونون کے پہلو مین موجود تھا وہ پکارنے والا کوئی اور تھا اور رافع نے کہا
کہ بعد اسکے مین نے بھی اوسکی گواہی دی بعد ازان رافع بن خدیج نے کہا کہ ہرگاہ ہم بخواہش نفسی و معصیت اپنے

نبی کے اپنے صفوف سے آگے چلے آئے تھے اور مسلمین ساتھ مشرکین کے مختلط ہو گئے تو باہم مشتبہ ہو کر مقاتلہ
کرنے لگے اور بلا خود بلا کید و دوسرے کو مارتے تھے مگر عجلت میں اور حالت اضطراب میں جسکو مارتے تھے اوسکو
پہچانتے تھے کہ وہ کون ہے چنانچہ اوسی روز اسید بن حضیر کو دو زخم لگے ایک زخم تو ابو بردہ کی ضرب سے لگا
تا وہ نہیں جانتا تھا جب یہ کہا اوسنے ضرب لگائی کہ لے اس ضربت کو میں لپ انصاری ہوں یعنی دستور حرب کا
یہ تھا کہ جب وہ ضرب لگاتے تھے تو کہتے تھے کہ خذہا انا فلان بن فلان اس ضربت کو لے کہ میں فلان بن فلان
ہوں او سوقت ابو زعنہ اوس ہجر کو ظلمت میں آگے بڑھے اور ابو بردہ کو دشمن سمجھ کر اونکو دو ضربتیں ماریں اور
بولے لے اس ضربت کو میں ابو زعنہ ہوں مگر ابو بردہ نے اوسوقت یہ سمجھا تھا کہ کسنے مارا جب یہ آواز سنی
کہ میں ابو زعنہ ہوں تو پہچانا اور جب ملاقات کی تو شکایت کی کہ دیکھ تو نے میرے ساتھ کیا کیا تھا ابو زعنہ نے
کہا کہ تو نے بھی تو اعلی میں اسید بن حضیر کو ضربت لگائی تھی ولیکن مضائقہ نہیں کہ یہ جراحت فی سبیل اللہ ہے
پس اس بات کا ذکر پیش رسول خدا صلعم کے ہوا فرمایا یہ فی سبیل اللہ ہے اے ابو بردہ اس جراحت کا
تیرے لیے اجر ہے گویا تجھے کوئی مشرکین میں سے مارتا اور فرمایا جو کوئی قتل ہوگا وہ شہید ہے اور
ایسا ہوا تھا کہ یمان جو باپ حسیل بن جابر کہتے ہیں اور رفاعہ بن وقش یہ دونوں بزرگ کبیر السن تھے
ٹیلوں اور کوٹھوں پر عورتوں کے ساتھ چڑھا دیے گئے تھے تو ایک نے دوسرے سے کہا لا ابا لک کیوں
بیٹھے ہیں یعنی تیرا باپ مرے بالکل غیرت نہیں ہے کہ تیرے لیے باپ نہیں ہے کیا وجہ ہے کہ ہم اپنے
چھوٹے ... شرم سے جو بچے اونکو چھوڑ دیا اور ... ہوا ہے اسکے کیا ہے کہ ہم آج یا کل سے ہمارا ...
ہمارے مرگ میں کوئی دم بقدر ظمئی داب باقی ہے یعنی اوسقدر کہ جانور پیاسا درمیان دو پانی پینے کے
سانس لیتا ہے کاش ہم اپنی تلواریں لیکر رسول خدا صلعم کے ساتھ چلکر احد میں کچھ دن ... تک بھی ملجاویں راوی
نے کہا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب وہ دونوں بزرگ آکر لاحق ہوئے تو رفاعہ کو مشرکین نے قتل کیا اور حسیل
بن جابر جب مسلمین و مشرکین باہم مختلط ہو گئے تھے اور غبار اچل رہی تھی تو اوسوقت اوپر تلوار مسلمین کی نادانستہ
پڑ گئی اور حذیفہ شور کرتی ہی رہے کہ میرا باپ ہے میرا باپ ہے تا آنکہ حسیل قتل ہو گئے تب حذیفہ نے کہا کہ
مسلمانوں خدا تمکو بخشے کہ وہ ارحم الراحمین ہے جو کچھ تمنے کیا اوسنے میرے باپ کے درجات و خیر کو پیش خدا
صلعم زیادہ کیا بعد ازان رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ حذیفہ کو خون بہا دیا جاوے اور بعض روایت میں ہے
کہ یمان کو زخم عتبہ بن مسعود کے ہاتھ سے لگا دیکھ حذیفہ بن یمان نے خون یمان کا سارے مسلمین پر بخش دیا
اور اوسی روز حباب بن المنذر بن الجموح نے فصیحہ کیا کہ اے آل سلمہ لبیک اجل کہتے ہوئے کیا رگی اپنی
گردنوں کو پیش کر دینے آگے بڑھو اور اوسی روز جبار بن صخر نے ضربت سخت نادانستہ سر حباب بن المنذر پر

لگائی تھی تا آنکہ مسلمین نے باخود یا یہ نشانی قرار دی کہ اُمِت اُمِت کہکر صیحہ کرنا شروع کیا (یعنے تا لوگ اپنے
لوگون کو پہچانین) تا آنکہ لوگون نے ہاتھ اپنے روک لیے اور آپسمین ایک دوسرے کے قتل و ضرب سے باز رہا
اور **واقدی** نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی زبیر بن سعد نے عبد اللہ بن الفضل سے اونہون نے کہا
کہ جب رسول خدا صلعم نے مصعب بن عمیر کو علم لشکر عطا کیا اور مصعب شہید ہوے اوسوقت ایک فرشتے نے
بصورت مصعب بشکل ہو کر علم کو اوٹھا لیا تو آخر روز رسول خدا صلعم نے فرمایا اے مصعب آگے بڑہ اوسوقت
وہ فرشتہ حضرت کی طرف متوجہ ہو کر بولا کہ مین مصعب نہین ہون تب حضرت نے پہچانا کہ یہ فرشتہ ہے
تائید کو آیا ہے اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبیدہ بنت نائل نے عائشہ بنت سعد سے
اونہون نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے اونہون نے کہا اوس روز مین اپنے تئین دیکھتا ہون کہ
تیر چلا رہا ہون اور ایک شخص سفید رنگ یعنے گورا رنگ خوبصورت میرے تیر کو میری طرف پھیر دیتا ہے (یعنے
اوسوقت جب مسلمین باشرکین مختلط ہو گئے تھے کہ اوس تہلکہ مین اکثر مسلمین مسلمین کے ہاتھ سے دھوکے مین
خطا گو نا دانستہ قتل ہوتے تھے) اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابراہیم بن سعد نے
اپنے باپ سے اونسے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے اونہون نے کہا مین نے دو شخص کو سفید کپڑے
پہنے ہوے دیکھا کہ اونمین سے ایک داہنے رسول خدا صلعم کے اور دوسرا بائین سے یہ دونون قتال شدید
کر رہے تھے اور ان دونون کو مین نے کبھی نہ پہلے دیکھا تھا نہ بعد اوسکے دیکھا اور **واقدی** نے کہا مجھسے
حدیث بیان کی عبد الملک بن سلیم نے قطن بن وہب سے اونہون نے عبید بن عمیر سے اونہون نے
کہا جب قریش احد سے پھرے ہین تو اپنی محفلون مین اپنی ظفر یابی کی باتین کرتے تھے اور کہتے تھے
کہ وہ ابلق گھوڑون کو اور وہ مردم گورے رنگ سپید پوشون کو جو معرکہ بدر مین دکھائی دیے تھے اس معرکہ مین
ہمنے اونکو نہین دیکھا عبید بن عمیر نے کہا کہ یوم احد ملائکہ نے قتال نہین کیا اور دوسری روایت مین عمر بن الحکم
سے منقول ہے کہ معرکہ احد مین ایک ملک نے بھی تائید رسول خدا صلعم کی نہین کی بلکہ جنود ملائکہ روز بدر
موید تھے اور دوسری روایت مین مجاہد سے منقول ہے کہ روز احد ملائکہ حاضر ہوے مگر قتال نہین کیا
یعنے لشکر مسلمین کافی تھا احتیاج تائید ملائکہ نتھی اور دوسری روایت مین مجاہد سے ہے کہ سوای بدر کے
کسی غزوہ مین ملائکہ نے قتال نہین کی اور ایک روایت مین ابی ہریرہ سے مروی ہے اونہون نے کہا
حق تعالے نے مسلمین سے وعدہ کیا تھا کہ اگر تم لوگ جنگ مین صبر و استقامت رکھوگے تو ہم ملائکہ سے
تمہاری تائید کرینگے اور جب کہ وہ مصاف سے ہٹ گئے تو پھر ملائکہ نے مقاتلہ نہین کیا اور **واقدی** نے
کہا مجھسے **حدیث** بیان کی یعقوب بن محمد بن ابی صعصعہ نے موسے بن ضمرہ بن سعید سے اونہون نے

اپنے باپ سے اونہون نے ابی بشیر المازنی سے اونہون نے بیان کیا کہ جس وقت سپاہ عقبہ سے شیطان نے پکارا
کہ محمد قتل ہوے اس بات سے ارادہ عزوجل مین یون تھا تا مسلمین اپنی نافرمانی پر پشیمان و نادم ہون اور ہر طرف متفرق
ہوکر جبل پر چڑہ جاوین تو پہلے جسنے اونکو سلامتی رسول خدا صلعم کی خوشخبری دی وہ کعب بن مالک تھے کعب نے کہا
مین نے شور کرنا شروع کیا کہ رسول خدا صلعم سلامت ہین اوسوقت حضرت صلعم اپنا ہاتھ منہ پر رکھکر میری طرف
اشارہ کرتے تھے کہ چپ رہو اور دوسری روایت مین عبید اللہ بن کعب بن مالک سے منقول ہے کہ کعب نے کہا جب مسلمین
نے روگردانی کی تھی تو پہلے مین نے ہی رسول خدا صلعم کو پہچانکر مومنین کو خوشخبری دی کہ آن حضرت صلعم زندہ و سالم ہین
اور کعب نے کہا اوسوقت مین ایک گھاٹی مین تھا اور راوی حدیث نے کہا کہ اوسوقت رسول خدا صلعم نے کعب کو
اپنے پاس بلایا اور اونکی زرہ لیکر آپ پہن لی اور وہ زرہ رونینہ تھی یا کچھ رونینہ تھی اور کچھ غیر رونینہ اور حضرت نے
اپنی زرہ اوتار دی اوسکو کعب نے پہن لیا پس اوس روز کعب نے قتال شدید کی تا آنکہ وہ مجروح ہوے کہ سب سترہ
زخم لگے تھے اور ایک روایت مین یون ہے کہ کعب نے کہا مین نے اوس روز حضرت کی آنکھون کو خود جھلم کے
دیکھکر پہچانا اور ندا دی کہ اے گروہ انصار باہم خوشی کرو یہ رسول خدا صلعم موجود ہین تب حضرت نے میری طرف
اشارہ کیا کہ چپ رہ اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے خالد بن رباح سے
اونہون نے اعرج سے اونہون نے کہا جب شیطان نے فریاد کیا کہ محمد صلعم قتل کیا گیا تو ابوسفیان بن حرب نے کہا
اے گروہ قریش تم مین سے کسنے قتل کیا محمد کو ابن قمیہ نے کہا اوسکو مین نے قتل کیا ابوسفیان نے کہا
مین تیرے ہاتھون مین کڑے سونے کا ڈالونگا جیسا کہ صنادید عجم دلاورون اور بہادرون کے ساتھ یہ معاملہ کیا کرتے ہین
چنانچہ ابوسفیان ابو عامر فاسق کو اپنے ہمراہ لیکر مقتل مین پھرنے لگا تاکہ رسول خدا صلعم کو تلاش کرے اور جا بجا مین
گذرا اوسکا نعش پر خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے ہوا ابو عامر نے کہا اے ابوسفیان تو جانتا ہے یہ قتیل کون ہے
اوسنے کہا مجکو معلوم نہین اوسنے بتایا یہ خارجہ بن زید بن ابی زہیر خزرجی ہے اور یہ سردار بنی حارث بن الخزرج کا ہے
بعد ازان گذرا اوسکا اوپر نعش عباس بن عبادہ بن نضلہ کے ہوا جو برابر نعش خارجہ کے تھی ابو عامر نے کہا
یہ ابن قوقل ہے جو بیت الشرف اپنے کعبہ کا شریف تھا بعد ازان گذرا اوسکا ذکوان بن عبد قیس کی نعش پر ہوا
ابو عامر نے کہا یہ شخص اوس قوم کے سادات سردارون مین سے ہے بعد ازان گذرا اوسکا نعش پر حنظلہ پسر ذکوان کی ہوا
ابوسفیان نے کہا اے ابو عامر یہ کون ہے اوسنے کہا ہان یہ شخص ہے جو سب سے زیادہ مجھپر عزیز ہے یہ حنظلہ بن ابی عامر
ہے یعنے ابو عامر کے بیٹا ذکوان کی بھی تھی پھر ابوسفیان نے کہا مین مقتل محمد نہین دیکھتا ہون یعنے لاش اونکی کہین
نظر نہین آتی ہے اگر اونکو قتل کیا ہوتا تو ضرور ہم اونکو دیکھتے ابن قمیہ جھوٹ کہتا ہے بعد ازان خالد بن ولید سے
ملاقات ہوئی تو اوسنے اوس سے پوچھا کہ حال قتل محمد کا تجکو کچھ معلوم ہے اوسنے کہا قبل ازین مین نے اونکو دیکھا ہے

کہ وہ اپنے چند نفر اصحاب کے ہمراہ جبل پر چڑھے جاتے تھے ابوسفیان نے کہا یہ بات البتہ سچ ہے اور ابن
قمیئہ جھوٹھ کہتا ہے کہ اونکو قتل کیا اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے
خالد بن رباح سے اونہون نے ابی سفیان مولی بن ابی احمد سے اونہون نے کہا مین نے سنا محمد بن مسلمہ سے وہ کہتے
تھے مین نے اپنے کانون سے سنا اور میری آنکھون نے دیکھا کہ جب مسلمین نے طرف جبل کے گریز کی اور رسول خدا
صلعم کیطرف رخ نہین کرتے تھے تو اوس روز حضرت فرماتے تھے کہ اے فلان میرے پاس آ اے فلان میری
طرف آ مین رسول خدا ہون مگر اون دونون مین سے ایک بھی حضرت کی طرف نہ مڑا اور وہ دونون یعنے جنکو
بلاتے تھے چلے ہی گئے اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے ابوبکر بن عبداللہ
بن ابی جہم سے اور نام ابی جہم کا عبید تھا اونہون نے کہا کہ خالد بن الولید شام مین حدیث بیان کرتا تھا اور
کہتا تھا حمد ہے اوس خدا کا جسنے مجھے اسلام کی ہدایت کی کہ روز احد جسوقت مسلمین روگردان و گریزان ہوے تھے
تو مین نے عمر بن الخطاب کو دیکھا کہ وہ چلے جاتے تھے اور اونکے ساتھ کوئی نتھا اور مین نے اپنے تئین دیکھا کہ
مین ایک جماعت مسلح کے ہمراہ ہون مگر اونمین سے کسی نے سوا میرے اونکو نہین پہچانا تو مین نے
دیدہ و دانستہ اونکو طرح دی اور مین نے کنارہ کیا [illegible] اس خوف سے کہ گویا مین اونکو اغوا و اغرا کرونگا
اس بات مین کہ لوگ اونکو سردار سمجھکر اونکے ہمراہ چلے جانیکا قصد کرینگے آخر مین نے عمرؓ کو دیکھا کہ وہ شعب جبل
کی جانب متوجہ تھے اور کہا **واقدی** نے مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے اسحاق بن عبداللہ
بن ابی فروہ سے اونہون نے ابی الحویرث سے اونہون نے نافع بن جبیر سے اونہون نے کہا مین نے مہاجرین
مین سے ایک شخص سے سنا وہ بیان کرتا تھا کہ جب مین حاضر احد تھا تو مین نے دیکھا کہ ہر طرف سے تیر چل رہے ہین
اور رسول خدا صلعم بیچ مین کھڑے ہین مگر جو تیر آتا ہے وہ حضرت سے کترا کر نکل جاتا ہے اور مین نے عبداللہ
بن شہاب کو دیکھا کہ اوس روز وہ کہہ رہا تھا یارو مجھے بتادو محمد کدھر ہین اگر وہ بچ رہے تو ہم لوگ نہ بچین گے
وحالانکہ رسول خدا صلعم اوسکے برابر پہلو مین تھے اور حضرت کے ساتھ کوئی نتھا تا آنکہ وہ اوس جگہ سے چلا گیا
اور اوس سے صفوان بن ابی امیہ نے ملاقات کرکے کہا ابتو تجھسے فاصلہ پہ چلا آیا تیرے امکان مین تھا
کہ تو اونکو قتل کرتا اور اس مہم شاقہ کو قطع کردیا ہوتا وحالانکہ خدا نے اوسکو تیرے قابو مین کردیا تھا اوسنے کہا
کیا تو نے اونکو مین دیکھا تھا اوسنے کہا ہان تو اونہین کے پہلو مین تو تھا اوسنے کہا بخدا مین نے اونکو نہین دیکھا
اب مین بخدا حلف کرتا ہون کہ وہ بیشبہ ہملوگون سے محفوظ و معصوم رہیگا کیونکہ ہم چار آدمی اوسکے قتل پہ
قول و قسم کرکے تلاش کرنے نکلے تھے پر وہ کسیکو نملا اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابن
ابی سبرہ نے خالد بن رباح سے اونہون نے یعقوب بن عمر بن قتادہ سے اونہون نے [illegible] ابن ابی نملہ سے

اور نام ابی نملہ کا عبداللہ بن معاذ تھا یعنے معاذ باپ تھے ابی نملہ عبداللہ کے اور معاذ برادر یا دری براء بن معرور کے
چنانچہ ابو نملہ بیان کرتے تھے کہ جب اوس روز مسلمین نے گریز کیا اور حضرت صلعم تنہا رہ گئے اوسوقت مہاجرین
و انصار مین سے چند اشخاص نے جو حضرت کو تنہا دیکھا تو ہر طرف سے حلقہ باندھکر شعب جبل کی طرف چلے
اور اوس روز مسلمین کا نہ علم قائم تھا نہ اونکی جمعیت و جماعت تھی اور لشکر مشرکین سے قتل قتل واسطے گھیرنے
مسلمین کے یا واسطے دور بھگانے اونکے آگے پیچھے اوس وادی مین پھرتی تھی کبھی غول غول باہم یکجا ہوجاتی تھی
کبھی پھر جدا ہوجاتے تھے مگر مسلمین سے کسیکو نہ دیکھتے تھے کہ جو اونکا مانع و دافع ہو اور اوسوقت مین بھی رسولخدا
صلعم کے پیچھے تھا اور دیکھتا جاتا تھا کہ حضرت اون چند اصحاب ہمراہیون کے آگے ہین بعد ازان مشرکین
اپنے لشکر اور لشکرگاہ کیطرف پھر آئے اور باہم مشورہ کرنے لگے کہ مدینہ چلین یا کہ تلاش و طلب مسلمین مین نکلین
پس اس باب مین درمیان قوم کے اختلاف پڑا اور ایسا ہوا کہ جب رسول خدا صلعم ایک جماعت اصحاب کو نظر آئے
تو جسوقت اونہون نے حضرت کو صحیح و سالم پایا ایسا خوش ہوئے گویا اونکو کچھ بھی صدمہ نہ پہونچا تھا اور **واقدی**
نے کہا ہے **حدیث** بیان کی ابراہیم بن محمد بن شرحبیل العبدری نے اپنے باپ سے اونہون نے بیان کیا
کہ ہرگاہ لشکر اسلام مین حامل لواء مصعب تھے پس جب مسلمین نے روگردانی کی تو مصعب اوس علم کو لیے ہوئے
ثابت قدم رہے اوسوقت ابن قمیئہ اسپ سوار ہو آگے بڑھا اور اونکے دست راست پر تلوار ماری کہ ہاتھ جدا ہوگیا
اوسوقت مصعب یہ آیہ پڑھنے لگے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ یعنے فرمایا ہے
حق سبحانہ تعالے نے کہ نہین ہین محمد رسول ہے اوسکے پیشتر بھی اکثر رسول آئے ہین اور آخر آیہ تک مضمون ہے
کہ اگر وہ محمد مرجاوے یا قتل کیا جاوے تو تم اسکا قدر نہین کیا دین سے پھر جاؤگے غرض کہ مصعب نے
علم کو دست چپ مین لیا اور اوسپر جھکا اسکے تب اوسنے اونکا دست چپ بھی قطع کیا تو مصعب وہ اوس علم کو
اور اوس علم کو اپنے دونون بازو سے سینہ سے چپٹا لیا اور وہی آیت تلاوت کرنے لگے کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ الآیۃ بعد ازان ابن قمیئہ نے تیسری مرتبہ اونپر تیزی سے حملہ کیا اور خوب زور سے
نیزہ مارا کہ وہ کاری لگا اور مصعب زمین پر گرے اور علم بھی گر پڑا تب بنی عبدالدار مین سے دو آدمی نے شتابی
و چالاکی سے اوس علم کو اوٹھا لیا ایک سویبط بن حرملہ اور دوسرے ابو الروم پس ابو الروم نے اوس علم کو لے لیا
اور ہمیشہ اونکے پاس وہ علم رہا یہان تک کہ جب مسلمین مدینہ کو اوٹ آئے ہین تو ابو الروم ہمراہ اونکے
مع علم داخل مدینہ ہوئے اور **واقدی** نے کہا مجھے خبر دی موسی بن یعقوب نے اپنی عمہ سے [illegible]
ان ابی لیلی نے اپنی [illegible] ابی لیلی [illegible] اونہون نے بیان کیا کہ جب [illegible]
[illegible]

لشکر اعدا قتل ہوگئے تو مشرکین پہلی مرتبہ شکست پاکر بھاگ گئے اور مسلمین بطریق غارت اموال اونکے لشکرگاہ مین
آپڑے اور لوٹنے لگے بعد ازان مشرکین ناگاہ مسلمین پر عقب سے دوڑ پڑے اور لوگ بھاگنے لگے اوسوقت
رسول خدا صلعم نے اپنے یہان کے علمدارون کو ندا دی تو مصعب بن عمیر نے علم اوٹھایا کہ بعد اوسکے وہ شہید ہوگئے
اور علم کتیبہ بنی الخزرج کا سعد بن عبادہ نے اوٹھایا اوسوقت رسول خدا صلعم زیر اوس علم کے تشریف فرما تھے اور
سب اصحاب حضرت کے گرد تھے اور علم مہاجرین کا آخر روز ابی الروم العبدری کو ملا تھا بعد شہادت مصعب بن
عمیر کے اور علم قبیلہ بنی اوس کا مین نے اسید بن حضیر کے ہاتھ مین دیکھا اوسوقت پہلے تو ایک ساعت مسلمین نے
مشرکین پر خوب یورش کی پھر جب صفوف طرفین مختلط ہوگئین تو آپس ہی مین مقاتلہ ہونے لگا کہ اوسروز اونکی
مین امتیاز فیما بین یگانہ و بیگانہ کے نتھا اوسوقت مشرکین نے بنا بر شعار اپنے بنام عزیٰ کے ندا دی کہ اے
آل ہبل پھر او کہ یہ قتال عظیم ہے راوی نے کہا مشرکین نے رسول خدا صلعم سے پایا جو کچھ پایا یعنے آنحضرت
صلعم سخت متالم ہوئے پر اونکے ہاتھ نہ آسکے و حال آنکہ قسم اوس خدا کی جسنے اونکو بحق مبعوث کیا کہ مینے حضرت کو
ایک بالشت جگہ سے ہٹتے یا سرکتے ہوئے نہین دیکھا بلکہ اوسیطرح روبرو سے اعدا کے قائم رہے اور حال مسلمین کا
یہ تھا کہ کبھی تو کوئی جماعت اصحاب کی حضرت کے پاس جمع ہو جاتی تھی اور کبھی پھر متفرق ہو جاتی تھی اور
جب مین حضرت کو قائم دیکھتا تھا تو کبھی اپنی کمان سے تیر چلاتے تھے اور کبھی پتھر مارتے تھے یہانتک کہ مشرکین
ٹھہر گئے اور باز رہے اور رسول خدا صلعم اپنی اوسی جماعت قلیلہ مین بدستور ثابت و قائم رہے اور وہ جماعت
جو حضرت کے ساتھ بصبر ثابت قدم رہی وہ چودہ مرد تھے سات مہاجرین سے اور سات انصار سے مہاجرین
مین سے ابوبکر و عبدالرحمان بن عوف و علی بن ابی طالب و سعد بن ابی وقاص و طلحہ بن عبید اللہ و ابو عبیدہ بن
الجراح و زبیر بن العوام اور انصار مین سے حباب بن المنذر و ابو دجانہ و عاصم بن ثابت و حارث بن الصمہ و سہل
بن حنیف و اسید بن حضیر و سعد بن معاذ اور بعض روایت مین بجاے اسید بن حضیر و سعد بن معاذ کے سعد
بن عبادہ و محمد بن مسلمہ ثابت و قائم رہے تھے اور اوس روز آٹھ آدمیون نے حضرت کے ہاتھ پر بیعت مرنے کی
کی تھی تین نے مہاجرین مین سے علی و زبیر و طلحہ اور پانچ نے انصار مین سے ابو دجانہ و حارث بن صمہ
و حباب بن المنذر و عاصم بن ثابت و سہیل بن حنیف مگر ان آٹھون مین سے ایک بھی قتل نہوا یعنے یہ سب تک
محفوظ رہے اور رسول خدا صلعم عقب مین مسلمین منہزمین کے پکارتے تھے تا آنکہ اونمین سے بعض اصحاب
قریب ٹھہر ایس سکے حضرت کے پاس لوٹ آئے اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عتبہ بن
جبیرہ نے یعقوب بن عمر بن قتادہ سے اونہون نے بیان کیا کہ اوس روز رسول خدا صلعم کے حضور مین
تیس آدمی ثابت قدم رہے اور وہ سب یہی کہتے تھے کہ سر ہمارا آپ کے سر پر فدا اور جان ہماری آپکی جان پر

نثار اور آپ پر ہمارا سلام غیر مودع یعنے خدانخواستہ یہ سلام وداعی و رخصتی نہین ہے اور جب رسول خدا صلعم کو
قتال شدید پیش آیا اور حضرت پر مشرکین اوٹ پڑے تو مصعب بن عمیر اور ابو دجانہ حضرت کی مدد کو حاضر ہوے
اور اعدا کو قریب سے دور کیا یہان تک کہ وہ بہت زخمی ہوے اوسوقت حضرت نے فرمایا کون شخص اپنی جان بیچتا ہے
یعنے جان فروشون و جانبازون مین کون حاضر ہے تب ایک جماعت انصار مین سے یہ سنکر اوچھل پڑی اور
سامنے آئی وہ پانچ مرد تھے کہ ایک اونمین عمارہ بن زیاد بن السکن تھے پھر ان سب نے قتال کیا یہانتک کہ ثابت قدم رہے
اور پھر ایک جماعت مسلمین مین سے پلٹکر آمادہ ہوگئی اور قتال کرنے لگی تا آنکہ اعدا کو دفع کیا اور حضرت نے عمارہ
بن زیاد سے فرمایا میرے قریب آ جب وہ نزدیک آئے تو اونکو اپنے قدم مبارک کا تکیہ لگادیا کہ اونکو چودہ زخم
لگے تھے یہان تک کہ وہ مر گئے اور اوس روز رسول خدا صلعم لوگون کو آمادہ حرب اور اونکو قتال پر برانگیختہ کرتے تھے
اور مشرکین مین سے کچھ لوگ تھے کہ تیر مار مار کر مسلمین کو پریشان و زار رفتہ کرتے تھے اون لوگون مین یہ دو آدمی تھے
ایک حبان بن العرقہ اور ابو اسامہ الجشمی پس رسول خدا صلعم سعد بن ابی وقاص سے فرمانے لگے میرے باپ مان
تیرے فدا ہون مار تیر اور اوسی عرصہ مین حبان بن العرقہ نے ایک تیر مارا کہ وہ ام ایمن کے دامن مین لگا اوسکے
دامن کو سے اوڑا لیتے دامن اولٹ گیا اوسکو برہنہ کردیا اس بات سے حبان کو ضحکہ و استہزا نے لیا رسول خدا صلعم کو
یہ امر بہت شاق گذرا پس حضرت نے سعد بن ابی وقاص کو وہی تیر یا دوسرا ایک تیر جسمین پیکان نتھا حوالہ کیا اور فرمایا
مار اس تیر کو چنانچہ وہ تیر حبان کے حلقہ ہنسلی مین جا لگا کہ وہ چت گرا اور اوسکا عضو پوشیدہ کھل گیا سعد نے کہا ہے کہ مینے
رسول خدا صلعم کو اوس روز ایسا ہنستے ہوے دیکھا کہ دندان پیشین نظر آنے اور فرمایا کہ سعد نے خوب بدلا لیا ام ایمن کا
حق تعالے نے تیری دعا قبول فرمائی اور تیرے تیر کو نشانے پر پہونچا دیا و ایضاً اوس روز مالک بن زہیر اور ابو اسامہ
الجشمی کا بھی تیراندازی کر رہا تھا اور حال یہ تھا کہ یہی مالک بن زہیر اور حبان بن العرقہ یہ دونون بہت درپے اصحاب نبی
تھے اور بہت جلد بازی کرتے تھے اور اون لوگون کو ان دونون نے اکثر تیرون ہی سے قتل کیا تھا کہ یہ دونون
پتھرون کی آڑ مین چھپکر مسلمین کو تیر مارتے تھے چنانچہ وہ دونون جسوقت اسی گھات و تاک مین تھے کہ ناگاہ سعد
ابن ابی وقاص نے پتھرون کے پیچھے مالک بن زہیر کو دیکھ لیا کہ وہ تیر لگا رہا ہے اور اوسکا سر نظر آتا ہے تب سعد نے
اوسکا سر تاک کے تیر چھوڑا کہ اوسکی آنکھ مین جا لگا اور اوسکی گدی سے پار نکل گیا اور نظر آیا کہ وہ تڑپا ایک قد بلند ہو کر
گرا اور خدا نے اوسے قتل کیا یعنے وہ مر گیا اور اوس روز رسول خدا صلعم نے اتنے تیر چلائے کہ کمان پیچ پیچ
ہوگئی اور اوسکو قتادہ بن النعمان نے لے لیا اور وہ ہمیشہ اونہین کے پاس رہی اور ایسا ہوا کہ اوسی روز جنگ احد مین
قتادہ بن النعمان کی آنکھ مین ایک ایسا پیکان لگا تھا کہ آنکھ اونکی نکلکر رخسارہ پر لٹک پڑی تھی قتادہ بیان
کرتے ہین کہ مین اوسی حالت مین رسول خدا صلعم کے پاس آیا اور مین نے عرض کی یا رسول اللہ میری جورو حسینہ ہے

ایک عورت ہے کہ وہ نوجوان اور صاحب حسن و جمال ہے مین اوسکو بہت چاہتا ہون اور وہ مجھے بہت چاہتی ہے
مجکو اندیشہ و خوف ہے کہ میری آنکھ اوسکو مکروہ و ناگوار نظر آوے گی یعنے مین اوسکی نگاہ مین معیوب و بدنما دکھائی دونگا
پس حضرت نے اوسکی آنکھ کو ہاتہ سے اوٹھا کر حدقہ مین پھر رکھدی کہ وہ بیٹھ گئی اور جیسے تھی ویسے ہوگئی پھر کبھی اوس
آنکھ نے ایک ساعت بھی شب و روز مین اونکو ایذا نہ دی چنانچہ بعد ازان جب سن اونکا زیادہ ہوا تو وہ کہتے تھے
کہ یہ آنکھ میری قوت بصر مین تیز تر ہے اور وہ آنکھ بہ نسبت دوسری آنکھ کے خوش نما و خوش منظر زیادہ تھی یعنے
کیچڑ وغیرہ عیوب سے صاف تھی غرض کہ رسول خدا صلعم بدستور مشغول و مصروف قتال رہے اور تیر چلایا کیے یہانتک
کہ تیر چک گئے اور گوشہ کمان کا ٹوٹ گیا اور اس سے پیشتر اوسکا چلہ بھی ٹوٹ گیا تھا اور حضرت کے ہاتہ مین ایک ٹکڑہ
باقی رہ گیا تھا کہ وہ گوشہ کمان مین بقدر بالشت کے لگا تھا تب اوس کمان کو عکاشہ بن محصن لیکر اوسکا رودہ کھینچکر
چڑھانے لگے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ رودہ نہین پہونچتا ہے یعنے پورا نہین ہوتا فرمایا کھینچو پہونچ جائیگا عکاشہ
نے کہا قسم ہے اوس خدا کی جسنے اوس رسول کو بحق مبعوث کیا ہر آئنہ مین نے اوس رودہ کو کھینچا تو وہ اسقدر
بڑھا کہ پورا ہوکر دو تین پھیر سے زیادہ ہوسکے کہ مین نے گوشہ مین لپیٹ دیے تب حضرت نے اوس کمان کو لیا
اور بدستور اوسی سے قوم پر تیر چلاتے رہے اور ابو طلحہ آگے اصحاب کے حضرت کو آڑ مین کیے ہوے
سامنے سپر روکے ہوے تھے **راوی** نے کہا مین نے دیکھا کہ جب کمان حضرت کی بہت شکستہ ہوگئی تو
اوسکو قتادہ بن النعمان نے لے لیا اور کہا رواۃ نے کہ روز احد ابو طلحہ نے اپنی ترکش سے تیرون کو نکال کر سامنے
رسول خدا صلعم کے پھیلا دیے یعنے کہ میرے پاس اسقدر تیر ہین ان سب کو صرف کرتا ہون اور یہ بڑے تیر انداز تھے
اور ڈانٹ ڈپٹ اونکی بڑے زور و شور کی تھی چنانچہ حضرت نے فرمایا کہ لشکر مین للکار ابو طلحہ کی بہتر ہے چالیس
آدمیون سے یعنے اتنے لوگون کے زور و شور سے یا اونکے حرب و ضرب سے اور ابو طلحہ کے تیردان مین پچاس
تیر تھے اونہون نے اون سب تیرون کو روبرو سے حضرت بکھیر دیے و باواز بلند کہنے لگے یا رسول اللہ میری
جان آپ پر نثار ہے پھر پیہم ایک ایک تیر چلاتے رہے اور حضرت پیچھے ابی طلحہ کے مابین سر و دوش اونکی سر اقدس
نکالے ہوے مواقع پیکان ملاحظہ کرتے تھے کہ تیر کہان جاتا ہے اور کس نشانے پر واقع ہوتا ہے اور یہی صورت رہی
جب تک کہ تیر اونکے تمام ہوگئے تھے اور ابو طلحہ یہی کہتے تھے کہ اب آپ ہٹ جائیے (یعنے تیر چک گئے) مجکو خدا
آپ پر فدا کرے اور آن حضرت صلعم چوب خشک زمین سے اوٹھا دیتے تھے اور فرماتے تھے مار اس تیر کو اے
ابا طلحہ تا آنکہ وہ اوسی تیر کو مارتے تھے کہ وہ بہترین تیر ہو جاتا تھا اور اصحاب نبی صلعم مین جو تیر انداز کہ مذکور و مشہور تھے
ازانجملہ سعد بن ابی وقاص تھے و صائب بن عثمان بن مظعون و مقداد بن عمرو و زید بن حارثہ و حاطب بن ابی بلتعہ
و عتبہ بن غزوان و خراش بن صمہ و قطبہ بن عامر بن حدیدہ و بشر بن البراء بن معرور و ابو نائلہ سلکان بن سلامہ

وابوطلحہ وعاصم بن ثابت بن ابی الافلح وقتادہ بن النعمان اور ایسا ہوا کہ اوس روز ابورہم الغفاری کے سینہ پر
ایک تیر لگا وہ غابت مین رسول خدا صلعم کے آئے تو حضرت نے لعاب دہن مل دیا وہ اچھے ہو گئے چنانچہ ابورہم
بنام منحور مشہور تھے اور ایسا ہوا کہ قریش مین سے چار آدمی حضرت کے قتل پر باہم ہمقسم وہم عہد ہوے تھے اور
مشرکین اس بات مین اون چارون کو پہچانتے تھے کہ تھے وہ چارون عبد اللہ بن شہاب وعتبہ بن ابی وقاص
وابن قمیئہ وابی بن خلف اور اوسی روز عتبہ نے رسول خدا صلعم کو چار پتھر مارے کہ ایک دانت رباعیہ حضرت کا
ٹوٹ گیا یعنے جو دو دو دانت اوپر نیچے کے بعد دو دو اوپر نیچے کے ہوتے ہین اونکو رباعیہ کہتے ہین پس داہنی طرف
نیچے کا دانت رباعیہ شکست ہوگیا تھا اور حضرت کے دونون رخسارون پر سخت صدمہ پہونچا یہانتک کہ کڑیان مغفر کی
رخسارون مین گھس گئین اور رانون پر بھی گزند سخت پہونچا کہ دونون رانون کا چمڑا پھٹ گیا اور ابو عامر نے کچھ گڈھے
مثل خندقون کے مسلمین کے لیے کھودے تھے اور رسول خدا صلعم بعض غار کے کنارے نادانستہ گر پڑے تھی یعنے خدا نے
اوس سے بچا لیا اور **واقدی** نے کہا ہمارے نزدیک یہ بات ثابت ہے کہ حضرت کے رخسارون پر جسنے پتھر مارا وہ
ابن قمیئہ تھا اور جسکا پتھر لبون پر لگا اور دانت رباعیہ ٹوٹ گیا وہ عتبہ بن ابی وقاص تھا اور اوس روز ابن قمیئہ
آگے بڑھا اور کہنے لگا مجھکو کوئی بتادے کہ محمد کدھر ہین تو قسم ہے اوسکی جسکے لیے قسم سزاوار ہے اگر مین محمد کو دیکھ پاؤن
تو بیشک اونکو قتل کرون تا آنکہ جب اوسنے حضرت کو دیکھا تو تلوار بلند کیے ہوے دوڑا اور عتبہ بن ابی وقاص نے بھی
تلوار کی وار کے ساتھ پتھر مارا اوسوقت حضرت سامنے واسطے غار مین ہو رہے تھے دونون رانین چھل گئین اور ابن قمیئہ کی
تلوار نے کچھ کام نہ کیا مگر چونکہ [illegible] ضرب لگائی تھی تو ثقل [illegible] ضرب سے حضرت صلعم غار مین گر گئے
بعد از ان حضرت اوس غار سے نکلے اس طرح کہ عقب سے طلحہ نے اوٹھایا اور علی نے ہاتھ پکڑ کے کھینچ لیا تا آنکہ حضرت
سیدھے کھڑے ہوے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ضحاک بن عثمان نے ضمرہ بن سعید
ابی بشیر المازنی سے اونہون نے کہا مین روز احد حاضر تھا اوسوقت مین لڑکا تھا مین نے دیکھا ابن قمیئہ کو کہ اوسنے
رسول خدا صلعم پر تلوار اوٹھائی اور وار کی [illegible] مین نے دیکھا کہ حضرت اپنی زانوون کے بل آگے کے غار مین جا رہے
اور اوسکی آڑ مین ہو رہے وہ چونکہ مین لڑکا تھا تو شور کرنے لگا تا آنکہ مین نے لوگون کو دیکھا کہ اوس غار مین کود پڑے
اور مین نے طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھا کہ اونہون نے حضرت کو گود مین اوٹھایا کہ حضرت اوٹھ کھڑے ہوے اور بعضون نے
یون بیان کیا ہے کہ پیشانی رسول خدا صلعم کو جسنے سخت شکستگی پہونچائی یعنے پتھر سے وہ ابن شہاب تھا اور جسنے
حضرت کی رباعیہ توڑی اور خون بہایا لبون سے وہ عتبہ بن ابی وقاص تھا اور جسنے حضرت کے رخسارون پر ایسا
پتھر مارا کہ مغفر کی کڑیان رخسارون مین بیٹھ گئین وہ ابن قمیئہ تھا اور جبین منور پر شق ہوگئی تھی اور اوس سے خون بہتا تھا
تو ریش مبارک تر ہو گئی تھی چنانچہ سالم مولے ابی حذیفہ چہرہ اقدس سے خون دھوتے تھے اور حضرت فرماتے تھے

کہ وہ قوم کیونکر فلاح پاویگی جو اپنے نبی کے ساتھ اسطرح پیش آئے وحال آنکہ نبی اونکو خدا کی طرف بلاتا تھا پس حق تعالے
نے اوسوقت یہ آیہ نازل کیا لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ یعنے تجکو اس امر مین کچھ دخل نہین چاہین ہم اونپر متوجہ ہون
خواہ اونپر عذاب کرین اور سعد بن ابی وقاص نے بیان کیا کہ مین نے حضرت سے کہتے ہوئے سنا کہ غضب خدا کا
اوس قوم پر بہت سخت ہے جسنے اپنے نبی کے چہرہ سے خون بہایا اور نیز غضب خدا اوسپر بہت سخت ہے جسکو نبی نے
قتل کیا سعد نے کہا بددعا سے رسول خدا صلعم نے حق مین عتبہ میرے بھائی کے مجکو تسلی بخشی کہ ہر آئنہ مجکو اوسکے
قتل پر وہ حرص تھی کہ کسی چیز پر مجکو کبھی ایسی حرص نہوئی تھی اور اسقدر مجکو معلوم ہے کہ بیشک وہ والد کا عاق
و نافرمان بردار اور اونکے ساتھ بدخلق تھا چنانچہ مین نے مشرکین کی صفون کو دو مرتبہ چیرا ہے اور دونون بار
مین تلاش کرتا تھا اپنے بھائی عتبہ کو تاکہ اوسکو قتل کرون لیکن وہ مجھسے ہر بار کترا کر نکل گیا جسطرح لومڑی
کترائی کٹ جاتی ہے جب مین نے تیسری بار ارادہ کیا تو حضرت نے مجھسے فرمایا اے بندۂ خدا تو کیا ارادہ کرتا ہے
کیا تیرا ارادہ اپنی جان دینے کا ہے پس مین اوس ارادہ سے یعنے اونکے لشکر مین گھس جانے سے باز رہا
پھر حضرت نے یہ دعا پڑھی اَللّٰھُمَّ لَا یَحُوْلَنَّ الْحَوْلُ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْھُمْ یعنے اے پروردگار اونمین
کسی پر یہ سال ہرگز نگذرے سو ویسے ہی کہا اللہ اونمین سے جنہون نے حضرت کو تیر مارا اور مجروح کیا تھا کسی کا
سال تمام نہین گذرا چنانچہ عتبہ تو مر گیا مگر ابن قمیئہ کے بارہ مین خلاف ہے بعضے قائل ہین کہ وہ اوسی معرکہ مین
قتل ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ روز احد جب اوسنے تیر چلایا اور تیر اوسکا مصعب بن عمیر کو لگا اور اتنا کہا لے
اس تیر کو مین ابن قمیئہ ہون پس اوسکے اوس تیر نے مصعب کو قتل کیا اوسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا
سوا اسکے کیا ہے کہ خدا تعالے اوسکو ذلیل و ہلاک کریگا چنانچہ اوسنے قصد ایک بکری کا کیا کہ اوسے دوہیگا
اوسنے اوسکی کنپٹی مین سینگ مارا تب ابن قمیئہ نے اوسکی ٹانگ چیر ڈالی اور مار ڈالا اور وہ خود بھی بموجب
بددعا رسول خدا صلعم کے اوسی زخم سے اندر جبل کے مرا پڑا ہوا پایا اور تھا ایک دشمن خدا کہ جب وہ اپنے
یارون کی طرف پھر اونکو خبر دی کہ رسول خدا صلعم قتل ہوگئے اور وہ شخص اولاد آرزم بنی فہر سے تھا اور اونکا نام
کہ عبداللہ بن حمید بن زہیر جسوقت رسول خدا صلعم کو اوس حالت مین جسمین تھے دیکھتا تھا تا آنکہ گھوڑا دوڑا کر آیا
اور لوہے مین تمام لپٹا ہوا تھا یعنے زرہ وغیرہ سارا اسباب حرب پہنے تھا اور کہتا تھا مین ابن زہیر ہون مجھے
محمد کے تئین بتادو تاکہ مین اونکو قتل کرون یا پہلے اونسے مین ہی مرون تب ابو دجانہ نے اوسے روکا اور کہا
اوس شخص کی طرف قصد کر جو بدلے محمد کے اپنی جان فدا کرتا ہے یعنے میری طرف آ تب ابو دجانہ نے حملہ کرکے
ابن زہیر کے گھوڑے کو لپکیا کہ گھوڑے نے دم دونون رانون کے اندر دبالی پھر ابو دجانہ نے اوسپر تیغ علم کرکے
للکارا کہ لے اس ضرب کو مین ابن خرشہ ہون پس اوسکو قتل کیا اور رسول خدا صلعم اونکی طرف دیکھتے تھے اور فرماتے تھے

اللھم ارض عن ابن خرشہ کما انا عنہ راض یعنے اے خداوندا ابن خرشہ سے تو راضی ہو جیسا کہ مین اوس سے
راضی ہون اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی اسحاق بن طلحہ نے عیسیٰ بن طلحہ سے اونہون نے
عائشہ رضی اللہ عنہا سے اونہون نے کہا مین نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے جب روز احد ہوا اور رسول خدا صلعم
کے روے مبارک پر پتھر لگا کہ دو کڑیان مغفر کی حضرت کے رخسارون مین چبھ گئین تب مین حضرت کیطرف
دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور اور لوگ بھی جانب مشرق سے حضرت کے سامنے تیز روی سے گویا اوڑتے ہوے آئے
مین نے کہا خداوندا ان لوگون مین کہین طلحہ بن عبید اللہ آیا ہو پھر جب ہم لوگ حضرت کی خدمت مین جمع
ہو گئے تو یکایک ابوعبیدہ بن الجراح میرے پاس دوڑتے ہوے پہنچے اور کہا مین تجھسے خدا کی قسم دیکر کہتا ہون کہ
تو مجھے کیون نہین چھوڑتا یعنے مجھے حضرت کے پاس جانے دے کہ حضرت کے رخسارہ سے جو کچھ اوسمین چبھا ہے
مین اوسکو نکال ڈالون ابوبکر نے کہا تب مین نے اوسکو چھوڑ دیا یعنے آگے کر دیا اوسوقت رسول خدا صلعم نے
فرمایا تم لوگ اپنے صاحب یعنے طلحہ بن عبید اللہ کو میرے پاس آنے دو تب ابوعبیدہ نے حلقہ مغفر کو اپنے
دندان پیشین سے پھر زور پکڑ کر کھینچ لیا کہ پیٹھ کے بل گر پڑے اور ابوعبیدہ کا سامنے کا دانت بھی گر پڑا
پھر انہون نے دوسری کڑی کو دوسرے سامنے کے دانت سے کھینچا [illegible] سے ابوعبیدہ لوگون کے درمیان مین کھونڈھے تھے اور
بعضون نے یون بیان کیا ہے کہ جس شخص نے دونون کڑیون کو رخسارہ حضرت سے کھینچ لیا تھا وہ عقبہ بن وہب بن کلدہ تھے
اور بعض نے کہا ابوالیسر تھے اور ہمارے نزدیک ثابت یہی ہے کہ عقبہ بن وہب بن کلدہ تھے اور ابوسعید الخدری بیان کرتے تھے کہ روز احد
جب رسول خدا صلعم کے روے مبارک پر صدمہ پہونچا کہ مغفر کی دو کڑیان پتھر سے ٹوٹ کر رخسارون مین
سما گئین پھر جب وہ دونون کڑیان نکالی گئین تو خون ایسا بہتا تھا جیسے رخنہ مشک دریدہ سے پانی
بہتا ہے اور حال ابومالک بن سنان کا یہ تھا کہ اوس خون کو اپنے منہ مین چوس کر گھونٹ جاتے تھے
تب رسول خدا صلعم نے فرمایا جو کوئی خواہش کرے دیکھنے کی ایسے شخص کو جسکا خون میرے خون مین
مخلوط ہو گیا تو مالک بن سنان کو دیکھے چنانچہ جب لوگون نے مالک سے کہا کہ تو خون کو پی لیتا ہے اونہون نے کہا
ہان مین رسول خدا صلعم کے خون کو پی جاتا ہون یعنے پی گیا اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جسکا خون
میرے خون سے مس یعنے مخلوط ہو جاوے گا اوسکو آتش دوزخ نہ پہونچے گی اور ابوسعید نے کہا مین ان
لوگون مین تھا جو مقام شعب سے پھیر دیے گئے تھے [illegible] ساتھ [illegible] تھے جب دوسرا دن ہوا
تو صبح [illegible] مین مقام [illegible] رسول خدا صلعم پہونچے اور لوگ وہان سے متفرق ہوتے جاتے تھے چنانچہ [illegible]
دوڑ کر [illegible] ہوے حاضر ہوا [illegible] دشمن [illegible] سمجھ کر [illegible] حضرت کی طرف [illegible]
اور پھر حضرت کو بسلامت دیکھکر اپنے اہل اور قوم کو خبر سلامتی پہونچانے تھے تا آنکہ مجھسے ملاقات ہوئی اون لوگون سے

جو پھیرے جاتے تھے مقام قناۃ کے ورے ہیں اور ہماری ہمت سوائے نبی صلعم کے اور کسیطرف مصروف نہ تھی
تاہم اونکو دیکھتے ہیں اور نگہبانی کرتے ہیں پس حضرت نے جب میری طرف نگاہ کی تو فرمایا سعد بن مالک ہی ہیں نے (یعنی یہ نگہبانی ۱۲)
عرض کی ہان مین ہی ہون میرے باپ مان آپ پر تصدق ہون پھر مین قریب گیا اور حضرت کے پانون کو
بوسہ دیا اور حضرت اوسوقت گھوڑے پر سوار تھے فرمایا حق تعالے تیرے باپ کے بارہ مین تجھے اجر جسیم
عطا کرے بعد ازان مین نے روے اقدس کی طرف جو نگاہ کی تو دیکھا کہ حضرت کے دونون رخسارون پر
مثل درہم کے غار ہے اور پیشانی انور قریب جڑ بالون کے شق ہے اور کیا دیکھتا ہون کہ نیچے کے لب
مبارک سے خون جاری ہے اور داہنی رباعیہ شکستہ ہوگئی ہے اور یہ دیکھا کہ زخمون پر کچھ سیاہ سا لگا ہوا ہے
مین نے لوگون سے پوچھا کہ زخمون پر یہ سیاہ سیاہ کیا چیز لگی ہے اون لوگون نے کہا بوریا جلا کر خاکستر
اوسکی لگائی گئی ہے پھر مین نے پوچھا کہ حضرت کے رخسارون پر کسنے پتھر مارا ہے اونہون نے کہا ابن قمیئہ نے
پھر مین نے کہا یہ پیشانی پر کسکے ہاتھ سے چوٹ آئی ہے اونہون نے کہا ابن شہاب کے پتھر سے پھر مین نے کہا
لب پر کسنے پتھر مارا اونہون نے کہا عتبہ نے تب مین حضرت کی سواری کے آگے آگے دوڑتا چلا تا آنکہ حضرت
اپنے دولتسرا پر پہونچے پس گھوڑے سے اوترنیکے لوگون نے اوٹھا کر اوتارا اور مین حضرت کی دونون زانون کو
دیکھتا تھا تو دونون کا پوست شگافتہ و ترنجیدہ یعنے سمٹا ہوا تھا اور حضرت دونون سعد پر تکیہ دیئے ہوئے تھے
سعد بن عبادہ اور سعد ابن معاذ تا آنکہ داخل دولتسرا ہوئے جب غروب آفتاب ہوا اور بلال نے اذان مغرب
کی دی تو رسول خدا صلعم اوسی حالت سے کہ تکیہ دیئے ہوئے دونون سعد پر برآمد ہوئے بعد ازان دولتسرا میں
تشریف لیگئے اور لوگ مسجد مین آگ جلائے ہوئے اپنے زخمون کو سینکا کرتے تھے پھر جسوقت شفق غائب ہوئی
تو بلال نے اذان عشا کی کہی اوسوقت تک حضرت برآمد نہوئے اور بلال حضرت کے دروازہ پر بیٹھے رہے
جب ایک تہائی رات کی گذری تو بلال نے ندا دی کہ الصلوۃ یا رسول اللہ یعنے جماعت تیار ہے نماز کو تشریف لائیے
تب حضرت سوتے سے اوٹھکر برآمد ہوئے پھر جسوقت داخل دولتسرا ہوئے تھے تو مین نے دیکھا کہ بہت
آہستہ آہستہ قدم اوٹھاتے تھے اور جسوقت مین نے حضرت کی ساتھ نماز پڑھی اور حضرت اپنی دولتسرا کیطرف
تشریف لیچلے اور لوگ حضرت کے سامنے مصلے تک صف بستہ کھڑے تھے تو مین نے دیکھا کہ اوسوقت
حضرت تنہا چلے جاتے تھے یعنے بلا اعانت غیرے تا آنکہ داخل منزل شریف ہوئے اور مین اپنے اہل قوم
کیطرف پھرا اور اونکو سلامتی حضرت کی خبر دی اون لوگون نے اس خوشخبری پر حمد خدا کیا اور باطمینان
سو رہے اور اوس شب کو گروہ خزرج اور اوس مسجد مین باب نبی صلعم پر حاضر تھے اور حراست حضرت کی
خوف قریش سے کرتے رہے تا ایسا نہو کہ وہ دوڑ مارین اور راوی کہتے ہین کہ فاطمہ علیہا السلام مع چند عورتون

ہمراہی کے اپنے گھر سے برآمد ہوکر رسول خدا صلعم کے پاس آئین اور زخمہاے روے مبارک دیکھا تو حضرت
کے گلے سے لپٹ گئین اور چہرہ انور سے خون پونچھنے لگین اور حضرت فرماتے تھے اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰہِ عَلٰی
قَوْمٍ دَمَّوا وَجْہَ رَسُوْلِہٖ یعنے غضب خدا اوس قوم پر بہت سخت ہے جنہون نے اوسکے نبی کے
منہ سے خون بہایا اور علی علیہ السلام مقام مہراس سے پانی لائے اور فاطمہ سے کہا کہ یہ میری سیف لیکر
اور اوس پانی کو اپنی سپر مین بھرا اور چاہا کہ رسول خدا صلعم کچھ اوس مین سے پئین اور حضرت پیاسے بھی تھے
مگر پی نسکے اور اوس پانی مین بو بھی پائی اوس سے کراہت آئی اور فرمایا یہ پانی بدمزہ ہے پر اوس پانی سے
صرف کلی کی تا دہن مبارک سے خون صاف ہوجاوے اور فاطمہ علیہا السلام نے اپنے باپ کا خون دھو کر
صاف کیا اور جب کہ رسول خدا صلعم نے تیغ علی کو خون آلودہ دیکھا تو فرمایا تو نے بہت خوب قتال کی اور تیرے ساتھ
عاصم بن ثابت اور حارث بن الصمۃ اور سہل بن حنیف نے بھی اچھی قتال کی اور ابودجانہ کی سیف بھی غیر مذموم ہے
الغرض جب حضرت نے اوس پانی کے پینے کی طاقت نپائی تو محمد بن مسلمہ باہر نکلے اور عورتون کے پاس پانی
تلاش کرنے لگے اور اوسوقت وہان چودہ بیبیان آئی تھین اونہین چودہ مین فاطمہ بنت رسول خدا بھی تھین
اور وہ سب کھانا اور پانی اپنے ساتھ لائی تھین اور مجروحون کو کھلاتی پلاتی تھین اور اونکی دوا کرتی تھین
اور کعب بن مالک کہتے ہین کہ مین نے ام سلیم بنت ملحان اور عائشہ (یعنے بنت سعد) کو دیکھا کہ وہ اپنے دونون
پشت پر مشک اوٹھا لاتی تھین اور حمنہ بنت جحش پیاسون کو پانی پلاتی تھین اور مجروحون کا
علاج کرتی تھین اور ام ایمن بھی مجروحون کو پانی پلاتی تھین الغرض جب محمد بن مسلمہ نے عورتون کے پاس
پانی نپایا اور اوس وقت رسول خدا صلعم کو شدت کی پیاس تھی تب محمد بن مسلمہ ایک قناۃ یعنے کاریز کی طرف مشک
لیکر گئے اور اوس کاریز سے طلب کیا اور وہ مقام آج معروف اور مشہور ہے پس محمد بن مسلمہ آب شیرین
بھر لائے رسول خدا صلعم نے وہ پانی پیا اور محمد بن مسلمہ کے حق مین دعاے خیر فرمائی اور حال خون کا یہ تھا کہ
بند ہوتا تھا اور اوس حالت مین حضرت فرماتے تھے کہ وہ لوگ اب ہرگز مثل ایسی فیروزی کے جو اونکو ملی ہے
نہ پہونچینگے یہان تک کہ تم رکن کو یعنے پہونچین گے کعبہ مین اور جب فاطمہ علیہا السلام نے دیکھا کہ خون زخم
بند نہین ہوتا حالانکہ وہ آپ خون دھوتی جاتی تھین اور علی علیہ السلام مجن سے اوسپر پانی ڈالتے تھے بعد ازان
فاطمہ نے ایک ٹکڑا بوریہ کا لیکر جلایا جب وہ خاکستر ہوا تو اوسکو زخمون پر چپکا دیا تا آنکہ خون بند ہوگیا اور
بعضے کہتے ہین کہ پشمینہ جلا کر بھرا تھا اور بعد ازان رسول خدا صلعم زخمہاے روی مبارک کی دوا ہڈی کہنہ
بوسیدہ سے کرتے تھے تا کہ نشان زخم کا جاتا رہے اور اسقدر عرصہ گذرا کہ صدمہ ضربت ابن قمیئہ کا حضرت کے
شانہ پر ایک مہینہ تک یا زیادہ ایک مہینے سے رہا اور جو نشان کہ چہرہ مبارک پر رہ گیا تھا اوسکی دوا حضرت نے

استخوان کہنہ سے کی اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے
اونہون نے سعید بن المسیب سے اونہون نے کہا جب روز احد ہوا تو ابی بن خلف آگے بڑھا اور مہمیز کرکے گھوڑا
دوڑا کر رسول خدا صلعم کے قریب آیا لوگون نے اوسکو روکا اور ارادہ اوسکے قتل کا کیا حضرت نے فرمایا تامل
وتاخیر کرو پس حضرت کھڑے ہوئے اور اوسوقت ہاتھ مین آپکے جو حربہ تھا یعنے نیزہ کوتاہ خواہ چوب دستی
باسنان اوس سے اوسکو مارا کہ درمیان خود وزرہ کے جو دامن خود کا گردن پر آویزان رہتا ہے وہان اوسکی
گلے مین نوک سنان پیوستہ ہوگئی پس ابی اپنے گھوڑے سے زمین پر گرا کہ ہڈی پسلی کی ٹوٹ گئی تب اوسکے
ہمراہی اوسکے تئین زندہ مع رخت تن لے بھاگے اور وہان سے پلٹ گئے تا آنکہ وہ اثناے راہ مین مرگیا اور
اسی کے بارے مین یہ آیۃ نازل ہوا وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَى یعنے جب تونے اوسکو
مارا تو تونے نہین مارا بلکہ خدا نے اوسکو مارا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی یونس بن محمد الظفری
نے عاصم بن عمر سے اونہون نے عبد اللہ بن کعب بن مالک سے اونہون نے اپنے والد سے اونہون نے
بیان کیا کہ بعد معرکہ بدر کے جب ابی بن خلف بمقدمہ فدیہ دینے اور چھوڑانے اپنے پسر کے جو روز بدر اسیر ہوا تھا
مدینے مین آیا تو کہنے لگا یا رسول اللہ میرے پاس میرا ایک گھوڑا ہے کہ مین اوسپر ہر روز سوار ہوا کرتا ہون
بخوف تیزی اوسکی (یعنے براے عادت ومہارت) تا مین اوسپر سوار ہوکر آپکو قتل کرون فرمایا رسول خدا صلعم
نے بلکہ مین تجکو قتل کرونگا اوسی پر انشاء اللہ یعنے درانحالیکہ تو اوسپر سوار ہوگا اور دوسری روایت مین یون
منقول ہے کہ یہ کلمہ ابی بن خلف نے مکہ مین کہا تھا پس خبر اس بات کی حضرت کو مدینہ مین پہونچی اوسوقت
فرمایا کہ انشاء اللہ مین اوسکو قتل کرونگا درانحالیکہ وہ اوسی گھوڑے پر سوار ہوگا اور **راویون** نے بیان کیا
کہ عادت رسول خدا صلعم کی یہ تھی کہ قتال مین پیچھے مڑکر نہین دیکھتے تھے اسوجہ سے فرماتے تھے مجھکو اندیشہ ہے
کہ ابی بن خلف کہین میرے عقب سے نہ آجاوے لہذا تم لوگ جب اوسکو آتے دیکھو تو میرے تئین مطلع کیجیو
وہ یہ فرما رہے ہی تھے کہ یکبارگی ابی اپنے گھوڑے کو مہمیز کرتا ہوا دوڑاتا ہوا آپہونچا اور اوسنے حضرت کو دیکھا پہچانا
اور باواز بلند کہنے لگا اے محمد اگر تم بچ گئے تو پھر مین نہ بچونگا تب مسلمین نے عرض کی یا رسول اللہ اگر وہ آکر
آپکو دبوچ لیگا یعنے اگر وہ پہلے آپ پر سبقت کریگا تو اوسوقت آپ کیا کرینگے حال آنکہ وہ خود آگیا ہے
اگر اجازت ہو تو ہم مین سے کوئی اوسپر حملہ سبقت کرے حضرت نے انکار کیا پھر ابی
جب نزدیک آگیا تو حضرت نے حارث بن الصمہ سے حربہ لے لیا اور اصحاب سے تنگ میدان لیا
ہم لوگ سامنے سے مثل پروانہ پرواز کر گئے [illegible] حضرت کا یہ تھا کہ جب [illegible] امر [illegible]
کرتے تھے تو کوئی [illegible] اوسکا [illegible] سکتا تھا [illegible] مثل اونکے کوئی کوشش نہین کرسکتا تھا

یا اونکی سی کوشش کوئی نہین کرسکتا تھا الغرض حضرت نے اوسی حربہ سے ابی کی گردن مین انی ماری کہ وہ
اپنے گھوڑے سے نیچے گرا اور ہنکاتا تھا جسطرح بیل ہنکارتا ہے اور اوسکے ہمراہی اوس سے کہنے لگے اے
ابو عامر واللہ تجکو کچھ ضرر نہوگا یہ شخص جسنے تجکو صدمہ پہونچایا اگر ہم مین سے کسیکے سامنے پڑجائیگا تو کسقدر ضرر
اوٹھا دیگا ابی نے کہا قسم ہے لات وعزے کی یہ شخص جسنے تجکو گزند پہونچایا اگر اسیطرح ساتھ کل اہل ذی المجاز کے
پیش آیا تو وہ سب مارے جاوینگے کیا اوسنے پہلے ہی نہین کہا تھا کہ مین تجکو قتل کرونگا (ذوالمجاز ایک مقام
ہے منا مین کہ ابی وہین کا باشندہ تھا) بالآخر ابی کو اوسکے اصحاب اوٹھا لیگئے اور اس شغل کے باعث وہ لوگ
طالب رسول خدا صلعم سے باز رہے بعد ازان رسول خدا صلعم جماعت اصحاب کے ساتھ جو گھاٹیون مین تھی جا ملے
اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت نے حربہ زبیر بن العوام سے لیا تھا اور ابن عمر کہتے تھے کہ ابی بن خلف درمیان
وادی رابغ کے مرگیا اور مین وادی رابغ مین بعد گذرنے تھوڑی رات کے چلا جاتا تھا ناگاہ کیا دیکھتا ہون
کہ میرے سامنے ایک شعلہ چمکا تو مین اوس سے ڈر گیا پھر یکایک اوسی شعلہ مین سے ایک شخص زنجیرون مین جکڑا ہوا
نکلا کہ زنجیرین بھی آگ کی طرح سرخ تھین اور العطش کہکے غل و شور کرتا تھا و ناگاہ ایک شخص کہتا ہے کہ اسکو پانی
نہ پلا یہ قتل کیا ہوا رسول خدا کا ہے یہی ابی بن خلف ہے مین نے کہا دور ہو دور ہو اور بعضون نے کہا ہے
کہ وہ بمقام سرف مرگیا تھا اور ایک روایت مین یون وارد ہے کہ جب حضرت نے حربہ زبیر سے لیا تھا اوس وقت
ابی نے حضرت پر حملہ کیا تا کہ اوسپر تلوار لگا دے وار کرے دفعۃً مصعب بن عمیر اوسکے آگے آگئے اور اپنے درمیان
اوسکے اور حضرت کے حائل کر دیا اور اوسکے منہ پر تلوار ماری اور رسول خدا نے درمیان دامن خود اور زرہ اوسکے
ایک فرجہ شگاف یعنے جاے خالی اوسکی گردن مین تاک کر وہین برچھی کی انی ماری کہ وہ زمین پر گر پڑا اور
بیل کی طرح ہنکارنے لگا اور راوی نے کہا کہ اوسی عرصہ مین عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ المخزومی اپنا گھوڑا ابلق
دوڑاتا ہوا آگے بڑھا اور وہ اپنی پوری زرہ پہنے تھا یعنے ناپایا اور رسول خدا صلعم اوسوقت شعب کیطرف جاتے تھے
تب عثمان بن عبد اللہ بقصد رسول خدا صلعم آگے بڑھا اور پکار کر کہنے لگا کہ اگر اسوقت تو مجھسے بچیگا تو پھر مین
تجھسے نہ بچونگا یہ سنکر حضرت ٹھہر گئے کہ یکبارگی اوسکے گھوڑے کا پاوں پھسلا کہ درمیان کسی غار کے اون غارون
مین سے جاتا رہا جسکو ابو عامر نے حضرت کیلیے کھود رکھا تھا پس اوسمین گھوڑا منہ کے بل گرا پھر گھوڑا اوس مین سے
اوچھل کر نکل آیا اوسکو اصحاب نبی نے پکڑ کر پٹک دیا اور حارث بن صمہ عثمان کے اوپر گئے اور ایک ساعت تک دونون مین
تلوار چلی بالآخر حارث نے اوسکے پاوں مین تلوار ماری کیونکہ اوسوقت اوسکی زرہ کا دامن لپٹا تھا پس حارث نے
جا پکڑا سینے کو اور زخمی پر تلوار مار کر قتل کیا اور حارث نے اوس روز اوسکی زرہ جبہ آہنی اور خود چھین کر
محمد نے سلب لی اور اوس روز اوسکے سوا کسیکا نہین سنا گیا کہ کسیکا اسباب چھینا گیا ہو اور رسول خدا صلعم

اون دونون کی قتال ملاحظہ کر رہے تھے اور حضرت نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے ناگاہ معلوم ہوا کہ عثمان
بن عبد اللہ بن المغیرہ ہے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَعَانَہٗ یعنی حمد ہے اوسکی جسنے اوسکو ہلاک کیا اور ایسا ہوا تھا
کہ اسی عثمان بن عبد اللہ کو عبد اللہ بن جحش نے بمقام لبطن نخلہ یعنے وادی نخلہ مین اسیر کیا تھا تاآنکہ اوسکو
رسول خدا صلعم کے پاس حاضر کیا کہ فدیہ لیکر اوسکو چھوڑ دیا تھا تب وہ وہان سے پھر کر قریش کے پاس گیا
یہان تک کہ احد مین آنکر لڑا اور مارا گیا اور اوسوقت اوسکا مارا جانا عبید بن حاجز العامری بن عامر بن لوی نے
دیکھا تو آگے بڑھا اور بانند درندون کے دوڑتا ہوا آیا اور حارث بن صمہ کے شانے پر تلوار مارکر مجروح کیا پس
حارث زخمی ہوکر زمین پر گرے تاآنکہ اونکو اونکے اصحاب اوٹھا لائے تب ابودجانہ عبید کے مقابلہ پر آئے
پھر اون دونون نے تھوڑی دیر باہم چالش وکاوش کی اور ہر ایک دوسرے کی ضرب سیف کو سپر پر روکتا تھا
تاآنکہ ابودجانہ نے اوسپر حملہ کیا اور اوسکو گود مین اوٹھا کر زمین پر دے مارا پھر اوسکو ذبح کر ڈالا جسطرح کوئی
بکری کو ذبح کرتا ہے بعد ازان مقتل سے پھرے اور حضرت کی خدمت مین آملے اور کہا راویون نے کہ سہل بن
حنیف دفع کرتے تھے اعدا کو رسول خدا صلعم سے ساتھ تیر زنی کے تب حضرت نے فرمایا اونکو تیر دو سہل کو کہ فی الحقیقت
وہ سہل ہے یعنے سہل الحلق اور رسول خدا علیہ السلام نے التفات کی طرف ابی الدرداء کے اور حال یہ تھا کہ
صحابہ ہر طرف شکست پاکر بھاگے جاتے تھے تب حضرت نے فرمایا عویمر کیا اچھا سوار ہے بخلاف اس بات
کہ لوگ کہتے ہین وہ حاضر احد نہوے اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ
نے محمد بن عبد اللہ بن ابی صعصعہ سے اونہون نے حارث بن عبد اللہ بن کعب بن مالک سے اونہون نے کہا
مجھسے بیان کیا اوس شخص نے جسنے ابو اُسیرہ بن الحارث بن علقمہ کو دیکھا جبکہ وہ مقابل ہین تھے ایک شخص کے
بنی عوف سے چنانچہ اون دونون نے باہدیگر تیغ زنی کی اور ہر مرتبہ ایک دوسرے پر بغلبہ حملہ کرتا تھا پس
اوس دیکھنے والے نے دیکھنا اپنا اون دونون کے تئین بیان کیا کہ وہ دونون گویا دو شیر تھے باہم لڑنے والے
کہ کبھی ٹھہر جاتے تھے اور کبھی قتال کرتے تھے بعد ازان دونون باہم لپٹ گئے اور ایک نے دوسرے کو مضبوط
اور زور سے پکڑا پھر دونون لپٹے ہوے زمین پر گرے تب ابو اُسیرہ اوسپر چڑھ بیٹھے اور اپنی تلوار سے اوسکو
ذبح کیا جسطرح بکری کو ذبح کیا اور اوسکو اوسیطرح چھوڑ کر چلے کہ ناگاہ خالد بن الولید اپنے چپکلیان گھوڑے
سوار اور نیزہ طویل ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور ابو اُسیرہ کی پشت پر اوسکے نیزہ لگایا راوی کہتا ہے مین نے دیکھا
نوک سنان سینے سے باہر نکل آئی کہ ابو اُسیرہ زمین پر گرے اور مر گئے اور خالد بن الولید یہ کہتا ہوا پھرا کہ
مین ابو سلیمان ہون اور کہا راویون نے کہ طلحہ بن عبید اللہ نے اوس روز قتال شدید کی چنانچہ طلحہ
کہتے ہین کہ جسوقت صحابہ نے شکست پائی تو مین نے دیکھا رسول خدا صلعم کو کہ مشرکین نے آنکر اونکو ہر طرف

گھیر لیا اوسوقت میری خاطر مین کچھ نہ آتا تھا کہ مین حضرت کے آگے رہون یا پیچھے یا داہنے رہون یا بائین آخر کو مین کبھی سامنے حضرت کے کبھی عقب پر اعدا کو بحملۂ شمشیر دفع کرنے لگا یہان تک کہ وہ لوگ گریزان ہوے چنانچہ اوس روز حضرت فرماتے تھے کہ طلحہ نے بڑی کوشش کی ہے اور سعد بن ابی وقاص ذکر مین احوال طلحہ کے کہتے تھے کہ خدا طلحہ پر رحم کرے وہ ہم مین روز احد بزرگتر تھا از روے حمایت نبی صلعم کے لوگون نے پوچھا اے ابو اسحاق یہ بات کیونکر ہے اونہون نے کہا کہ طلحہ حضرت کے ساتھ لپٹے رہے یعنے ساتھی ساتھ رہے اور ہم لوگ اونسے متفرق ہو گئے تھے اور کبھی جمع بھی ہو جاتے تھے مگر اونہون نے ایکدم ساتھ نچھوڑا مین نے اونکو دیکھا کہ وہ حضرت کے گرد چارون طرف پھرتے تھے اور اپنے تئین سپر کر دیا تھا یعنے سینہ سپر تھے اور جب لوگون نے طلحہ سے پوچھا کہ تمہاری اونگلی مین کیا ہوا تھا اونہون نے کہا جسوقت مالک بن زہیر الجشمی نے رسول خدا صلعم کو تاک کر تیر چھوڑا اور حال یہ تھا کہ اوسکا تیر کبھی خطا نکرتا تھا تو مین نے اپنا ہاتھ روے مبارک کے سامنے کر دیا کہ وہ تیر میرے انگشت خنصر مین آلگا اور پھاڑ دیا کہ اونگلی بیکار ہو گئی اور جب طلحہ نے تیر چلایا تو کہا حس (اورحس ایک آواز ہے کہ وقت تیر زنی منہ سے عرب کے نکلتی ہے) تب حضرت نے فرمایا اگر طلحہ بسم اللہ کہتا تو داخل جنت ہوتا اور لوگ اوسکو دیکھتے اور پھر بتصریح فرمایا کہ جو کوئی چاہتا ہو دیکھنا ایسے شخص کو جو دنیا مین چلتا پھرتا ہے یعنے زندہ ہے وحال آنکہ وہ اہل جنت سے ہے تو چاہیے کہ دیکھے طلحہ بن عبید اللہ کو پس طلحہ اون لوگون مین سے ہے جنہون نے اپنی مدت عمر کو یا اپنے عہد کو پورا کیا یعنے شہیدون مین سے ہے اور طلحہ نے کہا جب اس تفرقہ مین مسلمین متفرق ہو گئے وبعد ازان پھر اکٹھے ہوئے تو ایک شخص بنی عامر بن لوی بن مالک بن المضرب مین سے اپنا نیزہ ہلاتا ہوا کمیت ستارہ پیشانی گھوڑے پر سوار مستغرق باہن آگے بڑھا اور باواز بلند کہتا تھا کہ مین ابو ذات الودع ہون مجھے بتادو کہ محمد کدھر ہین پس طلحہ نے کہا کہ دفعۃً مین نے اوسکے گھوڑے کو پے کیا کہ وہ اپنی دم رانون مین دبا کے رہ گیا یعنے گر پڑا تب مین نے اوسکا نیزہ لے لیا اور واللہ مین نے خطا نکی کہ مین اوسکی آنکھ کی تپلی مین انی ماری وہ بیل کیطرح بنکارنے لگا اور مین برابر اوسکے رخسار پر پاؤن اپنا رکھے رہا یہان تک کہ مین نے اوسکے تئین موت سے ملاقات کرائی اور ایسا ہوا کہ طلحہ کے سر مین استخوان پر کسی نے مشرکین مین سے دو ضربت ماری تھی ایک ضربت تو جب وہ مقابل تھے اور ایک جب وہ پھرے تھے پس اوس زخم سے خون بہت سا بہا تھا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ روز احد خدمت مین رسول خدا صلعم کی مین گیا تو فرمایا کہ تو اپنے ابن عم کی ملاقات وعیادت کو جا پس مین طلحہ بن عبید اللہ کے پاس آیا او حال اونکا یہ تھا کہ بدن اونکا سارا جگہ گیا تھا وہ بہت ناتوان و بیہوش تھے مین نے اونکے منہ پر پانی چھڑکا اونکو ہوش آگیا تا آنکہ وہ ہوش مین آئے

اور کہنے لگے رسول خدا کیسے ہین اور کیا کرتے ہین مین نے کہا بخیریت ہین اونہون ہی نے مجکو تیری پاس
بھیجا ہے تب وہ بولے الحمد للہ کہ بعد ہر مصیبت کے آسانی ہوتی ہے اور ضرار بن الخطاب الفہری نے کہا کہ
مین نے طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھا جب اونہون نے اپنے عمرہ مین بمقام مروہ اپنا سر منڈایا تھا تو اونکے
سر مین استخوان کا سہ پر زخم نظر آیا تو مین بولا واللہ یہ ضربت مین نے ہی اونکو لگائی تھی چنانچہ جب طلحہ میرے
سامنے آئے تھے تو ایک ضربت اوسوقت ماری تھی اور جب یہ پھر کر چلے ہین تو مین نے مکرر حملہ کر کے دوسری
ضربت لگائی تھی اور بیان کیا راویون نے کہ جب معرکہ روز جمل ہوا تھا اور علی نے اون لوگون مین سے
قتل کیا جسکو کیا اور بصرہ مین داخل ہوے تو ایک شخص عرب کا حضرت کے پاس آیا اور روبرو اونکے
کلام کرنے لگا اور کہا طلحہ کون ہے تب علی اوسپے گھڑک کر بولے کیا تو روز احد حاضر تھا عظم غنائہ یعنی بزرگ تھا
کفایت کرنا طلحہ کا اسلام سے یعنے حمایت کرنا اور بجاے خود قائم و ثابت قدم رہنا اونکا پیش رسول خدا صلعم
پس وہ شخص منفعل ہوا اور چپ رہا تب ایک اور شخص قوم مین سے بولا یا علی غنا و بلا طلحہ رحمہ اللہ یعنے کفایت
کرنا اوسکا اور سختی اوٹھانا اوسکا روز احد کیونکر تھا فرمایا علی علیہ السلام نے ہان یون تھا کہ خدا رحم کرے طلحہ پر
بتحقیق کہ مین نے اوسکو دیکھا کہ اپنے تئین اوسنے سامنے رسول خدا صلعم کے سپر کر دیا تھا یعنے سینہ سپر
ہوگیا تھا اور تلوارون مین وہ چھپ گیا اور گھر گیا تھا اور ہر طرف سے تیرون کی بوچھار آتی تھی اور وہ اوس
حالت مین واسطے رسول خدا صلعم کے سپر تھا تب اوس کہنے والے نے کہا کہ ہر آئینہ وہ دن وہ تھا جسدن
اصحاب رسول خدا صلعم قتل ہوے اور حضرت بھی اوسی روز زخمی ہوے پس علی علیہ السلام نے کہا مین حاضر تھا
شاہد ہون کہ مین نے رسول خدا صلعم سے سنا فرماتے تھے کاش مین بھی اصحاب کے ساتھ در غار ہوتا اسفل
جبل مین بعد ازان علی نے کہا اوس روز مین نے اپنے تئین دیکھا کہ اعدا کو ایک طرف مین دفع کرتا تھا اور
ایک طرف ابو دجانہ ایک گروہ کو اونمین سے ہنکاتا تھا اور ایک طائفہ کو اونمین سے ایک طرف سعد بن ابی وقاص
بھگاتا تھا یہان تک کہ حق تعالے نے اون سب کو دور کیا اور اس تہلکہ سے نجات تمام حاصل ہوئی اور اوسی روز
مین نے دیکھا کہ اونمین سے ایک غول سلاح بند جدا ہوے ہین اور اوسمین عکرمہ بن ابی جہل بھی تھا پس مین
تیغ بکف اونکے درمیان مارتا ہوا گھس گیا اور اونہون نے مجھپر ہجوم کیا تا آنکہ مین بھیڑ چیرتا ہوا آخر جماعت
پہونچا اور دوبارہ اونمین مارتا ہوا پھر پھرا یہان تک کہ اپنی جا پر لوٹ آیا ولیکن اجل نے مہلت دی تھی کیونکہ
جاری کرنا ہے حق تعالے اوس امر کو جو مقدر ہوگیا ہے اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حارث
بیان کی جابر بن سلیم نے عثمان بن صفوان سے اونہون نے عمارہ بن خزیمہ سے اونہون نے کہا مجھسے
حدیث بیان کی اوس شخص نے جسنے حباب بن المنذر الجموح کو دیکھا تھا کہ وہ اوس روز دشمنون کو مانند بھیڑ

ہانکتے تھے بعد ازان وہ لوگ اونپر ٹوٹ پڑے یہان تک کہ لوگون نے کہا وہ قتل ہوگئے پھر وہ تیغ بکف ان
مین نکلے اور وہ لوگ اونسے متفرق ہوگئے اور جب حباب نے اونکے ایک فرقہ پر حملہ کیا تو وہ بھاگ کر اپنے
لشکر مین جا ملے اور حباب خدمت مین نبی صلعم کی واپس آئے اور حباب اوس روز سر بند سبز واسطے نشان
اپنے لشکر کے اپنے مغفر مین باندھے ہوئے تھے اور اوس روز عبدالرحمان بن ابی بکر گھوڑے پر سوار غرق
آہن کہ سوائے آنکھون کے کوئی عضو نہین دکھائی دیتا تھا پرے سے باہر نکلا اور ندا دی کہ ابا عبدالرحمان
بن عتیق سے کون لڑنے کو نکلتا ہے راوی نے کہا یہ سنکر ابوبکر اوسکی طرف چلے اور کہنے لگے یا رسول اللہ
مین اوس سے لڑنے کو نکلتا ہون اور تلوار میان سے لی اوسوقت حضرت صلعم نے فرمایا تلوار میان مین کر
اور اپنی جگہ پھر جا اور اپنی ذات سے ہمکو منفعت پہونچا اور رسول خدا صلعم فرماتے تھے کہ مین نے شماس بن
عثمان کا مثل کسیکو نپایا سوا اسکے سپر کے کیونکہ وہ اوس روز خاص حضرت کی طرف مقاتلہ کرتے تھے چنانچہ
رسول خدا صلعم جب داہنے بائین نظر کرتے چلاتے تھے تو اسیطرف شماس کو دیکھتے تھے کہ وہ تلوار کے
وار سے دشمنون کو دفع کر رہے ہین یہان تک کہ حضرت گھر گئے تو شماس حضرت پر سینہ سپر ہوگئے تاآنکہ
وہ قتل ہوگئے پس اسیوجہ سے حضرت فرماتے تھے کہ مین نے شماس بن عثمان سا کسیکو نپایا اگرچہ وہ [illegible]
اور بعد تولیہ و روگردانی کے مسلمین مین سے جس شخص نے حاضر ہونے مین سبقت کی وہ قیس بن محرث تھی
کہ مسکن بنی حارثہ تک جا کر مع ایک جماعت انصار کے بہت جلد چلے آئے اور مشرکین مین سے منہ ایک جماعت کا
پھیر دیا اور اونکے ہجوم مین گھس گئے پس اوس جماعت مین سے کوئی بھاگ نہ بچا تاآنکہ قتل ہوئے اور قیس
بن محرث اونکو مار رہے تھے اور دفع کرتے تھے اپنی تلوار سے تاآنکہ اونہون نے تنہا اونمین سے چند آدمیون کو
قتل کیا پس اون لوگون نے قیس کو نیزہ سے چھید لیا چنانچہ اونکے بدن مین چودہ زخم سنان پائے گئے
کہ وہ سب اندر جسم کے کارگر ہوگئے تھے یعنے کاری لگے تھے اور دس زخم تلوار کے اونکے بدن پر لگے تھے
اور ایسا ہوا کہ عباس بن عبادہ بن نضلہ و خارجہ بن زید بن ابی زہیر و اوس بن ارقم بن زید یہ سب [illegible]
عباس باواز بلند کہتے تھے کہ اے گروہ مسلمین اللہ و نبیکم یعنے یاد رکھو اللہ و نبی تمہارا کہ یہ جو کچھ مصیبت
نازل ہوئی اوسوجہ سے ہے کہ تم لوگون نے اپنے نبی کا عصیان کیا یعنے نافرمانی و روگردانی کی حالانکہ
وہ تمسے وعدہ فتح کا کرتے تھے مگر تمنے صبر نکیا بعد ازان عباس نے اپنے سر سے خود اوتار ڈالا اور اپنے
تن سے زرہ اوتار رکھی اور خارجہ سے کہا کہ تجکو میری زرہ و خود کی حاجت ہے اونہون نے کہا مجکو حاجت نہین
بلکہ جو تمہارا ارادہ ہے وہی میرا بھی ارادہ ہے پس یہ سب اسکے سب قوم مشرکین مین گھس گئے اور یہ
کہتے تھے کہ ہرگاہ رسول خدا صلعم مبتلائے مصیبت ہوگئے یعنے اگر شہید ہوگئے اور ہم گوشہ چشم سے دیکھتے رہین

تو پھر کیا فخر ہمارا پیش پروردگار باقی رہا اور یہی کلمہ خارجہ بھی کہتے تھے کہ ہمارے لیے پیش پروردگار ہمارے
کچھ عذر نہیں چاہیے نہ کوئی حجت باقی رہی فاما عباس کو تو سفیان بن عبد شمس السلمی نے شہید کیا گو عباس نے بھی
اوسکو دو ضربتیں ایسی ماری تھیں کہ اوسکو دونوں زخم کاری لگے تھے تب لوگ اوسکو زندہ جنگگاہ سے خستہ و مجروح
اوٹھا لیگئے اور وہ اوسی حالت جراحت میں سال بھر رہا بعد ازان زخم اوسکا اچھا ہو گیا اور خارجہ بن زید نیزے سے
مجروح ہوئے کہ زائد از دہ زخم اونکے بدن پر لگے تھے اوسوقت صفوان بن امیہ اونکے پاس گیا اور اونکو پہچان کر
کہنے لگا کہ یہ شخص محمد کے اکابر اصحاب میں سے ہے اور اوسوقت تک بھی جان باقی تھی پس اوسنے اونکو اوسی
حالت میں شہید کیا اور اسی معرکہ میں اوس بن ارقم بھی شہید ہوئے اور صفوان بن امیہ کہتا تھا کہ خبیب بن یساف کو
کسنے دیکھا ہے کیونکہ وہ اونکو ڈھونڈھتا پھرتا تھا اور اوسی روز خارجہ کو مثلہ کیا تھا یعنے اونکا گوش اور بینی اونکی
کاٹ لی تھی اور صفوان کہتا تھا کہ یہ وہ شخص ہے جسنے روز بدر میرے باپ کی زبان نکال لی تھی یعنے امیہ بن
خلف پدر صفوان پس اب میں نے اپنے دل کو تشفی و تسلی دی جب کہ میں نے اماثل و اکابر اصحاب محمد کو قتل کیا
چنانچہ ابن نوفل کو میں نے قتل کیا اور ابن ابی زہیر کو میں نے قتل کیا اور ابن اوس کو میں نے ہی قتل کیا
محمد بن عمر الواقدی نے کہا کہ روز احد رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ تم میں سے کون شخص اس تلوار کو
لیتا ہے جیسا کہ حق تلوار پکڑنے کا ہے لوگوں نے عرض کی وہ کیا ہے یعنے حق تلوار پکڑنے کا کیا ہے فرمایا دشمنوں کو
قتل کرنا عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ اس تلوار کو میں لونگا حضرت نے اونکی طرف سے منہ پھیر لیا اور اوس تلوار کو
اسی شرط پر پھر پیش کیا تب زبیر کھڑے ہوے اور عرض کی یہ تلوار مجکو عنایت ہو پس حضرت نے اونسے بھی
اعراض کیا تب عمر اور زبیرؓ نے اپنے دلوں میں برا مانا بعد ازان حضرت نے تیسری بار پھر اوس تلوار کو پیش کیا
اوسوقت ابو دجانہ نے عرض کی یا رسول اللہ میں اس تلوار کو لونگا جیسا کہ حق اسکے لینے کا ہے پس حضرت نے
وہ تلوار اونکو مرحمت کی چنانچہ جب اونہوں نے مقابلہ دشمنوں کا کیا تو جو شرط اوس تلوار کے لینے کی تھی وہ وفا کی
کر دہ کو اوس تلوار کی خوب دی اوسوقت ایک نے اون دونوں سے یا تو عمرؓ نے یا زبیرؓ نے کہا کہ واللہ میں بجاے
دشمنان خود تفحص احوال اس شخص کا کرونگا اسطور پر کہ رسول خدا صلعم نے اوسکو تلوار عطا کی اور مجکو اوس سے باز رکھا
راوی نے کہا پس عمر اونکے پیچھے پیچھے رہے اور بیان کرتے تھے کہ واللہ میں نے کسیکو نہیں دیکھا کہ ابو دجانہ کے
قتال سے بہتر قتال کی ہو البتہ میں نے اونکو ایسا دیکھا کہ وہ وہی تلوار مارتے تھے یہان تک کہ جب وہ تلوار کند
ہو جاتی تھی اور اندیشہ اس بات کا ہوتا تھا کہ یہ تلوار اب کچھ کام نکرے گی تو اوسکو پتھر پر لگا کر تیز کر لیتے تھے پھر
دشمنوں کو اوس سے قتل کرتے تھے یہانتک کہ وہ تلوار مانند درانتی کے سدہ سے فرسودہ ہوگئی اور ایسا ہوا تھا کہ جب رسول خدا صلعم
نے ابو دجانہ کو تلوار دی تھی تو وہ درمیان دونوں صف یعنے میانہ صفوف طرفین کے ایسی چال ڈھال سے

قدم اوٹھاتے تھے کہ اونکی رفتار مین ناز و تبختر تھا چنانچہ جب رسول خدا صلعم نے اونکو اس روش کا چلتے
دیکھا تو فرمایا کہ ایسی رفتار کو ایسے اترا کر چلنے کو خدا ناپسند کرتا ہے مگر مثل اس مقام کے پسند ہے اور اصحاب مین
چار آدمی ایسے تھے جنہون نے درمیان لشکر کے شناخت کے واسطے اپنے سرون پر سرپیچ نشانی باندھی تھی
کہ ایک اون چارون مین ابودجانہ تھے اونہون نے اپنے سر پہ سربند سرخ باندھا تھا اسواسطے کہ جب ایسا
سربند باندھین تو قوم اونکی اونکو پہچانین کہ اسنے خوب قتال کیا ہے اور علی رضی اللہ عنہ کا سربند پشمینہ سفید تھا
اور زبیر کا سرپیچ تمغہ زرد تھا اور حمزہ کا تمغہ پر شتر مرغ تھا اور ابودجانہ نے بیان کیا کہ اوس روز مین نے ایک شخص
دیکھا کہ وہ اپنے لوگون کو گالیان دیتی تھی اور کوستی تھی اور بے شرمی کی شرم دلاتی تھی تب مین نے
اوسپر تلوار اوٹھائی اور پہلے مین اوسکو مرد جانتا تھا پھر جب مین نے معلوم کیا کہ وہ عورت ہے تو مجھکو ناگوار ہوا
کہ رسول خدا صلعم کی دی ہوئی تلوار سے عورت کو کیا مارون اور نام اوس عورت کا عمرہ بنت الحارث تھا اور
کعب بن مالک کہتے تھے کہ روز احد مجھے بہت زخم لگے پھر مین نے جب دیکھا تماشا کرنا یعنے گوش و بینی کا شانہ مشرکین کا
مقتولان مسلمین کو کہ اشنا. فواقع ہو پریشان کر رہے ہین تو مین وہان سے اوٹھا اور قتلے سے علحدہ جاکر ایک گوشہ مین
بیٹھا اور مین اپنے اوس مقام سے کیا دیکھتا ہون کہ خالد بن الاعلم العقیلی زرہ وغیرہ اسباب حرب پہنے ہوئے
آہن مین سراپا غرق آگے بڑھا اور مسلمین کو گھیرتا تھا اور اپنے اصحاب سے کہتا تھا کہ گھیر لو مسلمانون کو جس طرح
چرواہے گلہ بھیڑون کا فراہم کر لیتے ہین وبآواز بلند کہتا تھا کہ اے گروہ قریش محمد کو قتل نکرو بلکہ اسیرون کی طرح
اوسکو اسیر کر لو تاکہ ہم اوسکو آگاہ کرین جو کچھ اوسنے ہم لوگون کے ساتھ کیا اور اوسکو زخمی کر کے مارین چنانچہ
وہ یہ کہہ رہا تھا کہ قزمان نے اوسکی طرف قصد کیا اور اوسکے شانے پر تلوار ماری کہ اوسکے سینے تک مین نے کھلا دیکھا
بعد ازان قزمان نے اوسکی تلوار لے لی اور پھر ایک شخص مشرکین مین سے سامنے قزمان کے آپڑا مین نے
اوسکی دونون آنکھون کے سوا اسکے اور کچھ اوسکے بدن سے نہین دیکھا یعنے اسباب حرب سے اوسکا سارا جسم بجز
آنکھون کے ڈھکا ہوا تھا چنانچہ قزمان نے اوسکو بھی ایک ضرب تلوار ایسی ماری کہ اوسکو دو ٹکڑے کر دیا تب
ہم لوگون نے کہا یہ کون شخص تھا لوگون نے کہا ولید بن العاص بن ہشام تھا بعد ازان کعب نے کہا کہ مین اوسکو
دیکھتا تھا اور کہتا تھا کہ مین نے مثل اس شخص کے کوئی اشجع لبیت یعنے ایسا تیغ بہادر نہین دیکھا بعد ازان اوسکے لیے
جس بات سے مہر کر دی گئی لیس اوسکی مہر ہوگئی یعنے جو کچھ اوسکے حق مین ہونا تھا ہی ہوا اور آدمی نے کہا کس بات سے
اوسکے واسطے مہر کر دی گئی کعب نے کہا وہ یعنے قزمان اہل نار سے ہے چنانچہ اوسی روز خودکشی کی یعنے اپنے تئین
آپ ہلاک کیا اور کعب نے بیان کیا اوس روز مین نے یہ دیکھا کہ مشرکین مین سے ایک شخص زرہ وغیرہ اسباب حرب
پہنے ہوئے باآواز بلند کہتا ہے کہ گھیر لو جسطرح چرواہے بھیڑون کو اکٹھا کر لیتے ہین اور اسکا ترجمعین بھی

کہ اونکو باندھ لو جسطرح مشکیزہ یا تھیلہ پوست غنم وغیرہ کا باندھا جاتا ہے وہ یہ کہہ رہا تھا کہ ناگاہ ایک مرد مسلمین سے
اپنی زرہ پہنے ہوے اوسکے مقابل ہوا مین اوسوقت اپنی جگہ سے جاکر ابن مسلم کے عقب پر ہوگیا بعدازان مین نے
کھڑے ہوکر اپنی نگاہون مین اندازہ کرنا سامان اور آثار ہیبت دونون کا شروع کیا تو دونون مین نسبت
ہر چیز کے وہ کافر بہت زیادہ معلوم ہوا الغرض مین اون دونون کو جو ایک مشرک اور ایک مسلم دوچار ہوئے تھے
دیکھ رہا تھا یہان تک کہ جب وہ دونون باہم مقابل ہوے تو مسلم نے اوس کافر کے شانے پر تلوار ماری کہ
اوسکے سُرین تک تلوار اوتر گئی کہ مشرک دو ٹکڑے ہوگیا تب وہ مسلم اوس سے جدا ہوا اور مجھسے کہنے لگا اے
کعب تونے یہ کیفیت دیکھی اور کچھ پہچانا مین ابودجانہ ہون اور ایسا ہوا کہ ایک صحابی تھے رُشید الفارسی مولی
بنی معاویہ اونہون نے طرف ایک شخص کے مشرکین مین سے قصد کیا اور وہ بنی کنانہ سے تھا اور وہ لوہے مین
سراپا ڈھکا تھا یعنے اسباب حرب بہت سا پہنے تھا اور وہ رجز مین کہتا تھا کہ مین ابن عویمر ہون اور اوسوقت
سعد مولی حاطب اوس سے قتال کرچکے تھے کہ اوسنے اونکو تلوار مار کر دو ٹکڑے کردیا تھا تب رُشید نے اوسپر
حملہ کرکے اوسکے شانے پر ایسی ضربت تلوار کی لگائی تھی کہ زرہ کاٹکر اوسکو دو ٹکڑے کیا اور وہ کہتے تھے لی اس ضربت کو
کہ مین غلام الفارسی ہون یعنے بچہ فارسی ہون اور رسول خدا صلعم اوسکی حرب وضرب کو دیکھ رہے تھے اور اوسکا
کلام سنتے تھے تب فرمایا تو نے یہ کیون نکہا کہ خذہا وانا الغلام الانصاری یعنے لے اس ضربت کو کہ مین غلام
الانصاری ہون اور اوسیوقت برادر ابن عویمر پیش آیا اور کتون کی طرح دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور کہنے لگا مین
ابن عویمر ہون تب رشید نے اوس خود کے سر پر بھی تلوار ماری کہ خود سمیت اوسکا کاٹکر سر دو پارہ کیا اور بسبب
تعلیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے لگے لے اس ضربت کو مین غلام الانصاری ہون یہ سنکر رسول خدا صلعم نے تبسم کیا
اور فرمایا احسنت وآفرین اے ابا عبداللہ پس اوس روز یہ خطاب کنیت کا حضرت نے اونکو عطا کیا وحال آنکہ وہ
لاولد تھے یعنے عبداللہ کوئی اونکا پسر نتھا جسکے نام سے اونکی کنیت ہوئی ہو اور ابوالیسر الکنانی نے کہا روز احد
جسوقت مسلمین نے شکست پائی تو مین مشرکین کے ہمراہ آگے بڑھا اور مین اپنے دس بھائیون کے ساتھ آیا تھا
کہ چار اونمین سے قتل ہوگئے تھے چنانچہ اول جسوقت ہم طرفین سے باہم مقابل ہوئے تھے تو قوت وغلبہ واسطے
مسلمین کے تھا پس مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین مشرکین کے ساتھ بھاگنے والون مین ہون اور اصحاب نبی بتاراج
لشکر کے لیے آگے بڑھے تا آنکہ مین پا پیادہ مقام جبا تک پہونچا تھا کہ مین نے دیکھا ہمارے خیل نے عود کیا
مین نے خیال کیا کہ ہمارے خیل نے یون تو عود نہین کیا مگر کوئی امر اونکی راے مین بہتر آیا ہوگا پس ہم بھی دشمنان
کے قدمون پھر پڑے گویا کہ ہم شریک خیل تھے تا آنکہ ہمنے قوم کو دیکھا کہ بعض نے بعض کو آگے دھر لیا کہ بغیر ترتیب
صفوف مقاتلہ کر رہے ہین یعنے بالکل مخلوط ہوگئے ہین ایک دوسرے کو نہین پہچانتا تھا کہ کسکو کون مارتا ہے

اور مسلمین کا علم تو برپا نہین ہے مگر ہمارے یہانکا نشان بنی عبد الدار مین سے ایک شخص کے ہاتھ مین ہے
اور مین صداے شعار فیما بین اصحاب محمد کی سنتا تھا کہ وہ آپسمین پہچان کے واسطے کہتے تھے اُمِتْ اُمِتْ (یعنے اس
لفظ کی تکرار سے آپس کے لوگ پہچانے جاتے تھے) تو مین اپنے دل مین کہتا تھا کہ امت کیا چیز ہے اور مین
دیکھتا تھا رسول خدا صلعم کو کہ اپنے اصحاب کے حلقہ مین ہین اور تیر اونکے داہنے بائین سے نکل جاتے ہین
اور سامنے اونکے گر پڑتے ہین اور پیچھے کو کترا جاتے ہین اور اوس روز مین نے پچاس تیر چلائے اونمین سے
بعض تیر پہلے اصحاب نبی کو لگا بعد ازان مجکو حق تعالے نے اسلام کی ہدایت کی اور عمرو بن ثابت ابن وقش کو
بھی اسلام مین بڑا شک تھا کہ قوم اوسکی درباب اسلام اوس سے کلام کرتی تھی اور جواب مین کہتا تھا کہ جو کچھ لوگ درباره
اسلام گفتگو کرتے ہین اگر مین اوسکو حق جانتا تو مین اوس سے تاخیر وانکار نکرتا چنانچہ جب روز احد ہوا تو اوسکا
اسلام ظاہر ہوا کہ رسول خدا صلعم جسوقت احد مین تھے اوسنے اسلام قبول کیا اور اپنی تلوار پکڑ کر لڑنے کو نکلا
جب قوم مشرکین مین پہونچا تو خوب قتال کرتا رہا اور ثابت قدم رہا جب بہت زخمی ہوا تو مقتولون مین نعش
اوسکی پائی گئی اور جسوقت اوسمین کچھ جان باقی تھی تو مین اوسکے قریب گیا اوسوقت لوگ اوس سے کہہ رہے تھے
کہ اے عمرو تجکو اس معرکہ مین کون لایا اوسنے کہا مجکو یہان اسلام لایا کہ مین ساتھ خدا اور اوسکے رسول کے ایمان لایا
اور مین اپنی تلوار پکڑ کر فرزندگاه ہوا پس حق تعالے نے مجکو شہادت نصیب کی یہ کہہ کے اونہین لوگون کے ہاتھ
مین دم نکل گیا اوسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا وہ بیشک اہل جنت سے ہے اور واقدی علیہ الرحمہ نے
کہا کہ مجسے حدیث بیان کی خارجہ بن عبد اللہ بن سلیمان نے داؤد بن الحصین سے اور اونہون نے
ابی سفیان مولی بن ابی احمد سے اونہون نے کہا مین نے ابو ہریرہ سے سنا کہ وہ لوگون سے جو اوسکے
گرد بیٹھے تھے کہتے تھے مجھے بتاؤ ایسا شخص جسنے کبھی نماز کا ایک سجدہ بھی خدا کے واسطے نکیا ہو اور وہ داخل جنت
ہو گیا اور لوگ جواب سے ساکت تھے تب ابو ہریرہ نے کہا وہ عمرو بن ثابت بن وقش ہے اور برادر بنی عبد الاشہل
کا ہے اور راویون نے کہا کہ اسیطرح مخیریق ایک یہودی تھا علماء یہود سے اور جسدن روز ہفتہ تھا جبکہ رسول خدا
صلعم احد مین تھے اپنی قوم سے کہا اے فرقہ یہود واللہ تم خوب جانتے ہو کہ محمد پیغمبر نبی ہے اور نصرت
اوسکی تمپر حق وواجب ہے اون لوگون نے جواب دیا کہ آج تو یوم السبت ہے یعنے ہفتہ ہے کہ شریعت یہود مین
روز ہفتہ کوئی کام نہین کرتے تب مخیریق نے کہا لا سبت یعنے اسلام مین حکم سبت باقی نہین رہا یہ کہکے
اوسنے اپنا ہتھیار لگایا اور رسول خدا صلعم کے ہمراه ہو لیا تا آنکہ شہید ہوا تب حضرت نے فرمایا مخیریق
بہترین یہود تھا اور ایسا ہوا تھا کہ جب مخیریق نے احد کا قصد کیا تھا تو کہا تھا یعنے وصیت کی تھی کہ اگر
مین قتل ہوجاؤن تو میرا سارا مال مال محمد کا ہے اوسکو صرف کرین جیسا اونکو خدا حکم کرے پس رسول خدا صلعم کا

اونھون نے پوچھا پھر تو اونکو کہان لیے جاتی ہے اوسنے کہا مدینے مین انکو دفن کرنے لیے جاتی ہون
پھر وہ اپنے اونٹ کو ہانکنے لگی آخر ناقہ اوسکا زمین پر بیٹھ گیا مین نے کہا اسپر بار بہت ہی اوسنے کہا
یہ کیا بار ہے اکثر اس ناقہ نے دو بار پھر اوٹھایا ہے ولیکن اسوقت اوسکو مین برخلاف اسکے دیکھتی ہون
چنانچہ پھر اوسنے اوسکو زجر کیا تب وہ کھڑا ہوا جب اوسکو پھیری مدینہ کیطرف تو وہ ناقہ پھر بیٹھ گیا اور جب اوسکی
اوسکا رخ پھیرا یعنی چلنے کو احد کیطرف تو وہ ناقہ بہت جلد روان ہوا آخر کو ہند پاس رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے آپہونچی اور حضرت کو اس بات سے خبر دی تو فرمایا یہ ناقہ مامور بامر خدا ہے بھلا تیری
شوہر نے کبھی کچھ کہا تھا اوسنے کہا ہان یا رسول اللہ جب عمرو جانب اُحد عازم و متوجہ ہوا تھا تو اوسنے
رو بقبلہ ہو کر یہ کہا تھا اَللّٰھُمَّ لَا تَرُدَّنِیْ اِلٰی اَھْلِیْ خَزِیًّا وَارْزُقْنِیْ الشَّھَادَۃَ یعنی ای پروردگار میرے مجکو
میرے اہل کیطرف خوار و شرمسار نہ پھیریو اور مجھے شہادت نصیب کیجیو فرمایا پس اسی وجہ سے ناقہ نہین چلتا
یا معاشر الانصار میں آئندہ تم مین سے وہ لوگ ہین کہ اگر خدا کو اونمین سے کسی بڑے نیکو کار کی قسم دون تو وہ
عمرو بن الجموح ہے اے ہند جسوقت سے تیرا بھائی شہید ہوا ہے اس دم تک ہمیشہ ملائکہ اوسپر سایہ کیے ہوئے ہین
اور انتظار دفن مین بعد ازان رسول خدا صلعم نے تا دفن ہونے اون شہیدون کے وہین توقف کیا
بعد ازان فرمایا اے ہند عمرو بن الجموح اور تیرا بیٹا خلاد اور تیرا بھائی عبد اللہ یہ سب جنت مین باہم یکجا
رفیق ہین ہند نے عرض کی یا رسول اللہ میرے حق مین بھی خدا سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی اونکی رفاقت
مین پہونچا دے جابر بن عبد اللہ نے کہا روز احد لوگون نے شغل صبوح کا کیا یعنی صبح کی می نوشی کی اور
میرے باپ بھی تھے کہ بعد ازان وہ سب شہید ہوے اور کہا جابر نے کہ روز احد مسلمین مین سے جو لوگ
شہید ہوے اونمین اول قتیل میرے باپ تھے کہ اونکو سفیان بن عبد شمس ابو الاعور السلمی نے قتل کیا تھا
اور نماز جنازہ میرے باپ پر رسول خدا صلعم نے پڑھی تھی اور یہ امر قبل ہزیمت مسلمین کے ہوا تھا اور
جابر نے کہا جسوقت میرے باپ شہید ہوے تو میری پھوپھی روتی تھین تب حضرت نے فرمایا یہ کیون
روتی ہے وحال آنکہ اوسکو یہ مرتبہ ملا ہے کہ ہمیشہ دفن تک فرشتے اپنے پرون کا اوسپر سایہ کیے ہوئے رہے
اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام بیان کرتے تھے کہ چند روز قبل از واقعہ اُحد کے مین نے مبشر بن عبد المنذر
کو خواب مین دیکھا تھا کہ اونھون نے مجھسے کہا تو تھوڑے دنون مین ہمارے پاس آنے والا ہے مین نے
اوس خواب ہی مین اوس سے پوچھا تو کہان ہے اوسنے جواب دیا کہ مین جنت مین ہون اور ہم سیر
کرتے پھرتے ہین اوسمین جہان چاہتے ہین مین نے کہا کیا تو روز بدر قتل نہین ہوا تھا اوسنے کہا ہان
مین قتل ہوا پھر زندہ کیا گیا چنانچہ اس خواب کا ذکر جب پیش رسول خدا صلعم کے ہوا تو فرمایا اے جابر یہ شہادت

تھی یعنے جو اونسنے خواب مین دیکھی تھی اور آن حضرت صلعم نے روز احد فرمایا کہ عبداللہ بن عمرو بن حرام کو
اور عمرو بن الجموح کو ایک قبر مین دفن کرو اور بعضے کہتے ہین کہ نعش اون دونون کی جب ملی ہے تو
دونون کے عضو عضو بدن ایسے ٹکڑے ٹکڑے کئے تھے کہ دونون کے جسم ایکدیگر پہچانے نجاتے تھے اسلیے
رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ دونون کو ایک ساتھ ایک ہی قبر مین دفن کرو اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت نے
جو حکم کیا کہ اون دونون کو ایک قبر مین دفن کرو تو اس لیے کہ اون دونون مین دوستی خالص تھی پس فرمایا
کہ یہ دونون جو دنیا مین باہم دوستانہ رکھتے تھے دونون کو ایک ہی قبر مین دفن کرو اور عبداللہ بن عمرو بن
حرام سرخ رنگ فربہ اندام تھے اور [illegible] تھے اور عمرو بن الجموح کشیدہ قامت تھے اسوجہ سے وہ دونون
پہچانے جاتے تھے و چونکہ قبر اونکی نشیب مین سیل روان سے متصل تھی کہ جب اوسپر پانی جاری ہوا تو مٹی کھل گئی
قبر کھل گئی نعشین دکھلائی دیتی تھین اور اون دونون پر دو کمل تھے اور ایسا ہوا تھا کہ جسوقت عبداللہ کے
رخسار پر زخم لگا تھا اوسوقت ہاتھ اونکا زخم پر تھا جب زخم سے ہاتھ اونکا ہٹایا گیا تھا تو خون جاری ہوا پھر
ہاتھ اونکا پھر اوسی زخم پر رکھدیا گیا تھا کہ خون تھم گیا چنانچہ اوسیطرح چہرے پر ہاتھ رکھا نظر آیا جابر نے کہا
مین نے اپنے باپ کو قبر مین دیکھا گویا کہ وہ سوتے ہین اور کچھ تغیر اونکے حال مین نہ آیا تھا لوگون نے پوچھا
تو نے اونکے کفن کو کیسا دیکھا اونھون نے کہا نمرہ یعنے جامہ صوفی کملی مین وہ کفنائے گئے تھے کہ اوسمین
اونکا چہرہ بطور خمار لپٹا ہوا تھا اور اونکے پاؤن حرمل گھاس سے چھپے تھے پس مین نے اوس نمرہ و حرمل کو
بدستور اوسی حال و ہیئت پر پایا و حال آنکہ زمانہ چھیالیس برس کا گذر گیا تھا تب جابر نے لوگون سے
مشورہ کیا کہ اوس نعش پر مشک سے استعمال خوشبو کا کیا جاوے تو اصحاب نبی صلعم نے اس بات سے منع کیا اور
کہا اوس قبر و نعش مین کچھ احداث یعنے کوئی نئی بات نکرو اور بعضے کہتے ہین کہ معاویہ نے جب ارادہ جاری کرنے
نہر کا اس [illegible] کیا اوسوقت اونکے منادی نے مدینہ مین ندا دی کہ جسکے کوئی قتیل احد کا ہو وہ حاضر ہو
یعنے اگر نہر کھودنے مین کوئی نعش نکل آوے تو وارث اوسکا اوسکو کسی جگہ دفن کرے تب لوگ اپنے مقتولون کو لیگئے چنانچہ اونکی نعشین
ترو تازہ [illegible] ایک قبر مین پائی گئین [illegible] ایک شخص کے پیر پر پھاوڑا لگا اوس سے خون جاری ہوا تو ابو سعید خدری
نے کہا [illegible] منکر [illegible] اس کرامت کو کوئی انکار نکریگا اور ایسا ہوا کہ عبداللہ بن عمرو و عمرو بن الجموح ایک ہی قبر مین
پائے گئے اور اسیطرح خارجہ بن زید بن ابی زہیر و سعد بن ربیع یہ دونون بھی ایک ہی قبر مین پائے گئے لیکن قبر عبداللہ بن عمرو و عمرو
بن الجموح کھل گئی تھی اسواسطے کہ اون کی قبر سیل کا زیر بہتا تھا اور قبر خارجہ و سعد بن ربیع کی چھوٹ رہی اسلیے کہ وہ قبر گوشہ مین تھی
چنانچہ اون دونون قبرون پر مٹی برابر کردی گئی اور جب مٹی کھودتے تھے اور کھودنے مین گرد اوڑتی تھی
اون لوگون کو خوشبو مشک کی آنے لگی اور راوی کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے جابر سے فرمایا اے جابر

مین اوس حدیقہ پر اسواسطے چڑھی تھی تاکہ اوسکے قتل سے مطلع ہون یہان تک کہ مین اوس خبیث مردود
مقتول پر پہونچی اور میرا بیٹا عبد اللہ بن زید المازنی کپڑے سے اپنی تلوار صاف کر رہا تھا مین نے کہا تو نے اوسکو
قتل کیا اوسنے کہا ہان مین نے قتل کیا تب مین نے سجدۂ شکر کیا اور ضمرہ بیٹا سعید کا بیان کرتا ہے کہ مین نے سنا ذکر کرتی تھی
کہ مین روز جنگ احد مین حاضر ہوئی مین لوگون کو پانی پلاتی تھی اور مین نے کہا مین نے سنا رسول خدا صلعم سے کہ
فرماتے تھے مقام نسیبہ بنت کعب کا آجکے روز مقام فلان و فلان سے بہتر ہے اور حال یہ ہے کہ حضرت اوسکو
اوس روز قتال شدید کرتے ہوے دیکھتے تھے اور وہ اپنے کپڑے سے کمر مضبوط باندھے تھی تا آنکہ زخمی ہوگئی
تیرہ زخم لگے تھے پھر جب اوس بی بی نے وفات پائی تو مین غسل دینے والیون مین تھی اوسوقت مین نے
اوسکے زخمون کو ایک ایک شمار کیا تو وہ سب تیرہ تھے اور کہا مین دیکھتی تھی ابن قمیہ کو جسوقت اوسنے اوس
بی بی کے شانے پر تلوار ماری کہ اوسکا زخم بہت گہرا تھا کہ سال بھر اوسکی دوا کی بعد ازان رسول خدا صلعم کے
منادی نے برائے جنگ حمراء الاسد کے ندا دی تب اوس بی بی نے اوس زخم کو اپنے کپڑے سے خوب کسکر باندھا
تا کہ خون بہنے سے او مین کچھ قوت باقی نرہی تھی یہان تک کہ ہم لوگ ساری رات ٹھہرے رہے اور زخم کی تکمید
تا صبح کرتے رہے اور جب کہ رسول خدا صلعم نے حمراء سے مراجعت فرمائی اور ہنوز اپنے دولت منزل مین داخل
نہین ہوے تھے کہ عبد اللہ بن کعب بن المازنی کو پاس اوس بی بی کے واسطے عیادت کے بھیجا پس عبد اللہ نے
اور حضرت کو اوسکی سلامتی سے خبر دی پیران حضرت صلعم اس بات سے خوش ہوے اور **واقدی** نے ذکر کیا
مجھسے **حدیث** بیان کی عبد الجبار بن عمارہ نے عمارہ بن غزیہ سے اونہون نے کہا کہ مجھسے ام عمارہ نے بیان کیا
کہ مین اپنے تئین دیکھتی تھی کہ جسوقت لوگ رسول خدا صلعم کے پاس سے گریزان ہوے اور حضرت کے پاس سواے چند آدمیون کے
کہ دس بھی پورے نہون گے باقی نرہگئے تھے اور مین اور میرے دونون بیٹے میرے اور شوہر میرا ہم چارون حضرت کے آگے علیہ السلام موجود تھے اور وہ لوگ
شکست کھا کر بھاگتے تھے اور حضرت نے جب دیکھا کہ سپر میرے پاس نہین ہے تو حضرت نے ایک شخص بھاگنے والے کو دیکھا
کہ اوسکے پاس سپر تھی فرمایا اے صاحب سپر اپنی سپر کو اوس شخص کو دیدے جو لڑائی کر رہا ہے تب اوسنے اپنی سپر ڈالدی
مین نے اوسکو اوٹھا لی اور اوسکو حضرت کے سامنے رکھتی تھی اور سواران مشرکین ہمپر اپنا وار کر رہے تھے
اگر وہ لوگ بھی مثل ہمارے پاپیادہ ہوتے تو انشاء اللہ ہم اونکو مار لیتے چنانچہ اونمین سے ایک سوار آگے بڑھا
اور مجھپر تلوار چلائی مین نے اوسکو سپر پر لی پس اوسکی تلوار نے کچھ کام نکیا اور وہ پھر کر چلا کہ مین نے اوسکے
گھوڑے کو پے کیا تا آنکہ وہ پشت پر لیٹے چت گرا اوسوقت نبی صلعم نے باواز بلند فرمایا اے پسر ام عمارہ اپنی ماں
بیٹے جلد جا اپنی مان کی خبر لے اوسکی اعانت کر ام عمارہ نے کہا کہ پس میرے بیٹے نے اوسپر میری اعانت کی
یہان تک کہ مین نے اوسکو شعوب مین وارد کیا یعنی اوسکو موت کا مزہ چکھایا اور کہا **واقدی** رحمہ اللہ نے ذکر کیا مجھسے

حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ عمرو بن یحییٰ سے اونہون نے اپنے باپ سے اونہون نے عبد اللہ ابن زید سے
اونہون نے کہا مین اوس روز مجروح ہوا کہ ایک شخص نے گویا کہ وہ قل تھا میرے بائین بازو پر تلوار ماری
اور پھر اوسنے مجھپر حملہ نکیا اور میرے پاس سے چلا گیا اور خون میرے زخم کا تھمتا نتھا تب حضرت نے فرمایا
اپنے زخم پر پٹی باندہ لے اوسوقت میری والدہ میرے پاس آئین اور اونکے پاس کمر مین چند پٹیان کپڑے کی
موجود تھین کیونکہ اونہون نے اسی خیال سے چند پٹیٔن زخمون کے لیے تیار کر رکھی تھین تب مین نے اپنے
زخم کو باندہ لیا اور حضرت صلعم کھڑے ہوے دیکھتے تھے بعد ازان میری والدہ نے کہا بیٹا جلد جا اور قوم کو مار
اور حضرت فرماتے تھے یا ام عمارہ من یطیق ما تطیقین کہ کون ایسی طاقت رکھتا ہے جیسی تو طاقت رکھتی ہے
یعنے جو کچہ تجھسے ہوسکتا ہے ویسا کون کرسکتا ہے ام عمارہ نے کہا پھر وہ شخص جسنے مجھے تلوار ماری تھی آگے بڑھا
تب حضرت نے فرمایا یہی شخص تیرے بیٹے کا بھی تلوار مارنے والا ہے ام عمارہ نے کہا پھر مین اوس سے
پیش آئی مین نے اوسکی ران پر تلوار ماری کہ وہ گر پڑا اوسوقت مین نے رسول خدا صلعم کو ہنستے دیکھا یہانتک
کہ ہنسی مین دندان مبارک دکھائی دیے بعد ازان حضرت نے فرمایا اے ام عمارہ آخر تو نے بدلہ لیا بعد ازان
ہم اوسپر جا پہونچے اور ہتھیار سے حملہ و غلبہ کرنے لگے یہانتک کہ اوسکو قتل کیا اوسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا
حمد ہے اوس خدا کا جسنے تجھکو ظفریاب کیا اور تیرے دشمن سے تیری آنکھون کو ٹھنڈا کیا اور بدلا تیرا تجھکو انکھون سے
دکھا دیا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھے خبر دی یعقوب بن محمد نے موسیٰ بن ضمرہ بن سعید سے اونہون نے
اپنے باپ سے اونہون نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یعنے اونکے عہد دولت مین چند مرط یعنے
گلیم صوف و خز سے بنے ہوے کہین سے آئے تھے اوسمین ایک گلیم بڑا چوڑا لانبا اور بہت خوب بنا ہوا تھا مردم
حضار مین سے بعض نے کہا کہ یہ چادر اس قدر قیمت کا ہے کاش آپ اس چادر کو صفیہ بنت ابی عبید
کے تئین جو زوجہ عبد اللہ ابن عمر کی ہے بھیجدیتے (یعنے اپنی بہو کو بھیجدیجیے) اسلیے کہ وہ ابھی کم سن ہے ہنوز
عبد اللہ بن عمر کے پاس داخل نہین ہوئی ہے (یعنے تا روز عروسی اوسکے لیے زینت ہو) عمر رضہ نے کہا مین اس
گلیم کو اوس شخص کے تئین بھیجونگا جو صفیہ سے زیادہ تر حقدار ہے وہ ام عمارہ نسیبہ بنت کعب ہے کیونکہ مین نے روز احد
رسول خدا صلعم سے سنا فرماتے تھے کہ جب جب مین نے داہنے بائین اپنے مڑکے دیکھا تو ام عمارہ ہی کو دیکھا
کہ وہ میرے قریب قتال کر رہی ہے اور **واقدی** نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی سعید ابن ابی زید
نے مروان بن ابی سعید بن المعلیٰ سے اونہون نے بیان کیا کہ کسی نے ام عمارہ سے پوچھا اے ام عمارہ روز احد
کیا قریش کی بھی عورتین اپنے شوہرون کے ہمراہ ہوکر قتال کرتی تھین ام عمارہ نے کہا اعوذ باللہ لا واللہ یعنے
خدا کی پناہ بخدا ایسا نہین ہوا مین نے اونکی عورتون مین سے کسی عورت کو نہین دیکھا کہ اوسنے تیر چلایا ہو

یا پتھر مارا ہو مگر مین نے یہ دیکھا کہ اون عورتون کے پاس دف و ڈہل باجے تھے کہ بجا بجا کے اپنی قوم کو اونکے
مُردے مقتولان پر یاد دلاتی تھین اور اونکے ساتھ سُرمہ دانیان اور سلائیان تھین کہ جب کوئی اونکے مردون مین سے
بھاگتا تھا یا نامردی سے ٹھہر جاتا تھا تو وہ عورتین سرمہ دانی اور سلائی پیش کرتی تھین اور کہتی تھین کہ تو
عورت ہے (یعنے عورتون کا سنگار کر) اور مین نے اون عورتون کو دیکھا کہ منہ پھیرائے بھاگی جاتی تھین
اور دامن کمر مین لپیٹے ہوئے تھین اور اونکے مرد گھوڑون پر سوار اونکے سامنے سے جان بچائے منہ چھپائے
بھاگے جاتے تھے تا آنکہ اور عورتین بھی اون مردون کے پیچھے پیچھے بھاگی جاتی تھین اور راہ مین گر گر پڑتی تھین
اوسوقت مین نے ہند بنت عتبہ کو دیکھا کہ وہ قوی ہیکل اور بھاری ڈیل کی عورت ہے اور وہ خوشخو تھی چنانچہ
سوارون سے خوف زدہ ہو کر ایک جا بیٹھی ہے اور چل نہین سکتی ہے اور اوسکے ساتھ ایک دوسری عورت
بھی ہے یہانتک کہ اوسکی قوم کے لوگ ہم پر پھیر پڑے پس وہ لوگ ہمسے پہلے فیروزی کو پہونچے جسقدر پہونچے
اور ہمکو اوس روز جو کچھ صدمہ بجانب تیراندازون کے پہونچا اسلیے کہ اونہون نے نافرمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی کی تھی پس اجر و ثواب اوس مصیبت کا ہم خدا سے طلب کرتے ہین اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھسے
حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے عبد الرحمان بن عبد اللہ بن ابی صعصعہ سے اونہون نے حارث
بن عبد اللہ سے اونہون نے کہا مین نے سنا عبد اللہ بن زید بن عاصم سے وہ کہتے تھے کہ مین ہمراہ رسول خدا صلعم
کے حاضر احد ہوا جب حضرت کی خدمت سے لوگ متفرق ہوگئے تو مین حضرت کے قریب گیا اوسوقت میری والدہ
دشمنون کو اونسے دفع کر رہی تھین تب مجھسے حضرت نے فرمایا اے پسر ام عمارہ مین نے کہا حاضر ہون فرمایا
پس کر مین نے اونکے حضور مین ایک سوار کو مشرکین مین سے پتھر مارا وہ پتھر اوسکے گھوڑے کی آنکھ پر پڑا گیا
ایسا تڑپا کہ وہ آپ بھی گرا اور اوسکا سوار بھی گرا تب مین نے اوسکے اوپر اسقدر پیہم پتھر پر پتھر مارے کہ اوسپر
انبار ہو گیا اور آن حضرت صلعم ملاحظہ کرکے تبسم فرماتے تھے اوسوقت حضرت نے میری والدہ کے شانے پر زخم
دیکھکر فرمایا امک امک یعنے خبر لے اپنی مان کی اوسکے زخم پر پٹی باندھ حق تعالے برکت نازل کرے تم لوگون پر
اہل بیت سے (یعنے تم اہل بیت پر کہ تم لوگ ایک گھر والون مین سے ہو) اور فرمایا مقام تیری مان کا (یعنے
رتبہ و درجہ اوسکا) بہتر ہے مقام فلان و فلان سے اور مقام تیرے ربیب کا (راب) یعنے تیری مان کے
شوہر کا بہتر ہے مقام فلان و فلان سے اور مقام تیرا بہتر ہے مقام فلان و فلان سے حق تعالے تم لوگ
اہل بیت پر رحم کرے تب میری والدہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ حق تعالے سے دعا کیجیے کہ وہ ہمکو جنت مین
آپکا رفیق کرے چنانچہ حضرت نے دعا کی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُمْ رُفَقَائِيْ فِي الْجَنَّةِ یعنے اے پروردگار ان لوگون کو
جنت مین میرا رفیق کر اوسوقت میری والدہ نے کہا اب کیا پروا ہے اوس مصیبت سے جو مجکو دنیا مین پہنچی

اور **راوی** کہتے ہین کہ حنظلہ بن ابی عامر نے عقد نکاح کیا تھا جمیلہ بنت عبد اللہ بن ابی بن سلول سے
ناگاہ اوس دولہن کو اونکے گھر مین اوس شب کو لائے جسکی صبح کو قتال احد کا تھا اور حنظلہ نے رسول خدا صلعم
سے اجازت لے لی تھی کہ شب باشی عروس کی پاس کرین جب صبح ہوئی تو نماز صبح کی پڑھکر ارادہ روانگی کا طرف
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کیا اوسوقت جمیلہ اونسے لپٹ گئین تو وہ اوس بی بی کے پاس ٹھہر گئے پھر اوس سے
جدا ہوکر عزم روانگی کا کیا اور ایسا ہوا تھا کہ قبل از خروج حنظلہ کے اوس بی بی نے کسیکو بھیجکر اپنی قوم سے
چار آدمی کو بلا لیا تھا پس اونکو شاہد کیا اس بات پر کہ حنظلہ اوس سے ہم بستر ہوئے ہین چنانچہ لوگون نے بعد اس
واقعہ کے جب اوس بی بی سے پوچھا کہ تو نے حنظلہ پر اون لوگون کو کیون شاہد کیا تھا اوسنے جواب دیا مین نے
دیکھا تھا کہ گویا آسمان کھل گیا ہے اور حنظلہ اوسمین داخل ہوئے ہین اور آسمان پھر بدستور مل گیا ہے تب مین نے
جانا کہ یہ اونکے لیے شہادت ہے اسلیے لوگون کو مین نے اونپر شاہد کیا اس امر مین کہ وہ ہمصحبت ہوئے
چنانچہ اوسی شب سے اوس بی بی کو حمل عبد اللہ بن حنظلہ کا ہوا تھا اور بعد شہادت حنظلہ کے ثابت بن قیس نے
اوس بی بی سے نکاح کیا تھا کہ وہ محمد بن ثابت بن قیس کو جنی تھی الغرض حنظلہ نے اپنا ہتھیار لیا اور احد مین
پہونچکر رسول خدا صلعم سے لاحق ہوئے اور اوسوقت آنحضرت صلعم صفون کو آراستہ و مرتب کر رہے تھے لیکن جب
مشرکین بھاگنے لگے تھے تو حنظلہ بن ابی عامر ابو سعید بن حرب کے سامنے آئے اور اوسکے گھوڑے کو پی کیا
وہ گھوڑا اٹکا پڑ کر گر پڑا تب ابو سفیان بن حرب زمین پر لوٹنے لگا اور شور کرتا تھا کہ اے گروہ قریش مین ابو سفیان
بن حرب ہون اور حنظلہ نے اوسکو ذبح کیا چاہتا ہے ہرچند وہ اپنی صدا لوگون کو سناتا تھا مگر بھاگنے مین کسی نے
اوسکی طرف التفات نکی مگر اسود بن شعوب اوسکی مدد کو آیا اور حنظلہ پر حملہ کیا اور بھالا مارا کہ پار ہوگیا اور اوسی سے
اونکو روکے ہوئے تھا لیکن حنظلہ برچھے مین چھدے ہوے اوس سے قریب ہوے تب اوسنے دوسرا ضرب لگایا
کہ اونکو شہید کیا اور ابو سفیان پاپیادہ وہان سے بھاگا اور دوڑتا ہوا قریش سے جا ملا اور اسود بن شعوب بھی
گھوڑے سے اوترکر ابو سفیان کے پیچھے پیچھے آیا چنانچہ قول ابو سفیان کا ہے کہ جب حنظلہ شہید ہوئے تو اونکی
والدہ اونکی نعش پر گئے اور نعش اونکی پہلو مین حمزہ بن عبد المطلب و عبد اللہ بن جحش کے پڑی تھی تب اونکی
والدہ نے اپنے دل سے خطاب کرکے کہا کہ اس واقعہ سے پہلے مین تجکو اس شخص یعنے حنظلہ سے ڈراتا تھا واللہ
اے حنظلہ اپنے والد کے ساتھ نیکوکار تھا اور تو بزرگ خلق تھا اپنی حیات مین و ہر آئنہ ممات تیری ساتھ
انبوہ اصحاب اور ہمراہ اشراف قوم کے ہوئی اگر حق تعالے جزائے خیر اس شہادت کی حمزہ کو خواہ اور کسیکو صحابہ
محمد مین سے عطا کرے تو تجکو بھی جزائے خیر رحمت کرے بعد ازان اوسنے پکار کر کہا اے گروہ قریش حنظلہ کو
مثلہ نکرو یعنے اوسکی نعش سے ناک کان نہ کاٹو اگرچہ وہ ہمارے اور تمہارے خلاف تھا پر اسلیے کہ وہ جس امر کو

خیر جانتا تھا اوسمین اوسنے اپنی جان کو دریغ نکیا اور نہ بچایا چنانچہ اور لوگون کی لاش مثلہ کی گئی یعنے گوش و
بینی بریدہ ہوئی اور لاش حنظلہ محفوظ و مسلم رہی اور اول جسنے اصحاب نبی صلعم کو مثلہ کیا تھا وہ ہند تھی اور اوسنے
اپنے ساتھ والیون عورتون کو حکم کیا کہ نعش شہدا کی کان و ناک کاٹ لیوین پس کوئی عورت ایسی نتھی کہ جو
چوڑیان بازوبند اور کڑے اور پازیب پہنے ہو یہان تک کہ سواے حنظلہ کے سائر شہدا کی لاشون کو
اونہون نے مثلہ کیا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے مین نے ملائکہ کو دیکھا کہ وہ حنظلہ بن ابی عامر کو مابین آسمان
و زمین کے ایک چاندی کے بڑے طشت مین مارمزن سے (یعنے آب باران ابر سپید سے) غسل میت
دیتے تھے ابو اسید الساعدی نے کہا ہم نے یہ سنکر حنظلہ کی نعش پر جاکر دیکھا تو واقع مین اونکے سر سے پانی ٹپکتا تھا
ابو اسید کہتے ہین کہ مین یہ حال دیکھکر رسول خدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا اور اس واقعہ سے خبر دی تب
حضرت نے کسیکو پاس زوجہ حنظلہ کے بھیجکر پوچھوایا تو اوس بی بی نے کہلا بھیجا کہ میرے پاس سے حنظلہ حالت
جنب مین نکلے تھے اور مروی ہے کہ وہب بن قابوس مزنی مع اپنے برادرزادہ حارث بن عقبہ بن قابوس کے
اپنی اپنی بھیڑین ساتھ لیے ہوے جبل مزینہ سے مدینہ مین آئے تو مدینے کو خالی پایا باقی تھے اطفال
و زنان تب اون دونون نے پوچھا کہ یہان شہر کیا ہوے لوگون نے کہا کہ رسول خدا صلعم مشرکین
قریش سے قتال کرنے احد کو گئے ہین تب اون دونون نے کہا کہ اب ہم ایسے حال کے [illegible]
پیچھے جاتے ہین بعد ازان وہ دونون مدینے سے نکلکر احد مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے اور
لوگون کو مصروف قتال دیکھا اور اوسوقت تک ظفر و غلبہ واسطے رسول خدا صلعم اور اصحاب آپکے تھا
پس وہب و حارث بھی ساتھ مسلمین کے لوٹ مین مشغول ہوے اور مشرکین بطریق تاخت آپہونچے چنانچہ
اونکے عقب سے سوارون کا آپڑا اونمین خالد بن الولید و عکرمہ بن ابی جہل دونون تھے پس وہ لوگ آکر
باہم مختلط ہوگئے تا آنکہ اون دونون یعنے وہب و حارث نے اشد قتال کی اور جب ایک گروہ مشرکین کا
جدا ہوکر مقابلہ پر آیا تو رسول خدا صلعم نے فرمایا تم مین سے اس فرقہ کے لیے کون روکنے والا ہے وہب
بن قابوس نے عرض کی مین یا رسول اللہ پس وہب کھڑے ہوے اور اونکو تیر مارنے لگے یہان تک کہ
وہ لوگ پلٹ گئے بعد ازان ایک اور گروہ اونکا سامنے آیا تب حضرت صلعم نے فرمایا اس گروہ کے لیے
کون ہے پھر مزنی نے عرض کی مین حاضر ہون یا رسول اللہ پس وہب مزنی پھر کھڑے ہوے اور اون
لوگون کو تلوار سے دفع کیا یہان تک کہ وہ لوگ لوٹ گئے اور وہب بھی اپنی جگہ پر پھر آئے بعد ازان ایک فرقہ
کتیبہ نظر آیا تب حضرت صلعم نے فرمایا ان لوگون کے لیے کون کھڑا ہوتا ہے مزنی نے عرض کی یا رسول اللہ
مین موجود ہون حضرت نے فرمایا اوٹھو کھڑا ہو اور شاد باش ہو جنت سے تب وہب مزنی شادان [illegible]

نہ دونگا اور نہ خود آرام کرونگا چنانچہ وہب کھڑے ہو
کھڑے ہوے اور کہنے لگے واللہ مین کسیکو آرام لینے نہ دونگا اور نہ خود آرام کرونگا چنانچہ وہب کھڑے
ہوے اور کہنے لگے واللہ مین کسیکو آرام یعنے
اور اون لوگون کے درمیان گھس گئے اور تلوار کرنے لگے اور آن حضرت صلعم او رسائر مسلمین دیکھ رہے تھے
یہان تک کہ اونکے لشکر کے منتہا پر نکل گئے اور حضرت دعا کرتے تھے کہ اللھم ارحمہ یعنے اے پروردگار اوسپر
رحم کر بعد ازان وہب پھر کر پھر اونمین در آئے اور برابر یہی حال رہا آخر اعدا نے اونکو گھیر لیا اور اونکی
تلوارین اور برچھیان اونپر پڑنے لگین پس اونکو اونہون نے قتل کیا اور اوس روز اونکے بدن مین
بیس زخم سنان پائے گئے کہ تمام وہ زخم مقتل مین لگے تھے (اور مقتل جسم انسان مین اوس جگہ کو
کہتے ہین جہان زخم و ضرب لگنے سے آدمی مرجاتا ہے) اور اوس روز لاش اونکی بہت بری طرح سے
مثل کی گئی یعنے ناک کان کاٹ لیا تھا بعد ازان اونکا برادر زادہ حارث بن عقبہ بن قابوس بھی کھڑے ہوے
اور مثل برادر بزرگ اپنے خوب قتال کی یہان تک کہ شہید ہوے چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے
خوشتر ین موت جسمین مین اپنا مرنا چاہتا ہون وہ موت ہے جسمین مزنی مرے اور بلال بن الحارث المزنی بیان
کرتے تھے کہ ہم لوگ ساتھ سعد ابن ابی وقاص کے جنگ قادسیہ مین حاضر تھے جب ہماری فتح ہوئی اور غنائم
درمیان ہمارے تقسیم ہوئی پس ایک جوان آل قابوس کا مزینہ مین سے اپنے حصہ سے محروم رہ گیا تب
مین سعد کے پاس گیا اوسوقت وہ سو کر اوٹھے تھے اونہون نے کہا بلال مین نے کہا ہان اونہون نے
کہا مرحبا تم خوب آئے اور یہ شخص کون تمہارے ساتھ ہے مین نے کہا یہ شخص میری قوم مین آل قابوس سے ہے
تب سعد نے کہا اے جوان تو اوس مزنی کا کون ہے جو روز احد شہید ہوا اوس جوان نے کہا مین اوس مزنی
کے بھائی کا بیٹا ہون سعد نے کہا مرحباً و اہلاً یعنے تیرے آنے سے دل شاد ہوا اور آرام جان ملاحق تعالی
تیرے دیکھنے سے آنکھون کو ٹھنڈا کرے یہ وہ شخص تھا یعنے وہب مزنی کہ روز احد مین نے اوس سے
ایسا مشہد و مقتل دیکھا کہ کسی اور سے نہین دیکھا چنانچہ مین نے اوس روز دیکھا کہ مشرکین نے ہمکو چارون
طرف سے گھیر لیا اور رسول خدا صلعم ہمارے بیچ مین سے تھے اور گروہ گروہ غول غول ہر طرف نظر آتے تھے
اور آنحضرت صلعم لوگون پر نگاہ ڈالتے تھے اور اونکے بشرے سے اونکی قیافہ شناسی کرتے تھے اور
فرماتے تھے کہ اس غول سے کون مقابلہ کرتا ہے تو مزنی کہتا تھا یا رسول اللہ مین قتال کرونگا اور ہر بار
جب حضرت اعادہ اوس ارشاد کا کرتے تھے تو مزنی بھی ہر مرتبہ اپنے اوسی جواب کو عرض کرتا تھا پس مجھے
نہین بھولتا ہے آخر مرتبہ کہ آخر کو وہ کھڑا ہوا تھا جب آن حضرت صلعم نے فرمایا اوٹھ کھڑا ہو اور ارشاد ہوا کہ
جنت کی تلاش کرین پس وہ اوٹھ کھڑا ہوا سعد نے کہا تب مین بھی کھڑا ہوا اور اوسکے پیچھے پیچھے چلا خدا
خوب جانتا ہے کہ اوس روز جسطرح وہ طالب شہادت تھا مین بھی مثل اوسکے طلب کرتا تھا چنانچہ مین

درمیان لشکر مشرکین کے گھس گیا یہانتک کہ دوبارہ اونمین مین پھر گیا اور اعدا اوسکو قتل کر چکے تھے اور مجھے
آرزو تھی کہ واللہ اوس روز اوسکے ساتھ مجکو بھی شہادت نصیب ہو ولیکن میری اجل نے تاخیر کی بعد ازان سعد نے
اوس جوان کا سہم اوسیوقت طلب کیا اور اوسکو وہ دیا اور کچھ زیادہ بھی دیا اور کہا تجھے اختیار ہے کہ ہمارے پاس
قیام کر خواہ اپنے اہل کی طرف بازگشت کر بلال نے کہا نہین یہ جوان رجوع بطرف اہل چاہتا ہے پس ہم دونون پھیرے
اور سعد نے کہا مین حاضر تھا تو مین نے دیکھا کہ رسول خدا صلعم مزنی کی نعش پر کھڑے ہوے فرماتے تھے خدا تجھسے
راضی ہو پس مین بیشبہہ تجھسے راضی ہون بعد ازان مین نے دیکھا کہ آنحضرت اپنے دونون پاؤن سے اوسکی
نعش پر کھڑے ہوے فرماتے تھے کہ سقدر اسکو زخم لگے ہین اور میرے تئین خوب معلوم تھا کہ اوسوقت اوسکی
قبر پر کھڑے رہنا حضرت کو بہت شاق و دشوار تھا یہانتک کہ وہ لحد مین رکھے گئے تو اونکی نعش پر ایک چادر تھی
اوسپر نقش ملمع (یعنے بیل بوٹے و نشان وغیرہ کے) بنے تھے کہ حضرت نے اوس چادر کو کھینچا اونکے سر مین
باندھا یعنے سر پیچ کر لپیٹا اور اوسکو طول مین دراز کیا تو وہ نصف رانون تک پہونچی پھر ہمکو حکم کیا تو ہمنے حرمل
یعنے گھاس پھوس جمع کیا اور لحد مین اونکے دونون پاؤن پر پھیلا دیا بعد ازان حضرت وہان سے اپنی جا کیطرف
پھرے پس نہین تھی کوئی ایسی صورت میرے مرنے کی جو مجھے محبوب زیادہ ہو اس بات سے کہ مین ملاقات کرون خدا سے اوسکی
مثل حالت مزنی کے اور راویون نے بیان کیا کہ جب ابلیس نے باواز بلند پکار کر کہا کہ محمد قتل ہوے
تو لوگ متفرق ہو گئے چنانچہ بعضے اونمین سے وارد مدینہ ہوے اور پہلے جو شخص داخل مدینہ ہوکر خبر دیتا تھا کہ
رسول خدا صلعم قتل ہوے وہ سعد بن عثمان ابو عبادہ تھا پھر بعد اوسکے بہت سے لوگ وارد مدینہ ہوے یہانتک کہ
اپنی عورتون کے پاس پہونچے تب اون عورتون نے کہنا شروع کیا کہ تم لوگ رسول خدا صلعم کے پاس سے
بھاگ آئے ہو اور ابن ام مکتوم بھی کہتے تھے کہ تم لوگ حضرت کے پاس سے بھاگ آئے ہو پھر ابن ام مکتوم
اون لوگون کے ساتھ رفق و نرمی کرنے لگے اور اونکو اپنی رفاقت مین رکھا اور حال یہ تھا کہ رسول خدا صلعم ابن
ام مکتوم کو مدینہ مین خلیفہ اپنا مقرر کر گئے تھے کہ وہ لوگون کی پیش نمازی کرتے تھے بعد ازان اونھون نے کہا
[illegible] لوگون نے اونکو سیدھا راستہ بتا دیا چنانچہ جو کوئی اللہ کی راہ بتلاتا ہو
اونکو بتاتا تھا اوس سے خبر پوچھتے تھے تا آنکہ وہ ایک ایسی قوم سے ملاقی ہوے جنھون نے اونکو خبر دی نبی صلعم
سے آگاہ کیا تب ابن ام مکتوم اوس جگہ سے مدینہ مین پھر آئے اور جو لوگ بھاگ آئے تھے اونمین سے ایک تو
فلان تھے اور حارث بن حاطب و ثعلبہ بن حاطب و سواد بن غزیہ و سعد بن عثمان و عقبہ بن عثمان و خارجہ بن عامر
کہ جو پہنچا بمقام ملل اور اوس بن قیظی تھا مع چند نفر بنی حارثہ کے یہ سب قبیلہ شقرہ کے یہان پہونچے اونسے
ام ایمن کی ملاقات ہوئی وہ اونکے منہون پر خاک اوڑاتی تھین اور اونمین سے بعض کے تئین کہا کہ یہان

چرخہ ہے تو چرخہ کات اور اپنی تلوار مجکو دے چنانچہ ام ایمن مع چند چھوکریون کے طرف اعقاب کے متوجہ ہوئین
اور بعض رواۃ مین سے جو اس حدیث کو روایت کرتا ہے کہتا ہے کہ مسلمین اوس جبل سے آگے نگذرے تھے
اوسکے درہ دامن مین تھے اور وہان سے دوسری جگہ تجاوز نکی تھی اور وہ گروہ خاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا
اور بعضے کہتے ہین کہ درمیان عبدالرحمان اور عثمانؓ کے کچھ کلام درپیش تھا چنانچہ عبدالرحمان نے ولید بن عقبہ کو
بلا بھیجا اور کہا اپنے برادر کے پاس جا اور مین جو کچھ تجھسے بیان کرون اوسکو بطریق پیام پہونچا کیونکہ تیرے سوا
کسیکو مین ایسا نہین جانتا کہ وہ اس پیغام کو اوسکے تئین پہونچا دے ولید نے کہا مین ایسا کرونگا عبدالرحمان
نے کہا تو میری طرف سے کہیو کہ عبدالرحمان تجھسے کہتا ہے کہ مین حاضر بدر تھا اور تو غیر حاضر تھا اور مین احد مین
ثابت قدم رہا اور تو وہان سے بھاگ آیا اور مین بیعت رضوان مین شریک تھا اور تو شریک نتھا پس ولید عثمانؓ
کے پاس گئے اور یہ پیام پہونچایا عثمان نے کہا میرے بھائی نے سچ کہا کہ بدر سے جو مین پیچھے رہ گیا تو وہ اوسکے
بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رہ گیا کہ وہ علیل تھین چنانچہ رسول خدا صلعم نے مجکو میرا سہم وجائزہ بھی عطا کیا
پس مین بمنزلہ حضار بدر کے تھا اور روز احد سے باز رہ گیا تو حق تعالے نے اسکو مجھسے عفو کیا و اما غیر حاضری
بیعت رضوان سے پس مین مکے کی طرف جو نکلا تو مجکو حضرت نے بھیجا تھا اوسوقت حضرت نے فرمایا کہ عثمان
طاعت خدا اور طاعت رسول مین جاتا ہے اور رسول خدا صلعم نے اپنے دونون ہاتھون مین سے ایک ہاتھ بیعت مین
دیا کہ وہ ایک مثل دوسرے کے تھا پس نبی کا دست چپ بھی بہتر ہے دست راست سے غرضکہ جب ولید بن عقبہ
عبدالرحمان کے پاس پھر آئے تو عبدالرحمان نے جواب سنکر کہا میرے بھائی نے سچ کہا اور کہا راوی نے کہ
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھکر یہ آیت پڑھی قَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْكُمْ
اور کہا یہ اون لوگون مین سے ہین جنسے خدا نے عفو کیا اور بخدا کہ خدا نے اور کسی چیز سے عفو نہین کیا مگر یہ کہ
اونکو وہان سے پھیرا اور حال یہ تھا کہ یوم التقی الجمعان یعنے جس روز دونون جماعت باہم دوچار ہوئی تو اونہون نے
روگردانی کی تھی اور ایک شخص نے ابن عمرؓ سے حال عثمانؓ کا سوال کیا اور کہا کہ اونہون نے ہرگاہ روز احد گناہ
عظیم کیا اور خدا نے تیرا اونسے عفو کیا و حال آنکہ وہ اون لوگون مین سے تھے جنہون نے روز التقاے جمعان سے
روگردانی کی تھی تیرا اونہون نے تمہارے درمیان مین ایک گناہ صغیر کیا پس ہم لوگون نے اوسکی عوض مین اونکو
قتل کیا اور علی رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ جب روز احد لوگون نے اون سے معرکہ مین مساوت کی اوسوقت امیہ بن
ابی حذیفہ بن المغیرہ آگے بڑھا اور وہ زرہ پہنے تھا اور آہن مین ایسا چھپا تھا کہ سوا دونون آنکھون کے اور کچھ نظر
نہین آتا تھا اور کہتا تھا کہ آج بدلا بدر کا ہے پھر ایک شخص مسلمین مین سے پیش آیا کہ امیہ نے اوسکو قتل کیا علی
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تب مین نے امیہ پر حملہ کیا اور اوسکے سر پر تلوار ماری چونکہ اوسکے سر پر کلاہ آہنی اور ...

خود تھا اور مین کوتاہ قامت تھا تو تلوار میری اوسکے خرنگاہ پر نہ پڑی اور کارگر نہوئی اور اوسنے جو مجھپر تلوار چلائی
تو مین نے سپر پر لی پس تلوار اوسکی سپر مین گڑ گئی پھر مین نے اوسکو تلوار ماری وجو کہ دامن زرہ اوسکی کمر سے بندھا تھا
(یعنے پانون کھلے تھے) تو مین نے اوسکے دونون پاؤن کاٹ ڈالے اور وہ زمین پر گر پڑا اور اپنی تلوار میری سپر سے
کھینچی جب وہ نکل آئی تو وہ گھٹنے ٹیک کر مجھپر وار کرنے لگا تا آنکہ مین نے اوسکے زیر بغل خالی دیکھا تو دیکھکر اوسمین
تلوار کا پھیلا پھینک دیا کہ وہ مر گیا مین وہان سے اپنی جا پر پھر آیا اور مروی ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوس روز بطریق رجز فرمایا کہ انا ابن العواتک یعنے مین فرزند عواتک کا ہون (عواتک جمع عاتکہ یعنے حضرت
کے جدات مین نو بیبیون کا نام عاتکہ ہوا ہے) وایضاً حضرت نے اوس روز فرمایا کہ مین نبی ہون نہی کذب
نہین کہتا مین ابن عبد المطلب ہون اور صحابہ راوی کہتے ہین کہ ہم لوگ پاس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے
آئے یعنے روز احد اور وہ اوسوقت بیچ مجلس چند مسلمین کے بیٹھے تھے اوسی عرصہ مین انس بن النضر عم
انس بن مالک بھی اوس محفل کیطرف گذرے اور پوچھا کس وجہ سے تمنے قعود و اقامہ اختیار کیا (یعنے جنگ سے
کیون بیٹھ رہے) اونھون نے جواب دیا کہ رسول خدا صلعم شہید ہوگئے تب انس بن النضر نے کہا کہ پھر بعد اونکے
تم لوگ زندہ رہکر کیا کروگے اوٹھو کھڑے ہو اور مرو جسپر کہ مرے رسول خدا صلعم یہ کہکر بعد ازان انس بن النضر
تیز دستی و چابکی سے تلوار پکڑ کر قتال کرنے لگے یہانتک کہ شہید ہوے اوسوقت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا
مین تمنا رکھتا ہون کہ روز حشر خدا اوسکو امت واحدہ یعنے مثل مانند پیشوا اوٹھاویگا کہ اونکے چہرے پر تیر
لگے تھے کہ وہ پہچانے نجاتے تھے تا آنکہ اونکی خواہر نے اونکے حسن سر انگشتان یا حسن دندان سے اونکو پہچانا تھا اور
راویون نے کہا گذر مالک بن دخشم کا پاس خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے ہوا کہ اوسوقت وہ درمیان [illegible]
یعنے زمرہ مردم خدام مین بیٹھے تھے اور اونکے بدن مین تیرہ زخم تھے اور وہ سارے زخم مقتل مین لگے تھے
(مقتل جسم انسان مین وہ مقام ہے جہان زخم لگنے سے ہلاک ہوجاتا ہے) پس مالک نے کہا کیا تجکو معلوم نہین
کہ محمد قتل ہوے خارجہ نے کہا اگر محمد قتل ہوے تو خدا تو زندہ ہے جسکو موت نہین ہے اور حال یہ ہے کہ محمد
تبلیغ حکم کر چکے اب تو اپنے دین کے لیے قتال و جہاد کرو وایضاً گذر مالک بن دخشم کا طرف سعد بن ربیع کے ہوا اور
اونکے بدن مین بارہ زخم لگے تھے اور تمام وہ زخم مقتل مین تھے پس مالک نے کہا کیا تجکو معلوم نہین ہے کہ محمد
[illegible] سعد بن ربیع نے جواب دیا [illegible] گواہی دیتا ہون کہ [illegible] رسالت [illegible] پروردگار کی پہونچادی
اب تو اپنے دین کے لیے جہاد کرو کیونکہ اللہ تعالی [illegible] زندہ [illegible] ایسا [illegible] کرتا تھا کہ رسول اللہ
قتل ہوے تم لوگ اپنی قوم مین [illegible] چلو کہ وہ لوگ اپنے گھرون [illegible] ہوگئے اور واقدی نے کہا
[illegible] ان [illegible] عمار نے حارث بن انس [illegible] اور دونون نے بیان کیا کہ

اوس شعب مسلمین بغول غول متفرق ہو گئے اور با خود ہا پریشان و پشیمان تھے اوسوقت ثابت بن دحداحہ کھڑے ہو
و باواز بلند کہنے لگے اے گروہ انصار میری طرف متوجہ ہو میں ثابت ابن الدحداحہ ہوں اگر محمدؐ شہید ہوے تو حق تعالے
تو زندہ و باقی ہے جو کبھی نہ مریگا پس تم لوگ سب اپنے دین کے لیے قتال و جہاد کرو کہ حق تعالے تمکو غلبہ دینے والا ہے
اور تمہاری نصرت کرنے والا ہے پس چند اشخاص انصار سے اونکے شریک ہو گئے تب ثابت مع اون مسلمین کے
جو اونکے ساتھ تھے آمادہ جنگ ہوے اور اونکے مقابلے کے واسطے ایک فرقہ مشرکین کا سلاح بند مقرر ہوا
اونمین چند رئیس اونکے تھے مثل خالد بن الولید اور عمرو بن العاص و عکرمہ بن ابی جہل اور ضرار بن الخطاب کے
پس یہ سب مسلمین پر دست درازی کرنے لگے اور خالد بن الولید نے ثابت بن دحداحہ پر ساتھ نیزے کے حملہ کیا
پس ایسا نیزہ مارا کہ پار ہو گیا اور وہ بیجان ہوکر زمین پر گرے اور جو مردم انصاری اونکے ہمراہ تھے وہ سب
شہید ہوے چنانچہ کہتے ہیں کہ جو لوگ مسلمین میں سے شہید ہوے یہ لوگ یعنی ثابت بن دحداحہ وغیرہ
آخر شہدا تھے اور رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کے ساتھ طرف شعب کے پہونچے پس وہاں یعنی احد میں کوئی
قتال کنندہ نتھا اور ایسا ہوا تھا کہ قبل معرکہ احد کے ایک یتیم انصاری نے ابو لبابہ پر بمقدمہ عذق یعنی نخل خرما
باردار کے جو درمیان متخاصمین کے متنازع فیہ تھا دعوے کیا اور رسول خدا صلعم نے فیصلہ بحق ابو لبابہ کے
کیا تھا اور وس یتیم نے اوس عذق پر بہت جزع و فزع کی تھی تب آنحضرت صلعم نے اوس عذاق کو ابو لبابہ سے
واسطے اوس یتیم کے طلب فرمایا مگر ابو لبابہ نے دینے سے انکار کیا اور آنحضرت ابو لبابہ سے فرماتے تھے کہ
بدلے اس عذق کے تیرے لیے جنت میں عذق ہے اسپر بھی ابو لبابہ نے انکار کیا اوسوقت ابن الدحداحہ نے
عرض کی یا رسول اللہ آپ ارشاد کیجیے کہ اگر میں اوس یتیم کو اوسکا عذق دلوادوں تو میرے لیے کیا جایزہ ہوگا
حضرت نے فرمایا اوسکی عوض تجکو جنت میں عذق ملیگا تب ثابت ابن الدحداحہ یہ مژدہ سنکر پاس ابی لبابہ
بن المنذر کے گئے اور اوس عذق کو بعوض ایک باغچہ نخل کے ابو لبابہ سے خرید کر لیا اور اوس لڑکے مدعی کو حوالہ کردیا تھا
اوسوقت حضرت صلعم نے فرمایا تھا کہ رُبَّ عذق مُدَلَّل لابن الدحداحة فی الجنة یعنے بہت سے
عذق جنت میں ابو دحداحہ کے لیے تیار کیے گئے ہیں یعنے اوسکے لیے مہیا ہیں پس بنا بر اس ارشاد کے شہادت
ابن دحداحہ کی امیدگاہ تھی یہانتک کہ وہ احد میں شہید ہوے اور ضرار بن الخطاب گھوڑے پر سوار نیزہ دراز
ہلاتا ہوا آیا اور عمرو بن معاذ کو ایسی انی ماری کہ پار ہو گئی اور حال عمرو کا یہ تھا کہ اوسکے سامنے چلے ہی جاتے تھے
یہانتک کہ اوسکو زیر کیا کہ وہ منہ کے بل گر پڑا اور کہنے لگا کہ ایسے شخص کو تو گم نکر جسنے تیری تزویج حور عین سے
کرادی اور ضرار کہا کرتا تھا کہ اصحاب محمدؐ میں سے میں نے دس صحابہ کا عقد تزویج کرادیا ہے ابن واقدی نے ابن
جعفر سے سوال کیا کہ کیا ضرار نے دس مرد کو قتل کیا تھا ابن جعفر نے کہا مجھے یہ خبر نہیں پہونچی مگر یہ کہ اوسنے

تین آدمی کو قتل کیا اور اوسی روز ضرار نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بھی نیزہ مارا تھا اور یہ اوسوقت جب
اس معرکہ مین لوگ متفرق ہو گئے تھے اور ضرار نے وقت ضرب سنان کے کہا اے ابن خطاب یہ ضرب نعمت
مشکورہ ہے واللہ ایسا نہین کہ مین تمکو قتل کرون آور ضرار ابن الخطاب اکثر باتین کیا کرتا تھا اور ذکر [illegible]
جنگ اُحد کا ذکر کرتا تھا اور ذکر انصار کرکے اونپر رحمت بھیجتا تھا اور اونکا غنی ہونا اسلام مین اور شجاعت [illegible]
معرکہ مین اور پیش قدم ہونا اونکا واسطے موت کے یاد کیا کرتا تھا اور بیان کرتا تھا کہ جب اشراف میری قوم کے
بدر مین مارے گئے تھے تو مین دریافت کرنے لگا تھا کہ ابوالحکم کو کسنے مارا کہتے تھے ابن عفراء نے اور امیہ بن خلف کو
کسنے قتل کیا کہتے تھے خبیب بن یساف نے اور عقبہ بن ابی معیط کو کسنے قتل کیا کہتے تھے عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے
اور فلان کو کسنے مارا اوسکا نام بھی مجھسے بتایا پھر مین نے کہا سہیل بن عمرو کو کسنے اسیر کیا تو کہون نے کہا مالک
ودخشم نے پھر جب ہمنے احد کیطرف خروج کیا تو مین کہتا تھا کہ اگر وہ لوگ (یعنے مسلمین) اپنے حصارون مین
اقامت رکھینگے تو وہ بلند بہت ہین ہمکو اونکی طرف کوئی سبیل رسائی کی نہوگی سوا اسکے کہ ہم چند روز
مقیم رہ کر پھر جاوینگے اور اگر وہ لوگ اپنے حصار سے نکلکر ہماری طرف خروج کرینگے تو ہم اونپر ظفر پاوینگے
کیونکہ ہمارے ساتھ بہت کثیر جماعت جو اونکی جمعیت سے بہت زیادہ ہے اور ہماری قوم موتور ہے یعنے جوش
خون سے ہنوز محروم ہین اور ہم اپنے ساتھ زنانی سواریان لیکر نکلے ہین کہ وہ ہمکو ہمارے مقتولان بدر کو یاد دلاوینگی
(یعنے یہ کہ موجب مزید غیرت شجاعت و تہور کا ہوگا) اور ہمارے ساتھ گھوڑے ہین یعنے ہمارے یہان گھوڑے تھے
اور اونکے یہان گھوڑا نہین ہے اور ہمارے ساتھ سلاح اونکے سلاح سے بہت زیادہ ہین بالآخر وہ نوبت یہی
اصرار پایا کہ اونہون نے خروج کیا چنانچہ ہمارے اونکے مقابلہ ہوا واللہ ہم اونکے سامنے نہ ٹھہر سکے یہانتک
کہ شکست پاکر پسپا ہوئے اور گریزان و سرگردان ہوئے اوسوقت مین نے اپنے دل مین کہا کہ یہ جنگ تو جنگ
بدر سے بھی سخت تر ہے اور مین نے خالد بن الولید سے کہنا شروع کیا کہ تم حملہ کرو تو وہ کہنے لگا تو کسی ہمت
موقع دیکھتا ہے کہ اوسطرف ہم حملہ کرین تب مین نے اوس جبل کیطرف نگاہ کی جسپر گروہ تیر اندازون کا تھا کہ وہ
خالی ہے تب مین نے کہا اے ابو سلیمان اپنے پیچھے دیکھ پس خالد بن الولید نے باگ اپنے گھوڑے کی
پھیری اور رجوع کی اور ہمنے بھی اوسکے ساتھ رجوع کی تب ہم اوس جبل پر پہنچے اور اوسپر ہمنے کسیکو ذی قوت نہ پایا
جسکا کچھ خطرہ [illegible] اونسے [illegible] آکر [illegible]
[illegible]
اوسیطرح ہمنے چاہا اونکو تلوارون پر دھر لیا اور ہم سرداران قبیلہ اوس اور خزرج کو ڈھونڈنے لگے جو ہمارے
احبہ بزرگون کے قاتل تھے مگر ہمنے اونمین سے کسیکو نہ دیکھا کہ وہ لوگ بھاگ گئے تھے اور اسکو [illegible]

ددوہ دو بیٹے ناقہ کے ہوا تھا کہ اسی مابین مین انصار آپڑے اور بڑھکر ہم مین خلط ہوگئے اور ہملوگ کو سوار تھے
لیکن وہ ہمارے سامنے ثابت قدم رہے اور بڑی کوشش اور جانبازی کی یہان تک کہ اونہون نے میرے
گھوڑے کو بے کیا تب مین پیدل ہوگیا پس مین نے اونمین دس مردون کو قتل کیا پر اونمین سے ایک مرد
کے ہاتھ سے مین سوت بالغ سے دوچار ہوگیا تھا اور اوس دم مجھے خون کی بو آئی اور وہ شخص لپٹا تھا چھوڑتا نتھا
یہان تک کہ ہر طرف سے لوگون نے اوسکو سنان نیزہ سے چھید لیا تب وہ زمین پر گر پڑا پس حمد ہے اوس خدا کی
جسنے اونکو (یعنے شہدا کو) مکرم کیا میرے ہاتھ سے (یعنے اونکو شہادت ملی) اور اونکے ہاتھون سے میرا امر
بھی آسان ہوا اور صحابہ راویون نے کہا کہ روز احد رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ کیو حال ذکوان بن عبد قیس کا
معلوم ہے علی علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ مین نے ایک سوار کو گھوڑا دوڑاتے ہوئے طرف ذکوان کے
دیکھا یہان تک کہ جب وہ اوسے لاحق ہوا کہتا تھا اگر تو بچگیا تو پھر مین نہ بچونگا پس گھوڑے سے اوسپر حملہ کیا
اور ذکوان پیدل تھے کہ اونکو یہ کہکے تلوار ماری کہ لے اس ضربت کو مین ابن علاج ہون تب مین نے اوسپر
کہ وہ سوار تھا حملہ کیا پس اوسکے پاون پر تلوار ماری کہ نصف ران سے اوسکا پاون جدا ہوگیا بعد ازان
مین نے اوسکو گھوڑے سے کھینچکر گرا دیا اور پھر چڑھ بیٹھا اور چونکہ وہ زخمی تھا جلد اوسکا کام تمام کیا آخر معلوم ہوا
کہ وہ ابو الحکم بن الاخنس بن شریق بن علاج بن عمرو بن وہب الثقفی ہے اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ
مجھسے حدیث بیان کی صالح بن خوات نے اپنے باپ سے اونہون نے کہا کہ خوات بن جبیر بیان کرتے تھے کہ جب مشرکین دوبارہ پھر آئے
اور جبل کی طرف متوجہ ہوئے تو اوسکو قوم سے خالی کیا مگر عبد اللہ بن جبیر مع دس آدمیون کے وہان باقی تھے اور مقام عینین کی بلندی پر قائم تھے
پھر جب خالد بن الولید و عکرمہ مع سواران ہمراہی دکھلائی دیے تو عبد اللہ نے اپنے اصحاب سے کہا کہ جدا جدا
پھیل جاؤ تاکہ قوم اپنی جا سے حرکت نکرین بعد ازان بجواجہہ اعدا کے صف باندھی اور آفتاب کو سامنے کے
ایک ساعت گرم قتال رہے تا آنکہ اونکے عبد اللہ بن جبیر شہید ہوئے اور ہمراہی اونکے زخمی ہوے پس
جب عبد اللہ زمین پر گرے تو اونکا رخت تن اوس قوم نے اوتار لیا اور اونکو بری طرح مثلہ کیا یعنے گوش
و بینی وغیرہ اعضا کو بریدہ کیا اور نیزہ اونکے شکم سے پار ہوگیا تھا کہ ناف سے تا پہلو و پشانہ پھٹ گیا تھا اور
انتڑیان نکل پڑی تھین پھر جب وہ مسلمین اس حملہ کا ہ سے پھرے تو خوات ابن جبیر کہتے ہین کہ مین اوسی حالت مین
اونکے پاس گیا تو وہان ہنسکو ایک جگہ پہنچی آئی کہ اوس جگہ کسیکو ہنسی نہین آتی اور ایک مقام مین مجھکو
نیند آئی کہ ایسے مقام مین کسیکو نیند نہین آتی اور مین نے بخشش کی یعنے بذل نفس کیا ایسی جگہ جہان کوئی
بذل نہین کرتا لوگون نے پوچھا یہ کیا بات تھی تو کہا جب مین نے نعش عبد اللہ کو اوٹھایا پس مین نے اوسکے دونون
[illegible] زخم کو باندھا تھا [illegible]

اوسی عرصہ مین کہ ہم اونکو اوٹھانے کیلیے جاتے تھے اور گروہ مشرکین ایک کنارے تھے تا آنکہ عمامہ میرا زخم سے
کھل پڑا پھر آنتین باہر نکل آئین تب ابوحنہ گھبرایا اور پیچھے پھر پھر کے دیکھنے لگا اوسکو گمان ہوا کہ کوئی دشمن
آ پہونچا اوس وقت مجھے ہنسی آئی پھر ایک شخص نے میرے سینے کے مقابل نیزہ لگایا تو اوس حالت مین دفعۃً
مجھے نیند غالب ہوگئی اور وہ نیزہ دور ہوگیا پھر مین نے اپنے تئین دیکھا تو اوس جگہ جا پہونچا تھا جہان عبد اللہ
کی قبر کھودنی منظور تھی اور میرے پاس میری کمان تھی تو کھودنا جبل مین ہمکو سخت و دشوار ہوا تب ہم وادی مین
اوتر آئے اور نوک کمان سے کھودنے لگے وہ چونکہ اوسمین زہ چڑھی تھی تو مین نے کہا یہ زہ خراب و ناکام ہوجاویگی
پس مین نے اوسکو اوتار لیا بعد ازان گوشۂ کمان سے قبر کھودنے لگا تا آنکہ کام ہمارا درست ہوا تب ہمنے
نعش کو دفن کیا اور وہان سے پھرے اور اوسوقت گروہ مشرکین ہمسے دور ایک کنارے تھے اور ہم اونکی روکی
ہوئے تھی پس اونہون نے جنگ و جدال [illegible] پھر گئے اور کہا راویون نے کہ وحشی نام ایک غلام تھا
جبیر بن مطعم بن عدی بن نوفل کا اور بعضے کہتے ہین کہ طعیمہ بن عدی کا غلام تھا چنانچہ دختر حارث نے اوس غلام سے
کہا کہ میرا باپ روز جنگ بدر مارا گیا پس اگر تو تینون شخصون مین سے کسی ایک کو قتل کرے تو مین تجھکو آزاد کرون
اگر تو قتل کرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یا حمزہ کو یا علی ابن ابی طالب کو اسلیے کہ سوا ان تینون کے مین
اوس قوم مین کسیکو نہین دیکھتی کہ وہ میرے باپ کا ہمسر ہو تب وحشی نے جواب دیا کہ رسول اللہ کے بارہ مین
تو مجھکو یقین ہے کہ مین اونپر قادر نہونگا کیونکہ اصحاب اونکے اونکو تنہا نہین چھوڑتے ہین پھر وحشی ذکر
کرتا ہے کہ مین نے کہا اور حمزہ ایسے ہین کہ اگر اونکو کوئی سوتا ہوا پاوے تو اونکی ہیبت سے جگا بھی نہین سکتا و اما علی
پس اونکو مین طلب کرتا تھا اور اسی اثنا مین کہ مین لوگون کے درمیان سے علی کو طلب کرتا تھا تا آنکہ میرے
سامنے ایک شخص نظر آیا مین نے کہا علی ہے مگر وہ شخص جو نظر آیا تو ڈرا ہوا وحشت زدہ ادھر اودھر دیکھتا ہوا
مین نے کہا یہ وہ میرا حریف نہین ہے جسکو مین طلب کرتا ہون (یعنے علی) ناگاہ مین نے دیکھا کہ حمزہ
لوگون کی بھیڑ چیرتے ہوئے آ پہونچے تب مین اونکو دیکھا ایک پتھر کی آڑ مین چھپ رہا اور وہ بزرگ سر اور
پیر رکھتے تھے پس اونکے سباع بن ام انمار نے سامنا کیا اور ام انمار مکہ مین ختانہ تھی (یعنے ختنہ گری عورتون کا
کرتی تھی) اور کنیز تھی شریق بن علاج ابن عمرو بن وہب ثقفی کی اور کنیت سباع کی ابو نیار تھی چنانچہ حمزہ نے کہا
اے پسر مقطعۃ البظور کے تو بھی اونمین سے ہے جو ہمپر ہجوم کرسکتے ہین (مقطعہ یعنے ختنہ کاٹنے والی بظور جو چیز
درمیان دو لب فرج کے ہوتی ہے اور اوسکا ختنہ کیا جاتا ہے پس حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا اسے ختنہ
کرنے والی کے بیٹے تو بھی ہمپر حملہ کرنے آیا ہے) میرے قریب تو آ پس اوسکو اوٹھا لیا جب اوسکے دونون
پاؤن زمین سے اوٹھ گئے تو اوسکو زمین پر دے مارا اور اوسکو پیرون تلے دبا لیا تو وہ تڑپنے لگا جس طرح

بڑی وقت ذبح تڑپتی ہے پھر جب اونہون نے سر بلند کر کے مجکو دیکھا تو میری طرف آگے بڑہے اور ایک
ڈالی کے کنارے سے ہو کر آنے لگے کہ پاؤن اونکا پھسلگیا تب مین نے نیزہ اپنا ہلایا اور اونکے گرنے سے خوش ہوا
پھر اونکے پیٹ پر مین نے نیزہ مارا کہ شانے سے پار ہوگیا اوسوقت ایک گروہ نے اونکے اصحاب مین سے
اونکی طرف رجوع کی مین سنتا تھا کہ وہ پکارتے تھے اے ابو عمارہ مگر وہ جواب نہ دیتے تھے تب مین نے کہا
واللہ یہ شخص مرگیا اور مین نے جا کر ہند بنت عتبہ سے ذکر کیا اور جو کچھ اوسنے اپنے باپ و چچا و بھائی کا صدمہ
حمزہ کے ہاتھ اوٹھایا تھا یاد دلایا اور اوسوقت اصحاب حمزہ کو جب اونکے مرجانے کا یقین ہوا تو وہ لوگ اونکی
نعش سے ہٹ گئے تھے اور مجکو وہ نہین دیکھتے تھے کہ مین پھر اوس نعش کے قریب گیا اور پیٹ پہاڑ کر کلیجہ
نکال لیا اور اوسکو پاس ہند کے لایا اور مین نے اوس سے کہا کہ اگر مین تیرے باپ کے قاتل کو قتل کرون
تو میرے لیے کیا جائزہ ہے اوسنے کہا میرا سلب یعنی رخت تن سب حاضر ہے تب مین نے کہا یہ کلیجہ
حمزہ کا حاضر ہے اوسنے اوسکو چبا لیا اور پھر منہ سے ڈال دیا مگر مجکو معلوم نہین کہ کیون اوسکو پھینک دیا
آیا نگل نسکی یا گھن کھا کر اوسکو اوگل دیا بعد ازان اوسنے اپنا کپڑا اور زیور مجکو اوتار دیا اور وعدہ کیا کہ
جب تو مکہ پہونچیگا تو تجکو دس دینار دونگی بعد ازان اوسنے کہا مجھے اوسکی نعش تو دکھا دے تب مین نے
لاش اونکی بتادی اوسنے اونکے مذاکیر یعنی ذکر اور انثیین کاٹ لیے اور ناک اور دونون کان کاٹ لیے
بعد ازان اوسنے مجکو اپنے دونون کڑے اور بازوبند اور پازیب اوتار دی مین یہ سب چیزین لیکیا اور وہ کلیجہ
اپنے ہمراہ لائی اور کہا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہ مجھسے **حدیث** بیان کی عبید اللہ بن جعفر نے
و ابن ابی عون سے اونہون نے سنا زہری سے اونہون نے سنا عروہ سے اونہون نے کہا مجھسے حدیث
بیان کی عبید اللہ بن عدی بن خیار نے اونہون نے کہا جب ہمنے غزوہ کیا شام مین بزمان عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہ کے تو گذر ہمارا بعد نماز عصر کے مقام حمص مین ہوا تب ہم لوگون نے پوچھا یہان وحشی کہان ہے
لوگون نے کہا تم لوگ اسوقت اوسکے پاس نہین جاسکتے ہو کہ وہ اس گھڑی شراب پی رہا ہے اور نشے مین
اوسکے صبح تک یون ہی رہیگا تب ہم لوگ اوسکے لیے وہان شب باش رہے اور ہم ساٹھ آدمی تھے پھر جب ہم
نماز صبح پڑہ چکے تو اوسکے گھر پر گئے تو دیکھا کہ وہ ایک بہت بوڑھا آدمی ہے اور بقدر اوسکے بیٹھنے کے
ایک نمدہ (یعنی پوستین یا قالین اونی) بچھا ہے اوسپر وہ بیٹھا ہے ہم لوگون نے اوس سے کہا کہ ہمسے
حال قتل حمزہ و قتل مسیلمہ کا بیان کر اوسکو یہ بات ناگوار ہوئی اور اس بات سے اوسنے منہ پھیرا تب
ہمنے کہا کہ آج کی رات ہم لوگ تیرے ہی لیے یہان شب باش رہے ہین تب اوسنے بیان کرنا شروع کیا
کہ مین غلام جبیر بن مطعم بن عدی کا تھا جب لوگون نے احد کی طرف خروج کیا تو جبیر نے مجھے بلایا اور کہا

تو نے مقتل طعیمہ بن عدی کا دیکھا ہے کہ اوسکو روز بدر حمزہ بن عبد المطلب نے قتل کیا تھا چنانچہ اوسوقت سے
آج تک ہمیشہ ہماری عورتین حزن شدید مین ہین اگر تو حمزہ کو قتل کرے تو تیرے لیے آزادی ہے تب مین لوگون کے
ساتھ نکلا اور میرے پاس کئی نیزے تھے اور جب مین پاس ہند بنت عتبہ کے جاتا تھا تو وہ مجھسے کہتی تھی ایہا ابا دسمہ
(یعنے خاموش اے ابو دسمہ) میری خاطر حزین کو تسلی دے اور تشفی کر آخر جب ہم وارد احد ہوے تو مین نے
حمزہ کو دیکھا کہ لوگون کے آگے آگے چلے جاتے ہین اور ہماری جماعت کو بھگاتے ہین اور میری طرف کو دیکھا اور
مین نے ایک درخت کے پیچھے اونکے لیے ایک کمین بنا رکھی تھی تو جب وہ میری طرف آگے بڑھے اوسوقت
سباع الخزاعی اونکی طرف بڑھا تب حمزہ نے کہا تو بھی اے پسر زن ختنہ کاٹنے والی کے اون لوگون مین سے ہے
جو پیچھے ہجوم و زیادتی کر سکتے ہین میرے پاس تو آ یہ کہکے حمزہ نے آگے بڑھکر اوسکو اوٹھا لیا تا آنکہ مین نے
دیکھا کہ اوسکے دونون پاؤن زمین سے اونچے ہوے اور سفیدی پاؤن تلے کی نظر آئی تب اوسکو زمین پر ٹپکا دیا
پھر اوسکو قتل کیا پھر بسرعت تمام میری طرف کو بڑھے کہ ناگاہ ایک مغاک اونکے سامنے پڑا کہ وہ اوسمین گر پڑے
اوسوقت مین نے اونکو برچھی ماری کہ انی اوسکی اونکے زیر ناف جا لگی کہ اونکے دونون زانون کے پار نکل گئی اوسوقت
مین نے اونکو قتل کیا اور مین ہند بنت عتبہ کے ہمراہ رہتا تھا پس اوسنے مجھکو اپنا لباس و زیور صلہ مین دیا
محمد بن الواقدی علیہ الرحمہ نے بیان کیا بقیہ قول وحشی کا کہ اما مسیلمہ پس ہم جب حدیقۃ الموت مین داخل ہوے
اور مسیلمہ کو دیکھا تو مین نے اوسکو نیزہ مارا اور انصار مین سے بھی ایک شخص نے اوسکو تلوار ماری پس خدا بہتر جانتا ہے کہ
ہم دونون مین سے کسنے اوسکو قتل کیا (یعنے کسکی ضربت سے وہ مرگیا) مگر مین نے ایک عورت کو بالاے کلیسا سے
یہ کہتے ہوے سنا کہ مسیلمہ کو غلام حبشی نے مارا تب عبید اللہ نے کہا کہ مین نے وحشی سے پوچھا کہ تو مجھے پہچانتا ہے
اوسنے مجھپر نگاہ کرکے کہا تو ابن عدی ابن عاتکہ بنت ابی العیص ہے مین نے کہا ہان اوسنے کہا کیا مجھکو تیرا زمانہ یاد نہین ہے یعنی درمیان ہمارے تمہارے
بہت زمانہ گذرا بعد اوسکے مین تجھکو گود مین اوٹھا کر تیری مان پاس محلہ مین جسمین وہ تجھکو دودہ پلایا کرتی تھی پہونچایا کرتا تھا
(مجھے ہو بہو بے شبہ مثل یاد ہے) اور پھر مین نے دیکھا اوٹھنا تیرے دونون قدمون کا (یعنے چلنا تیرا) یہان تک
کہ تو اسوقت موجود ہے اور یون ہوا کہ ہند کے دونون پاؤن مین دو پاے برنجن یعنے خلخال تھے جڑاؤ نگینہ یمانی
سے بنے ہوے اور دو دستبانی چاندی کے تھے یعنے کڑے اور انگشتریان چاندی کی (یعنے چھلے) اوسکے پاؤن کی
انگلیون مین تھے پس اوسنے یہ سب مجھکو اوتار دیا اور **راویون** نے کہا کہ صفیہ بنت عبد المطلب کہتی تھین کہ
جب ہم ٹیلون پر چڑھائے گئے تھے اور ہمارے ساتھ حسان بن ثابت مقرر کیے گئے تھے اور ہم لوگ فارع مین تھے
(فارع بلندی کوہ و نام حصن ہے) کہ ناگاہ چند نفر یہودی آئے اور اوس ٹیلے پر تیر چلانے لگے تب مین نے کہا
اے پسر فریعہ کچھ تیرے پاس اسباب حرب سے ہے اونہون نے کہا واللہ مجھکو استطاعت و اختیار اوس امر کا نہین

مجکو ہمراہی رسول خدا صلعم سے مانع ہوا ہے یعنے اگر ایسی استطاعت ہوتی تو مین ہمراہ حضرت کے احد کو جاتا
پھر کہا صفیہ نے کہ آخر دو یہودی بالاے حصار چڑھا آتا تھا تب مین نے کہا (یعنے حسان سے) میرے ہاتھ مین
تلوار کو خوب مضبوط باندہ دے پھر تو ہٹ جا تب اونہون نے ایساہی کیا کہ تلوار میرے ہاتھ مین باندہ دی کہا
صفیہ نے کہ تب مین نے اوسکی گردن پر تلوار ماری (یعنے جو یہودی کہ حصن پر چڑہ آیا تھا) اور اوسکے سر کو اوسکی
ہمراہیون کی طرف پھینکا جب اونہون نے اوسکے سر کو دیکھا تو پسپا ہوگئے اور مین فارغ ہوئی مین کچھ دن چڑھے بالای
حصن سے دیکھ رہی تھی تو مین نے نیزون کا وار دیکھکر کہا کہ کیا یہ نیزے اونکے اسلحہ مین سے ہین پھر مین کیون نہین
دیکھتی تھی اور نہین جانتی تھی کہ وار اون نیزون کے میرے بھائی حمزہ پر چل رہے ہین اور کہا صفیہ نے کہ بعد ازان
مین آخر روز وہان سے نکلی تا آنکہ پاس رسول خدا صلعم کے پہونچی وایضاً صفیہ بیان کرتی تھین کہ مین بالاے
حصن سے دیکھتی تھی اور پہچانتی تھی ہزیمت اصحاب نبی کو اور حسان نے اقصاے حصن پر رجوع کی تھی جب اونہون نے
وہان سے غلبہ اصحاب نبی علیہ السلام کا دیکھا تو سامنے آگئے اور دیوار حصن پر کھڑے ہوے وایضاً صفیہ نے
کہا کہ جب مین حصن سے نکلی اور تلوار میرے ہاتھ مین تھی تا آنکہ بنی حارثہ مین پہونچی تو مین نے انصار کی چند عورتون کو
پایا کہ ام ایمن بھی اونکے ساتھ تھین پھر ہمارا چلنا اونکا ہے یعنے ہم سب باہم ملکر شتابی تمام روانہ ہوے
تا آنکہ مین پاس رسول خدا صلعم کے پہونچی اور اوسوقت اصحاب حضرت کے مجتمع تھے پس پہلے مجکو علی میرے بھتیجے ملے
اونہون نے مجھسے کہا اے پھوپھی تم یہان سے پھر جاؤ اسلیے کہ لوگون مین تفرقہ ہے تب مین نے پوچھا کہ رسول خدا
صلعم کا کیا حال ہے اونہون نے کہا بحمد اللہ خیر ہے مین نے کہا مجھے بتادو وہ کہان ہین تا مین اونکو دیکھون
اونہون نے مشرکین سے خفیہ مجکو طرف حضرت کے اشارہ کیا مین اونکے پاس گئی تو اونکو زخمی دیکھا اور راوی
کہتا ہے کہ رسول خدا صلعم فرماتے تھے کہ کیا حال ہے میرے عم کا کیا حال ہے میرے عم حمزہ کا اوسوقت حارث
بن صمہ دریافت حال کے لیے گئے جب اونکو دیر لگی تو علی بن ابی طالب گئے اور وہ رجز مین یہ اشعار پڑھتے تھے

یا رب ان الحارث بن الصمہ کان رفیقا وبنا ذا ذمہ قد ضل فی مہامہ مہمہ یلتمس الجنۃ فیما ثمہ

یعنے اے پروردگار حارث بن صمہ جو ہمارا رفیق اور ہمارے ساتھ ہین وہ صاحب عہد وہمت ہے وہ گم ہو گیا
وادی پر آفت دہشت مین وہ طالب ہے جنت کا جس جا مین کہ وہ ہو (واقدی نے کہا مین نے یہ اس حدیث کو
اصبغ بن عبد العزیز سے بھی سنا اور مین اوسوقت لڑکا تھا اور وہ ہم سن ابی الزناد کا تھا) چنانچہ علی حارث تک
پہونچے اور حمزہ کو مقتول پایا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آنکر خبر بیان کی تب حضرت تشریف لیگئے اور لاش
حمزہ پر پہونچے اور فرمایا مین کبھی کسی ایسی جگہ نہین کھڑا ہوا ہون کہ اس سے زیادہ مجھے غیظ وغصہ مین لایا ہو
راوی کہتا ہے کہ اوسوقت صفیہ نظر پڑین تو حضرت نے فرمایا اے زبیر میری طرف سے اپنی مان کو روک

اور اوسکے بھائی اور اوسوقت حمزہ کی قبر کھودی جاتی تھی تب زبیر نے کہا اسے مادر اسوقت لوگون مین تفرقہ ہے
تم پھر جاؤ صفیہ نے جواب دیا مین نہین مانتی جبتک کہ رسول خدا صلعم کو بچشم خود دیکھ لون پھر جب صفیہ نے
حضرت کو دیکھا تو کہنے لگین یا رسول اللہ میرا ابن جایا حمزہ کہان ہے حضرت نے فرمایا وہ لوگون مین ہے تب صفیہ نے
کہا جبتک مین اونکو نا دیکھون گی یہان سے نجاؤن گی زبیر نے کہا تب مین والدہ کو ایک اونچی زمین کی
اڑ مین ٹھہرائے رہا یہانتک کہ حمزہ رضی اللہ عنہ دفن ہوگئے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا اگر باعث حزن و
اندوہ ہماری عورتون کا نہوتا تو ہم نعش حمزہ کو درندون اور طائرون کے لیے بلا دفن چھوڑ دیتے تاکہ وہ روز
قیامت درندون اور طائرون کے حواصل سے محشور ہوتے اور راویون نے کہا کہ اوس روز صفوان بن امیہ
نے حمزہ کو جہان وہ تھے دیکھا کہ وہ لوگون کو سرگرم جہاد کررہے ہین تو کہنے لگا کہ یہ کون شخص ہے لوگون نے کہا
یہ حمزہ بن عبد المطلب ہین صفوان نے کہا مین نے مثل آج کے کسی شخص کو ایسا جلد باز و جلد دست قوم مین سوا
حمزہ کے نہین دیکھا اور اوس روز حمزہ رضی اللہ عنہ سینہ پر پر نسر طائر کا واسطے نشان و شناخت کے باندھے تھے
اور بعضی روایتون مین یون وارد ہوا ہے کہ جب حمزہ شہید ہوے تو صفیہ بنت عبد المطلب آکر اونکو تلاش کرنے لگین
اوسوقت درمیان اونکے اور نعش حمزہ کے انصار حائل ہوگئے تب حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا صفیہ کو چھوڑ دو
اور اوسکو نزدیک آنے دو وہ آئین اور قریب نعش بیٹھین پھر جب وہ روتی تھین تو حضرت بھی روتے تھے اور جب
وہ فریاد و شور سے روتی تھین تو حضرت بھی شور سے روتے تھے اور فاطمہ بنت نبی علیہا السلام روتی تھین
اور جب وہ روتی تھین تو حضرت بھی روتے تھے اور حضرت فرماتے تھے کہ جیسا تیرے اس ماتم مین مبتلاے
مصیبت ہوا ہون ایسا کبھی مصیبت مین نہ پڑونگا اور انہ ان حضرت نے فرمایا تم دونون خوش ہو کہ اسوقت
میرے پاس جبرئیل آئے ہین اور خبر دیتے ہین کہ نام حمزہ کا ساتھ اہل آسمان کے مکتوب ہوا ہے اور حمزہ
بن عبد المطلب شیر ہے خدا کا اور شیر ہے اوسکے رسول کا اور کہا راوی نے کہ جب حضرت نے حمزہ کی لاش
سخت مثلہ یعنے بریدہ گوش و بینی کی دیکھی تو حضرت کو بہت حزن و ملال ہوا اور فرمایا کہ اگر ہم قریش پر غالب
ہونگے تو اونمین سے تیس آدمیون کو مثلہ کرینگے (یعنے عوض حمزہ کے) تب یہ آیہ نازل ہوا وَاِنْ عَاقَبْتُمْ
فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ یعنے اگر تم [illegible]
کہ جسقدر تم عقاب کیے گئے ہو اور اگر صبر کروگے تو بے شبہہ یہ بات صابرون کے لیے بہتر ہے چنانچہ رسول خدا صلعم
نے اس امر سے قطعاً درگذر کیا کسیکو مثلہ نہین کیا یعنے کسی کی لاش سے ناک و کان کو نہین کاٹا اور جب
ابو قتادہ نے ارادہ بدلا لینے کا قریش سے کیا [illegible] کہ جو کچھ قتل مین حمزہ کے ہوا رسول خدا صلعم نے [illegible]
[illegible] اور [illegible] مین دیکھا تھا [illegible]

اشارہ کرتے تھے کہ بیٹھیہ اور تین بار یہی اشارہ کیا اور ابوقتادہ مستعد کھڑے تھے تب رسول خدا صلعم نے فرمایا
اے قتادہ مین تیرے لیے پیش خدا اجر و ثواب طلب کرتا ہون اور فرمایا اے ابوقتادہ قریش اہل امانت ہین
جو کوئی اونپر باعث لغزش اقدام اونکے بغاوت کریگا تو خدا اوسکو سرنگون ڈالیگا اور قریب ہی کہ مدت عمر تیری
طول ہوگی تو بمقابلہ اعمال اونکے تیرا عمل حقیر معلوم ہوگا اور کردار تیرے اونکے کردار کے سامنے ناچیز نظر آوینگے
اگر قریش کبر و سرکشی نکرتے تو جو کچھ اونکے لیے پیش خدا مہیا تھا اوس سے مین اونکو آگاہ کرتا تب ابوقتادہ نے
عرض کی یا رسول اللہ مین غضب مین نہین آیا مگر واسطے خدا و رسول کے جب کہ کیا اونہون نے جو کچھ کیا
حضرت نے فرمایا تو سچ کہتا ہے وہ قوم اپنے نبی کے لیے بہت بد ہین اور عبداللہ بن جحش نے کہا یا رسول اللہ
ہر آئنہ یہ قوم بہت بری طرح پیش آئی جیسا آپ نے ملاحظہ کیا اور مین نے خدا و رسول سے سوال کیا ہے اور
یہ کہا کہ اے پروردگار مین تجکو تیری ہی قسم دیتا ہون اس بات کی کہ کل مین ملاقات اعدا کی کرون اسطرح سے
کہ وہ مجھے قتل کرین اور مجھے ٹکڑے کرین اور مجکو مثل کرین کہ ناک و کان کاٹین اور مین مقتول ہوکر تیری ملاقات
کرون اور یہ سب سختیان میرے لیے کیجا دین اوسوقت تو مجھسے پوچھے کہ یہ سب کچھ تیرے لیے کسکے واسطے ہوا
تو مین عرض کرون محض تیرے واسطے اور یا رسول اللہ مین آخر سوال آپ سے یہ کرتا ہون کہ بعد میرے
میرے ترکہ کے والی آپ ہون فرمایا حضرت نے اچھا پس عبداللہ میدان کارزار مین نکلے تا آنکہ شہید ہوے
اور نعش اونکی بہت سختی سے مثلہ کی گئی اور عبداللہ اور حمزہ دونون ایک ہی قبر مین دفن کیے گئے اور حضرت
صلعم ترکہ عبداللہ کے والی ہوے چنانچہ حضرت نے مادر عبداللہ کے لیے خیبر سے کچھ مال مول لیا اور جب حمنہ بنت
جحش خواہر عبداللہ کی پاس رسول خدا صلعم کے آئی تھی تو حضرت نے فرمایا اے حمنہ چشمداشت اجر و ثواب
کی خدا سے رکھہ اوسنے کہا کسکے لیے فرمایا واسطے خال اپنے حمزہ کے (خال یعنے برادر مادر) تب حمنہ نے کہا
إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَرَحِمَهُ هَنِيئًا لَهُ الشَّهَادَةُ یعنے ہم خدا کے ہین اور اوسیکی طرف
ہماری بازگشت ہے اور خدا تعالے حمزہ کی آمرزش کرے اور اوپر رحم نازل کرے اور شہادت اونکے لیے
سزاوار کرے بعد ازان پھر حضرت نے فرمایا اے حمنہ چشمداشت اجر و ثواب کی خدا سے رکھہ اوسنے کہا
کسکے لیے یا رسول اللہ فرمایا واسطے بھائی اپنے عبداللہ کے تب حمنہ نے کہا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ
غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَرَحِمَهُ هَنِيئًا لَهُ الشَّهَادَةُ بعد ازان پھر حضرت نے فرمایا کہ اے حمنہ خدا سے التماس اجر و ثواب کی کر
اوسنے کہا کسکے لیے فرمایا واسطے مصعب بن عمیر کے اوسنے کہا واحزناہ یعنے ہاے افسوس اور بعضون نے
کہا کہ اوسنے کہا واعقراہ (یعنے ہاے تباہی اوسکی) فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ہر آئنہ شوہر کے لیے زوجہ کے
وہ مرتبہ ہے کہ کسیکے لیے نہین ہے بعد ازان حضرت علیہ السلام نے فرمایا تو نے یہ کلمہ کیون کہا (یعنے واعقراہ

اوسنے کہا یا رسول اللہ مین اوسکی اولاد کی یتیمی کو یاد کرکے پریشان ہوگئی تب حضرت نے اوسکے اولاد کے لیے دعا کی
تا اوسکے اخلاف پر لوگ احسان و نیکوئی کرین بعد ازان حمنہ زوجیت مین طلحہ بن عبید اللہ کے آئی اور محمد بن طلحہ جو
چنانچہ طلحہ اولاد مصعب سے زیادہ تر التفات رکھتے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ حمنہ اوس روز طرف احد کے اون عورتون
کے ساتھ نکلی جو لوگون کو پانی پلاتی تھین اور سُمیرا بنت قیس بھی جو منجملہ زنان بنی دینار تھی اوس روز احد کی طرف نکلی
اور اوسکے دونون بیٹے نعمان بن عبد عمرو و سلیم بن الحارث ہمراہ نبی صلعم کے احد مین شہید ہوے پس جب اون
دونون کی ماتم پرسی کی گئی تو اوسنے کہا کہ رسول اللہ صلعم کا کیا حال ہے لوگون نے کہا بحمد اللہ وہ بخیر و صلاح ہین
جیسا تو چاہتی ہے اوسنے کہا مجھے بتا دو کہ مین اونکو اپنی نظر سے دیکھون تب لوگون نے اوسکو حضرت کیطرف
اشارہ کیا تب اوسنے حضرت کو دیکھکر کہا كُلُّ مُصِيبَةٍ بَعْدَكَ يَا رَسُولَ اللهِ جَلَلٌ یعنی ساری مصیبتین بعد دیکھنے آپ کے
آسان ہین (یا ہر مصیبت بعد آپ کے بہت بڑی مصیبت ہوگی کیونکہ جلل بمعنی اہم و ہم بمعنی آسان لغات
اضداد سے ہے) اور وہ اوس روز اپنے دونون بیٹون کی لاشین ناقہ پر بار کیے ہوے مدینے کو ہانکتی
چلی جاتی تھی کہ ناگاہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اوس سے ملاقات ہوئی اوس سے پوچھا کہ تیرے پیچھے والون کی کیا خبر ہے
اوسنے جواب دیا کہ بحمد اللہ رسول اللہ صلعم تو بخیر و عافیت زندہ ہین مگر حال مسلمین کا یہ ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا
وَاتَّخَذَ اللهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ شُهَدَاءَ وَرَدَّ اللهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا
خَيْرًا وَكَفَى اللهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ ترجمہ خدا نے مومنین مین سے شہیدون کو اختیار کیا یا
شہیدون کو مومنین مین سے لیا اور مردود کردیا کافرون کو باعث غیظ و غصہ اونکے کہ وہ خیر و برکت کو نہ پہونچے
اور حق تعالیٰ مومنون کو جہاد مین کفایت کرتا ہے (یعنے تائید و توفیق کے لیے) تب عائشہ رض نے اوس سے
پوچھا یہ لوگ تیرے ساتھ کون ہین اوسنے کہا یہ دونون بیٹے ہین یہ کہکے حلحا کیا یعنے اونٹ کو ہانکا اور
راویون نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ کون شخص ہے جو سعد بن ربیع کی میرے پاس خبر لاوے کہ مین نے
اوسکو وہان دیکھا ہے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے طرف ایک گوشہ وادی کے اور اوسکو بارہ زخم سنان لگی تھی
پس محمد بن مسلمہ خبر کو نکلے اور بعضون نے کہا کہ ابی بن کعب نکلے تھے پس جب وہ اوس ناحیہ وادی کیطرف نکلے تو
کہتے ہین کہ مین درمیان مقتولون کے تھا اور اونکو پہچان رہا تھا کہ اونمین سعد کون ہے ناگاہ مین سعد کے پاس جا
پہونچا کہ وہ وادی مین پڑے ہوے تھے تب مین نے اونکو آواز دی مگر اونہون نے کچھ جواب نہ دیا تب مین نے
کہا کہ مجھے رسول خدا صلعم نے تمہارے لیے بھیجا ہے تب وہ تنفس کرنے لگے (یعنے سانس لینے لگے جسطرح کوئی
آہستگی یعنے دھوکنی سے سانس نکلتی ہے اوس حال مین اونہون نے پوچھا کہ رسول اللہ صلعم تو سلامت ہین تب مین نے
کہا ہان وہ سلامت ہین اور ہمنے خبر پائی ہے کہ تمکو بارہ زخم سنان کاری لگے ہین اونہون نے کہا ہان مجھے

بارہ زخم سنان ایسے لگے ہین کہ سب سنان میرے بدن مین پار ہو گئے ہین میری جانب سے قوم انصار کو
سلام پہونچانا اور اونسے کہنا کہ اللہ اللہ یعنے خدا سے خوف رکھو اوس امر مین جسکا تمنے لیلۃ العقبہ مین رسول خدا
صلعم سے عہد کیا ہے واللہ تمہارے دیکھتے ہوئے یعنی جیتے جی اگر تمہارے نبی کو کوئی ایذا پہونچائی گئی تو
تمہارے لیے پیش خدا کچھ عذر نہ ہوگا پھر کہا محمد بن مسلمہ نے کہ ابھی مین سعد کے پاس سے ہٹا نہ تھا کہ وہ مر گئے
تب مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور مین نے اونکو خبر دی پھر مین نے حضرت کو دیکھا کہ روبقبلہ ہوکر
دونون ہاتھ اوٹھائے اور دعا کی کہ اے پروردگار ملاقات کر سعد بن ربیع سے جیسا کہ تو اوس سے راضی ہے اور
راوی نے کہا جب ابلیس نے صیحہ کیا تھا کہ محمد قتل ہوئے تاکہ لوگون کو اس بات سے غمگین کرے اور تاکہ
لوگ ہر طرف متفرق ہو جاوین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ لوگ حضرت کے پاس سے چلے جاتے تھے اور کوئی اونمین سے
رجوع نہین کرتا تھا اور حضرت اونکے پیچھے سے اونکو پکارتے تھے یعنے مین یہان ہون تم کہان جاتے ہو تا آنکہ
اونمین سے جو پھر آیا وہ پھر آیا تا مہراس اور رسول خدا صلعم بارادہ اصحاب اپنے طرف شعب کے متوجہ ہوئے
واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ضحاک بن عثمان نے ضمرہ بن سعید سے اونہون نے کہا جب
رسول خدا صلعم اون اصحاب تک پہونچے کہ وہ سب ایک گروہ قلیل تھے (یعنے مہراس والی) تب حضرت شعب کو
تشریف لیگئے اور اصحاب اوس جبل مین مجتمع تھے اور جو جو اونمین سے مارے گئے تھے اونکا مقتل یاد کر رہے تھے
اور جو خبر اونہون نے دربارہ حضرت کے سنی تھی اوسکا ذکر کرتے تھے کعب نے کہا جسنے پہلے وہان حضرت کو پہچانا
وہ مین تھا اور اوسوقت حضرت مغفر پہنے ہوئے تھے تب مین پکار کر کہنے لگا کہ یہ دیکھو رسول خدا صلعم زندہ و سالم ہین
اور مین اوسوقت شعب مین تھا چنانچہ رسول خدا صلعم نے اونگلی اپنے لب پر رکھکر میری طرف اشارہ کیا
کہ سکوت کر بعد ازان میری زرہ مجھسے طلب کی اور وہ زرہ تمام زردینہ تھی یا کچھ اوسمین سے زردینہ تھا تب حضرت نے
اوسکو پہن لیا اور اپنی زرہ اوتار ڈالی اور کہا **راوی** نے کہ پھر رسول خدا صلعم شعب مین اپنے اصحاب پر درمیان
دونون سعد یعنے سعد بن عبادہ و سعد بن معاذ کے طالع و ظاہر ہوئے اور آنحضرت صلعم اپنی زرہ پہنے ہوئے
باوقار تمام خرامان تھے اور اونکی یہی عادت تھی کہ جب وہ چلتے تھے تو تعظیم و وقار سے رفتار کرتے تھے اور بعضے
کہتے ہین کہ حضرت صلعم طلحہ بن عبید اللہ پر تکیہ دیے ہوئے تھے کیونکہ حضرت ایسے مجروح تھے کہ اوس روز بیٹھکر نماز
ظہر پڑھائی اور طلحہ نے عرض کی تھی یا رسول اللہ مجھمین قوت ہے پس اونہون نے حضرت کو اپنی آغوش مین اور دوش پر
اوٹھا کر صخرہ تک پہونچایا جو اوسناے راہ احد مین جاتے ہوئے شعب الجزارین کو ملتا ہے پھر وہان سے حضرت
کسی اور طرف قصد نکرتے تھے و بعد ازان طلحہ پھر وہان سے حضرت کو اوٹھا کر بلندی مقام صخرہ پر چڑھا لے گئے
بعد ازان حضرت اپنے اصحاب کی طرف تشریف لیچلے اور حضرت کے ہمراہ وہ چند اصحاب جانباز تھے جو ساتھ مین

ثابت قدم رہ گئے تھے پھر جب اون سے حضرت کے ہمراہیون کو دیکھا تو اندر شعب کے گریزان ہونے لگے اونکو
گمان ہوا کہ یہ گروہ مشرکین کا ہے تب ابودجانہ اپنا عمامہ سرخ اپنے سر سے ظاہر کرنے لگے چنانچہ اون لوگون نے
اونکو پہچانا اور رجوع کی یعنی پھرے اور بعضے نہ پھرے اور بعضے کہتے ہین کہ جب رسول خدا صلعم اون چند اشخاص
کے ساتھ جو ہمراہ حضرت کے ثابت قدم رہے طالع ہوے اور یہ سب چودہ شخص تھے سات آدمی مہاجرین مین سے
اور سات انصار مین سے تو وہ مسلمین اندر جبل کے بھاگنے لگے تو حضرت اوسوقت ابوبکر رضی اللہ عنہ
کی طرف دیکھکر تبسم کرنے لگے کہ وہ پہلو مین تھے اور فرمایا تو اپنے تئین اونکی طرف ظاہر کر چنانچہ ابوبکر ہر چند آپ کو
اونپر نمایان کرتے تھے پر وہ توقف نکرتے تھے یہان تک کہ ابودجانہ سر بند سرخ اپنے سر سے اوتار کر جبل کی طرف
ایما کرکے دکھلاتے تھے اور شور کرتے تھے تا آنکہ وہ لوگ ٹھہرے اور آملے اور ایسا ہوا تھا کہ مسلمین جب تعاقب
مشرکین کا گمان کرکے شعب جبل مین بھاگے جاتے تھے اوسوقت اونمین سے ابوبردہ بن نیار نے تیر کو چلے سے
ملا کر ارادہ کیا تھا کہ قوم پر چلاوے پھر جب لوگون کے درمیان مین باتین ہونے لگین اور حضرت نے اونکو
آواز دی تب اون لوگون نے پہچانا اور جب اونہون نے اچھی طرح حضرت کو دیکھا اور پہچانا تو
گویا کہ اونکی فراست پر کوئی مصیبت نہ پہونچی تھی اور ایسا ہوا کہ اوس روز شیطان نے اپنا مکر اور
اپنا گروہ پیش کیا کہ جب مسلمین نے اعدا کو دیکھا کہ اونسے کنارہ کر گئے رافع بن خدیج کہتے ہین کہ اوسوقت
مین پہلو مین ابومسعود انصاری کے تھا وہ اپنی قوم کے مقتولون کا ذکر کرتا تھا اور جب لوگ اونسے اون
مقتولون کو پوچھتے تھے تو وہ اون شہیدون کی خبر بیان کرتے تھے کہ اونمین سے سعد بن ربیع وخارجہ بن ابی زہیر
اور وہ استرجاع کرتے تھے یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے تھے اور اون شہدا پر رحمت خدا بھیجتے تھے
پھر بعضے اون مین سے اپنے بعض دوستون کو پوچھتے تھے تو بعضے اونکے بعضون کو خبر دیتے تھے پس اسی اثنا
مین کہ وہ لوگ اس ذکر و فکر مین تھے حق تعالے نے مشرکین کو اونکی طرف پھیرا تاکہ اونکا ہم و غم اونکے دل سے
غلط کردیوے (یعنے جب وہ اعدا کو دیکھینگے تو اپنے مقتولون کا غم بھول جاوینگے) پس جب گروہ اعدا بالائے
سر اونکے بلندی پر آپہونچے تو ناگاہ غول غول لشکر مشرکین سے اونکو نظر آئے تو یہ لوگ جس حزن و فکر مین تھے
وہ سب بھول گئے (یعنے سب اپنی اپنی فکر پڑ گئی) اور کہا رافع بن خدیج راوی نے کہ پھر اوسوقت رسول خدا
صلعم نے ہم لوگون کو طلب کیا اور قتال وجہاد پر آمادہ کرنے لگے اور مین دیکھتا تھا کہ فلان وفلان یعنی لوگون کو
کہ قتال وہ پر چڑھے جاتے ہین تب اوسوقت شیطان نے صیحہ کیا کہ محمد قتل ہوے (یعنے اسلئے کہ مسلمین
منفرد ہو جاوین) چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اوسوقت آگے بڑھا اور جبل پشل بزغزی کے چڑھا یا
پھر مین رسول خدا صلعم کی خدمت مین پہونچا اوسوقت وہ فرماتے تھے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ

مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ یعنے محمد رسول ہے خدا کا اوسکے پہلے بھی بہت رسول گذرے ہین پس اگر وہ مرجاوے
یا مارا جاوے تو کیا تم لوگ دین سے پھر جاؤ گے اور ابو سفیان ذیل جبل مین تھا اوسوقت رسول خدا صلعم نے دعا کی
اَللّٰهُمَّ لَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَّعْلُوْنَا اے پروردگار اونکو ہمپر غلبہ نہو اور وہ ہمپر نہ آسکین آخر کو مشرکین نا مقدور ہوگئے
اور ابو اسید الساعدی کہتے تھے کہ ہمنے اپنے تئین جو دیکھا تو باوجودیکہ لوگ ہمپر قصد کرتے ہین ادہر اونسے سالم و محفوظ
تھے مگر ہمکو باعث ہم و حزن کے نیند نہین آتی تھی پھر ہمکو نیند آنے لگی پس ہملوگ سوئے یہانتک کہ سپرین آپسمین
ٹکرانے لگین اور بیدار ہوے ہم ایسے کہ گویا قبل اس سے کوئی زحمت ہمکو نہ پہونچی تھی اور طلحہ بن عبید اللہ نے بھی کہا کہ
ہمپر نیند نے ایسا غلبہ کیا کہ ہم مین کوئی ایسا نہ تھا کہ شدت نیند سے اوسکا ذقن سینے سے نہ مل گیا ہو اور اوسوقت
گویا مین خواب مین تھا کہ مین نے معتب ابن قشیر سے سنا وہ کہتے تھے کہ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا
هٰهُنَا یعنے کاش ہمارے لیے کوئی امر غلبہ کا ہوتا تو یہان ہم مارے نجاتے چنانچہ حق تعالی نے
اونہین کے بارہ مین یہ آیہ نازل کیا لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا اور ابو الیسیر
کہتے تھے کہ مین نے اپنے تئین دیکھا کہ اوس روز مین اپنی قوم سے چودہ آدمیون کے ساتھ پہلوے
رسول خدا صلعم مین ہوات اور باعث امن کے ہمکو نیند آنے لگی ہم لوگون مین سے کوئی ایسا آدمی نتھا جسکا
گلا نیند مین خرخر نکرتا ہو یہانتک کہ سپرین آپسمین ٹکرانے لگین اور مین نے دیکھا کہ تلوار بشر بن البراء بن معرور
کی غلبہ نیند سے اوسکے ہاتہ سے گر پڑی اور اوسکو خبر نتھی یہانتک کہ اوسنے بعد گر جانے یا ٹوٹ جانے نوک
تلوار کے اوٹھا لیا اور اوسوقت مشرکین ہمارے پائین تھے اور ابو طلحہ کہتے تھے کہ اوس روز ہمپر نیند نے ایسا
غلبہ کیا کہ سب سے زیادہ مین اونگھتا تھا یہانتک کہ تلوار میرے ہاتہ سے گر پڑی اور حال یہ تھا کہ اوس روز اہل نفاق
و اہل شک کو نیند نتھی تو ہر ایک منافق اوس روز اپنے دل کی بات زبان پر لاتا تھا اور نیند جو غالب تھی تو فقط
اہل ایمان و یقین پر اور پس ورراویون نے کہا جب مسلمین جنگ سے باز رہے تھے تو ابو سفیان نے پھر آنیکا
ارادہ کیا اور اپنی گھوڑی مادیان سیاہ و سرخ رنگ پر سوار چالش کرتے ہوے آگے بڑھا اور بالاے سر اصحاب نبی
بلندی جبل پر پہونچکر باواز بلند ندا دینے لگا کہ اعل ہبل (ہبل نام بت کا ہے) یعنے اے ہبل بلند ہو ہماری نصرت
کے لیے) بعد ازان اوسنے پکار کر کہا آج کہان ہین پسر ابو کبشہ (یعنے پسر ہاشم) و پسر ابو قحافہ و پسر خطاب کہ آج
بدلے بدر کا آگاہ ہو کہ ایام کے لیے گردش ہے اور جنگ ڈولہاے دولاب ہے (کہ ایک بھرتا ہے دوسرا خالی ہوتا ہے
یعنے جنگ ڈول دوسر دارد) اور حنظلہ بدلے حنظلہ کے ہے یعنے حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب جو بدر مین قتل ہوا تو اوسکی
عوض احد مین حنظلہ بن مالک شہید ہوے تب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ مین اسکو جواب دیتا ہون فرمایا
حضرت نے کہ ہان اوسکو جواب دے پھر جب ابو سفیان نے کہا اُعْلُ هُبَلُ یعنے بلند ہو اے ہبل

عمرؓ نے جواب دیا کہ اللہ بلند و جلیل ہے ابوسفیان نے [illegible] اپنے [illegible]
بنیصرت بعد ازان اوسنے کہا کہ پسر ابی کبشہ و پسر ابی قحافہ و پسر خطاب یہ سب کہان ہین تب عمرؓ نے جواب دیا کہ
یہ ہین رسول خدا صلعم اور یہ ہین ابوبکرؓ اور یہ ہون مین عمر کہا ابوسفیان نے آج بدلا ہے یوم بدر کا آگاہ ہو کہ ایام گردش
کرتے ہین اور جنگ ڈول ہے تب جواب دیا عمرؓ نے کہ مساوات نہین ہے کہ قتلا ہمارے جنت مین ہین اور تمہارے
قتلا جہنم مین ہین ابوسفیان نے کہا کہ تم لوگون کی باتین ہین کیونکہ اگر ایسا ہو تو بیشک ہم نا امید بھی ہلاک
ہین ہین پھر کہا ابوسفیان نے کہ ہمارے لیے عزّی ہے (یعنے جو عزیز و غالب ہے) اور تمہارے لیے عزّی
نہین ہے عمرؓ نے کہا اللہ ہمارا مولا ہے اور تمہارے لیے کوئی مولا و ناصر نہین ہے ابوسفیان نے کہا اے پسر
خطاب تیرا آئینہ عزّی نے ہمکو نعمت و عزت بخشی اسوجہ سے وہ بلند ہے بعد ازان ابوسفیان نے کہا اے ابن خطاب
اوٹھ میرے پاس آ کہ مین تجھسے کلام کرون تب عمرؓ اوٹھکر اوسکے قریب آئے ابوسفیان نے کہا مین تجھکو تیرے
دین کی قسم دیتا ہون (سچ بتا کہ) آیا ہمنے محمدؐ کو قتل کیا ہے (یعنے وہ قتل ہوگئے ہین یا نہین) عمرؓ نے کہا یا اللہ
ایسا نہین بلکہ وہ اسوقت تیرا کلام سنتے ہین ابوسفیان نے کہا میرے نزدیک تو ابن قمیہ سے بہت سچا ہے
وہ جو ابن قمیہ اون لوگون کو خبر دیتا تھا کہ نبی علیہ السلام قتل ہوگئے بعد ازان ابوسفیان نے پکار کر کہا
کہ [illegible] اپنے مقتولون مین [illegible] مثل اپنے گوش و بینی بریدہ پاتے ہو تو یہ بات ہمارے یہان کے
سردارون کی رائے سے نہین ہوئی بعد ازان اوسکو حمیت جاہلیت نے لیا تو کہنے لگا کہ آگاہ ہو جبکہ ایسا ہو گیا
تو اس امر کو ہم بد نہین جانتے ہین بعد ازان ابوسفیان نے ندا دی کہ آگاہ ہو کہ اب ہمارا تمہارا وعدہ گاہ بدر صفرا
شروع سال پر (صفرا نام مقام ہے بدر مین) تب عمرؓ نے جواب دینے سے توقف کیا اور انتظار رہے کہ رسول خدا
صلعم کیا ارشاد کرتے ہین پس حضرت نے فرمایا تو جواب دے کہ ہان اچھا تب عمرؓ نے کہا ہان اچھا تب ابوسفیان
اپنے لوگون کی طرف پھرا اور سامان اپنے کوچ کا کرنے لگے اوسوقت رسول خدا صلعم اور مسلمین کو اندیشہ ہوا
اور حضرت سے خوف ہوا اس بات کا کہ ایسا نہو یہ لوگ مدینے پر تاراج و غارت کو جاتے ہون تو عورتون اور
بچون کو ہلاک کرین پس حضرت نے سعد بن ابی وقاص سے فرمایا کہ اس قوم کی خبر ہمارے پاس لا کہ اگر لوگ
سوار ہون ناقون پر اور کوتل کرتے گھوڑون کو تو کوچ ہے اور اگر سوار ہون گھوڑون پر اور کوتل کھینچتا ہون
تو قصد غارت [illegible] مدینے پر [illegible] خدا کی [illegible] میری جان ہے اگر وہ لوگ مدینے کی طرف [illegible]
ہونگے تو مین [illegible] اونکا [illegible] اونکو [illegible] نے کہا مین یہ سنکر اوسطرف [illegible]
اور اپنے دل مین قصد کرتا تھا کہ اگر کوئی بات مجھے خوف و اندیشہ کی معلوم ہوگی تو مین حضرت کے پاس [illegible]
پھرونگا مین اسوقت سے مین روانہ ہوا تو دوڑنا شروع کیا اور اونکے پیچھے روانہ ہوا تا آنکہ وہ عقیق مین پہونچے

اور مین جب اونکو دیکھتا تھا تو اونکے امر مین تامل کرتا تھا یعنے اونکی طرف کان لگاتا تھا اور اونکے کامون پر نظر رکھتا تھا پس ناگاہ وہ لوگ سوار ہوے اونٹون پر اور کوتل کر لیا گھوڑون کو تب مین نے جانا کہ یہ کوچ ہے اونکے شہر کی طرف اور اون لوگون نے عقیق مین اندکے توقف کر کے درباب داخل ہونے درمیان مدینے کے باہم مشورہ کیا تھا تو صفوان بن امیہ نے اونسے کہا کہ تم قوم پر ظفر پا چکے ہو اب پھر چلو اور اوپر قصد نکرو کیونکہ تم لوگ سست ہوگئے اور تھک گئے ہو اور تم ظفر یاب بھی ہو کیونکہ تم نہین جانتے ہو کیا چیز تم پر طاری ہوئی تھی کہ تم روز بدر پسپا ہوے تھے واللہ کہ اونہون نے تمہارا اچھا نہین کیا تھا وحال آنکہ اونکے لیے فتح تھی چنانچہ یہان رسول خدا صلعم نے بجاے خود فرمایا کہ صفوان نے اونکو اونکے ارادے سے منع کیا ہے پھر جب کہ سعد نے اونکو اس حال پر دیکھا کہ وہ سب چلے جاتے ہین اور مقام عقیق مین وہ لوگ داخل ہوے تب سعد وہان سے پھرے اور خدمت مین حضرت کی حاضر ہوے گرفتہ سر اور شکستہ خاطر تھے پس عرض کی یا رسول اللہ وہ قوم تو گئی اسطرح سے کہ اپنے اونٹون پر بار کیا تھا اور گھوڑون کو خالی لیگئے فرمایا وہ کیا کہتے تھے مین نے کہا یہ کہتے تھے بعد ازان میرے ساتھ خلوت کی اور فرمایا تو جو کہتا ہے سچ ہے مین نے عرض کی ہان سچ ہے یا رسول اللہ تب فرمایا کہ پھر مین تجکو شکستہ کیون دیکھتا ہون کہا مجکو ناگوار ہوا خوش ہونا مسلمین کا اونکے چلے جانے سے اپنے شہرون کو (یعنے بلکہ قتال پر خوش ہونا چاہیے) فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ سعد بڑا آزمودہ کار ہے اور دوسری روایت مین یون ہے کہ جب سعد وہان سے پھر کر آئے تو باواز بلند کہنے لگے کہ قوم نے گھوڑونکو کوتل لیا اور اونٹون پر بار کیا پس رسول خدا صلعم سعد کی طرف اشارہ کرنے لگے کہ اپنی آواز کو پست کرو یعنے آہستہ بیان کرو کہ آثنائے جنگ مین ضجیج یعنے دھوکا ہوتا ہے پس چاہیے کہ اونکے پھر جانے سے لوگ خوش نہون کیونکہ خدا نے اونکو پھیر دیا ہے اور کہا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہ مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے یحیے بن شبل سے اونہون نے سنا ابی جعفر سے اونہون نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے سعد سے کہ اگر تو دیکھے کہ قوم نے ارادہ مدینہ کا کیا ہے تو مجھے خبر دے درمیان میرے اور اپنے یعنے جسوقت مین ہون اور تو ہو اور مسلمین کی قوت کو فوت نکر پس سعد روانہ ہوے اور اونکو دیکھا کہ اونہون نے اونٹون پر بار کیا ہے تو وہ جلد پھر آئے اور تاب ضبط نرہی کہ اونکے لوٹ جانے کی خبر خوشی سے شور کر کے بیان کرنے لگے چنانچہ جب ابوسفیان مکے مین قریش کے پاس پہونچا تو اپنے گھر نگیا تا آنکہ ہبل بت کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ تو نے مجکو نعمت و نصرت دی اور میرے دل کو تشفی و تسکین دی محمد اور اصحاب محمد کیطرف سے اور اپنا سر منڈایا اور عمرو بن عاص سے لوگون نے پوچھا کہ روز احد مشرکین و مسلمین کیونکر از ہمدیگر متفرق ہوے تھے اونسے کہا اس بات سے تمہاری کیا مراد ہے اصل تو یہ ہے کہ خدا نے اسلام عطا کیا اور کفر اور اہل کفر کو دور کیا بعد ازان

عمرو نے بیان کیا کہ جب ہمنے اونپر غلبہ کیا اور ہمنے پایا اونمین سے جسکو پایا اور وہ لوگ ہر طرف متفرق ہوگئے وبعد ازان کہ اونکے گروہ پھر جمع ہوگئے (اور اونکو غلبہ ہوا) تب قریش نے باخود مشورت کی اور کہنے لگے کہ ہمارے لیے غلبہ وظفر ہے کاش ہم لوگ پھر چلین کیونکہ ہمکو خبر پہونچی ہے کہ ابن ابی سوم حصہ لوگون کو ساتھ لیکے جاچکا ہے اور قبیلۂ اوس وخزرج سے کچھ لوگ پیچھے رہ گئے ہین اور ہم ایمن نہین ہین کہ مسلمین ہمپر پھر عود کرین اور ہم مین اکثر زخمی ہین اور اکثر گھوڑے ہمارے تیرون سے زخمی ہین چنانچہ وہ سب چلے گئے پس ہملوگ وہانتک پہونچے تھے کہ کچھ لوگ آمادہ جنگ ہمارے سامنے آئے مگر ہم لوگ وہان سے روانہ ہوگئے ۞

ذکر شہداء احد

اور کہا **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہ مجھسے **حدیث** بیان کی سلیمان بن بلال نے یحیے بن سعید سے اونہون نے سنا سعید بن المسیب سے کہ احد مین انصار مین سے ستر مرد شہید ہوئے اور دوسری روایت مین واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی عمر بن عثمان نے عبد الملک بن عبیدہ سے اونہون نے سنا مجاہد سے مثل حدیث مذکور کے اور یہ کہ اون شہدا مین چار شخص قریش سے تھے اور باقی انصار مین سے تھے کہ مزنی اور اونکا برادر زادہ اور دونون ابن المسیب کے غلام کی سب چھہتر آدمی تھے اور یہ تعداد مجتمع علیہ ہے چنانچہ بنی ہاشم مین سے حمزہ بن عبد المطلب تھے کہ اونکو وحشی غلام نے شہید کیا تھا اس بات مین ہمارے نزدیک کچھ اختلاف نہین اور بنی امیہ مین سے عبد اللہ بن جحش بن رباب تھے کہ اونکو ابو الحکم بن الاخنس بن شریق نے قتل کیا اور بعضے کہتے ہین کہ قریش مین سے پانچ شخص تھے پس بنی اسد سے سعد مولی حاطب تھے اور بنی مخزوم سے شماس بن عثمان بن الشرید تھے کہ اونکو ابی بن خلف نے شہید کیا تھا اور کہتے ہین کہ ابو سلمہ بن عبد الاسد زخمی ہوئے تھے اور وہ تا بزیست مجروح رہے تا آنکہ اونہون نے وفات کی اور وہ غسل دیے گئے درمیان بنی امیہ کے بمقام عالیہ یا بین دو شاخے لیفے دو منارہ اوس چاہ کے جو آج بیر عبد الصمد بن علی مشہور ہے اور بنی عبد الدار مین سے مصعب بن عمیر کہ اونکو ابن قمیہ نے شہید کیا اور بنی سعد بن لیث مین سے عبد اللہ وعبد الرحمان پسران ہبیب شہید ہوئے اور قبیلہ مزینہ سے دو شخص شہید ہوئے ایک وہب بن قابوس دوسرے اونکے بھتیجے حارث بن عقبہ بن قابوس اور انصار مین پس قبیلہ بنی عبد الاشہل سے بارہ مرد شہید ہوئے عمرو بن معاذ بن النعمان اونکو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور حارث بن انس بن رافع اور عمارہ بن زیاد بن السکن اور سلمہ بن ثابت بن وقش انکو ابو سفیان بن حرب نے شہید کیا اور عمرو بن ثابت بن وقش انکو بھی ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور رفاعہ بن وقش کو خالد بن الولید نے شہید کیا اور یمان ابو حذیفہ کو مسلمین نے عند الاختلاط میان فریقین کے خطاءً شہید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ انکو عتبہ بن مسعود نے خطاءً شہید کیا اور صیفی بن قیظی کو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور حباب بن قیظی شہید ہوئے اور عباد بن سہل کو

صفوان بن امیہ نے شہید کیا اور اہل ایچ مین سے کہ وہم طرف قبیلہ عبد الاشہل کے ہین ایاس بن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبد الاعلم بن زعورا بن جشم کو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور عبید بن التیہان کو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا اور حبیب بن تیم شہید ہوئے اور بنی عمرو بن عوف سے وہ من بعد منسوب بہ بنی ضبیعہ بن زید ابو سفیان بن الحارث بن قیس بن زید بن ضبیعہ شہید ہوئے جنکی کنیت ابو البنات تھی اور وہ وہ تھے جو رسول خدا صلعم سے کہتے تھے کہ مین قتال کرتا ہون بعد ازان رجوع کرتا ہون طرف دختران اپنے تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے تو صدق اللہ عزوجل یعنے سچ فرمایا ہے حق تعالے نے، اور بنی امیہ بن زید بن ضبیعہ سے حنظلہ بن ابی عامر تھے اونکو اسود بن شعوب نے شہید کیا اور بنی عبید بن زید سے انیس بن قتادہ تھے جنکو ابو الحکم بن الاخنس بن شریق نے شہید کیا اور عبد اللہ بن جبیر بن النعمان جو حضرت علیہ السلام کیطرف سے تیر اندازون کے افسر تھے اونکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا اور بنی غنم بن السلام بن مالک بن اوس سے خثیمہ ابو سعد تھے اونکو ہبیرہ بن ابی وہب نے شہید کیا اور بنی العجلان سے عبد اللہ بن سلمہ تھے اونکو ابن الزبعرا نے شہید کیا اور بنی معویہ سے سبیق بن حاطب بن الحارث بن ہیشہ تھے اونکو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی بلحرث بن الخزرج سے خارجہ بن زید بن ابی زہیر تھے اونکو صفوان بن امیہ نے شہید کیا اور سعد بن ربیع شہید ہوئے اور یہ دونون ایک ہی قبر مین دفن کیے گئے اور اوس بن ارقم بن زید بن قیس بن النعمان بن ثعلبہ بن کعب شہید ہوئے یہ چار آدمی تھے اور بنی الابجر جو بنو خدارہ کہلاتے تھے مالک بن سنان بن عبید ابن الابجر تھے جنکی کنیت ابو ابی سعید الخدری تھی اونکو غراب بن سفیان نے شہید کیا اور سعد بن سوید بن قیس بن عامر بن عمار بن الابجر شہید ہوئے اور عتبہ بن ربیع بن رافع بن معاویہ بن عبید بن ثعلبہ شہید ہوئے یہ سب تین آدمی تھے اور بنی ساعدہ سے ثعلبہ بن سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ و حارثہ بن عمرو والفث بن فروۃ البدی یہ تینون شہید ہوئے اور بنی طراف سے عبد اللہ بن ثعلبہ قیس بن ثعلبہ اور طراف وحمزہ جو اونکے حلیف تھے اور جہینہ سے تھے بعد ازان بنی عوف بن الخزرج سے جو بنی سالم تھے و بعد ازان منجملہ بنی مالک بن العجلان بن زید بن غنم بن سالم سے تھے یہ سب شہید ہوئے اور نوفل بن عبد اللہ تھے اونکو سفیان بن عویف نے شہید کیا اور عباس بن عبادہ بن نضلہ کو سفیان عبد شمس السلمی نے شہید کیا اور نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن غنم کو صفوان بن امیہ نے شہید کیا اور عبدہ بن الحسحاس شہید ہوئے کہ یہ دونون ایک قبر مین دفن کیے گئے اور مجذر ابن زیاد کو حارث بن سوید نے ناگہانی اور دغا سے شہید کیا اور کہا واقدی نے مجھسے حدیث بیان کی یان بن معن نے ابی وجزہ سے اونھون نے کہا کہ روز احد تین آدمی ایک قبر مین دفن ہوئے نعمان بن مالک اور مجذر بن زیاد و عبدہ بن الحسحاس اور قصہ مجذر بن زیاد یہ ہے کہ حضیر الکتائب بنی عمرو بن عوف کے پاس آیا اور کلام کرنے لگا سوید بن الصامت اور خوات بن جبیر

اور ابولبابہ بن عبد المنذر سے اور بعضے کہتے ہین سہل بن حنیف سے بھی اور کہنے لگا کہ تم سب میرے یہان آؤ تو مین
تمکو پینے کی چیزین پلاؤن اور تمہارے لیے شتر ذبح کر کے کھلاؤن اور چند روز ہمارے یہان قیام کرو انہون نے
کہا اچھا ہم فلان روز آوینگے پس جب وہ روز آیا تو یہ سب اوسکے یہان آئے تو اوسنے اونکے لیے ایک شتر بچہ
نحر کیا اور اونکو شراب پلائی اور وہ لوگ اوسکے پاس تین روز مقیم رہے یہان تک کہ وہ گوشت متغیر ہوگیا اور
سوید اوس زمانے مین کبیر سن تھا پھر جب تین دن گذر گئے تو اون لوگون نے کہا اب ہم اپنے اہل کیطرف
رجوع کرنے والے ہین تب حضیر نے کہا جو تمہاری خوشی ہو چاہو رہو چاہو جاؤ چنانچہ وہ دونون جوان نکلے
اور سوید کو اپنے اوپر لادے ہوئے تھے اسلیے کہ اوسکو نشہ باقی تھا پس یہ لوگ حرہ کے متصل ہوکر چلے جاتے تھے
یہان تک کہ وقت طلوع آفتاب قریب بنی غصینہ کے پہونچے کہ یہ مقابل بنی سالم کے ہے پس سوید پیشاب
کرنے بیٹھا اور نشے مین چور تھا تب کوئی آدمی قبیلہ خزرج سے اوسکو مارنے لگا پھر وہی شخص پاس مجذر
بن زیاد کے آکر کہنے لگا کہ آیا تیرے لیے غنیمت بارده یعنے مفت و آسان سے جو گوارا ہو حاجت ہے
مجذر نے کہا یہ کیا بات ہے اوس شخص نے کہا سوید خالی ہاتھ ہے اوسکے پاس ہتھیار نہین باقی ہے تب
مجذر بن زیاد تلوار لٹکائے ہوئے نکلا جب دونون جوانون ہمراہی نے اوسکو آتے دیکھا تو منہ پھیر کر آگے
اسلیے کہ وہ دونون نہتے تھے اور ان دونون کے پاس ہتھیار نتھا اور درمیان اوس اور خزرج کے عداوت تھی
پس وہ دونون بھی جلدی جلدی چلے گئے اور بڈھا باقی رہ گیا اور وہان سے حرکت نکی پس مجذر اوسکے
سر پر جا پہونچا اور کہنے لگا کہ اسوقت خدا نے مجکو تجھپر قدرت دی ہے شیخ نے کہا تو تجھے کیا ارادہ رکھتا ہے
اوسنے کہا تیرے قتل کا ارادہ ہے تب شیخ نے کہا فارفع عن العظام واخفض عن الدماغ یعنے استخوان [illegible]
اور دماغ سے نیچا اوتار کے یعنے دماغ بچا کر تلوار مار پھر جب تو اپنی مادر کے پاس پھر کر جاؤ تو کہیو مین نے
سوید بن الصامت کو قتل کیا (یہ کنایہ ہے اس بات سے کہ بڈھے نہتے کو مارنا جوانمردی نہین ہے مگر عورتون کے
سامنے بیان کرنے کو کافی ہے) اور قتل اوسکا باعث ہیجان جنگ بعاث کا ہوا تھا (یعنے جنگ بعاث جو فیمابین
اوس و خزرج کے باعث قتل سوید واقع ہوئی تھی) بعد ازان جب رسول خدا صلعم تشریف لائے ہین (یعنے
مدینہ مین) تو حارث بن سوید بن الصامت و مجذر بن زیاد یہ دونون اسلام لائے اور جنگ بدر مین دونون
ہمراہ حضرت کے حاضر تھے مگر حارث بدلے اپنے باپ کے فکر مین قتل مجذر کے تھا مگر بدر مین اس بات پہ
قادر نہوا پس جب روز احد آیا اور جسوقت کہ مسلمین اوس معرکہ مین باہمدیگر روگردان ہوئے تب حارث نے
پیچھے سے آکر مجذر کو قتل کیا پھر جب رسول خدا صلعم مدینے کی طرف پھرے اور طرف حمراء الاسد کے خروج کیا
اور وہان سے بھی جب پھر آئے تو جبرئیل علیہ السلام حضرت پاس نازل ہوئے اور اونکو خبر دی کہ حارث بن

سوید نے مجذر بن زیاد کو غدر و دغا سے قتل کیا ہے اور حضرت سے حکم اوسکے قتل کا ظاہر کیا چنانچہ جس روز
جبرئیل نے یہ خبر دی اوسی روز رسول خدا صلعم قبا کی طرف سوار ہوئے اور وہ دن بہت گرم تھا اور یہ وہ دن تھا
جس دن کو حضرت علیہ السلام قبا کو سوار نہیں ہوا کرتے تھے کیونکہ آنحضرت صلعم جس جس روز کو قبا میں تشریف
لاتے تھے وہ روز شنبہ و دوشنبہ ہوتا تھا پس جب حضرت علیہ السلام اوس روز داخل مسجد قبا ہوئے اور اوسمیں نماز پڑھی جسقدر خدا نے چاہا
اور انصار حضرت کا آنا وہاں سنکر حاضر ہوئے اور سلام کیا اور اوس روز ایسے وقت میں وہاں حضرت علیہ السلام کے تشریف لانے سے حیرت
کرنے لگے اور حضرت علیہ السلام وہاں بیٹھکر باتیں کرنے لگے اور لوگوں میں تفحص کرتے تھے تو ناگاہ حارث بن سوید سامنے سے
نظر آیا اور وہ چادر زرد رنگ منہ سے لپیٹے ہوئے تھا جب حضرت نے اوسکو دیکھا تو عویم بن ساعدہ کو بلاکر
فرمایا کہ حارث ابن سوید کو باب مسجد پر لیجا کر قصاص میں مجذر بن زیاد کے اوسکو قتل کر اسلیے کہ اوسنے روز احد
مجذر کو قتل کیا ہے پس عویم نے اوسکو پکڑا حارث نے کہا مجھے چھوڑ دے کہ میں رسول خدا صلعم سے کچھ کلام
کروں عویم نے انکار کیا مگر اوسنے عویم کو کھینچا اس ارادہ سے کہ حضرت علیہ السلام سے کلام کرے اور
حضرت تشریف لیچلے ارادہ سوار ہونیکا کیا اور حمار اپنا باب مسجد پر طلب فرمایا اوسوقت حارث نے کہنا شروع کیا
کہ یا رسول اللہ واللہ البتہ میں نے اوسکو قتل تو کیا مگر قتل کرنا میرا اوسکے تئین اس راہ سے نتھا کہ میں اسلام سے
برگشتہ ہوا ہوں اور نہ یہ بات تھی کہ اسلام میں کچھ مجکو شک ہو ولیکن یہ بات حمیۃ شیطانی تھی اور یہ ایک امر تھا
کہ اوسمیں میں اپنے نفس کا مغلوب ہوا (یعنے اس امر میں میری نفس نے مجکو عاجز کیا تھا) اور اب میں
اپنے عمل سے طرف خدا و رسول کے توبہ کرتا ہوں اور میں خون بہا دونگا اور صوم شہرین متتابعین کے کفارہ
کرونگا اور غلام آزاد کرونگا اور ساٹھ مسکین کھلاؤنگا اور ہر آئینہ میں توبہ کرتا ہوں طرف خدا و رسول اوسکے
اور یہ وہ رکاب حضرت علیہ السلام کی تھامے تھا اور اولاد مجذر بھی حاضر تھے حضرت اونسے کچھ نہیں فرماتے تھے
(یعنے درباره دیت و قصاص) تا آنکہ اوسکا کلام تمام ہوا حضرت علیہ السلام نے عویم کو حکم کیا کہ اوسکے سامنے
او قتل کر اور حضرت سوار ہو گئے اور عویم اوسکو باب مسجد پر لائے اور قتل کیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ جب
حارث نے مجذر کو قتل کیا تھا تو خبیب بن یساف دیکھتے تھے کہ اونہوں نے حضرت کے پاس آکر خبر دی تب
حضرت صلعم سوار ہوکر اون لوگوں کی طرف آئے اور اسمیں فکر کرتے تھے پس اوسی عرصہ میں کہ حضرت علیہ السلام
ہنوز اپنے فرس پر سوار نہیں ہوا تھا ناگاہ جبرئیل حضرت پاس نازل ہوئے اور اوسی راہ میں اس امر سے خبر دی
پس حضرت نے عویم کو حکم قتل دیا اور حسان بن ثابت نے اوسوقت یہ شعر پڑھا شعر یا حار فی سنة من نوم
اولکم ام کنت ویلک مغترا بجبریل اور اسکا مضمون یہ ہے کہ اے حارث کیا تو اپنی اوائل نیند میں
اونگھتا تھا یا کہ اے ہو تجھ پر تو غافل تھا آنے جبرئیل سے اور کہا راوی نے کہ میرے سامنے مجمع بن یعقوب

اور اونکے شیوخ نے جو اونکے استاد تھے یہ شعر پڑھا کہ سوید بن صامت نے وقت قتل اپنے کہا تھا اشعار
اَبلغ جلاسًا و عبد اللہ مالکہ + و ان کبرت فلا تخذ لھما حار + اقتل جد اسرۃ اما کنت
لاقیھا + والحی عن فاعلی عرف و انکاس اوسکا مضمون یہ ہے کہ اے حارث تو اس واقعہ کی خبر
جلاس کو اور عبد اللہ اوسکے آقا کو پہونچا دیجیو اور اگر تو تکبر کرے تو اوات دونوں کو رسوا نکر اور کیا تو بنی عبدہ و قبیلہ
عوف کی ملاقات نکریگا تو اونکو بھی قتل کر خواہ تو اونکو پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو اور بنی سلمہ سے عنترہ مولی سلمہ کو نوفل بن معویہ الدیلی
نے شہید کیا اور قبیلہ بلحبلی سے رفاعہ بن عمرو شہید ہوئے اور بنی حرام سے عبد اللہ بن عمرو بن حرام تھے اونکو سفیان
بن عبد شمس نے شہید کیا اور عمرو بن الجموح شہید ہوئے اور خلاد بن عمرو بن الجموح کو اسود بن جعونہ نے قتل کیا
یہ سب تین آدمی شہید ہوئے اور بنی حبیب بن عبد سے حارثہ المعلی بن لوذان ابن حارثہ بن رستم بن ثعلبہ تھے
اونکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا اور بنی زریق سے ذکوان بن عبد قیس تھے اونکو ابو الحکم بن الاخنس بن شریق نے
شہید کیا اور بنی النجار سے بعد ازان بنجملہ بنی سواد سے عمرو بن قیس تھے اونکو نوفل بن معویہ الدیلی نے شہید کیا اور بیٹا اونکا
قیس بن عمرو اور سلیط بن عمرو و عامر بن مخلد یہ سب شہید ہوئے اور بنی عمرو بن مبذول سے ابو اسیرہ بن الحارث
بن علقمہ بن عمرو بن مالک تھے اونکو خالد بن الولید نے شہید کیا اور عمرو بن مطرف بن علقمہ بن عمرو شہید ہوئے اور
بنی عمرو بن مالک سے کہ وہ بنو مغالہ ہیں اوس بن حرام شہید ہوئے اور بنی عدی بن النجار سے انس بن النضر
بن ضمضم تھے اونکو سفیان بن عویف نے شہید کیا اور بنی مازن بن النجار سے قیس بن مخلد و کیسان مولی اونکے
اور بعضے کہتے ہیں کہ کیسان اونکے غلام غیر آزاد تھے شہید ہوئے اور بنی دینار سے سلیم بن الحارث اور نعمان بن عمرو
شہید ہوئے اور یہ دونوں پسران سمیرا بنت قیس کے تھے چنانچہ بنی النجار سے بارہ آدمی شہید ہوئے

اسماے مقتولان مشرکین

بنی اسد سے عبد اللہ بن حمید بن زہیر بن الحارث بن اسد تھا اوسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور بنی عبد الدار سے
طلحہ بن ابی طلحہ اونکے لشکر کا نشان بردار تھا اوسکو علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور عثمان بن ابی طلحہ کو حمزہ بن
عبد المطلب نے قتل کیا اور ابو سعید بن ابی طلحہ کو سعد بن ابی وقاص نے قتل کیا اور مسافع بن طلحہ بن ابی طلحہ کو
عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے قتل کیا اور حارث بن طلحہ کو بھی عاصم بن ثابت نے قتل کیا اور کلاب بن طلحہ کو
زبیر بن العوام نے قتل کیا اور جلاس بن طلحہ کو طلحہ بن عبید اللہ نے قتل کیا اور ارطاہ بن عبد شرحبیل کو علی بن
ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور قارظ بن شریح بن عثمان قتل کیا گیا اور صواب کہ صواب غلام نے علی علیہ
[illegible] کیا تو اوسکو قزمان نے قتل کیا اور ابو عزیز بن عمیر کو بھی قزمان نے قتل کیا اور بنی زہرہ سے ابو الحکم
ابن الاخنس بن شریق کو علی بن ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ نے قتل کیا اور سباع بن عبد العزی الخزاعی کو حمزہ بن عبد المطلب نے

قتل کیا اور عبد العزیٰ کا نام عمرو بن نضلہ بن عباس بن سلیم تھا اور وہ پسر ام انمار تھا اور بنی مخزوم سے ہشام بن
ابی امیہ بن المغیرہ تھا اوسکو قزمان نے قتل کیا اور ولید بن العاص بن ہشام کو بھی قزمان نے قتل کیا اور امیہ
بن ابی حذیفہ بن المغیرہ کو علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور خالد بن الاعلم العقیلی کو قزمان نے قتل کیا اور **واقدی**
علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی یونس بن محمد الظفری نے اپنے باپ سے سنکر کہا کہ قزمان اوس روز
جب آگے بڑھا اور مشرکین پر سختی و تیزی کرتا تھا اوسوقت خالد بن الاعلم اوسکے سامنے آیا اور دونوں پیدل تھے
پس دونوں باہم چالش کرتے تھے و با یکدیگر اپنی اپنی تلوار اوار کرتے تھے چنانچہ وہ دونوں کہ اس حال میں تھے
کہ ناگاہ خالد بن ولید کا گذر ہوا اوسنے تیز دستی کرکے قزمان پر نیزے سے حملہ کیا مگر نیزہ غیر مقتل میں لگا (مقتل
جسم انسان میں وہ جگہ ہے جہاں کی ضرب سے مرجاتا ہے) پس نیزہ بہک کر بے ٹھکانے لگا تب خالد وہان سے چلا
اور وہ یہ جانتا تھا کہ میں نے قزمان کو قتل کیا ہے پس عمرو بن عاص اوپر قزمان کے آیا اور یہ دونوں یعنی قزمان
و خالد بن اعلم بدستور لڑ رہے تھے کہ عمرو نے پھر دوسری بار قزمان کو نیزہ مارا مگر وہ اوسپر کارگر نہوا پس یہ دونوں
برابر چالش کر رہے تا آنکہ قزمان نے خالد کو قتل کیا اور قزمان بھی اوسیوقت اپنی شدت جراحات میں مرگیا
اور عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ کو حارث بن صمہ نے قتل کیا یہ سب پانچ آدمی قتل ہوے اور بنی عامر بن لوی سے
عبید بن حاجز تھا اوسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور شیبہ بن مالک بن المضرب کو طلحہ بن عبید اللہ نے قتل کیا
اور بنی جمح سے ابی بن خلف تھا اوسکو رسول خدا صلعم نے اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور عمرو بن عبد اللہ بن عمیر بن
وہب بن حذافہ بن جمح کہ وہی ابو عزہ تھا اور وہ روز احد رسول خدا صلعم کے پاس اسیر ہوا تھا اور اوسکے سوا
اور کوئی روز احد اسیر نہ تھا تب ابو عزہ نے کہا اے محمد مجھپر احسان کیجیے (یعنے مجکو چھوڑ دیجیے) فرمایا حضرت نے
کہ ہر آئینہ مومن ایک پتھر سے دو مرتبہ گزند نہیں اوٹھاتا (یعنے کسی چیز سے ایک بار دغا پاکر دوبارہ اوس سے دھوکا
نہیں کھاتا اور یہ اسلیے کہ وہ روز بدر بھی اسیر ہو کر منت کرکے بلا فدیہ رہا ہو گیا تھا) چنانچہ فرمایا کہ تو مکے میں جاکر
اپنے منہ پر ہاتھ پھیریگا اور کہیگا میں نے محمد کو دو بار فریب دیا بعد ازاں عاصم بن ثابت کو حکم کیا کہ اونہوں نے
اوسکو قتل کیا اور ابو عبد اللہ الواقدی نے کہا کہ سوا اسکے میں نے اسیری ابو عزہ کے باب میں اور طرح سے بھی سنا
چنانچہ **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھے خبر دی بکیر بن مسمار نے اونہوں نے کہا جب مشرکین احد سے پھرے ہیں
اور حمراء الاسد میں اول شب تھوڑی دیر ٹھہر کر کوچ کر دیا ہے تو ابو عزہ کو وہیں سوتا چھوڑ گئے (یعنے قافلہ چلا گیا
اور ابو عزہ سوتا رہ گیا) یہاں تک کہ کچھ دن چڑھا اور مسلمین وہاں آکر لاحق ہوئے تو وہ بیدار و خبردار ہو کر اپنے
بائیں دیکھنے لگا اور پہلے جسنے اسکو پکڑا تھا وہ عاصم بن ثابت تھے پس اونہوں نے بموجب حکم رسول خدا صلعم
اوسکو قتل کیا اور بنی عبد مناۃ بن کنانہ سے خالد بن سفیان بن عویف اور ابو الشعثا بن سفیان بن عویف

اور ابو الحمراء بن سفیان بن عویف اور غراب بن سفیان بن عویف یہ سب قتل ہوئے اور کہا راویوں نے
کہ جب گروہ مشرکین احد سے لوٹ گئے تو مسلمین اپنے اموات کے پاس آئے چنانچہ شہدا میں سے لوگ جسکی
لاش کو پہلے رسول خدا کے پاس لائے وہ حمزہ بن عبد المطلب تھے کہ حضرت علیہ السلام نے اونپر نماز جنازہ پڑھی
اور فرمایا میں نے ملائک کو دیکھا کہ حمزہ کو غسل دیتے تھے کیونکہ حمزہ اوس روز حالت جنب میں تھے اور رسول خدا صلعم
نے شہیدوں کو غسل نہیں دلایا اور فرمایا انکو مع خون و زخموں انکے لپیٹ دو کیونکہ ایسا کوئی نہوگا کہ وہ راہ خدا میں
مجروح و مقتول ہو مگر یہ کہ قیامت کو وہ اوسی حالت جراحت سے محشور ہوگا کہ رنگ اوسکا رنگ خون ہوگا اور بو اوسکی
بوے مشک ہوگی پھر فرمایا رکھو انکو (یعنے قبر میں) کہ میں ان لوگوں پر گواہ ہونگا قیامت میں پس رسول خدا صلعم نے
تکبیر کی چار بار (یعنے چار تکبیریں نماز جنازہ کی) وہ حمزہ رضی اللہ عنہ تھے بعد ازاں حضرت کے پاس شہدا
جمع کیے گئے چنانچہ جب کسی شہید کو لوگ اوٹھالاتے تھے تو اوسکو حمزہ بن عبد المطلب کے پہلو میں رکھتے جاتے تھے
تو حضرت علیہ السلام حمزہ پر اور اوس شہید پر نماز جنازہ پڑھتے تھے یہانتک کہ حمزہ رضی اللہ عنہ پر ستر بار نماز جنازہ
ہوئی کیونکہ شہدا بھی ستر تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ نو نو شہید کو لاتے تھے اور دسویں حمزہ ہوتے تھے تب اونپر
نماز جنازہ ہوتی تھی بعد ازاں کہ وہ نو وہاں سے اوٹھائے جاتے تھے اور نعش حمزہ بدستور اوسی جگہ رہتی تھی
تو نو لاشیں اور لاتے تھے کہ وہ بھی پہلوے حمزہؓ میں رکھی جاتی تھیں اور اونپر نماز ہوتی تھی تا آنکہ اسی طرح
سات مرتبہ کیا گیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ اونپر نو نو و سات سات و پانچ بار تکبیر ہوئی ہے اور طلحہؓ بن عبید اللہ
و ابن عباسؓ و جابرؓ بن عبد اللہ یہ لوگ کہتے تھے کہ جب رسول خدا صلعم نے شہداء احد پر نماز جنازہ پڑھی تو فرمایا
میں ان لوگوں پر شاہد ہوں تب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ لوگ ہمارے برادر نہتھے کہ اسلام
لائے تھے یہ لوگ جیسا ہم اسلام لائے اور جہاد کی اونہوں نے جیسے ہمنے جہاد کی فرمایا ہاں یہ سچ ہے ولیکن ان
لوگوں نے اپنے اجور دکمائی میں سے کچھ نہیں کھایا اور میں نہیں جانتا کہ تم میرے بعد کیا کیا احداث و بدعت
کروگے پس ابوبکر رضی اللہ عنہ روئے اور کہا کیا ہم بعد آپکے زندہ رہینگے (یا کیا ہم بعد آپ کے ایسے ہونیوالے ہیں)
اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی اسامہ بن زید نے زہری سے اونہوں نے
انس بن مالک سے سنا اونہوں نے کہا کہ اون شہدا پر رسول خدا صلعم نے نماز جنازہ نہیں پڑھی اور کہا
واقدی نے مجھسے **حدیث** بیان کی عمر بن عثمان نے عبد الملک بن عبید سے اونہوں نے سعید بن
المسیب سے اونہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور کہا کہ اوس روز فرمایا حضرت صلعم نے مسلمین سے
کہ قبر کھودو اور اوسکو وسیع کرو اور خوب [illegible] اور ایک قبر میں دو دو اور تین تین کو دفن کرو اور اون میں سے
جو قرآن زیادہ جانتا تھا اوسکو جانب قبلہ مقدم کرو چنانچہ مسلمین اونمیں جو زیادہ ماہر قرآن تھا اوسکا مقدم رکھتے تھے

اور اون لوگون مین سے جو پہچانے گئے کہ وہ ایک قبر مین دفن کیے گئے وہ عبداللہ بن عمرو بن حرام اور عمرو
بن الجموح وخارجہ بن زید وسعد بن ربیع ونعمان بن مالک وعبدہ بن الحسحاس تھے یہ سب ایک قبر مین دفن ہوے
اور جبکہ حمزہ بن عبدالمطلب کو قبر مین اوتارا تو حضرت علیہ السلام نے حکم کیا کہ قبر مین اونکے اوپر چادر اوڑھائی جاوے
مگر چادر جب سر سے پیچ دیکر (یعنے سر سے) اوڑھائی جاتی تھی تو دونون پاؤن کھل جاتے تھے اور جب پاؤن سے
اوڑھائی جاتی تھی تو منہ کھلا رہتا تھا تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ منہ اونکا ڈھانک دو اور اونکے پاؤن شج
حرمل یعنے نبات کوہی سے چھپا دیا پس اوس روز مسلم روئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ یہ عم رسول اللہ ہین کہ
اونکے لیے کوئی کپڑا نہین پاتے ہین تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا جب فتحیابی ہوگی صحراے سبزہ زار اور
امصار مین اور لوگ اوسطرف نکلین گے اور اپنے اہل کو بلا بھیجین گے باعث قحط مدینہ کے اور کہلا بھیجین گے کہ تم لوگ
زمین حجاز جرد یہ مین ہو (جردیہ یعنے خالیہ جسمین درخت نہین) وحالانکہ مدینہ اونکے لیے بہتر ہوگا کاش کہ
یہ بات اونکو معلوم ہوتی قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے جو کوئی مدینے کی سختی وشدت پر صبر کریگا
مین روز قیامت اوسکا شفیع ہونگا اور شک راوی ہے کہ یا فرمایا مین اونکا شاہد ہونگا اور راویون نے کہا کہ
عبدالرحمان بن عوف کے پاس کھانا آیا اونہون نے اوسوقت کھانا ناگوار سمجھ کر کہا کہ حمزہ رضہ یا کسی اور شخص کا نام لیا
کہ اوسکے لیے ابھی کفن میسر نہین آیا اور مصعب بن عمیر شہید ہوے اونکے لیے بھی سواے ایک چادر کے کفن میسر
نہین آیا وحالانکہ وہ مجھسے بہتر ہین اور گذرا ہوا رسول خدا صلعم کا اوپر نعش مصعب بن عمیر کے اور وہ ایک چادر مین
لپٹے ہوے تھے تو فرمایا ہر آئنہ مین نے تجکو مکے مین دیکھا ہے کہ نتھا کوئی مکہ مین نرم تر لباس و نہ خوشتر زلف تجھ سے
زیادہ تجھسے بعد ازان اب تو پریشان سر ہے ایک چادر مین بعد ازان حضرت علیہ السلام نے اونکو قبر مین رکھنے کا
حکم کیا اور اونکی قبر مین اوترے اونکے بھائی ابوالروم اور عامر بن ربیعہ اور سویط بن عمرو بن حرملہ اور حمزہ رضی اللہ عنہ
کی قبر مین علی اوترے اور زبیر اور ابوبکر رضی اللہ عنہم اور رسول خدا اوس قبر کے کنارہ پر بیٹھے تھے اور اکثر مردم
یا بنا بر شک راوی عامہ مردم اپنے اپنے مقتولون کو مدینے مین اوٹھا لیگئے اور بقیع الجبل مین دفن کیا اونمین سے
چند آدمی بازار مین جو سوق الظہر مشہور ہے نزدیک دار زید بن ثابت کے جو آج کے زمانہ مین وہان واقع ہے
دفن کیے گئے اور دفن کیے گئے وہین بعض بنی سلمہ مین سے اور دفن کیے گئے مالک بن سنان بیچ موضع
اصحاب العبا کے جو نزدیک دار نخلہ کے واقع ہے بعد ازان منادی رسول خدا صلعم نے ندا دی کہ پھیر لاؤ اپنے
قتلا کو طرف مضاجع مراقد اونکے اور حال یہ تھا کہ لوگ اپنے قتلا کو دفن کر چکے تھے پس نہ پھیرا گیا کوئی مگر ایک
شخص کہ اوسکو منادی نے پالیا کہ ہنوز وہ دفن نہوا تھا (یعنے ندا سے منادی تک وہ دفن نہوا تھا اور وہ
شماس بن عثمان المخزومی تھے کہ لوگ اونکو مدینے مین اوٹھا لائے تھے اوس حالت مین کہ اونمین رمق جان

باقی تھی چنانچہ لوگون نے اونکو داخل کیا پاس عائشہ زوج النبی رضی اللہ عنہا کے اوسوقت ام سلمہ رضی اللہ عنہا
زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ یہ میرا عم میرے سوا اور کے گھر مین داخل کیا گیا تب فرمایا رسول خدا صلعم
نے کہ اونکو ام سلمہ کے پاس اوٹھا لیجاؤ پس اونکو اوٹھا لائی ام سلمہ کے پاس اور وہ انہین کے پاس مر گئی چنانچہ
ہمکو حکم کیا رسول خدا صلعم نے کہ ہم اونکی نعش پھیر لیجاوین احد مین اور وہ اوسی لباس مین جسمین وہ مر گئے تھے
وہین دفن کیے جاوین اور وہ ایک روز و ایک شب بے دفن رہے تھے ولیکن کچھ تغیر اونکو نہوا تھا اور رسول خدا صلعم
نے اوسپر نماز جنازہ نہین پڑھی اور نہ اونکو غسل دیا تھا اور جو لوگ مسلمین مین سے وہان دفن ہوے تھے
تو وادی مین دفن کیے گئے تھے اور طلحہ بن عبید اللہ سے جب لوگون نے سوال اون قبرون کا کیا جو احد مین
مجتمع تھین تو وہ کہتے تھے کہ زمان الرمادہ یعنے سال ہلاکی مین بعہد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ایک قوم اعراب سے
یہان رہتے تھے پس وہ لوگ جو مرے تو یہ قبرین اونہین کی ہین اور عباد بن تمیم المازنی بھی اس بات سے
انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ لوگ ایک قوم تھے کہ یہان رہتے تھے زمانہ قحط مین مر گئے یہ اونہین کی قبرین ہین
اور ابن ابی ذئب اور عبد العزیز بن محمد یہ دونون بھی کہتے تھے کہ ان قبرون مجتمعہ کو ہم نہین پہچانتے ہین تحقیق
کہ یہ قبرین ہین باشندگان بیابان اور بادیہ نشینون کی اور کچھ قبرین تھین قبور شہدا ار سے جو غائب و پنہان ہو گئین
ہم اونکو نہ وادی مین پہچانتے ہین نہ مدینے مین اور نہ اوسکی نواح مین مگر قبر حمزہ بن عبد المطلب و قبر سہل بن قیس
و قبر عبد اللہ بن عمرو بن حرام او قبر عمرو بن الجموح کہ ان سب قبرون کو البتہ پہچانتے ہین اور حال یہ تھا کہ رسول خدا
صلعم ہمیشہ زیارت کیا کرتے تھے ان شہدا کی قبرون پر ہر سال اور جب وہان داخل ہوتے تھے تو شعب کے طرف
رخ کرتے تھے باواز بلند فرماتے تھے السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ یعنے سلام تم لوگون پر
عوض تمہارے صبر و استقامت کے پس کیا خوب ہے تمہارے لیے دار آخرت اور بعد از وفات حضرت علیہ السلام
کے ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی ہر سال اسیطرح زیارت کیا کرتے تھے اونکے بعد عمر رضی اللہ عنہ بھی ہر سال یون ہی کیا کرتے تھے
اونکے بعد عثمان رضی اللہ عنہ بھی اونکے بعد معویہ بھی جب وہ حج یا عمرہ کرنے جایا کرتے تھے اور رسول خدا صلعم فرمایا
کرتے تھے کاش مین سختی مین پڑتا ساتھ اصحاب بن کوہ کے (یعنے کاش مین بھی اس شعب مین ان اصحاب کے ساتھ ہوتا)
اور اکثر فاطمہ بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دو و تین دن کے یعنے تیسرے روز قبور شہدا ار پر جاتی تھین اور
وہان بکا و دعاے مغفرت کرتی تھین اور سعد بن ابی وقاص اکثر جایا کرتے تھے اپنے مال کیواسطے مقام غابہ مین تو آیا کرتے تھے
عقب سے قبور شہدا پر اور کہا کرتے تھے السلام علیکم تین بار بعد ازان متوجہ ہوتے تھے اپنے اصحاب کی طرف اور
کہتے تھے کہ کیون تم لوگ سلام نہین بھیجتے ہو اوس قوم پر جو جواب دیتے ہین تمکو سلام کا کیونکہ نہین اوسپر کوئی سلام
کرتا ہے مگر کہ وہ جواب سلام دیا کرتے ہین قیامت تک (یعنے قیامت تک یون ہی رہیگا) اور رسول خدا صلعم

قبر مصعب بن عمیر پر گذرے اور وہان اللہ کے توقف کیا اور دعاے مغفرت کی اور یہ آیت پڑھی رجال
صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا
بَدَّلُوا تَبْدِيلًا یعنے یہ وہ لوگ ہین کہ جس امر پر خدا سے عہد کیا تھا اوسکو سچ کیا پس اونمین سے
بعضون نے اپنی مدت پوری کی یعنے شہید ہوے اور بعضے منتظر ہین اور اونہون نے اپنے عہد کو تبدیل
نہین کیا اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ مین شاہد ہون اس بات کا کہ یہ لوگ پیش خدا حاضر باش ہین قیامت تک
پس تم لوگ انکے پاس (یعنے انکی قبرون پر) آیا کرو اور انکی زیارت کیا کرو اور انپر سلام بھیجا کرو قسم ہے اوس خدا
کی جسکے قبضے مین میری جان ہے ایسا کوئی نہین ہے کہ سلام کرے انپر قیامت تک مگر یہ کہ وہ جواب سلام
اوسپر ادا کرتے ہین اور ابو سعید خدری قبر حمزہ رضہ پر جاکر توقف کیا کرتے تھے پس دعاے مغفرت کرتے تھے اور
جو کوئی اونکے ساتھ ہوتا تھا اوس سے کہتے تھے کہ جو کوئی اونپر سلام بھیجتا ہے تو وہ بھی اوسپر جواب سلام
رد کرتے ہین پس تم لوگ اونپر سلام کرنے کو اور اونکی زیارت کو ترک نکرو اور ابو سفیان مولی ابن ابی احمد
بیان کرتے تھے کہ وہ کبھی مہینے ساتھ محمد بن مسلمہ و سلمہ بن سلامہ بن وقش کے احد مین رہے پس یہ سب آدمی
سب قبرون سے پہلے قبر حمزہ رضہ پر سلام بھیجتے تھے اور نزدیک قبر اونکے اور نزدیک قبر عبد اللہ بن عمرو بن حرام
اور نزدیک اون قبرون کے جو وہان تھین توقف کیا کرتے تھے اور وہین ام سلمہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بھی ہر مہینے جایا کرتی تھین اور اونپر سلام بھیجتی تھین اور اوس روز عرصہ طویل تک وہان رہتی تھین چنانچہ
ایک روز جو وہ وہان آئین اور اونکے ساتھ نبہان اونکا غلام تھا مگر اوسنے شہداء پر سلام نہ بھیجا تب ام سلمہ
رضی اللہ عنہا نے کہا اے لئیم و غدار تو انپر سلام کیون نہین بھیجتا واللہ نہین انپر کوئی سلام بھیجتا ہے مگر یہ کہ وہ بھی
در جواب اوسکے اوسپر سلام بھیجتے ہین قیامت تک اور ابو ہریرہ اکثر اونکی طرف آمد و شد رکھتے تھے اور عبد اللہ
بن عمر جب غابہ کیطرف سوار ہوتے تھے تو ذباب مین پہونچکر قبور شہداء کیطرف پھر پڑتے تھے اور اونپر سلام
کرکے پھر ذباب کو پھر جاتے تھے تا آنکہ متوجہ راہ غابہ ہوتے تھے اور وہ ناپسند کرتے تھے اس بات کو کہ
ہرگاہ اون شہداء کی طرف کا راستہ لیا ہو اور کوئی دوسری راہ عارض ہوئی تاکہ اودھر سے جاوین مگر یہ کہ
وہ اپنی اوسی پہلی راہ پر پھر جاتے تھے اور فاطمۃ الخزاعیہ کہ وہ احد مین پہونچی تھین تو وہ کہتی ہین کہ مین نے
اپنے تئین قبور شہداء پر دیکھا اور اوسوقت آفتاب غروب ہو چکا تھا اور میرے ہمراہ میری خواہر بھی تھین
اوس سے ہم نے کہا آؤ قبر حمزہ پر چلکر زیارت کرین اونپر سلام بھیجین پھر پھر آوینگے اوسنے کہا بہت اچھا پس
ہم دونون نے قبر حمزہ پر وقوف کیا اور ہمنے کہا السلام علیک یا عم رسول اللہ اوسوقت ہمنے ایک کلام سنا کہ
جواب سلام ہمپر پھر آیا کہ وعلیکما السلام ورحمۃ اللہ اور وہ دونون کہتی تھین کہ اوسوقت کوئی آدمی ہمارے

قریب تھا اور کہا راویون نے کہ جب رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کے دفن سے فارغ ہوئے تو اپنا گھوڑا طلب کیا
اور سوار ہوئے اور مسلمین حضرت کے گرد چلے اور اونمین سے اکثر زخمی تھے اور کوئی شخص بنی سلمہ و بنی عبد الاشہل
کے زخمی تھا اور حضرت علیہ السلام کے ہمراہ چودہ عورتین بھی تھین جب پہنچے مقام حرہ کے پیوستہ تو فرمایا لوگون سے
کہ صف بستہ ہوجاؤ ہم بیان حمد و ثنا کے خدا کے کرینگے تب لوگون نے دو صفین کر لین کہ پیچھے اونکے عورتین تھین پھر ان
حضرت علیہ السلام نے دعا کی اور یہ کلمات فرمائے اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کُلُّہٗ اَللّٰھُمَّ لَا قَابِضَ لِمَا
بَسَطْتَ وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ
وَلَا ھَادِیَ لِمَنْ اَضْلَلْتَ وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ ھَدَیْتَ وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَ
وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ بَرَکَتِکَ وَرَحْمَتِکَ وَفَضْلِکَ
وَعَافِیَتِکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ النَّعِیْمَ الْمُقِیْمَ الَّذِیْ لَا یَحُوْلُ وَلَا یَزُوْلُ
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْاَمْنَ یَوْمَ الْخَوْفِ وَالْغَنَاءَ یَوْمَ الْفَاقَۃِ عَائِذًا بِکَ
اَللّٰھُمَّ مِنْ شَرِّ مَا اَعْطَیْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَ مِنَّا اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ
اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَزَیِّنْہُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَکَرِّہْ اِلَیْنَا
الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ
اَللّٰھُمَّ عَذِّبْ کَفَرَۃَ اَھْلِ الْکِتَابِ الَّذِیْنَ یُکَذِّبُوْنَ
رُسُلَکَ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ عَلَیْھِمْ رِجْسَکَ
وَعَذَابَکَ اِلٰہَ الْحَقِّ اٰمِیْنَ یعنے اے پروردگار تمام حمد و ثنا تیرے لیے ہین اے
پروردگار کوئی بند کرنیوالا نہین ہے اوس چیز کا جسکو تونے کھولا ہے اور کوئی کھولنے والا نہین ہے اوس چیز کا
جسکو تونے بند کردیا ہے اور نہین کوئی روکنے والا ہے اوس چیز کا جو تونے دیا ہے اور کوئی دینے والا نہین ہے
اوس چیز کا جو تونے روک دیا ہے اور کوئی ہدایت کرنے والا نہین ہے اوسکا جسپر تونے مسلط کیا ضلالت کو اور
کوئی گمراہ کرنے والا نہین اوس شخص کا جسکو تونے ہدایت کی اور کوئی قریب لانے والا نہین ہے اوس چیز یا اوس
شخص کو جسکو تونے دور کیا اور کوئی دور کرنے والا نہین ہے جسکو تونے نزدیکی بخشی ہے اے پروردگار
مین تجھسے مانگتا ہون تیری برکت اور تیری رحمت اور تیری عافیت یعنے تیرے عفو کو اور تیرے فضل کو اے خداوند
مین تجھسے ایسی نعمتین پایدار مانگتا ہون جسکو نہ تغیر ہو نہ زوال اے خداوند مین تجھسے سوال کرتا ہون امن کا دن خوف کے
اور روز غم والم سے کہ وہ روز قیامت ہے اور اے پروردگار جو شے تونے ہمکو عطا کی ہے اوسکے شر سے تیری
پناہ مانگتا ہون (یعنے وہ میرے حق مین مضر نہ کرے) اور جو چیز تونے مجھسے روک لی ہے اوسکے شر سے بھی پناہ

ناگفتنا ہوت اے خدا وند ہمکو مسلمان مار (یعنے ہم مرتے مرتے مسلمان رہین) اور اے خداوند ہمارے لیے ایمان کو
پسند کر اور ایمان سے ہمارے دلون کو زینت دے اور باز رکھ ہمسے کفر و فسق و نافرمانی کو اور ہمکو رشد و فلاح پانیوالون
مین کر اے خدا وند خدا ان کافرون پر جو اہل کتاب ہین ست ہین وہ جو تیرے رسول کی تکذیب کرتے ہین
اور باز رکھتے ہین لوگون کو تیری راہ راست سے اے خداوند تو نازل کر انپر اپنے غضب اور عذاب کو اے الٰہ الحق آمین
بعد ازان حضرت علیہ السلام آگے بڑھے اور بنی حارثہ کی داہنی جانب کو اوترے تا آنکہ آن حضرت علیہ السلام
بنی الاشہل پر وارد ہوے اور اوسوقت وہ لوگ اپنے مقتولون پر گریہ و زاری کر رہے تھے تب حضرت علیہ السلام
نے فرمایا مگر کوئی حمزہ پر بکا کرنے والا نہین ہے پس عورتین دیکھنے نکلین کہ حضرت سلامت ہین چنانچہ ام عامر الاشہلیہ
کہتی ہین کہ جسوقت ہم لوگ اپنے قتلا کے ماتم مین تھے کہ رسول خدا صلعم ہمارے سامنے آئے تو ہم لوگ باہر نکلی
پس مین نے حضرت علیہ السلام کو دیکھا کہ اونکے اوپر زرہ ہے جیسا انہنے زرہ پہنے تھے اوسطرح جیسے پہنے تھے
پس مین حضرت کو دیکھ کر بولی کہ کل مصیبت بعد دیکھنے آپ کے آسان ہے **محمد بن عمر الواقدی**
نے بواسطہ رواۃ کے **روایت** کی ہے کہ جب ام سعد بن معاذ کہ وہ کبشہ بنت عبید بن معویہ بن الحرث بن
الخزرج تھین گھر سے نکلکر دوڑتی ہوئی طرف رسول خدا صلعم کے گئین اور اوسوقت حضرت علیہ السلام اپنے
گھوڑے پر سوار اور ٹھہرے ہوے تھے اور سعد بن معاذ باگ گھوڑے کی تھامے ہوے تھے تب سعد نے
عرض کی یا رسول اللہ یہ میری مادر حاضر ہے حضرت نے اون بی بی کی نسبت مرحبا فرمایا پس وہ نزدیک آئین
تا آنکہ اونہون نے حضرت صلعم کو بتامل دیکھکر کہا یا رسول اللہ اسوقت جو مین نے آپ کو صحیح و سالم دیکھا تو
ساری مصیبتین ہٹ گئین تب حضرت نے اونکو اونکے پسر عمرو بن معاذ کا پرسا دیا اور فرمایا اے ام سعد تو خوش ہو
اور اپنے اہل قبیلہ خزرج کو خوشخبری دے کہ اونکے قتلا سب کے سب جنت مین باہمدیگر رفیق ہین اور وہ سب
بارہ مرد ہین اور وہ سب اپنے اہل کے لیے شفیع ہین یہ سنکر ام سعد نے کہا یا رسول اللہ ہم سب راضی ہین اور
ایسا ہم مین سے کوئی اب اون قتلے پر بکا نکریگا پھر عرض کی یا رسول اللہ اون شہیدون کے خلافت اولاد
کے حق مین دعا کیجیے چنانچہ آن حضرت صلعم نے فرمایا اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ حُزْنَ قُلُوْبِھِمْ وَاجْبُرْ مُصِیْبَتَھُمْ وَاَحْسِنِ
الْخَلَفَ عَلٰی مَنْ خَلَّفُوْا یعنے اے پروردگار اونکے دلون سے غم کو دور کر اور اونکی مصیبتون کا بدلا دے
اور اونکے جانشینون کو اونکے اخلاف اولاد پر نیکوکار کر بعد ازان حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے ابو عمرو میرے
مرکب کو چھوڑ دے اونہون نے باگ گھوڑے کی چھوڑ دی اور لوگ حضرت کے پیچھے چلے اور فرمایا رسول خدا صلعم
نے کہ اے ابو عمرو تیرے گھر والون مین مردم مجروح بہت سے ہین اور نہین کوئی اونمین مجروح مگر قیامت مین
نہین اوسکا نشان زخمی شہید ہوگا اور حضرت کہ ہوگا رنگ اوسکا رنگ خون اور بو اوسکی بوے مشک ہین جو کوئی زخمی ہو

چاہیے کہ وہ اپنے گھر مین قیام کرے اور اپنے زخمون کی دوا کرے وبقصد میری ہمراہی کے میرے گھر تک میرے ساتھ
نجاوین یہ امر میری جانب سے تاکیداً واجب ہے چنانچہ سعد نے درمیان اونکے تاکید ندا دی کہ کوئی زخمی بنی عبد الاشہل
ساتھ رسول خدا صلعم کے بعزم ہمراہی اونکے نجاوے پس سارے مجروح ٹھہر گئے اور آگ روشن کرکے مجروحون کا علاج
کرتے تھے اور وہ سب تین سو زخمی تھے پھر سعد بن معاذ حضرت علیہ السلام کے ہمراہ گھر تک گئے پھر اپنے قبیلہ کی عورتون
پاس جاکر اون سب کو گھرون سے نکالا کوئی عورت باقی نرہی مگر یہ کہ اوسکو رسول خدا صلعم کے گھر مین پہونچایا پس
وہ سب درمیان مغرب وعشا کے بکا کرتی تھین (یعنے بطریق مناحہ وماتم کے) تا آنکہ رسول خدا صلعم جب ثلث شب
گذری تھی خواب سے بیدار ہوے تو اوسوقت صداے بکا سنکر فرمایا یہ کیسی صدا ہے لوگون نے بیان کیا کہ انصار کی
عورتین حمزہ پر بکا کرتی ہین فرمایا حضرت علیہ السلام نے رضی اللّٰہ عنکن وعن اولادکن یعنے حق تعالی تم عورتون سے اور
تمہاری اولاد سے رضامند ہو چنانچہ ام سعد کہتی ہین کہ پھر حضرت نے ہملوگون کو حکم کیا کہ ہم اپنے مکانون کو چلے جاوین
پس ہم بعد چند شب اپنے اپنے گھرون کو گئے اور ہمارے مرد بھی ہمراہ گئے اوس روز سے اتبک جب کبھی ہم مین
کوئی بی بی بکا کرتی ہے تو ابتدا بحمزہ رضی اللّٰہ عنہ کرتی ہے اور بعض رواۃ نے کہا ہے کہ معاذ بن جبل زنان
بنی سلمہ کو بلا لاے اور عبد اللّٰہ بن رواحہ زنان بلحرث بن الخزرج کو لاے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ مین نے تو
انکے جمع کرنے کا ارادہ نہین کیا تھا پھر صبح کو اونکے تئین نوحہ کرنے سے بتاکید منع کیا اور حضرت علیہ السلام نے
نماز مغرب مدینے مین آکر پڑھی اور حضرت مدینے کی طرف جو آئے تھے تو رنجیدہ تھے اوس صدمہ سے جو اصحاب
اور حضرت کو فی نفسہ پہونچا تھا چنانچہ ابن ابی ومنافقین ہمراہی اوسکے شماتت کرتے تھے اور اونکی مصیبت اندوہ سے
خوش ہوتے تھے اور کلمات زشت زبان پر لاتے تھے اور اصحاب مین سے ہمراہ حضرت کے پھرے جو پھرے تھے
اونمین اکثر زخمی تھے اور عبد اللّٰہ بن عبد اللّٰہ بن ابی بھی ہمراہی مین پھرے اور وہ زخمی تھے کہ وہ اپنے گھر مین
شب باش ہوکر زخمون کو آگ سے داغ دیتے تھے اوسمین ساری رات گذر گئی اور باپ اوسکا عبد اللّٰہ ابن ابی
کہتا تھا کہ خروج تیرا محمد کے ساتھ اس جنگ مین موافق راے میرے نتھا محمد نے میری راے کے خلاف کیا اور
چھوکرون کا کہنا مانا واللّٰہ گویا کہ مین اس وقت وہ فساد کو دیکھ رہا تھا تب عبد اللّٰہ نے جواب دیا کہ جو امر خدا نے اپنے
رسول اور مسلمین کے حق مین کیا وہ محض خیر ہے اور یہود بد باتین زبان سے نکالنے لگے کہتے تھے سوا اسکے
نہین ہے کہ محمد طالب ملک ہین نبی کو کبھی ایسی مصیبت نہین پہونچی جیسا کہ وہ اپنی ذات خاص اور اپنے اصحاب
بارہ مین مبتلاے مصیبت ہوے اور منافقون نے اصحاب کو حضرت سے باز رکھنے پر ورغلانا شروع کیا اور
اونکو ترک رفاقت ومفارقت پر مشورہ دیتے تھے اور کہتے تھے جو لوگ تم مین سے مارے گئے اگر وہ ہمارے پاس
ہوتے تو کبھی ان قتل ہوتے یہان تک کہ عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنہ نے ان باتون کو چند بار سنا اونکے قتل مین کہا!

صلعم کی حاضر ہوکر طلب اذن کرتے تھے اس امر مین کہ یہود و منافقین مین سے جس جس سے ایسی باتین سُنی ہین
اوسکو قتل کرین تب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عمر حق تعالے اپنے دین کو غلبہ دینے والا اور اپنے
نبی کو غالب کرنے والا ہے اور واسطے یہود کے ذمہ ہے (یعنے یہ لوگ ذمی ہین) پس انکو قتل نکر عمر رضی اللہ عنہ نے
کہا یا رسول اللہ یہ لوگ منافق ہین فرمایا حضرت نے کیا لوگ شہادت الوہیت خدا اور شہادت میری رسالت کی
ظاہر نہین کرتے ہین عمر نے کہا ہان یا رسول اللہ یہ لوگ اظہار شہادتین کا اسلیے کرتے ہین تا تلوار سے امان پاوین
پس حال اونکا بہیر ظاہر ہوگیا کہ وقت وقوع اس مصیبت و رنج کے خدا نے اونکے کینہ درونی کو ظاہر کر دیا تب حضرت
علیہ السلام نے فرمایا کہ حق تعالے نے مجکو اوس شخص کے قتل سے منع کیا ہے جو لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ
کہتا ہوا ہے فرزند خطاب مثل آچکے اب کبھی قریش ہمسے پیروزمند ہونگے یہان تک کہ ہم استلام رکن کرینگے
(یعنے یہان تک کہ ہم مکے مین داخل ہونگے) اور کہا راویون نے کہ عبد اللہ بن ابی کے لیے ایک مقام تھا کہ
وہ وہان ہر جمعہ کو اپنی بزرگی سمجھ کر کھڑا ہوا کرتا تھا (یعنے کچھ بطریق خطبہ بیان کیا کرتا تھا) اور اس عمل کو کبھی
ترک نکرتا تھا چنانچہ جب رسول خدا صلعم احد سے مدینہ کو پھرے اور روز جمعہ منبر پر تشریف رکھتے تھے اوسوقت عبد اللہ
کھڑا ہوکر بیان کرنے لگا کہ یہ رسول خدا صلعم جو تمہارے درمیان تمہارے سامنے ہے حق تعالے نے اوسکے
طفیل سے تمکو مکرم کیا چاہیے کہ تم لوگ اوسکی نصرت کرو اور اوسکی اطاعت کرو اور ہرگاہ اوسنے احد مین کیا تھا
جو کچھ کیا تھا یعنے ہمراہی سے پھر آیا تھا تو جب وہ حسب دستور کھڑا ہوکر یہ بات بیان کرنے لگا پس مسلمین اوسکے
پاس گئے اور کہنے لگے اسے دشمن خدا بیٹھہ جا اور اون لوگون مین جو اوسپر ہجوم کرکے آئے تھے ابو ایوب و
عبادہ بن الصامت یہ دونون سخت تر تھے چنانچہ یہ دونون اوسکے قریب آئے اور انکے سوا مہاجرین مین سے
کوئی اوسپر نہ اوٹھا پس ابو ایوب نے اوسکی داڑھی پکڑی اور عبادہ بن الصامت نے اوسکی گردن مین ہاتھ دیکر
کہنے لگے تو لائق اس مقام کے نہین ہے پس ان دونون نے جب اوسکو نکال دیا تو وہ وہان سے نکلا اور لوگون
پر سے اوچکتا ہوا چلا اور کہتا جاتا تھا کہ گویا مین نے یہ بات بیہودہ و ناشایستہ کہی تھی وحالانکہ مین کھڑا ہوا تھا
تا کہ تمہارے نبی کے امور کو استوار کرون اوسوقت معوذ بن عفرا نے اوسکی ملاقات کی اور کہا تیرا کیا حال ہے اوسنے کہا
مین اوس مقام پر کھڑا ہوا تھا جہان پہلے ہمیشہ کھڑا ہوا کرتا تھا (یعنے وہان وعظ کیا کرتا تھا) پس کچھ لوگ میری قوم کے
میری طرف آئے اور اونمین سخت تر مجھپر عبادہ اور خالد بن زید تھے (یعنے ان دونون نے مجھپر سختی کی) تب
معوذ نے اوس سے کہا تو پھر چل اور اپنے لیے رسول خدا صلعم سے استغفار طلب کر اوسنے جواب دیا مجکو
پروا نہین ہے کہ وہ میرے لیے استغفار کرین پس اس باب مین یہ آیہ نازل ہوا فَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا
یَسْتَغْفِرْ لَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ الآیہ یعنے جب اون لوگون سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تمہارے حق مین

رسول خدا استغفار کریگا تو وہ لوگ اپنا سر ہلاتے ہین یعنے انکار کرتے ہین راوی کہتا ہے کہ گویا مین دیکھتا تھا
اوسکے پسر کی طرف یعنے عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی کو کہ وہ لوگون مین بیٹھا تھا اور اپنے باپ کی طرف نگاہ
نہین کرتا تھا اور اوسکا باپ یعنے ابن ابی کہتا تھا کہ محمد نے مجھے مربد سہل و سہیل سے نکالدیا (مربد نام موضع
قریب مدینہ اور سہل و سہیل دو شخص تھے جنکا وہ موضع تھا)

ذکر ما نزل من القرآن باحد

یعنے ذکر ہے اون آیات قرآن کا جو متعلقہ احد نازل ہوئین

مصنف کتاب نے کہا کہ مجھے خبر دی محمد نے اونکو عبد الوہاب نے اونکو محمد نے اونکو واقدی نے اونہون نے کہا
مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے ام بکر بنت المسور بن مخرمہ سے اونہون نے کہا میرے باپ مسور
بن مخرمہ نے عبد الرحمان بن عوف سے کہا کہ ہمسے احد کا حال بیان کر اونہون نے کہا اے پسر برادر بعد نزول
عمران مین بعد ایکسو بیس آیہ کے شمار کر تو مطلع ہوجائیگا تو گویا کہ تو ہمارے ساتھ حاضر تھا وَاِذْ غَدَوْتَ
مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ الی آخر الآیہ کہا عبد الرحمان نے کہ جب صبح کو رسول خدا صلعم طرف احد کے
روانہ ہوئے پس صف اپنے اصحاب کی واسطے قتال کے اسطرح درست کرتے تھے گویا کہ اونکے صف سے تیر راست
کیئے جاوین اگر سینہ کسیکا نکلا نظر آتا تھا تو فرماتے تھے پیچھے ہٹ جا اور دربارہ قولہ تعالی اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ
مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا اسے آخر الآیہ کہا عبد الرحمان نے کہ وہ دونون جماعت بنو سلمہ و بنو حارثہ تھی
جنہون نے قصد کیا کہ رسول خدا صلعم کے ساتھ احد کو نجاوین بعد ازان خدا نے اونکو عزیمت و ہمت دی کہ وہ
حضرت کے ہمراہ نکلے تھے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ
یعنے قلیل تھے کیونکہ تین سو اور دس سے کچھ زیادہ آدمی تھے فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ
یعنے شکر کرو اوس بات کا کہ بدر مین تمکو ظفر و فتح عطا کی اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ (یعنے روز احد) اَلَنْ
يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ بَلٰٓى اِنْ
تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا الآیہ حال یہ ہے کہ قبل از خروج طرف احد کے رسول خدا صلعم پر یہ آیہ نازل ہوا تھا کہ
اَلَنْ يُّمِدَّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا
وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ
مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى الی آخرہ
عبد الرحمان نے کہا کہ پھر اون لوگون نے صبر و استقامت کی بلکہ روگردانی کی تو روز احد رسول خدا
کی ساتھ ایک ملک سے بھی نہین کی گئی قولہ مسومین راوی نے کہا معلمین یعنے سربند شناخت کا سرپیچ

باندھے ہوئے (یعنے وردی) قولہ تعالے وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى یعنے تا کہ مژدہ حاصل کرو تم اون
فرشتون کی امداد سے اور تا کہ تم مطمئن ہو جاؤ اونکی طرف لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ۝ یعنے حصہ پہونچاوینگے ہم اونسے احد مین پس
روسے پھرینگے وہ ہزیمت وخسارت یا لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ
اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ راوی نے کہا مراد ہے اون لوگون سے جو منہزم و مفرور ہوئے
روز احد اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ آیہ نازل ہوا مقدمہ حمزہ رضی اللہ عنہ کے کہ جسوقت اونہون نے دیکھا
رسول خدا صلعم کو جو کچھ اونپر گذرا جراحات سے تو اونہون نے کہا ہم بھی اونکو یعنے کفار کو مثلہ کرینگے یعنے اونکے
عضو عضو کاٹینگے اوسوقت یہ آیہ نازل ہوا اور بعضون نے کہا یہ آیہ نازل ہوا شان مین رسول خدا صلعم کے
جسوقت حضرت علیہ السلام کو روز احد تیر لگا تو فرمایا کیونکر فلاح پاوینگے یہ قوم جنہون نے اپنے نبی کے ساتھ
ایسا کچھ کیا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً راوی نے کہا اہل جاہلیت کا
یہ دستور تھا کہ جب مدت کسی کے دین کی نسبت کسی دین دار کے تمام ہو جاتی تھی اور اوسکے پاس زر قرضہ موجود
نہوتا تھا تو صاحب دین اوسکو مہلت دیتا تھا مگر دوگنا زر قرضہ اوسپر باندھ لیتا تھا وَسَارِعُوْٓا اِلٰى
مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ راوی نے کہا مراد ہے تکبیر اولے سے امام کے ساتھ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا
السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ کہتے ہین ایک جنت ہے چوتھے آسمان مین اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ
فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ راوی نے کہا مراد سرا سے یسر ہے اور ضرا سے عسر ہے وَالْكٰظِمِيْنَ
الْغَيْظَ مراد ہے اون لوگون سے جنکو ایذا پہونچی وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ یعنے جو کچھ اونکی طرف
عائد ہوا وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا
لِذُنُوْبِهِمْ یعنے وہ لوگ دعا کرتے ہین کہ حق تعالے اونکے گناہون کی آمرزش کرے
وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا راوی نے کہا یہ مسئلہ مشہور ہے لا کبیرة مع توبة ولا صغیرة
مع اصرار یعنے توبہ کرنے سے کبیرہ باقی نہین رہتا اور اصرار کرنے سے صغیرہ نہین رہتا بلکہ کبیرہ ہو جاتا ہے
هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ یعنے عمی و کوری سے وَهُدًى ضلالت و گمراہی سے وَلَا تَهِنُوْا
یعنے قتال و جہاد مین ساتھ عدو کے وَلَا تَحْزَنُوْا یعنے اوس مصیبت پر جو تم مین کسیکو پہونچی قتل اور
زخمی ہونے سے وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ یعنے ہر آئنہ تم فیروزمند ہوئے ہو روز بدر اوسقدر کہ وہ دوچندان ہے
اوس فیروزی کا جو اونکو تمسے روز احد حاصل ہوئی ہے اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ یعنے جراحات روز احد
فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ یعنے زخمہای روز بدر وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ

اور اصرار نہین کیا اونہون نے اوس کام پر جو کیا اونہون نے ۱۲ یہ بیان ہے لوگون کے لیے ۱۲ اور ہدایت ہے ۱۲ پوری نہو جاؤ ۱۲ اور غمگین نہو ۱۲

یعنے اونکے لیے غلبہ وظفر ہے تو تمہارے لیے بھی ہے اور نیکوکی عاقبت خاص تمہارے لیے مقرر ہے وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا یعنے قتال کرنے والون کو ہمراہ اپنے نبی کے وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ یعنے جو کوئی قتل ہوا روز احد وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا یعنے آزمالیوے اون لوگون کو جنہون نے قتال جہاد کیا اور ثابت قدم رہے وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ یعنے مشرکین اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ یعنے کون شہید ہوا احد مین یا مبتلا ہے بلا ہوا اور نہ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ یعنے کسنے صبر کیا ہے اوس روز وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ راوی نے کہا کہ تلوارین لوگون کے ہاتھون مین تھین یعنے کچھ لوگ اصحاب نبی صلعم مین وہ تھے جنہون نے تخلف کیا تھا بدر سے یعنے روز بدر پیچھے رہ گئے تھے اور وہی لوگ وہ ہین جنہون نے اب بھی دربارہ خروج طرف احد کے رسول خدا صلعم سے الحاح و اصرار کیا تا کہ جائزہ و غنیمت کو پہونچین پس جبکہ روز احد آیا تو بھاگے اونہین سے جو بھاگے اور بعضون نے کہا کہ نزول اس آیہ کا دربارہ اون چند نفر کے ہے جو قبل خروج نبی صلعم کے طرف احد کے آپسمین کلام کرتے تھے کہ کاش ہم گروہ مشرکین سے ملاقات کرتے پس یا تو ہم اوپر ظفر یاب ہوتے یا ہم فائز بشہادت ہوتے پھر جب کہ روز احد اونکو موت کا سامنا ہوا تو وہ بھاگ گئے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ الاٰیہ راوی نے کہا کہ روز احد ابلیس صورت جعال ابن سراقہ الثعلبی کی نیک پکارنے لگا کہ محمد قتل ہوئے پس اصحاب ہر طرف متفرق ہوگئے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ گویا مین مثل بز کوہی کوہ پر چڑھا جاتا تھا یہان تک کہ مین خدمت مین رسول خدا صلعم کی پہونچا اور اوسیوقت حضرت علیہ السلام پر یہ آیتین نازل ہوئی تھین وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ الاٰیہ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ یعنے جو کوئی منہ پھیرے گا وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا یعنے کسی نفس کو اختیار نہین ہے کہ وہ بدون اجل اپنے مرجاوے اور یہ سبب منشار قول ابن ابی ہے جب اوسنے اپنے یارون کو پھیرا ہے اور روز احد جو شہید ہوگئے تھے وہ ہوگئے لَوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا اس حق تعالے نے خبر دی اور اوسکو آگاہ کیا کہ وقت معین کا نوشتہ ہے اور فرمایا ہے حق تعالے نے کہ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا یعنے جو کوئی عمل کرتا ہے واسطے دنیا کے ہم اوسکو اوسی دنیا سے جسقدر چاہتے ہین دیتے ہین وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ یعنے جو کوئی ارادہ آخرت کا رکھتا ہے نُؤْتِهٖ مِنْهَا ہم اوسکو اوسی آخرت سے ثواب دیتے ہین وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ

راوی نے کہا کہ ربیون یعنے جماعت کثیر تہا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَمَا ضَعُفُوا یعنے اون لوگون نے اپنی گردنین نہین ڈالین اور ارادے اونکے ضعیف نہین ہوے
وَمَا اسْتَكَانُوا یعنے ذلیل نہین ہوے سامنے دشمنون کے وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ
خبر دیتا ہے اونکو اس بات کی کہ وہ صابر ہین وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا
اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا الی قوله وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ یعنے اونکو فتح و نصرت عطا کی اور
آخرت مین اونکے لیے جنت کو واجب کیا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا
يَرُدُّوكُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ یعنے اگر تم لوگ اطاعت یہود و منافقین
کروگے جس بات مین کہ وہ تمکو مخذول کرتے ہین تو پھر وہ تمکو پچھلے پاؤن پھیرینگے اور تم پھر جاؤگے نقصان
اوٹھائے ہوے بَلِ اللَّهُ مَوْلَاكُمْ مراد ہے مومنین سے کہ حق تعالے تمکو دوست رکھتا ہے
سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ یعنے فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ فتح ہوئی ہماری رعب
ایک مہینے کی راہ سامنے اور ایک مہینے کی راہ پیچھے وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ
إِذْ تَحُسُّونَهُمْ بِإِذْنِهِ حس بمعنی قتل ہے یعنے وہ ایسا خدا ہے جسنے تمکو خبر دی کہ اگر تم صبر و استقامت کروگے
تو پروردگار تمہارا مدد کریگا تمہاری پانچہزار فرشتون سے حَتَّىٰ إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ
یعنے سستی و بددلی کی تمنے دشمن سے اور باہم تنازع کی تمنے مراد اس سے اختلاف کرنا تیراندازون کا ہے
اوس مقام مین جہان اونکو رسول خدا صلعم نے ٹھہرایا تھا اور نافرمانی کرنا اونکا خلع قیام سے کیونکہ حضرت علیہ السلام
اونکو پہلے سے مامور کر چکے تھے کہ اوس مقام سے تجاوز نکرنا اور اپنے موضع قیام سے جدا نہونا اگرچہ تم دیکھنا
کہ ہم قتل ہوتے ہین تب بھی تم ہماری مدد کو نہ آنا اور اگر تم دیکھنا کہ ہم تاراج اموال غنیمت کرتے ہین تب بھی
تم ہمارے شریک نہونا مِنْ بَعْدِ مَا أَرَاكُمْ مَا تُحِبُّونَ یعنے ہزیمت مشرکین و حال آنکہ تم خود
اولٹے پھرے بھاگتے ہوے مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا یعنے لشکر مشرکین مین جو کچھ
مال غنیمت سے تھا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ یعنے وہ لوگ جو منجملہ تیراندازون کے
ثابت قدم رہے اور نہین جدا ہوے وہ لوگ عبد اللہ بن جبیر اپنے افسر سے اور نہ اون لوگون سے جو
عبد اللہ کے ساتھ ثابت قدم رہے تھے اور کہا ابن مسعود نے کہ جب سے مین نے اس آیہ کو سنا تب سے
مین نے اصحاب رسول خدا صلعم میں سے کسیکو ایسا نہین دیکھا کہ وہ ارادہ دنیا کا رکھتا ہو ثُمَّ صَرَفَكُمْ
عَنْهُمْ یعنے اوس وقت کہ تمکو اونپر غلبہ تھا لِيَبْتَلِيَكُمْ تاکہ رجوع کرین مشرکین یعنے دوسری بار
قتل کرین اونکو جو قتل ہوے تم مین سے اور مجروح کرین جو زخمی ہوے تم مین سے وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ

خبر دی تمکو غلبہ اونپر جسکو تم چاہتے تھے ۱۲ [illegible] تم مین سے بعض وہ شخص ہین جو ارادہ دنیا کا رکھتا ہے ۱۲ [illegible] اور تم مین سے بعض وہ کہ چاہتا ہے آخرت ۱۲ [illegible] بعد ازان پھیر لیا تمکو اون سے تاکہ [illegible]

یعنے عفو کیا خدا اسلئے اونسے جو اوس روز تم مین سے فرار ہوگئے تھے اور عفو کیا ا
جو کچھ کیا تھا تاراج غنیمت سے پس خدا نے ان سب باتون کو اون سے عفو کیا
بھاگے جاتے تھے وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓی اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ یَدْ
یعنے وہ لوگ چلے جاتے تھے بھاگے ہوے اور چڑھے جاتے تھے او پراو
مسلمین مین رسول خدا ہون میرے پاس آؤ میرے پاس آؤ پر کوئی حضرت علیہ
بھی خدا نے تمسے عفو کیا فَاَثَابَکُمْ غَمًّا بِغَمٍّ پس غم اول تو زخم ہونا
سُنا تھا کہ رسول خدا صلعم شہید ہوگئے چنانچہ اس غم آخر نے اوس غم اول زخم
بعضون نے کہا ہی کہ غم اول وہ تھا جب بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ گئے اور نبی صلعم کو
مشرکین نے ہر طرف سے اونپر ہجوم کیا اور اونکے سرون پر پہونچ گئے بلندی
اور بعضون نے کہا ہی کہ غما بغم بلا پر بلا آزمایش پر آزمایش ہی لِّکَیْلَا تَحْ
یعنے تاکہ یاد کرو جو کچھ کہ فوت ہوا تمہارا اونکے مال کے تاراج کرنے سے اور نہ
تم ہین ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا
زبیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مین نے اس قول کو معتب بن قشیر سے بواسطہ سنا کیونکہ مجھپر اوسوقت
مین نے خود اوسکی زبانی نہین سنا کہ وہ یہ کلام کہتا ہو وحالانکہ اس بات پر لوگ مجتمع ہین
لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا قال اللہ عز وجل لَوْ
لَبَرَزَ الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ
کہ وہ خود چلے جاتے طرف اپنے مصارع و مقاتل کے وَلِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ
مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ یعنے تاکہ خدا تمہارے کینون کو اور تمہاری کھوٹی با
وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ یعنے جو لوگ دل مین
یا کھوٹی باتون کو اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰ
الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا کَسَبُوْا مراد اون لوگون سے
جو کچھ اونکو مصیبت پہونچی تو اونکے بعض گناہون کے سبب تھا وَلَقَدْ عَ
یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِ
راوی نے کہا یہ آیت نازل ہوئی بقصد ابن ابی کے پس حق تعالے نے
کلام نکرو اور نہ کہو جو ابن ابی نے کہا اور وہ یہی ہو سبب جو حق تعالے نے فرما

مثل کفر کرنے والون کے لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ وَلَئِن
قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ الی آخر الآیہ یعنے جو کوئی قتل بیشک ہو یا مر جاوے دشمن کے
مقابلے مین یا مرابطہ مورچال مین تو یہ بہتر ہے جو کچھ جمع کیا جاوے مال دنیا سے لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُونَ
یعنے روز قیامت تم سب خدا کی طرف پھیرے جاوگے فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ
یعنے رحمت خدا سے تو اونکے لیے نرم دل ہے لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ یعنے وہ اصحاب بھاگ گئے
اُحد مین فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ حق تعالے نے حکم کیا
اپنے نبی کو کہ اصحاب سے مشورہ کرین مگر خاص دربارۂ حرب فقط چنانچہ رسول خدا صلعم کسی سے کسی امر مین مشاورہ
نہین کرتے تھے مگر بمقدمہ حرب فَاِذَا عَزَمْتَ اے جب لوگون کو تو جمع کرے فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ
وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ راوی نے کہا یہ آیت
نازل ہوئی تھی روز بدر جبکہ لوگ غنیمت مین ایک چادر سرخ لائے تھے (کہ وہ گم ہو گئی تھی) چنانچہ منافقین نے کہا
کہ ہم نہین دیکھتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (یعنے ایسا کہ نہین سکتے) مگر حضرت نے اوسکو لیا ہوگا تب یہ آیت
نازل ہوئی اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ یعنے جو شخص خدا پر ایمان
لاوے کیا وہ مثل اوس شخص کے ہے جو خدا کے ساتھ کفر کرتا ہو هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ
یعنے فضیلتین ہین درمیان اونکے نزدیک حق تعالے کے لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ
فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ یعنے القرآن
وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ یعنے القرآن وَالْحِكْمَةَ قول رب وَاِنْ كَانُوْا
مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ وقولہ عز وجل اَوَلَمَّا اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا
الی آخر الآیۃ یہ وہ مصیبت ہے جو پہونچی اونکو روز احد کہ قتل ہوے مسلمین مین سے ستر آدمی مع اون لوگون کے
جو زخمی ہوے قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ یعنے بسبب کرنے تمہارے نافرمانی رسول کی
مراد نافرمانون سے رماۃ ہین اے تیرانداز و قولہ تعالے قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا یعنے قتل کیا مسلمین نے
روز بدر ستر آدمی اور اسیر کیا ستر نفر کو وَمَا اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ یعنے روز احد فَبِاِذْنِ
اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا یعنے تاکہ معلوم کرے خدا
بعلم ظہوری اون لوگون کو جنکو آزمایا کہ اونہون نے قتل کیا اور قتل ہوے اور معلوم کرے منافقون کو وَقِيْلَ
لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنٰكُمْ
یہ قول ابن ابی ہے وقولہ اَوِ ادْفَعُوْا یعنے زیادہ کرو جمعیت کو اور بعضون نے کہا ہے یعنے دعا مانگو ابن ابی نے

۹ از کی بیہودہ سے ہین بیٹھ خدا ۱۲ منہ ۱۰ بے شک احسان کیا خدا نے مومنین پر جبکہ مبعوث کیا اونمین رسول اپنا اونہین کی قوم و جنس سے ۱۲ منہ ۱۱ کہ تلاوت کرے ...

رونا جد کہا اگر ہم جانتے کہ قتال ہوگی تو ہم تمہاری تبعیت کرتے یعنی وہ کہتا تھا کہ نوبت قتال کی نہ آویگی بعد ازان حقتعالی نے فرمایا هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ نازل ہوئی یہ آیت بمقدمہ ابن ابی لقولہ تعالے اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا یہ مقولہ ابن ابی ہے قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ نازل ہوئی یہ آیت بمقدمہ ابن ابی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا الی قولہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ کہا ابن عباس نے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جب بھائی تمہارے شہید ہوئے احد مین تو ارواحین اونکی شکمہاے طیور سبز مین داخل کی گئین کہ وہ جنت کی نہرون پر وارد ہوتی ہین اور اوسکے میوون کو کھاتی ہین اور سونے کی قندیلون مین زیر سایہ عرش بسیرا کرتی ہین اور جسوقت اپنے کھانے اور پینے کی چیزون سے خوشبو پاتے ہین اور خوبیان اپنی جاےگاہ وسیرگاہ کی دیکھتے ہین تو کہتے ہین کاش بھائی ہمارے اون چیزون کو جانتے جنسے خدا نے ہمکو مکرم کیا ہے اور جن نعمتون مین کہ ہم ہین تا کہ جہاد سے کنارہ نکرتے اور وقت حرب کے باز نرہتے تب فرمایا حق تعالے نے کہ پیغام تمہارا مین اونکو پہونچاتا ہون پس نازل کیا حق تعالے نے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا الآیۃ اور رسول خدا صلعم سے ہمکو حدیث پہونچی ہے کہ شہیدون کا مقام لب نہر جنت پر سبز گنبدون مین ہے صبح وشام اونکا رزق وہان مہیا ہوتا ہے اور ابن آبی تفسیر مین ابن مسعودؓ کہتے تھے کہ ارواح شہدا کی پیش خدا مانند طیور سبز کے ہے کہ اونکے بسیرون کے لیے قندیلین عرش مین لٹکتی ہین اور عیش وسیر کرتے پھرتے ہین جس جنت مین چاہتے ہین اور پروردگار تمہارا اونپر نگاہ کرتا ہے اور اونکو اطلاع دیتا ہے کہ اونسے کہتا ہے آیا کسی چیز کی تم خواہش رکھتے ہو تا مین تمہارے لیے اوسکو زیادہ کرون تو وہ کہتے ہین اے پروردگار ہمارے کیا ہم جنت مین عیش وآرام نہین کرتے پھرتے ہین جہان چاہتے ہین پھر دوبارہ اونپر اطلاع کرتا ہے اور کہتا ہے کہ کس چیز کی تم خواہش کرتے ہو تا اوسکو مین تمہارے لیے مہیا کرون تب وہ کہتے ہین اے رب ہمارے اعادہ کر ہماری روحون کو ہمارے بدنون مین کہ ہم پھر قتل کیے جاوین تیری راہ مین اور کہا ابن مسعود نے دربیان قول تعالے اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ اسکے آخر الآیہ کہ یہ وہ لوگ ہین جنہون نے غزوہ کیا مثل ہتی شیرون کے اور کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ مجھے خبر دی عبد الحمید بن جعفر نے اونہون نے اپنے باپ سے سنکر کہا کہ ماہ محرم مین شب یکشنبہ کو ناگاہ عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی دروازۂ رسول خدا صلعم پر حاضر ہوے اور بلال حبشی بھی دردولت پر بیٹھے تھے اور اذان دے چکے تھے منتظر برآمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے یہان تک کہ حضرت باہر تشریف لائے تب مزنی حضرت کی طرف دوڑے اور عرض کی یا رسول اللہ مین اپنے اہل سے چلا جب ملل مین آیا

تو ناگاہ وہان قریش اوترے ہوئے تھے مین نے اپنے دل مین کہا کہ مین ان لوگون مین داخل ہون اور انکے
اخبار سنون چنانچہ مین اونکے پاس جا بیٹھا پس مین نے ابو سفیان اور اوسکے اصحاب سے سنا وہ کہتے تھے
کہ ہمنے کچھ نہین کیا کہ تم لوگ اوس قوم کی سختیون کو پہونچے اور اونکے لوہے کی تیزی اوٹھائی پس چاہیئے کہ
پھر چلو تاکہ جو لوگ باقی رہ گئے ہین ہم اونکا استیصال کرین اور صفوان اس بات سے اونکو منع کرتا تھا پس حضرت
علیہ السلام نے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو بلایا اور اون دونون سے جو کچھ مزنی نے کہا تھا ذکر کیا تب ان دونون نے
کہا طلب و تلاش کیجیے دشمنون کو ورنہ وہ لوگ اطفال پر آپڑینگے پس جب حضرت نے اس مشورہ کو تسلیم کیا
تو لوگ گئے ہوئے پھر جمع ہونے لگے اور حضرت علیہ السلام نے بلال کو حکم کیا کہ وہ لوگون مین ندا دیوے اور
لوگون کو حکم کرے کہ دشمن کو طلب و تلاش کرین **راویون** نے کہا کہ روز یکشنبہ صبح کو رسول خدا صلعم نے مدینہ مین
امر طلب دشمن کیا پس لوگ نکلے وحالانکہ وہ زخمی تھے و در بیان قولہ تعالے اَلَّذِیْنَ قَالَ لَھُمُ النَّاسُ
اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْھُمْ الی قولہ وَاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰہِ و چونکہ ابو سفیان نے
روز احد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ بدر کا بموعد صفرا شروع سال پر کیا تھا اسلیے لوگون نے ابو سفیان
سے کہا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے وعدے کو کیون وفا نکیا تب اوسنے نعیم بن مسعود الاشجعی کو مدینے
کی طرف روانہ کیا تاکہ مسلمین کو مشغول و مخوف کرے موعود بدر پہ آنے سے اور یہ شرط کی کہ اگر اون لوگون کو عزم خروج
طرف موعود بدر سے باز رکھے تو اوسکے لیے دس ناقے جائزہ مین دیوے اور اوسنے اسطرح بیان کرے کہ قریش نے
جماعت کثیر جمع کی ہے اور تمہارے گھرون پر آئے ہین اگر تم اونکی طرف خروج کروگے تو وہ تمکو قتل کرینگے
پس قریب تھی یہ بات کہ وہ مسلمین کو یا اونمین سے چند آدمیون کو مشغول و مصروف کرے یہان تک کہ یہ خبر
رسول خدا صلعم کو پہونچی تو فرمایا قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے اگر کوئی میرے ہمراہ
نہ نکلیگا تو مین تن تنہا خروج کرونگا پس یہ ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سنکر مسلمانون کی آنکھین کھل گئین یعنے اونکو
بصیرت حاصل ہوئی تب وہ بطریق تجارت کے نکلے اور بدر مین موسم تھا فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰہِ
وَفَضْلٍ یعنے تجارت مین بہت سا نفع اوٹھایا لَمْ یَمْسَسْھُمْ سُوْٓءٌ کہ نوبت قتال کی نہ پہنچی
اور بدر مین آٹھ روز مقام کیا پھر وہان سے پھر آئے اِنَّمَا ذٰلِکُمُ الشَّیْطٰنُ یُخَوِّفُ
اَوْلِیَآءَہٗ فَلَا تَخَافُوْھُمْ وَخَافُوْنِ یعنے شیطان خوف مین ڈالتا ہے تمکو اپنا دوستدار بناکر
اور اوسکو ڈراتا ہے جو کوئی اوسکی اطاعت کرتا ہے وَلَا یَحْزُنْکَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْکُفْرِ
اِنَّھُمْ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰہَ شَیْئًا اِنَّ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْکُفْرَ بِالْاِیْمَانِ
یعنے محبوب رکھتے ہین کفر کو ایمان پر وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِیْ لَھُمْ خَیْرٌ لِّاَنْفُسِھِمْ

یعنے جسقدر کہ اونکے بدنون کو صحت وتندرستی دیجاتی ہے اور اونکو رزق ملتا ہے اور اونکو غلبہ وظفر دکھلایا جاتا ہے
اونکے اعدا پر تو یہ سب اونکی بیسامانی مہلت ہے تا کہ موجب مزید اونکے کفر کا ہو مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ
الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَمَا
كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ اس سے مراد ہے مبتلا سے مصائب ہونا اہل احد کا وَلَٰكِنَّ
اللّٰهَ يَجْتَبِي مِن رُّسُلِهِ مَن يَشَاءُ یعنے مقرب کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اپنے رسولون مین سے
در بیان قولہ تعالے وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِن فَضْلِهِ
هُوَ خَيْرًا لَّهُم الی قولہ يَوْمَ الْقِيَامَةِ راوی نے کہا جس مال کا حق ادا نہین کیا گیا یعنے
زکوۃ وغیرہ نہین دی گئی وہ قیامت مین اژدہا بنکر آویگا اور صاحب مال کی گردن مین لپٹا ہوا ہوگا اور دونون
پسلیون مین ڈستا ہوگا اور کہیگا مین تیرا مال ہون لَّقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا
إِنَّ اللّٰهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ راوی نے کہا جب نازل ہوئی یہ آیت مَّن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ
قَرْضًا حَسَنًا تو کہا یہودیون نے کہ اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہین کہ وہ ہمسے قرض مانگتا ہے
وَقَتْلَهُمُ الْأَنبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وقولہ تعالے ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ
أَيْدِيكُمْ باعث اونکے کفر سے اور باعث تمہارے قتل کرنے کے انبیا کو الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ إِلَيْنَا
أَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ حَتَّىٰ يَأْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَأْكُلُهُ النَّارُ یہ وہ آیت ہے
جسکو یہود نے پڑھی وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ
یعنے یہود سے وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا یعنے عرب والے أَذًى كَثِيرًا سے آخر الآیہ
راوی نے کہا نازل ہوئی یہ آیت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قبل مامور ہونے ساتھ جہاد کے وَإِذْ أَخَذَ
اللّٰهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ الی قولہ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
کہا لیا گیا علما سے یہود سے عہد اس بات کا کہ کتمان صفت حضرت علیہ السلام کا نکرینگے لیکن
اونہون نے اسکو پس پشت ڈالا اور اسکو اونہون نے وسیلہ اپنے روزی کا کیا اور صفت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
بدل ڈالا وقولہ تعالے لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوا وَّيُحِبُّونَ أَن يُحْمَدُوا
بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا راوی نے کہا یہ آیت نازل ہوئی دربارۂ مردم منافقین چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جب بارادۂ جہاد نکلتے تھے تو وہ منافق کہتے تھے کہ جب آپ جہاد کرینگے تو ہم بھی آپ کے ہمراہ چلینگے پھر جب
حضرت علیہ السلام غزوہ کرتے تھے تو وہ لوگ ساتھ نہین دیتے تھے اور بعضون نے کہا وہ لوگ یہود تھے
الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ کہا راوی نے

کہ نماز پڑھتے تھے کھڑے ہوکر اور بیٹھکر اور اپنے پہلوون پر لیٹے کروٹ سے رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا راوی نے کہا وہ منادی جن سے کہ نہیں ہے ایسا کہ کل مردم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو وقولہ تعالے فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا یعنے مہاجرین جو مکے سے نکل آئے تھے وَلَا یَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ یعنے تجارت اونکی اور پیشہ اونکا وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ یعنے عبداللہ بن سلام یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا راوی نے کہا عہد رسول خدا صلعم مین رباط سوا اسے نماز بعد نماز کے نتھا یعنے قبل جملہ مردم سوا اسے ربط دینے کے ایک نماز کو دوسری نماز سے نتھا اور بیان کیا جابر بن عبداللہ نے کہ جب سعد بن ربیع احد مین شہید ہوئے تو رسول خدا صلعم مدینے کیطرف پھرے بعد ازان حمراء الاسد کیجانب تشریف فرما ہوئے اور برادر سعد بن ربیع نے آنکر میراث سعد کی لی اور سعد کی دو بیٹیان اور بی بی اونکی حاملہ تھی اور حال مسلمین کا یہ تھا کہ میراث لیتے تھے اوس دستور پر جو جاہلیت مین مقرر تھا یہانتک کہ شہید ہوئے سعد بن ربیع پھر جب اون لڑکیون کا چچا وہ سارا مال لیگیا اور اوسوقت تک فرائض نازل نہوئی تھی اور زوجہ سعد کی زن ہوشیار تھی اوسنے طعام ضیافت گوشت و روٹی تیار کرکے رسول خدا صلعم کو طلب کیا اور وہ اون روز دولت اسواف مین تھی پس ہم لوگ خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین صبح سے حاضر ہوئے اور اسی عرصہ مین کہ ہم لوگ حضرت کے پاس بیٹھے تھے اور ذکر معرکہ احد کا کر رہے تھے کہ کون کون شہید ہوا مسلمین مین سے اور ذکر سعد بن ربیع کا بھی ہوتا تھا تا آنکہ حضرت نے فرمایا اوٹھو ہمارے ساتھ چلو پس ہم ساتھ چلے اور ہم لوگ بیس آدمی تھے پھر جب ہم اسواف مین پہونچے اور رسول خدا صلعم اور ہم لوگ بھی اونکی ہمراہ پاس زوجہ سعد کے داخل ہوئے تو ہمنے دیکھا کہ اوسنے مابین دو درخت خرما کے پانی کا چھڑکاؤ کیا ہے اور چٹائی خرمے کی وہان ڈال دی تھی جابر بن عبداللہ نے کہا واللہ مسند و فرش پورا نتھا کہ ہم لوگ بیٹھے اور رسول خدا صلعم سعد بن ربیع کی باتین کرتے تھے اور اونپر رحمت بھیجتے تھے اور فرماتے تھے مین نے اوس روز دیکھا کہ نیزون کی انی اوسکے بدن سے پار ہوگئین یہانتک کہ وہ شہید ہوا پھر اس حال کو عورتون نے سنا تو سب رونے لگین اور حضرت کی آنکھون سے بھی آنسو ٹپکنے لگے اور اون عورتون کو رونے سے کچھ منع نہین کیا جابر نے کہا کہ اوس عالم مین رسول خدا صلے اللہ نے فرمایا کہ اسوقت ایک شخص اہل جنت سے تمکو سامنے نظر آویگا جابر نے کہا ہم لوگ دیکھنے لگے کہ کون شخص ہمارے سامنے سے آتا ہے

کہا ناگاہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سامنے سے نظر آئے تب ہم لوگون نے بڑھکر اونکو خوشخبری دی کہ تمہارے
حق مین حضرت نے ایسا فرمایا ہے بعد ازان ابوبکرؓ نے قوم پر سلام کیا لوگون نے جواب سلام دیا پھر وہ بیٹھ گئے
بعد ازان حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص اہل جنت مین سے تمہارے سامنے سے آویگا پھر ہمنے لوگون کے
درمیان شگاف سے دیکھنا شروع کیا کہ اب کون آتا ہے کہ ناگاہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سامنے سے
دکھائی دیے تب ہم لوگ اوٹھے اور جو کچھ اونکے حق مین حضرت نے فرمایا تھا اوس سے اونکو مژدہ دیا پھر وہ
آئے اور بعد سلام کے بیٹھ گئے بعد ازان حضرت نے پھر فرمایا کہ ایک شخص اہل جنت مین سے تمہارے
سامنے نمایان ہوگا پھر ہم درمیان شگاف مردم سے دیکھنے لگے کہ اب کون آتا ہے تو دفعۃً علی بن ابی طالب
سامنے سے نمودار ہوئے پھر ہم لوگ اوٹھے اور بڑھکے اونکو بشارت جنت کی دی پس وہ بھی آئے اور
بعد سلام بیٹھ گئے بعد ازان کھانا آیا جو بنے تھا او سقدر کھانا آیا کہ بقدر کھانے ایک آدمی یا دو آدمی کے تھا
چنانچہ حضرت علیہ السلام نے اوس طعام مین اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا کھاؤ بسم اللہ تب ہم اوسمین کھانے لگے
یہان تک کہ ہم لوگ سیر و آسودہ ہوگئے اور ہمنے نہین دیکھا کہ اوس طعام مین سے کچھ کم ہوا ہو بعد ازان
حضرت علیہ السلام نے فرمایا اس طعام کو اوٹھا لیجاؤ تب اوسکو اوٹھا لے گئے بعد ازان ایک طبق رطب تازہ
توڑا ہوا یا کچھ دیر کا ہمارے سامنے آیا تو حضرت علیہ السلام نے فرمایا بسم اللہ نوش کرو جو برنے کہا پھر ہم کھانے لگے
یہان تک کہ سیر و آسودہ ہوگئے اور بیشک مین نے دیکھا کہ جسطرح وہ طبق آیا تھا پُر ہے اور وقت نماز ظہر آیا
پس حضرت علیہ السلام نے ہمکو نماز پڑھائی اور پانی کو ہاتھ نہین لگایا بعد ازان اپنی مجلس یعنی اپنے مقام
نشست پر پھر آبیٹھے اور باتین کرنے لگے بعد ازان وقت نماز عصر آیا اوسوقت بقیہ طعام حاضر کیا گیا کہ اوس سے
سب سیر و آسودہ ہوئے تب حضرت اوٹھے اور نماز عصر ہمکو پڑھائی اور پانی کو ہاتھ نہ لگایا (یعنی اوسوقت تک
آیہ وضو نازل نہوا تھا بعد ازان زوجہ سعد بن ربیع اوٹھکر سامنے آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ سعد بن ربیع
احد مین شہید ہوا اور جو کچھ اوسکا متروکہ تھا اوسکا بھائی آکر وہ سب لے گیا اور حال یہ ہے کہ سعد اپنی دو بیٹیان
چھوڑ گیا ہے اون دونون کے پاس کچھ مال نہین ہے اور یا رسول اللہ عورتین بیاہی نہین جاتی ہین مگر مال
تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے اسے پروردگار بیچیے سعد کے اوسکے ترکہ مین احسان اور نیک معاملہ کر اور فرمایا
کہ اس مقدمہ مین مجھپر ابھی کچھ حکم نازل نہین ہوا جب مین یہان سے مدینہ کو پھرون تو وہان میرے پاس تو
پھر آئیو پھر جب حضرت علیہ السلام اپنے دولتسرا کو تشریف لائے اور دروازہ پر جلوس فرمایا اور ہم لوگ بھی اونکے
پاس جا بیٹھے چنانچہ یکبیک حضرت پر سختی و حالت مثل شدت غمیان طاری ہوئی ہم لوگون نے جانا کہ حضرت پر ہنگام
نزول وحی کا ہے بعد ازان حضرت اوس سے فارغ ہوئے اور عرق جبین انور سے مثل موتیون کے ٹپکتے تھے

پس فرمایا زوجہ سعد کو میرے پاس حاضر کرو جابر نے کہا کہ ابو مسعود عقبہ بن عمرو گئے اور زوجہ سعد کو بلا لائے
جابر نے کہا کہ وہ عورت ہوشیار و تیز طبع تھی پس حضرت نے فرمایا تیرے لڑکون کا چچا کہان ہے اوسنے کہا
یا رسول اللہ وہ اپنے گھر مین ہوگا فرمایا اوسکو میرے پاس بلا لا بعد ازان فرمایا تو بیٹھ اور ایک شخص کو بھیجا
کہ دوڑتا ہوا جاوے اور اوسکو لاوے اور وہ درمیان قبیلہ بلحرث بن الخزرج کے تھا پس وہ آیا او خستہ و ماندہ تھا
تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے مال متروکہ مین سے دو ثلث مال اپنے بھائی کی بیٹیون یعنے
اپنی بھتیجیون کے حوالہ کر یہ سنکر زن سعد نے پکار کر تکبیر کی کہ سب اہل مسجد نے صدا تکبیر سنی پھر فرمایا حضرت
نے کہ ادو ثمن اوس متروکہ کا اپنے بھائی کی زوجہ کو دے اور باقی جو تیرے پاس رہ جاوے اوسکو تو لے
اور اوس روز تک بچہ شکم وارث نہین ہوتا تھا اور وہ جو اوسوقت حمل مین تھین وہ ام سعد بنت سعد بن ربیع تھین
زوجہ زید بن ثابت کی یا زوجہ خارجہ بن زید کی تھین اور جب کہ عمر رضی اللہ عنہ متولی خلافت ہوئے اور اوس ام سعد
بنت سعد کو جو حمل مین تھی زید اپنے عقد نکاح مین اسوقت لا چکے تھے تب زید نے اپنی زوجہ سے کہا اگر تجھکو چاہت ہو
تو اپنے باپ کے میراث مین کلام کر کیونکہ امیر المومنین نے بچہ شکم کو اب وارث کیا ہے اور تو روز شہادت
اپنے باپ سعد کے حمل مین تھی اوسنے کہا مجھے اپنے بھائی سے اب کچھ مطالبہ نہین ہے اور جب احد مین مشرکین
شکست پاکر بھاگے تھے تو اول جو شخص احد سے خبر فرار مشرکین کی لیچلا تھا وہ عبد اللہ بن امیہ بن المغیرہ تھا کہ
اوسنے مکے مین جانا ناپسند کیا اور طائف مین گیا اور خبر دی کہ اصحاب محمد ظفریاب ہوئے اور ہملوگون نے شکست پائی
اور آنے والون مین اول مین تمہارے پاس آیا ہون راوی نے کہا کہ اور یہ ذکر ہے اوسوقت کا جب خبر ہزیمت
اول مین مشرکین کو ہزیمت ہوئی تھی و بعد ازان کہ مشرکین جب بطریق تراجع کے پھر پڑے اور پہونچنے اور مکہ
پہونچے لیکن اوسوقت اول جس شخص نے حال قتل اصحاب محمد اور ظفر قریش سے قریش مکہ وغیرہ کو خبر دی وہ وحشی
غلام تھا اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی موسے بن شیبہ نے قطن بن وہب اللیثی سے
اوسنے کہا جب وحشی پاس اہل مکہ کے خبر مصائب اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے خبر قتل و جرح و ہزیمت
انکی لایا اور وہ اپنے ناقہ پر چار روز کے اندر آیا جب مکے مین پہونچا تو وہ ایک ثنیہ یعنے ٹیلے پر چڑھگیا جو
کوہ حجون پر مشرف تھا اور وہ قریب مکہ واقع ہے تب او وحشی با آواز بلند ندا دی یا معشر قریش یا معشر قریش بار بار
یہان تک کہ لوگ اوسکے پاس جمع ہوگئے اگرچہ وہ سب خائف تھے کہ کوئی بری خبر نہ لایا ہو پس جب وحشی انکا اجتماع سے
راضی ہوا تو کہنے لگا تم سب باہم خوش ہو کہ ہمنے اصحاب محمد کو قتل کیا اور ایسے طور کا قتل کرا کہ مثل اوسکے
کسی لشکر مین کبھی قتل نہین کیا گیا اور محمد کو ہمنے مجروح کیا اور انکو مجروح چھوڑ آئے ہین اور بڑے سردار لشکر
حمزہ کو قتل کیا ہے بعد ازان لوگ ہر طرف متفرق ہوئے او قتل اصحاب محمد پر شاد تھے اور بانگیں بلکہ اظہار سرور

رستے چلے جاتے تھے اوسوقت جبیر بن مطعم نے وحشی سے خلوت کی اور پوچھا کہ دیکھ تو کیا کہتا ہے وحشی نے کہا
واللہ مین نے سچ کہا ہے جبیر نے کہا تو نے حمزہ کو سچ قتل کیا ہے اوسنے کہا واللہ مین نے اوسکے پیٹ مین برچھا
مارا کہ اوسکی دونون رانون سے نکل آیا مین جب لوگون نے اوسکو آواز دی اوسنے کچھ جواب نہ دیا تب مین نے
اوسکا کلیجہ نکالا اور مین اوسکو تمہارے پاس لایا ہون تاکہ تو اوس کلیجہ کو دیکھے ابن جبیر نے کہا تو نے ہماری لڑکیون
اور عورتون کے حزن وغم کو دور کیا اور اون لوگون کے مارے جانے سے جنہنے اپنی جانون کو تقویت دی پس اوس روز
ابن جبیر نے اپنی عورتون کو حکم کیا کہ خوشبو اور روغن سر کو جو ترک کیا تھا تو اب پھر استعمال مین لاوین اور معویہ بن المغیرہ
بن ابی العاص جو اوس روز شکست اوٹھا کر بھاگا تھا تو اپنے سامنے سر اوٹھائے چلا گیا اور قریب مدینہ رات کو سو رہا
جب صبح ہوئی تو مدینہ مین داخل ہوا اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مکان پر آیا اور دق باب کیا تب زوجہ عثمان
ام کلثوم بنت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا عثمان یہان نہین ہین وہ رسول خدا صلعم کے پاس ہین اوسنے کہا
اونکے پاس کسیکو بھیجکر طلب کر اسلیے کہ میرے پاس اوسکی امانت زر قیمت ایک اونٹ کی ہے کہ مین نے اوسکی جانب
اول سال مین بیچا تھا اب مین اوسکی قیمت لایا ہون اور نہین تو مین چلا جاتا راوی نے کہا پس ام کلثوم نے آدمی بھیجا
عثمان کو بلوایا جب وہ آئے تو اوسکو دیکھکر بولے واے تجھپر تو نے مجھے بھی ہلاک کیا اور اپنی جان کو بھی ہلاکت مین
ڈالا تو یہان کیون آیا اوسنے کہا اے فرزند عم اے بھائی میرے تجھسے زیادہ تر کوئی میرا قریب نہین ہے اور نہ زیادہ
تجھسے کوئی حق والا مجھپر ہے پس عثمان نے اوسکو اپنے گھر کے اندر ایک گوشہ مین داخل کیا بعد ازان وہ خود قصد
مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوے اور ارادہ کیا کہ اوسکے لیے امان حاصل کرین وحال آنکہ قبل از آن
عثمان کے حضرت رسول خدا صلعم فرما چکے تھے کہ تحقیق معویہ مدینہ کو چلا آیا ہے اوسکو تلاش و گرفتار کرو چنانچہ
لوگ اوسکو تلاش کر چکے تھے وہ ہاتھ نہ آیا تھا اور بعضون نے کہا تھا کہ اوسکو عثمان بن عفان کے گھر مین تلاش کرو
جب وہ لوگ اونکے مکان مین آئے اور ام کلثوم سے دریافت کیا تو اونہون نے اوسکی طرف اشارہ کیا تب
اون لوگون نے اوسکو اوسکی جگہ سے باہر نکالا اور لیکر حضرت علیہ السلام کے حضور مین حاضر کیا اوسوقت
عثمان بھی پاس بیٹھے تھے جب عثمان نے اوسکو دیکھا کہ وہ گرفتار ہو آیا تو کہا قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپکو حق
مبعوث کیا مین اسوقت نہین آیا تھا مگر اسلیے کہ آپ سے سوال کرون اس بات کا کہ اگر آپ اوسکو امان دیوین
تو اوسکو میرے لیے ہبہ کیجیے اور بخش دیجیے یا رسول اللہ پس حضرت علیہ السلام نے اوسکو عثمان کے لیے ہبہ کر دیا
اور اوسکو امان دی اور اوسکو تین دن کی مہلت دی (یعنے تا اس مدت مین دور چلا جاوے) اور فرمایا اگر بعد
اس مدت سہ روزہ کے پھر ہاتھ آوے تو قتل کیا جاوے راوی نے کہا کہ عثمان وہان سے نکلے اور اوسکے لیے
ایک شتر خرید کیا اور اوسکا سامان مہیا کر دیا بعد ازان اوس سے کہا کہ اب تو چلا جا پس وہ کوچ کر گیا اور [illegible]

حمراء الاسد کیطرف روانہ ہوئے اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی ہمراہ مسلمین کے حمراء الاسد کو گئے اور معویہ بھی وہین مقیم تھا
جب تیسرا روز ہوا تو وہ اپنے ناقہ پر سوار ہو کر چلا گیا یہان تک کہ جب وہ صدور عقیق مین یعنے درمیان مقام عقیق کے
جا رہا تو حضرت علیہ السلام نے فرمایا تحقیق کہ معویہ یہان سے قریب ٹھہرا ہے اوسکو تلاش کرو چنانچہ لوگ اوسکی تلاش
مین نکلے اتفاقاً معویہ راہ بھول گیا تھا لوگ اوسکا نشان پاکر پیچھے لگے آخر جو تھے روز اوسکو جا لیا اور ایسا ہوا کہ
زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر یہ دونون اوسکی تلاش مین تعجیل تمام آگے بڑھ گئے تھے تو انہین دونون نے اوسکو
مقام حماء مین پکڑ لیا پس زید بن حارثہ نے اوسکو تلوار ماری تب عمار نے کہا اسکے قتل مین میرا بھی حق ہے آخر
عمار نے اوسکو تیر مارا پس دونون نے قتل کیا بعد ازان وہ دونون وہان سے پھر کر خدمت رسول خدا صلعم مین
حاضر ہوئے اور اوسکے قتل کی خبر دی اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ ثنیۃ الشرید مین مدینے سے آٹھ میل پر گرفتار ہوا
اسوجہ سے کہ وہ راستہ بھول گیا تھا پس اون دونون یعنے زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر نے اوسکو گرفتار کیا اور
وہ دونون چوڑے پھل کے تیر سے اوسکو مارنے لگے جب وہ بہت زخمی ہوا تو اوسکو زندہ از برای غرض پکڑ لے گئے
اور جسوقت یہ لوگ غزوۂ حمراء الاسد مین مشغول تھے تو معویہ مجروح مر گیا اور غزوۂ حمراء الاسد کا روز یکشنبہ کو تھا کہ
تاریخ آٹھوین شوال کی بتیسوین مہینے ہجرت سے تھی اور رسول خدا صلعم روز جمعہ مدینے مین داخل ہوئے اور گئی
پانچ روز باہر رہے تھے راویون نے کہا کہ جب رسول خدا صلعم نے روز یکشنبہ نماز صبح کی پڑھی اور ہمراہ حضرت کے
اعیان قبیلہ اوس و خزرج کے تھے اور یہ سب مسجد مین باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر شب باش رہے تھے مثل سعد بن
عبادہ و حباب بن المنذر و سعد بن معاذ و اوس بن خولی و قتادہ بن النعمان و عبید بن اوس ہیں اور چند آدمی
کہ انہین مین سے تھے پھر جب حضرت علیہ السلام نماز صبح سے فارغ ہوئے تو بلال کو حکم کیا تا ندا دیوے کہ بیشک آنحضرت
رسول خدا صلعم تم لوگون کو امر بطلب دشمن کرتا ہے (یعنے حکم جہاد و قتال کرتا ہے دشمن سے) اور نہ نکلین ہمارے
ساتھ مگر وہ لوگ جو کل یعنے روز احد واسطے قتال کے حاضر ہوئے تھے راوی نے کہا کہ پھر سعد بن معاذ نکلے اور
اپنے گھر کی طرف چلے اسلیے کہ اپنی قوم کو حکم خروج کا کرتے تھے اور راوی نے کہا لوگون کے زخم ہرے تھے خصوصاً
اکثر بنی عبد الاشہل بہت زیادہ تر زخمی تھے بلکہ وہ سب کے سب مجروح تھے چنانچہ سعد بن معاذ اونکے پاس آئے اور کہنے لگے
کہ بیشک آنحضرت رسول اللہ تمکو حکم کرتا ہے کہ اپنے دشمنون کی طلب کرو (یعنے اونسے جہاد و قتال کرو) راوی نے کہا یہ سنکر
اسید بن حضیر نے جنکے بدن مین سات زخم تھے اور وہ علاج کے ارادہ مین تھے جواب دیا سمعاً و طاعۃً للہ ولرسولہ
یعنے سمع قبول سنا اور اطاعت خدا اور رسول کی دل سے بجا لائے یہ کہکر اپنا ہتھیار لیا اور اپنے زخمون کے
علاج کی کچھ پروا نہ کی اور رسول خدا صلعم کے ہمراہ جاکر شریک ہوئے اور اسیطرح سعد بن عبادہ اپنی قوم بنی ساعدہ
کے پاس آئے اور اونکو حکم کیا خروج و کوچ کا اونہون نے اپنے لباس حرب یعنے ہتھیار لگائے اور جاکر شریک ہوئے

اور اسیطرح ابوقتادہ اہل خرباکے پاس گئے اور اوسوقت وہ لوگ اپنے زخمون کی دوا کر رہے تھے تب ابوقتادہ نے
کہا یہ منادی رسول اللہ کا آیا ہے تمکو امر بطلب دشمن کرتا ہے وہ لوگ بھی یہ سنکر برجستہ اپنے ہتھیارون کو لیکر اوٹھ آئے
اور اپنے زخمون کی دوا کے واسطے مائل بتوقف نہوے چنانچہ بنی سلمہ مین سے چالیس مجروحون نے خروج کیا
از انجملہ طفیل بن النعمان کے بدن پر تیرہ زخم تھے اور خراش بن صمہ کے جسم پر دس زخم تھے اور کعب بن مالک کے
تن پر کچھ اوپر دس زخم تھے اور قطبہ بن عامر بن حدیدہ کے بدن مین نو زخم تھے یہانتک کہ یہ سب لاحق ہوے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے قریب بیر ابی عتبہ کے سر راہ ثنیہ پر جو اون روزون وہی پہلی راہ تھی اور یہ سب دہان
راہ خدا مسلح تھے اور صف بستہ پیش رسول خدا صلعم کھڑے ہوے پھر جب حضرت علیہ السلام نے ان لوگون کیطرف
نگاہ کی اور ان لوگون کے زخم کاری اور بڑے بڑے تھے تو حضرت نے فرمایا اللہم ارحم بنی سلمۃ اسے پروردگار
بنی سلمہ پر رحم کر اور **واقدی** نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی عتبہ بن جبیرہ نے اپنی قوم کے بہت
لوگون سے سنکر اون سب نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن سہل و رافع بن سہل بن عبد الاشہل جب یہ دونون احد سے
پھرے ہین اور ان دونون کو زخم بہت لگے تھے خصوص عبد اللہ زیادہ تر زخمی تھے پس جب صبح ہوئی تو اونکی قوم
کے پاس سعد بن معاذ آئے اور اونکو خبر دی کہ سر آئینہ رسول اللہ تمکو حکم بطلب دشمن کرتا ہے تب ایک نے اون دونون
مین سے اپنے صاحب سے کہا اگر ہم ہمراہ رسول خدا صلعم کے ترک غزوہ کرین یعنے جہاد نکرین تو نقصان عظیم ہے
واللہ ہمارے پاس کوئی جانور سواری کا نہین ہے کہ سوار ہو کر چلے جاوین پس ہم نہین جانتے کہ کیا کرین تب عبد اللہ
نے کہا تو ہمارے ساتھ چل رافع نے کہا لا واللہ مجھ مین طاقت رفتار نہین ہے پھر اونکے بھائی نے کہا تو ہمارے ہمراہ
چل ہم تیری مجاورت کرینگے یعنے تجکو مدد دینگے اور میانہ روی کرینگے راہ چلنے مین جلدی نکرینگے آخر وہ دونون چلے کہ
یہ دونون لغزش کرتے جاتے تھے یعنے لڑکھڑاتے تھے پس رافع بہت خستہ و ناتوان ہو گئے تب عبد اللہ نے
اونکو اپنی پیٹھ پر اوٹھا لیا باری باری سے کہ دوسرا شخص اوسکے پیچھے رہتا تھا (یعنے برادر رافع) اور یہ بھی مراد ہے
کہ رافع تھوڑی دور (پیدل) پیٹھ پر چڑھا لیتے تھے اور تھوڑی دور عبد اللہ پیادہ چلتے تھے یہانتک کہ یہ لوگ حضور
رسول خدا صلعم کے پہونچے اور وقت عشا تھا لوگ آگ جلا رہے تھے اوسیوقت وہ دونون حضرت کے پاس
حاضر لائے گئے اور اوس شب کو حضرت کی حراست پر عباد بن بشر مقرر تھے اونہون نے کہا تم دونون کو اتنا کس
چیز نے روک رکھا تھا اون دونون نے اپنی علت معذوری سے اونکو مطلع کیا تب عباد نے اون دونون کے
حق مین دعائے خیر کی اور کہا اگر تمکو دیر ہوتی اوس حالت مین کہ سواریان گھوڑون اور شترون اور ناقون کی
موجود ہوتین تو یہ تمہارے حق مین بہتر ہوتا اور کہا **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہ مجھسے **حدیث**
بیان کی عبد العزیز بن محمد نے یعقوب بن عمر بن قتادہ سے سنکر اونہون نے کہا کہ یہ دونون انس و مونس تھے اور

یہ وقت انہین دونون کا ہے اور جابر بن عبد اللہ نے کہا یا رسول اللہ بتحقیق کہ منادی نے ندا دی ہے کہ ہمارے ساتھ
نہ نکلین مگر وہ لوگ جو روز گذشتہ یعنے احد کو قتال کے لیے حاضر ہوے تھے اور حال میرا یہ تھا کہ مین حاضر ہونے پر
بڑا حریص و مشتاق تھا و لیکن میرے باپ نے مجھے میری بہنون کے پاس چھوڑا تھا اور کہا اے فرزند
سزاوار نہین ہے مجکو نہ تجکو کہ ہم اون لڑکیون کو تنہا چھوڑ جاوین کہ اونکے ساتھ کوئی مرد نہو اور مجکو اونپر خوف آتا ہے
کیونکہ وہ لڑکیان ناتوان و بیکس ہین اور مین رسول خدا صلعم کے ہمراہ جانے والا ہون کیا عجب ہے کہ حق سبحانہ تعالی
مجکو شہادت روزی کرے پس مین اون لڑکیون کی نگہبانی پر پیچھے چھوڑا گیا تھا اور والد نے مجھپر اپنے لیے اختیار
شہادت کیا وحال آنکہ اسکا امیدوار مین تھا پس اگر آپ مجکو اجازت دیوین تو مین ہمراہ چلون چنانچہ حضرت صلعم نے
اونکو اجازت ہمراہی کی دی پس جابر نے کہا جو لوگ روز گذشتہ یعنے روز احد واسطے قتال کے حاضر ہوے تھے
اونمین سے سواے میرے کوئی ہمراہ حضرت کے نہین نکلا اور سواے میرے اور لوگون نے جو روز احد حاضر
قتال نہین ہوے تھے اجازت ہمراہی کی طلب کی مگر حضرت صلعم نے انکار کیا بعد ازان رسول خدا صلعم نے علم اپنا
طلب کیا اور ہنوز وہ اوسکا لپٹا تھا روز احد سے نہین کھلا تھا پس وہ علم علی علیہ السلام کو دیا اور بعضون نے کہا ہے
کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عطا کیا اور حضرت صلعم برآمد ہوے اوس حالت مین کہ مجروح تھے اور رخسار پر انوار پر
نشان دو حلقہ زرہ کا تھا یعنے زرہ کی کڑیون کا نشان تھا اور پیشانی سوختہ تھی قریب بن موے سر اور رباعیہ
یعنے دانت بعد دندان پیشین کے اندر وار شکستہ تھا اور لب مبارک اندر وار شق تھے اور شانہ راست زور ضرب سے
جو ابن قمیہ کو مارا تھا ام گیا اور جھکا تھا اور رانین دونون چھلی تھین اور پوست شگافتہ تھا پس آن حضرت
علیہ السلام داخل مسجد ہوے اور دو رکعت نماز تحیہ پڑھی اور لوگ گرد پیش جمع تھے اور اہل عوالی عراق جب اونکو
منادی نے ندا دی تھی وہ بھی آ اوترے تھے بعد ازان حضرت علیہ السلام نے پھر دو رکعت نماز پڑھی اور گھوڑا اپنا بلا بھیجا
طلب فرمایا اور طلحہ بھی ندا منادی سنکر حاضر ہوے تھے اور منتظر تھے کہ کب رسول خدا صلعم سوار ہوتے ہین اور حضرت
اوسوقت زرہ و خود پہنے تھے کہ سواے آنکھون کے سارا جسم اطہر ڈھکا تھا فرمایا اے طلحہ تیرا ہتھیار کہان ہے طلحہ نے کہا
مین نے عرض کی نہین قریب ہے پھر مین نے جھپٹ کے اپنی زرہ پہن لی اور اپنی تلوار لی اور سپر اپنی سینے سے لگا رکھا
لگائی اور میرے بدن مین نو زخم تھے اور مین بہ نسبت اپنے زخمون کے رسول خدا صلعم کے زخمون پر زیادہ تر اندوہگین
بعد ازان حضرت علیہ السلام طلحہ کے سامنے آئے اور فرمایا اسوقت قوم عدو تجکو کدھر و کہان نظر آتے ہین طلحہ نے کہا
سوہ کی سیالہ مین معلوم ہوتے ہین فرمایا اسیکا مجھے بھی گمان ہے اور فرمایا اے طلحہ آگاہ ہو کہ وہ لوگ مثل روز احد
اب ہرگز ہمسے ظفر یاب اور بہرہ مند نہونگے یہانتک کہ حق تعالے ہمکو مکہ پر فتحمند کریگا بعد ازان رسول خدا صلعم نے
تین آدمیون کو جو اسلام لائے تھے آثار قوم کی نگرانی و جاسوسی کو روانہ کیا اور اون تینون مین دو تو سلیط

ونعمان دونون پسران سفیان بن خالد بن عوف ابن دارم بنی سہم ہی تھے اور ان دونون کے ساتھ تیسرا ایک شخص تھا
جسکا نام ہمکو معلوم نہین اور وہ بنی عویم ہی تھا کہ اسلام لایا تھا چنانچہ اس تیسرے نے ان دونون سے تاخیر اور
دیر کی مگر وہ دونون بشتاب مروی روان تھے ان دونون مین سے ایک کی جوتی کا تسمہ یعنے اوسکی بتھی ٹوٹ گئی
اوسنے دوسرے سے کہا تو اپنی جوتی مجھے دیدے اوسنے کہا مین تو نہ دونگا تب اوسنے اوسکی چھاتی پر ایک لات ماری
کہ وہ چت گرا اور اوسکی جوتی پہنکر روانہ ہوا اور حمراء الاسد مین قوم سے لاحق ہوا اور اونمین ایک جماعت تھی
کہ وہ مشورہ عود کا کر رہی تھی یعنے مسلمین پر پھر آوین اور صفوان اونکو اس ارادہ سے منع کرتا تھا ناگاہ اوس
قوم نے جب ان دونون مردون کو دیکھا تو دونون پر ٹوٹ پڑے اور قتل کر ڈالا آخر جب مسلمین بمقام حمراء الاسد
اون دونون کی لاش پر پہونچے تو اونکو اپنے لشکر مین اوٹھا لیگئے تب رسول خدا صلعم نے اون دونون کو
ایک ہی قبر مین دفن کرا دیا پس ابن عباسؓ نے کہا یہ قبر اون دونون کی ہے کہ وہ دونون باہم یار تھے پھر وہانسے
رسول خدا صلعم مع اصحاب اپنے روانہ ہوے اور حمراء الاسد مین آکر لشکر کیا اور جابر نے کہا کہ اس سفر مین اکثر
زاد ہمارا تمر تھا اور سعد بن عبادہ نے تیس اونٹ تمر سے لدوا لیے تھے کہ حمراء تک کافی ہوا اور جُزر یعنے کھانے
کے اونٹ ہانک لائے تھے تو ایک روز دو اونٹ نحر یعنے ذبح کرتے تھے اور ایک روز تین اونٹ نحر کرتے تھے
اور اوس روز رسول خدا صلعم نے دن کو حکم کیا کہ لکڑیان جمع کرو پھر جب شام ہوئی تو ہمکو حکم کیا کہ ہم لوگ آگ روشن کرین
تب ہر شخص نے آگ سلگائی چنانچہ اوس رات کو ہم لوگون نے پانسو جگہ آگ جلائی کہ فاصلہ بعید سے روشنی
نظر آتی تھی اور ہماری جمعیت لشکر کا تذکرہ اور ہمارے بیان کی روشنی آگ کی ہر طرف پھیل گئی یہان تک کہ
یہ سبب ہوا اسکا کہ حق تعالے نے دشمنون کی ہمت کو پست اور اونکو ڈھیلا کر دیا تب معبد بن ابی معبد الخزاعی
ایک کنارے سے آیا اور وہ اوسدن تک مشرک تھا اور حال یہ ہے کہ قبیلہ خزاعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح
رکھتے تھے پس معبد نے کہا یا محمد جو کچھ آپ کی ذات خاص کو صدمہ پہونچا اور آپکے اصحاب کو مصیبت پہونچی یہ ہمپر
بہت شاق ہے اور ہم چاہتے تھے کہ حق تعالے آپکے سنان نیزہ کو بلند رکھے یعنے فیروز مند رکھے یا یہ غرض کہ
آپکا قدم اونچا رہے یعنے دشمن پامال ہون اور مصیبت آپکے اغیار پر پڑے یہ کہکے وہ وہان سے شتاب تمام گیا
اور ابوسفیان اور قریش کے پاس روحا مین پہونچا اور وہ سب آپسمین کہتے تھے کہ تم لوگون نے محمد کو قتل نکیا
اور زنان نوجوان سینہ نوخیزان سے ہم آغوش نہوے پس تمنے ناکارہ کام کیا اور اب اون لوگون نے
عزم رجوع پر اجماع کیا ہے تب اونکے درمیان مین سے ایک کہنے والے نے کہا ہمنے کیا کچھ نہین کیا کہ اونکے
اشراف عمائد کو قتل کیا اور کیا بلا استیصال اونکے پھر آئے ہین اور کیا اونکے لیے جمعیت مال مہم ہوتا ہے
اور کہنے والا اس بات کا عکرمہ بن ابی جہل تھا اور جب معبد پاس ابوسفیان کے آیا تو اوسنے کہا یہ معبد ہے

اور اسکے پاس کچھ خبر ہوگی اسے معبد تو اپنے پیچھے اونکو کیونکر چھوڑ آیا ہے اوسنے کہا مین محمد کو اور اوسکے
اصحاب کو اپنے پیچھے اسطرح چھوڑ آیا ہون کہ وہ لوگ آتش غضب سے تمہپر مثل آگ کے شعلہ ور ہین اور تمپر دانت
پیستے ہین اور جو لوگ قبیلہ اوس و خزرج مین سے روز احد اونسے پیچھے رہ گئے تھے وہ سب اب اونکی ہمراہ
جمع ہین اور اون لوگون نے باخود ہا تعاہد کیا ہے کہ بدون ملاقات تمہارے وہ نہ پھرینگے اور تمسے بدلا اونکا
لیوینگے اور در بارۂ قوم اپنے اور در بارۂ عمائد اپنے جنکو تمنے قتل کیا سخت غضبناک ہین یہ سنکے اون لوگون نے
کہا واسے تجھپر یہ تو کیا کہتا ہے اوسنے کہا واللہ کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ وہ اونہون نے کوچ کیا ہو کہ اونکے
گھوڑون کی چوٹیان اور کنوٹیان نظر آتی ہین بعد از ان معبد نے کہا کہ جو کچھ مین نے اون لوگون سے دیکھا ہے
اوسنے مجھے بر انگیختہ کیا ہے اس بات پر کہ مین نے یہ تین بیتین پڑھین کَادَتْ تُهَدُّ مِنَ الْاَصْوَاتِ
رَاحِلَتِیْ + اِذَا سَالَتِ الْاَرْضُ بِالْجُرْدِ الْاَبَابِیْلِ + تَعْدُوْا بِاُسْدٍ کِرَامٍ
لَاتَنَابِلَةٍ + عِنْدَ اللِّقَاءِ وَلَا مِیْلٍ مَعَازِیْلِ + فَقُلْتُ وَیْلُ لِابْنِ حَرْبٍ
مِنْ لِقَائِهِمْ + اِذَا تَغَطْمَطَتِ الْبَطْحَاءُ بِالْجِیْلِ قریب تھا کہ ناقہ میرا اصوات سے ہیل
گر پڑتا جسوقت کہ زمین پر سیل ہوئی کثرت گھوڑون سے وہ گھوڑے جو تیز روی ہین اوڑنے والی مثل ابابیل کے
یا کثرت اونکی مثل ابابیل کے ہے اور وہ سے دوڑتے ہین اونشیر مردون کو جو سستی و کوتاہی کرنیوالی نہین ہین
وقت مقابلہ دشمن کے اور نہین بھاگنے والے ہین بے سلاح یعنے سلاح چھوڑ کر پس مین نے کہا ہلاکی ہو واسطے
ابن حرب یعنے ابی سفیان کے اون لوگون کے مقابلے سے جسوقت جوش زن ہوگا صحرای بطحا صدمۂ فوج سے
اور ایسا ہوا تھا کہ قبل آنے معبد کے حق تعالے نے ابوسفیان اور اوسکے ہمراہیان کو جس وجہ سے باز رکھا تھا
وہ کلام صفوان بن امیہ کا تھا کہ وہ کہتا تھا اے قوم ایسا کام نکرو کیونکہ تمنے اونسے جنگ کی ہے مین اندیشہ
کرتا ہون کہ جو لوگ قبیلہ خزرج سے روز احد پیچھے رہ گئے تھے اب کی مرتبہ وہ لوگ بھی تمپر جمع ہوئے ہین پس
مناسب ہی کہ تم لوگ پھر چلو کیونکہ ابھی تک تمہین کو غلبہ ہے اور مین ڈرتا ہون کہ تم اونکی طرف قصد کرو اور
غلبہ اونکا تمپر ہوجاوے فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اونمین ہرار ستیاز صفوان ہے وحال آنکہ وہ راستباز
نہین ہے قسم ہی اوس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے کہ پتھر اونکے لیے مثل مہر کے نقش پذیر ہین یعنے
اونکے نام پر مہر زدہ ہین کہ جس سے وہ مارے جاوینگے اگر وہ لوگ پھر کر چلے جاوینگے تو وہ مانند روز دیروزہ کے
رفتہ و گذشتہ ہو جاوینگے کہ پھر عود نکرینگے پس وہ لوگ بہت پھر چلے اوس حالت مین کہ طلب اور ملاقات مسلمین
یعنے اونکے مقابلے سے بہت خائف و ترسان تھے اور ایسا ہوا کہ چند آدمی قبیلہ عبد القیس سے جو مدینہ کو جاتے تھے
گذر اونکا پاس ابوسفیان کے ہوا تو اوسنے کہا بھلا تم لوگ پیام میرا محمد اور اصحاب محمد کو پہونچا وگے اور جو کچھ

مین کہلا بھیجون تم کہدو کہ مین تمسے شرط اس بات کی کرتا ہون کہ کل بازار مکہ مین جب تم میرے پاس آؤ گے تو مین تمہارے اونٹون کو زبیب سے پربار کر دونگا اونہون نے قبول کیا تب ابو سفیان نے کہا جسوقت تم لوگ محمد اور اونکے اصحاب سے ملاقات کرو تو اونکو خبر دو اس بات کی کہ ہم سب نے اتفاق و اجماع اونپر حملہ کرنیکا کیا ہے اور کہتے ہیں کہ تم چلو ہم بھی تمہارے پیچھے آتے ہین پس ابو سفیان وہان سے اپنے لشکر کو گیا اور وہ قافلہ بمقام حمراء مین پاس رسول خدا صلعم کے گیا اور جو کچھ ابو سفیان نے اون سے پیغام دیا تھا اونہون نے حضرت صلعم اور اصحاب سے بیان کیا تو ان لوگون نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل یعنے حق تعالے ہمکو کافی ہے اور وہ بہتر کارساز مددگار ہے اور اسی باب مین خدائے عزوجل نے یہ آیہ نازل کیا الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ الآیہ یعنے وہ لوگ جنسے لوگون نے کہا کہ تمہارے لیے مردمان کثیر جمع ہین تو اونکا ایمان زیادہ ہوا و قولہ تعالے الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ الآیہ جن لوگون نے امتثال امر خدا و رسول کیا بعد ازان کہ باوجودیکہ وہ زخمی ہو چکے تھے اور ایسا ہوا کہ معبد نے ایک شخص کو خزاعہ مین سے پاس رسول خدا صلعم کے روانہ کیا تا اونکو خبر دیوے کہ ابو سفیان اور اوسکے اصحاب ڈرتے اور کانپتے پھر گئے بعد ازان رسول خدا صلعم بعد تین روز کے مدینہ مین پھر آئے

ذکر سریہ لشکر ابی سلمہ بن عبد الاسد

جو شہر محرم پینتیسوین مہینے ہجرت سے بمقام قطن طرف بنی اسد کے بھیجا گیا تھا محمد بن عمر الواقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عمر بن عثمان بن عبد الرحمان بن سعید بن یربوع نے سلمہ بن عبد اللہ بن عمر بن ابی سلمہ بن عبد الاسد سے اور سوائے اونکے اوروں سے بھی اور اونہون نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی اوس شخص نے جسنے ذکر اس سریہ کا کیا اور وہ عماد حدیث ہے اور روایت کی عمر بن عثمان نے اونہون نے سلمہ سے پس ان سب نے کہا کہ جب ابو سلمہ بن عبد الاسد احد مین حاضر ہوئے اور درمیان بنی امیہ بن زید کے بمقام عالیہ اوترے تھے اور اوسوقت قبا سے آئے تھے اور اونکے ساتھ اونکی بی بی ام سلمہ بنت ابی امیہ بھی تھین چنانچہ ابو سلمہ احد مین زخمی ہوئے اور زخم اونکے بازو مین لگا تھا پھر جب وہ اپنے مکان پر آئے مین تو اونکو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا صلعم طرف حمراء الاسد کے روانہ ہوئے ہین تب ابو سلمہ اپنے حمار پر سوار ہو کر روانہ ہوئے اور سامنے رسول خدا صلعم کے آکر ملاقات کی اور اوسوقت حضرت بلندی مقام عصبہ سے اوتر کر عقیق مین پہونچے تھے تو وہان سے ہمراہ حضرت علیہ السلام کے جانب حمراء الاسد کے چلے پھر جب رسول خدا صلعم مدینے کو پھرے تو ابو سلمہ بھی مسلمین کے ساتھ آئے اور عصبہ کی راہ سے پھر آئے تھے اور ایک مہینا قیام کر کے دوا اپنے زخمون کی کرتے تھے یہان تک کہ زخم اچھے ہونے لگے

اور انکو پھر آئے مگر کچھ اثر پوست پر باقی تھا پھر جبکہ چاند محرم کا پینتیسویں مہینے ہجرت سے دیکھا گیا تو
رسول خدا صلعم نے ابو سلمہ کو طلب کیا اور فرمایا اس لشکر کو ہمراہ لیکر خروج کر کہ ہمنے تجکو اس لشکر کا امیر
و افسر کیا ہے اور اونکے لیے ایک علم تیار کرایا اور فرمایا روانہ ہو تا آنکہ جب تو ارض بنی اسد پر پہونچے
تو اونپر تو پہلے زوال یعنے نجی تمام سبقت کر قبل اس سے کہ گروہ اونکا تجھسے بغلبہ ملاقات کریں اور حضرت
صلعم نے اونکو اور اونکے ہمراہی مسلمین کو بتقوے و خیر وصیت فرمائی چنانچہ اونکے ہمراہ اس لشکر میں ایکسو
پچاس مرد روانہ ہوئے و از انجملہ ابو سبرہ بن ابی رہم تھے جو برادر مادری ابی سلمہ کے تھے اور مادر اونکی برہ
بنت عبد المطلب تھین اور عبد اللہ بن سہیل بن عمرو تھے اور عبد اللہ بن مخرمۃ العامری تھے اور بنی مخزوم
سے معتب بن الفضل بن حمراء الخزاعی تھے کہ یہ سب آپس میں حلیف تھے اور ارقم بن ابی الارقم بھی انہین لوگون
مین سے تھے اور بنی فہر سے ابو عبیدہ بن الجراح و سہیل بن بیضا تھے اور انصار مین سے اسید بن الحضیر
و عباد بن بشر و ابو نائلہ و ابو عبس و قتادہ بن النعمان و نصر بن الحارث الظفری و ابو قتادہ و ابو عیاش الزرقی
و عبد اللہ بن زید و خبیب بن یساف تھے اور سوائے اونکے اور لوگ بھی جنکا نام ہمکو معلوم نہین اور ایک
وہ شخص تھا جسنے رسول خدا صلعم کو آمادہ و برانگیختہ کیا چنانچہ وہ ایک شخص تھا قبیلۂ طے سے کہ مدینہ مین بارادہ ملاقات
کسی عورت قبیلۂ طے کے آیا تھا جو اس شخص کی قرابتدار تھی اور کسی صحابی کی زوجہ تھی پس اوس صحابی کی قرابتدارون
مین آکر اوترا اور صحابی سے خبر دی اس بات سے کہ بنی طلیحہ اور سلمہ دونون پسران خویلد کو چھوڑ آیا ہون
اس حال پر کہ وہ دونون اپنی قوم مین ساتھ اون لوگون کے ہین جو اون دونون کی اطاعت مین حاضر ہین
اور دونون کو واسطے حرب رسول خدا صلے اللہ علیہ کے طلب کرتے ہین اور ارادہ داخلہ مدینہ کا رکھتے ہین
اور کہتے ہین کہ خاص خانہ محمد مین در آوینگے اور اوسکے اطراف و جوانب مین جو اونکے توابع و لواحق بستی ہین
اونکے مال و متاع لوٹین گے اور اونکے ستوران چرائی کے جو حوالی مدینہ مین چرائے جاتے ہین وہ ہانک
آوینگے اور ہم اپنے گھوڑون پر سوار ہوکر نکلین گے کہ ہر آئنہ ہمنے اپنے گھوڑون کو شایستہ و تیز رو تیار کیا ہے
اور ہم اپنے ناقون آزمودہ پر سوار ہونگے کہ اگر ہم لوٹ کو پہونچین گے تو وہ ہمکو نہین پا سکتے ہین اور ہمارے
اونکے مقابلہ ہو جاویگا اور ہمنے ساز و سامان حرب مہیا کر لیا ہے کہ ہمارے پاس گھوڑے ہین اونکے یہان
گھوڑے نہین اور ہمارے ساتھ ناقے ہین تیز رو مثل گھوڑون کے اور وہ قوم بھی خوار و خستہ خاطر ہین کیونکہ
ابھی حال مین قریش اونپر غالب آچکے ہین (یعنے بجنگ احد) کہ تا مدت آزار زخم سے اونکو مہلت نہوگی کہ
آمادہ جنگ ہون اور اب اونکی جمعیت جمع نہوگی چنانچہ اونھین مین سے ایک شخص جسکا نام قیس بن حارث
بن غمیر ہے اونکے درمیان کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے قوم واللہ یہ بات جو تم تجویز کرتے ہو میری رای کے موافق

نہین ہے قتل کرنا ہمارا اونکے تئین کچھ عوض خون نہین ہے اور لوٹنا اونکو بدلہ لوٹ کا نہین ہے ہمارا وطن یثرب سے
بعید ہے اور ہمارے یہان مثل جمعیت قریش کے نہین ہے کیونکہ قریش ایک مدت متوقف رہے ہے اور عرب مین آمد و رفت
کرتے ہوئے عرب سے طلب نصرت کرتے رہے ہے اور اونکے لیے مسلمین پر بدلہ خون کا تھا کہ وہ طالب خون تھے بعد ازان
جب وہ عازم ہوئے تو اونہون نے اپنے اونٹون کو بار کیا اور گھوڑون کو کوتل لیا اور ہتھیار سے ہتھیار ون کو لدوایا
اور اونکے ہمراہ جمعیت کثیر تھی کہ تین ہزار تو صرف مقاتل و مبارز تھے سوائے اور ہمراہیان توابع کے اور منتہائے
کوشش تمہاری یہ ہے کہ تم خروج کرتے ہو تین سو آدمیون مین بشرطیکہ اسقدر بھی پورے ہو جاوین پس تم اپنی اپنی
جان کو فریب مین ڈالتے ہو کہ تم اپنے شہر سے نکلتے ہو اور مین امین نہین ہون اس بات سے تم پر شکست پڑے
پس یہ باتین اونکی روانگی مین شائع ہوئی تھین و بعد ازان وہ لوگ اسی حیص و بیص مین تھے (یعنے میری روانگی تک)
غرض کہ وہ صحابی اوس شخص کو اپنے ہمراہ حضور مین پیغمبر خدا صلعم کے لیگئے اور جو کچھ اوس شخص نے بیان کیا حضرت سے
بیان کیا حضرت صلعم نے ابوسلمہ کو بھیجا تو وہ ہمراہ اپنے اصحاب کے روانہ ہوئے اور وہ مرد طائی بھی رہبری کے لیے
ساتھ ہوا اور مسلمین راہ چلنے مین شتاب روی کرتے تھے چنانچہ اوس مرد رہبر نے مسلمانون کو راہ روشن یعنے شارع عام
سے باندیشۂ خطر پھیر کر دوسری راہ پیش کی اور شبانہ روز لیے چلا گیا پس اخبار سے گذر کر قریب قطن پہونچے کہ بنی اسد
کے چشمہائے آب مین سے قطن بھی اوسکا ایک چشمہ سار ہے اور اوسی جگہ اونکا لشکر بھی جمع تھا چنانچہ مسلمین نے
اونکے مویشی کو وہان چرائی پر دیکھکر اون چرائی کے جانورون کو لوٹ لیا اور گلہ مویشی کو اپنے قابو مین کیا اور
تین نفر غلامون کو جو چرواہے تھے پکڑ لیا اور باقی چرواہے چھوڑ بھاگے اور اپنے لشکر مین آکر اس خبر کو
بیان کیا اور جمعیت لشکر ابی سلمہ کی کثرت ظاہر کرکے اونکو ڈرایا پس جماعت بنی اسد کی ہر طرف متفرق ہو گئی
تب ابوسلمہ اوس چشمہ سار پر وارد ہوئے وہان دیکھا تو درحقیقت جماعت باغیون کی منتشر ہو گئی تب وہان
لشکر کیا اور اپنی اصحاب کو ہر طرف تبلاش شتران و ستوران و گوسپندان وغیرہ کے متفرق کر دیا چنانچہ اون اصحاب
کے تین گروہ کیے ایک گروہ اپنے ہمراہ رکھا اور دو گروہ کو تاراج کے لیے دو طرف مختلف مقرر کیا اور اون دونو
جماعت سے تاکید کر دی کہ تلاش کرتے ہوئے دور نکل نجانا اور بشرط سلامتی شب باشی کو آ کر میرے پاس اونکو نکلنا
اور اونکو حکم کر دیا کہ از ہمدیگر جدا نہونا اور ہر ایک جماعت پر اونہین مین سے ایک ایک سر مقرر کر دیا تا آنکہ وہ سب
گروہ گروہ سالماً و غانماً ابوسلمہ کے پاس لوٹ آئے اور اونٹ و بکریان لوٹ لائے اور کسی سے نوبت مقابلہ کی
نہ پہونچی پس ابوسلمہ یہ سب کچھ لیکر مدینہ کو پھر آئے اور وہ مرد طائی بھی ہمراہ پھر آیا اور ایسا ہوا کہ جس شب کو وہان
روانہ ہوتے تھے تو ابوسلمہ نے کہا کہ اپنے غنائم کو تقسیم کر لو اور ابوسلمہ نے مال غنیمت سے جو چیز کہ اوس طائی رہبر
کی خواہش تھی پہلے اوسکو دی بعد ازان مال غنیمت سے حق صفی یعنے برگزیدہ و پسندیدہ [illegible]

ایک غلام یعنی ایک چھوکرے کو نکالا بعد ازان اوس مال سے خمس باہر کیا پھر باقی کو درمیان اصحاب کی تقسیم کر دیا جب لوگون نے اپنے اپنے حصے پہچان لیے تو سب اونٹون اور بکریون کو ایک ساتھ ہانکتے ہوے آگے بڑھے یہان تک کہ مدینہ مین داخل ہوے اور کہا عمر بن عثمان نے کہ مجھسے حدیث بیان کی عبد الملک بن عبید نے عبد الرحمان بن سعد بن یربوع سے اونہون نے عمر بن ابی سلمہ سے سنا اونہون نے کہا کہ جسنے ابو سلمہ کو زخمی کیا تھا وہ ابو اسامہ الجشمی تھا کہ اوسنے روز احد تیر چوڑے بھال کا اونکے بازو مین مارا تھا تو وہ ایک مہینے کے عرصہ تک اوسکا علاج کرتے رہے پھر مہینے دیکھا کہ وہ زخم اچھا ہو گیا تھا چنانچہ ماہ محرم مین پینتیسوین[۳۵] مہینے ہجرت سے رسول خدا صلعم نے اونکو مع لشکر طرف قطن کے بھیجا کہ وہ دس روز سے کئی روز زیادہ باہر رہے پھر جب وہ مدینے مین داخل ہوے تو اوس زخم کا منہ پھر کھل گیا یہان تک کہ ستائیسوین جمادی الثانی کو اونہون نے وفات پائی اور غسل اونکی میت کا یُسیرہ چاہ بنی امیہ سے درمیان دونون منارۂ چاہ کے دیا گیا اور اوس چاہ کا نام جاہلیت مین عبیر تھا سو رسول خدا صلعم نے اوسکا نام یُسیرہ رکھا بعد ازان جنازہ اونکا بنی امیہ کے یہان سے اوٹھوا کر مدینے مین دفن کیا گیا اور بیان کیا عمر بن ابی سلمہ نے کہ بعد وفات ابو سلمہ کے میری مادر ام سلمہ عدۃ مین رہین جب مدت عدت کی چار مہینے دس دن گذر گئے تو رسول خدا صلعم نے ام سلمہ سے عقد نکاح کیا اور حضرت نے اونسے اونہین شبون مین صحبت کی جو چند شب مین ماہ شوال سے باقی رہی تھین چنانچہ والدہ میری ام سلمہ کہتی تھین کہ ماہ شوال مین عقد نکاح کرنا اور اوسی ماہ مین ہم بستر ہونا کچھ باک اور کچھ مضائقہ نہین ہے کیونکہ رسول خدا صلعم نے میرے ساتھ ماہ شوال مین عقد تزویج کیا اور اوسی شوال مین مجھسے ہم صحبت ہوے اور تاریخ وفات ام سلمہ رض کی ماہ ذیقعدہ ۵۹ھ ہجری ہے اور ابو عبد اللہ واقدی نے کہا کہ مین نے اس حدیث کو عمر بن عثمان الجحشی کے روبرو بیان کیا اونہون نے کیفیت سریہ اور مقدمہ خروج ابی سلمہ کی تصدیق کی اور اس روایت کی صحت کا اعتراف کیا اور مجھسے کہنے لگے کہ تجکو اوس مرد طائی کا نام بھی کچھ معلوم ہوا تھا مین نے کہا مجھے نہین معلوم ہوا تب اونہون نے کہا کہ وہ ولید بن زہیر بن طریف تھا چچا زینب طائیہ کا جو زوجہ طلیب بن عمیر کی تھی چنانچہ وہ مرد طائی اونہین کے یہان اوترا تھا اور اوسنے یہ خبر بیان کی تھی پس طلیب اوس مخبر کو پاس رسول خدا صلعم کے لیگئے تب اوسنے حضرت سے خبر بنی اسد بیان کی اور جو کچھ اونکی ارادے مدینے کی طرف آنے کی تھی وہ سب ظاہر کیا پھر وہ مرد طائی ہمراہ مسلمانون کے راہ بتاتا چلا اور وہی مقدم الجیش و راہبر تھا پس وہ اون مسلمین کو بعرصہ چار روز قطن مین لیگیا اور غیر رستہ سے لے آیا تاکہ اوس قوم پر خبر مخفی رہے آخر گروہ مسلمین اونکے پاس اوس حال مین پہونچے جب وہ سب اپنے گلہ شتر وغیرہ کی چرائی مین مصروف تھے تب مسلمانون نے اوس جماعت کو جا لیا تو وہ اونسے ڈر گئے پھر آمادہ جنگ ہوے اور لڑنے لگے اور زخمی ہو کر متفرق ہو گئے پھر طلیعون نے بنی اسد پر شبخون مارا اور زخمی بھی ہوے اور اونکے اونٹ اور بھیڑ کو پکڑ لائے بعد ازان بنی اسد کو پھر کچھ مسلمانون سے چارہ نہ رہا تو وہ اسلام لائے اور واقدی نے کہا کہ ہماری صحا

جو راوی حدیث ہین وہ بیان کرتے ہین کہ ابوسلمہ شہداے احد مین سے ہین کیونکہ وہ روز احد ایسے زخمی ہوئے تھے
کہ بعد اچھے ہونے کے پھر وہ زخم تازہ کھا کر فائز وفات ہوے اور یہی حال بعینہ ابولبابہ الذرقی کا ہوا جو اہل عقبہ سے
تھے کہ اونکو بھی جنگ یمامہ مین بہت سے زخم لگے تھے چنانچہ بعد اچھے ہونے کے عہد خلافت عمر رضی اللہ مین پھر
اون زخمون نے جوش کیا اور باعث اونکی موت کا ہوا اور اونپر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھی اور کہا
کہ یہ شہداے یمامہ سے ہے اسلیے کہ جنگ یمامہ مین زخمی ہوا اور **واقدی** نے کہا کہ مین نے تمام حدیث ابی سلمہ کی
سامنے یعقوب بن محمد بن ابی صعصعہ کے پڑھی تو اونہون نے کہا مجھے بھی خبر دی ہے ایوب بن عبد الرحمان بن
ابی صعصعہ نے کہ رسول خدا نے ابوسلمہ کو ماہ محرم مین چونتیسوین مہینے ہجرت سے ہمراہ ایک سو پچیس مردون کے روانہ کیا
اور اونہین مین سعد بن ابی وقاص اور ابو حذیفہ بن عتبہ اور سالم مولی ابی حذیفہ تھے چنانچہ یہ لوگ راتون کو چلتے تھے
اور دنون مین کہین چھپے رہتے تھے تا آنکہ چشمہ سارقطن پر وارد ہوے اور جا لیا اون لوگون کو جنہون نے وہان
لشکر جمع کیا تھا پھر ابوسلمہ نے تاریکی صبح مین اونکا محاصرہ کیا اور اوسوقت مسلمین کو وعظ کرنے لگے چنانچہ اولا اونکو
امر تقوے کیا یعنے خائف رہنا خدا سے اور بچے رہنا منکرات سے پھر اونکو جہاد کی رغبت دلائی اور اونکو قتال پر
آمادہ و مستعد کیا اور درباب طلب دشمن کمال تاکید کی اور موافقت کرادی درمیان دو دو آدمیون کے یعنے
دو دو مین مواخات کرادی غرض کہ وہ سب مسلمین جو حاضر تھے بیش ازانکہ دشمن اونپر حملہ کرین خود ہوشیار و آمادہ
کارزار ہوگئے اور سامان حرب درست کر لیے اور سب نے اپنے اپنے ہتھیار لگائے بالشک راوی بعض نے اونہین سے
ایسا کیا و بعد ازان سب نے صف جنگ مرتب کی تا آنکہ سعد بن ابی وقاص نے دشمنون مین سے ایک شخص پر حملہ کرکے
تلوار ماری کہ اوسکا پاؤن کاٹ ڈالا پھر اوسکو قتل کر ڈالا پھر ایک اعرابی نے مسعود بن عروہ پر حملہ کیا اور اونپر نیزے کا
وار کیا تا آنکہ اوسنے اونکو قتل کیا اوسوقت مسلمین کو اندیشہ ہوا کہ رخت مسعود کا وہ اعرابی اوتار لیجاویگا تب اوسکو
اوسکی جماعت کیطرف ہانک دیا بعد ازان سعد نے مسلمین پر شور کیا کہ کیا انتظار کرتے ہو تب ابوسلمہ نے اونپر حملہ کیا
بالآخر مشرکین چپ و راست گریزان ہوے اور مسلمین نے اونکا تعاقب کیا بعد ازان کہ مشرکین ہر طرف منتشر ہوگئے
تب ابوسلمہ نے اونکی طلب تلاش سے مسلمانون کو باز رکھا اور سب مسلمین اپنے محل لشکر پر پھر آئے اور مسعود کو دفن کیا
اور جو جو اسباب اونکا متاع ہر قوم سے ہلکا لائق لیجانے اور بار کرنے کے تھا لے لیا اور اوس مقام مین عیال و اطفال
مشرکین کے نہ تھے بعد ازان مسلمین وہان سے مدینے کی طرف روانہ ہوے بیان کیا کہ جب چشمہ سارقطن سے
مسافت ایک شب کی راہ طے کی تو رستہ بھول گئے پس قصد اون مشرکین کے گلہ شتران پر جو چرائی پر تھے کیا
اور وہان اونکے چرواہے بھی تھے جو اپنے مالکون کی راہون سے بچے ہوے تھے لیکن مالکون سے وہ اونٹ
ہانک لیے اور اون چرواہون کو بھی پکڑ لائے چنانچہ اونٹ مدینہ سے اونکا ساتھ ساتھ اونٹ حصہ ملا اور کہا

واقدی نے کہ مجھسے **حدیث** بیان کی ابی سبرہ نے حارث بن الفضیل سے اونہون نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص کہتے تھے جب ہم رستہ بھول گئے تو ہمنے ایک آدمی کو عرب مین سے اجرہ پر رہبر مقرر کیا کہ وہ ہمکو راہ بتادے اوسنے کہا اگر مین تمکو گذرستہ ان مشرکین کی چرائی پر پہچانون تو مجکو اوسمین سے کیا حصہ دوگے مسلمین نے کہا ہم تجکو پانچوان حصہ دیوینگے سعد نے کہا کہ پھر وہ مسلمین کو اون اونٹون کی چرائی پر لیگیا کہ آخر کو اوسنے بھی پانچوان حصہ لیا ✤ ✤

ذکر غزوہ بیر معونہ کہ ماہ صفر مین چھتیسون[۳۶] مہینے ہجرت سے واقع ہوا

کہا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہ مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن عبد اللہ و عبد الرحمان بن عبد العزیز و معمر بن راشد و افلح بن سعید و ابن ابی سبرہ و ابو معشر و عبد اللہ بن جعفر نے اور ہر ایک نے اس حدیث کو مع طائفہ رواۃ کے نقل کی اور بعضے ان مین سے بابت اس حدیث کے بڑے خدا یاد تھے اور سوا ان لوگون کے جنکے نام مذکور ہوے اور اور بھی راوی اس حدیث کے ہین اور مین نے ہر ایک کی روایت کو جمع کیا (اور طریق جمع حدیث کا ربط دینا اختلافات کا ہے) چنانچہ راویون نے کہا کہ عامر بن مالک بن جعفر ابو البراء جو ملاعب الاسنہ لینے برچھیت تھا خدمت مین رسول خدا صلعم کی حاضر ہوا اور دو گھوڑے اور دو ناقے اوسنے حضور مین پیش کیے حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین ہدیہ مشرک کا قبول نہین کرتا پھر حضرت نے اوسکو دعوت طرف اسلام کے کی یعنی تکلیف قبول اسلام کی دی اوسنے قبول تو نہین کیا مگر گریز بھی نہین کیا بلکہ یہ کہا کہ اے محمد مین آپکا اس امر کو بہتر و برگزیدہ دیکھتا ہون مگر میرے پیچھے میری قوم ہے اگر آپ اپنے اصحاب مین سے چند اشخاص میرے ساتھ روانہ کیجیے تو مجکو امید ہے کہ وہ لوگ آپ کی دعوت یعنے دعوت اسلام قبول کرین اور آپ کے امر کی پیروی کرین پس اگر وہ لوگ آپ کے دین کی اتباع کرینگے تو کیا خوب غلبہ آپ کے امر کا ہوگا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا مجھے اپنے اصحاب کے لیے اہل نجد سے اندیشہ ہے عامر نے عرض کی آپ اصحاب پر اہل نجد سے کچھ اندیشہ نہ کیجیے اگر کوئی اونمین سے پیش آویگا تو مین آپکے اصحاب کا شریک و مددگار ہون اور ایسا ہوا کہ انصار مین سے ستر مرد نوجوان وہ تھے جو قُرّاء قرآن کہلاتے تھے اونکا معمول یہ تھا کہ جب شام ہوتی تھی تو حوالی مدینہ مین جاکر تلاوت اور تعلیم و تعلم قرآن کرتے تھے اور نمازین پڑھتے تھے اور جب صبح پیش آتی تھی تو آب شیرین پر گذر کرتے تھے اور وہان سے پھرتے ہوے لکڑیان چنکر حضرت صلعم کے محلات مین پہونچاتے تھے اور اونکے گھر والے جانتے تھے کہ یہ سب شب کو مسجد مین رہتے ہین اور اہل مسجد جانتے تھے کہ یہ سب اپنے مکانون مین شب باش رہتے ہین چنانچہ رسول خدا صلعم نے انہین سب کو طرف بیر معونہ کے روانہ کیا تا آنکہ یہ لوگ گئے اور جاکر بیر معونہ پر شہید ہوئے پس آن حضرت صلعم نے پندرہ روز تک اونکے قاتلون پر بد دعا کی یعنے لعنت کی اور ابو سعید خدری نے کہا

کہ یہ سب شمرد تھے اور بد عبدون نے کہا کہ وہ سب جاہل تن تھے اور میرے نزدیک یہی ثابت ہے کہ سب چالیس ہی تھے
اور آن حضرت صلعم نے ایک نوشتہ یعنے نامہ اپنا ان لوگون کے ہمراہ کر دیا تھا اور اپنے اصحاب مین سے منذر بن
عمرو الساعدی کو اون جوانون پر امیر و افسر کر دیا تھا چنانچہ یہ لوگ روانہ ہوئے یہان تک کہ بیر معونہ پر پہونچے اور
بیر معونہ ایک چشمہ ہے چشمہاے بنی سلیم سے اور وہ درمیان مین ارض بنی عامر و بنی سلیم کے واقع ہے اور یہ دونون
یعنے ارض بنی عامر و ارض بنی سلیم دو شہر شمار کیے جاتے ہین بیر معونہ سے اور کہا **واقدی** رحمہ اللہ نے
کہ مجھسے **حدیث** بیان کی مصعب بن ثابت نے ابی الاسود سے اور اون نے عروہ سے کہا اونھون نے
کہا کہ منذر ہمراہ اوس رہبر کے جو بنی سلیم سے تھا اور نام اوسکا مطلب تھا بیر معونہ کو روانہ ہوئے جب وہان پہونچے
تو وہین لشکرگاہ کیا اور اپنی سواری و بار برداری کے جانورون کو چرنے چھوڑ دیا اور انکی چرائی پر حارث
بن صمہ اور عمرو بن امیہ کو تعینات کیا اور حرام بن ملحان کے ہاتھ نامہ رسول خدا صلعم کا روانہ کیا تا وہ درمیان
بنی عامر کے جاکر وہ نامہ پاس عامر بن طفیل کے پہونچا دے چنانچہ جب حرام اون لوگون کے درمیان پہونچا اور نامہ
پہونچایا تو اون لوگون نے نامہ پڑھا اور عامر بن الطفیل نے جھپٹ کر حرام کو قتل کیا اور بنی عامر کو پکارنے لگا کہ
قتال مسلمین پر سب جمع ہون مگر اون لوگون نے انکار کیا اسلیے کہ پہلے سے عامر بن مالک ابو براء حوالی نجد مین
پاس قوم کے گیا تھا اور پکار آیا تھا کہ مین نے اصحاب محمد کی شرکت و مددگاری کی ہے تم لوگ اونسے تعرض نکرنا
لہذا اون لوگون نے کہا کہ ہم ابو براء کے عہد مددگاری و پناہ دہی کو نگاہ رکھینگے اور عہد شکنی نکرینگے پس عامر
اور بنو عامر نے ہمراہ ہونے سے عامر بن الطفیل کے انکار کیا پھر جب بنو عامر نے انکار کیا تو عامر نے دیگر قبائل سے
مسلمانون پر مدد مانگی مثل قبیلہ سلیم و قبیلہ عصیّہ و قبیلہ رعل سے مقویہ سب قبیلے اوسکے ساتھ چلے اور ان سب نے عامر بن طفیل کو اپنا سردار کیا
عامر بن طفیل نے کہا کہ مین قسم دیتا ہون خدا کی کہ کوئی شخص تنہا اسطرف نجاوے پس ان لوگون نے اوسکی
پیروی کی تا آنکہ ان لوگون نے مسلمانون کو اسحالت مین پایا کہ وہ سب اپنے صاحب اور امیر کے پاس [illegible]
ہوئے تھے تب وہ لوگ اوسکے پیچھے پیچھے آگے بڑھے پھر ان لوگون سے مسلمانون کی ملاقات ہوئی اور
منذر بھی اونکے ہمراہ تھے پس بنو عامر نے مسلمانون کو گھیر لیا اور [illegible] کیا اور [illegible]
قتال کرنے لگے تا آنکہ سارے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے اور صرف منذر بن عمرو باقی رہ گیا
بنو عامر نے منذر سے کہا کہ اگر تو چاہتا ہو تو ہم تجھکو امان دیوین منذر نے کہا مین اپنا ہاتھ تمہارے ہاتھ مین نہ
دیتا ہون اور نہ تمہاری امان منظور کرتا ہون مگر ہان اتنی دیر امن چاہتا ہون کہ قتل گاہ حرام بن ملحان تک
پہونچون بعد ازان امن تمہاری مجھسے نکل جاویگی پس ان لوگون نے اوسکو امان دی یہان تک کہ منذر
مقتل حرام بن ملحان پر آئے تب اون لوگون نے اپنی امان اوسپر سے اٹھالی [illegible] منذر [illegible] قتل کیا

تاآنکہ شہید ہوے چنانچہ یہی اشارہ ہے قول رسول خدا صلعم سے جو حق مین منذر بن عمرو کے ارشاد ہوا تھا
اعنق لیموت یعنے سبقت وشتابی کی منذر نے موت کے لیے جو کہ حارث بن الصمہ وعمرو بن امیہ جانورون کو
چرانے کو گئے تھے تو اون دونون نے بلندی پر نگاہ کی اور اوڑتا اور متوجہ ہونا طائرون کا طرف اپنے
منزل ولشکرگاہ کے دیکھا تب یہ دونون آپسمین کہنے لگے واللہ اصحاب ہمارے قتل ہوگئے واللہ ہمارے
اصحاب کو سواے اہل نجد کے اور کسی نے قتل نہین کیا پس ایک اونچی زمین یعنے ایک ٹیلے پر دونون چڑہے
تو کیا دیکھتے ہین کہ اصحاب اونکے مقتول پڑے ہین اور سوار اونکے کھڑے ہین تب حارث بن الصمہ نے
عمرو بن امیہ سے کہا اب تیری کیا راے ہے اونہون نے کہا میری راے یہ ہے کہ مین جاکر رسول اللہ صلعم
سے ملون اور یہ ماجرا بیان کرون حارث نے کہا مین وہ نہین ہون کہ جس جگہ منذر قتل ہوے وہان سے
مین پیچھے ہٹ جاؤن آخر یہ دونون آگے بڑھے اور قوم بنی عامر سے ملاقات کی اور حارث اونسے
قتال کرنے لگے اور اون مین سے دو نفر کو قتل کیا بعد ازان اون لوگون نے حارث کو پکڑ لیا اور اسیر کیا
اور عمرو بن امیہ کو بھی اسیر کر لیا تب اونہون نے حارث سے کہا جو کچھ تو چاہتا ہو وہ ہم تیرے ساتھ کرین اور
ہم تیرا قتل کرنا نہین چاہتے حارث نے کہا تم مجھے مقتل منذر اور حرام پر پہونچا دو پھر امن و امان تمہاری
مجھسے اوٹھا ہوجاوے اونہون نے کہا اچھا ہم یون ہی کرتے ہین پھر اونہون نے حارث کو وہان پہونچا دیا
اور قید سے چھوڑ دیا پس حارث نے اونسے قتال کی اور اونمین سے دو آدمی کو قتل کیا بعد ازان خود بھی
قتل ہوے اور اونکو یون قتل نہین کیا بلکہ اونکو گھیر لیا پھر بھالے مین چھید لیا اور عمرو بن امیہ جو کہ اونکی
قید مین تھے اور لڑے نہ تھے تو اونسے عامر بن الطفیل نے کہا کہ ہر آئنہ میری مان پر نذر یا منت ہے
رہا و آزاد کرنا ایک قیدی و بندی کا پس تو اوسکی طرف سے آزاد ہوا اور ابن امیہ کی پیشانی کے بال
اوکھیڑ لیے یعنے چوٹی اونکی کاٹ لی و بعد ازان عامر بن الطفیل نے عمرو بن امیہ سے پوچھا کہ تو اپنے
اصحاب کو پہچانتا ہے اونہون نے کہا ہان مین جانتا ہون تب وہ اون شہیدون مین پھرنے لگا
اور ابن امیہ سے اونکے نسب دریافت کرنے لگا بعد ازان ابن طفیل نے کہا آیا انمین سے کوئی شخص
گم بھی ہے اونہون نے کہا کہ ہان ایک عامر بن فہیرہ مولی ابی بکر کو مین نہین پاتا ہون اوسنے کہا وہ
تم مین کیسا شخص تھا عمرو بن امیہ کہتے ہین کہ مین نے کہا وہ ہم مین افضل اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین
اول تھا اوسنے کہا مین تجھسے اوسکی خبر بیان کرون اور ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا کہ اس شخص نے اوسکو
بھالا مارا اور جب اوسنے اپنا بھالا اوس سے کھینچ لیا تو اوسکو ایک شخص طرف بلندی آسمان کے لیگیا یہانتک
کہ وہ مجھکو نظر نہین آتا تھا عمرو نے کہا مین بولا فلک عامر بن فہیرہ تھا عامر بن فہیرہ کا قاتل ہوا اور جسنے اونکو قتل کیا

یہ شخص بنی کلاب سے تھا اور اوسکا نام جبار بن سلمیٰ تھا وہ ذکر کرتا تھا کہ جب مین نے اوسکو بھالا مارا تو مین نے
اوس سے یہ کہتے ہوئے سنا فزت واللہ یعنے واللہ مین فیروزمند و رستگار ہوا جبار کہتا ہے مین نے
اپنے دل مین کہا کہ فزت اوسکے قول سے کیا اوسکا مقصد ہے پھر مین پاس ضحاک بن سفیان الکلابی کے
آیا اور مین نے اوسکو اس واقعہ سے خبر دی اور اوسکے قول فزت سے سوال کیا کہ اس سے اوسکی کیا مراد تھی
اونہون نے جواب دیا کہ مقصد اوسکا جنت ہے اور کہا جبار نے کہ پھر ضحاک نے مجھپر عرض اسلام کیا تو مین نے
قبول اسلام کیا اور باعث قبول اسلام میرے تئین وہ امر تھا جو وقت قتل عامر بن فہیرہ کے واقع ہوا اونکو
اوٹھا لیے جانے سے طرف بلندی آسمان کے اور جبار نے بیان کیا کہ ضحاک نے خدمت مین رسول اللہ صلعم
کے ایک عرضی لکھی اور مین خبر میرے اسلام لانے کی اور کیفیت اوس واقع کی جو بقتل عامر بن فہیرہ ہوئی تھی
لکھی تھی حضرت کی حضرت نے فرمایا کہ ملائکہ نے جثہ عامر بن فہیرہ کا نظر مردم سے نہان کر دیا اور وہ علیین مین
داخل کیا گیا القصہ جب خبر واقعہ بیر معونہ کی رسول خدا صلعم کو پہونچی تو اس خبر کے ساتھ اوسی ایک شب مین
اور چند مصیبتین جمع ہوئین ایک تو مصیبت شہداء بیر معونہ اور خبر مصیبت مرثد بن ابی مرثد اور [illegible] انکی [illegible]
[illegible] کی چنانچہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ یہ نتیجہ عمل ابو براء کا ہے کیونکہ مین اس بات سے کارہ تھا اور
مجھے پسند نہ تھا چنانچہ جس شب کہ خبر واقعہ بیر معونہ کی آئی اوسکے صبح کو نماز صبح مین بعد رکوع کے قنوت پڑھا اور
بیر معونہ پر بد دعا و لعن کی پس جب سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ چکے تو یہ دعا اون قنوتون پڑھی اللھم
اشدد وطاتک علی مضر اللھم علیک ببنی لحیان و رعب و
رعل و ذکوان و عصیۃ فانھم عصوا اللہ و رسولہ اللھم
علیک ببنی لحیان و عضل و القارۃ اللھم انج الولید بن الولید و سلمۃ
بن ہشام و عیاش بن ابی ربیعۃ و المستضعفین من المؤمنین و غفار غفر اللہ
لھا و اسلم سالمھا اللہ یعنے اے پروردگار سخت پامال کر اوس قبیلہ مضر کو اے پروردگار
تجھپر لازم ہے انتقام ساتھ بنی لحیان و بنی رعب و بنی عضل و بنی ذکوان و بنی عصیہ کے کہ ان سب قبیلوں نے
نافرمانی خدا اور رسول خدا کی ہے اے پروردگار تجھپر لازم ہے انتقام [illegible] بنی لحیان اور قبیلہ عضل و قبیلہ
قارہ سے اے پروردگار نجات دے ولید بن الولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش ابن ابی ربیعہ کو اور ناتوان
مسلمانون کو اور قبیلہ غفار کی خدا مغفرت کرے اور قبیلہ اسلم کو حق تعالیٰ سلامتی عطا کرے [illegible]
حضرت صلعم نے تکرار کیا اور اسیطرح حضرت علیہ السلام نے [illegible] بد دعا [illegible] اون قبیلون سے کیا
چالیس روز تک تا آنکہ یہ آیۃ نازل ہوئی لیس لک من الامر شیء او یتوب علیھم

یُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ یعنے اس امر مین تیرے لیے کچھ اختیار یا کوئی محل تردد نہین ہے
کیونکہ شاید حق تعالے اونپر متوجہ ہو کہ وہ اسلام لاوین یا اونپر عذاب کرے جبکہ وہ اپنے کردار پر اصرار کرین اسلیے
کہ وہ ظالم و فاجر ہین اور انس بن مالک کہتے تھے اللهم یارب یہ کلمہ حیرت و حسرت مین کہا جاتا ہے یعنے
اے اللہ اے پروردگار کہ روز بیر معونہ ستر مرد انصار مین سے تھے اور ابو سعید خدری نے کہا کہ انصار مین سے
کئی جگہ ستر ستر آدمی شہید ہوے چنانچہ ستر مرد روز احد اور ستر آدمی وقعۂ بیر معونہ مین اور ستر شخص معرکہ
یمامہ کے دن اور ستر تن بروز جنگ جسر ابی عبید اور جناب رسول خدا صلعم کو جسقدر صدمہ شہدای بیر معونہ کا ہوا
اوسقدر اور کسی کے شہیدون پر غمگین نہین ہوے اور انس کہتے تھے کہ حق تعالے نے حق مین شہداے بیر معونہ
کے قرآن نازل کیا تھا یعنے کچھ آیتین نازل کی تھین کہ اونکو پڑھتے تھے یہان تک کہ وہ منسوخ ہو گئین یعنے
متروک) منجملہ اونکے یہ دو آیتین ہین بَلِّغُوْا قَوْمَنَا اَنَّا لَقِیْنَا رَبَّنَا فَرَضِیَ عَنَّا وَرَضِیْنَا عَنْهُ یعنے
وہ کہتے تھے کہ مشرکین ہماری قوم پر پہونچے اور ہمنے ملاقات کی اپنے پروردگار سے یعنے شہید ہوے
پس راضی ہوا پروردگار ہمارا ہمسے اور راضی ہوے ہم اوس سے یعنے اوسکی عطیۂ رحمت و کرامت سے
اور کہا راوۃ نے کہ ابو براء پھرتا ہوا مقام عیص مین آیا اور ابو براء اپنے قبیلہ مین بہت بڈھا اور بزرگ تھا
پس اوسنے اپنے برادر زادہ لبید بن ربیعہ کو وہان سے مع ہدیہ ایک فرس کے روانہ خدمت رسول خدا صلعم کیا
سو حضرت نے اوس ہدیہ کو اوسپر واپس کر دیا اور فرمایا مین ہدیہ مشرک کا قبول نہین کرتا ہون تب لبید نے کہا
میرے ذہن مین نہین آتا کہ بنی مضر مین سے کسی نے کبھی ہدیہ ابو براء کا پھیر دیا ہو پھر حضرت علیہ السلام نے
فرمایا اگر مین نے ہدیہ کسی مشرک کا کبھی قبول کیا ہوتا تو ہدیہ ابو براء کا قبول کر لیتا تب لبید نے کہا اوسنے مجھے
آپ کی خدمت مین اسلیے بھیجا ہے کہ وہ آپ سے شفا مانگتا ہے یعنے دعاے شفا چاہتا ہے اپنے درد و بیماری
سے اور اوسکے تئین دبیلہ تھا یعنے اوسکے پیٹ مین آزار قرحہ تھا پس حضرت نے زمین سے ایک ڈھیلا مٹی کا
اوٹھا لیا اور اوسپر آب دہن ڈالا اور لبید کو حوالہ کیا اور فرمایا اسکو پانی مین گھول کر اوسکو پلا دینا چنانچہ لبید نے
جا کر ایسا ہی کیا تو ابو براء اوس مرض سے بری ہو گیا اور بعضون نے کہا کہ حضرت نے اوسکے لیے ایک قطی
شہد کی لبید کے ہاتھ بھیجی تھی کہ ابو براء اوسکو چاٹتا تھا یہان تک کہ اچھا ہو گیا پس اوسی روز ابو براء اپنی قوم مین
پھرتا ہوا ارادہ سرزمین بلی کا رکھتا تھا (اور بلی ایک قبیلہ ہے) پھر گذرا اوسکا عیص پر ہوا تب اوسنے وہان سے
ربیعہ اپنے بیٹے کو اور لبید کو غلہ طعام دیکر بھیجا اور وہ دونون غلہ لدوا کر خدمت رسول خدا مین پہونچے تو حضرت
نے ربیعہ سے فرمایا کہ دربارہ ذمہ و امان تیرے باپ کے کیا معاملہ کیا گیا ربیعہ نے کہا طفیلہ نے جب کہ تلوار چلائی
اور نیزہ مارا تو اوس عہد کو توڑ ڈالا فرمایا حضرت صلعم نے ہان سچ ہے تب پسر ابی براء رخصت ہو کر چلا اور

جاکر اپنے باپ کو اس کیفیت سے مطلع کیا چنانچہ جو کچھ عامر بن الطفیل نے کیا تھا اور جو کچھ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم
واقع ہوا وہ ابو براء پر شاق و ناگوار گذرا اور حال یہ تھا کہ باعث پیرانہ سالی و ناتوان حالی کے اوسمین تاب
حرکت نہ تھی تو اوسنے کہا کہ بنی عامر کے درمیان سے میرے بھتیجے یعنے عامر بن الطفیل نے میرے عہد امان کو توڑ دیا
یہ کہکر ابو براء وہان سے روانہ ہوا یہانتک کہ اوس مقام پر پہونچا جہان بنو عامر ایک چشمہ پر چشمہای قبیلہ بلی کے
موجود تھے اور اوس چشمہ کو ہدم کہتے ہین تب وہان سے ربیعہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر عامر سے جا ملا اور وہ اوس وقت
اپنے ناقہ پر سوار تھا پھر ربیعہ نے اوسکو بھالا مارا مگر بھالا اوسکے مقاتل سے خطا کر گیا (مقتل جسم انسان مین وہ
جگہ ہے جہان زخم لگنے سے مرجاتا ہے) اور بنو عامر شور و غوغا کرنے لگے تب عامر بن الطفیل کہنے لگا کہ مجھے ضرر
نہین پہونچا مجھے ضرر نہین پہونچا یعنے زخم نیزہ نہین لگا پھر ربیعہ نے کہا کہ عہد ذمہ ابو براء کا مین نے پورا کیا عامر
نے کہا مین نے اپنے عم سے عفو کیا کیونکہ یہ فعل اوسکا ہے اور اوسکی جانب سے ہوا اور رسول خدا صلعم نے دعا
کی تھی کہ اَللّٰھُمَّ اھْدِ بَنِیْ عَامِرٍ وَاطْلُبْ خَفْرَتِیْ مِنْ عَامِرِ بْنِ الطُّفَیْلِ یعنے اے پروردگار
ہدایت کر بنی عامر کو اور طلب کر بدلا میرے عہد شکنی کا عامر بن الطفیل سے اور جب عمرو بن امیہ بیر معونہ سے چلے
اور خدمت مین رسول خدا صلعم کی آتے تھے اور چار دن تک پیادہ پا چلے آئے پھر جب وہ درمیان مقام قناۃ
کے پہونچے تو ملاقات ہوئی دو آدمی سے جو دونون بنی کلاب مین گئے تھے اور وہ دونون خدمت مین جناب
رسالت مآب صلعم کے گئے تھے اور حضرت نے اون دونون کو لباس پہنا دیا تھا اور اپنی جانب سے دونون کو
امان دی تھی اور عمرو اس بات سے مطلع نہ تھے چنانچہ اونہون نے دونون کو قیلولہ کرایا جب وہ دونون سو گئے
تو عمرو نے برجستہ اون دونون کو قتل کر ڈالا اور یہ اسلیے کہ بنو عامر نے اصحاب بیر معونہ کو قتل کیا تھا تب حضرت
علیہ السلام نے فرمایا تو بھی اونکے درمیان سے ہے (یعنے اصحاب بیر معونہ سے) اور بعض روایت مین ہے
کہ سعد بن ابی وقاص بھی عمرو بن ابی امیہ کے ساتھ پھرے تھے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا جب کبھی تمکو مین نے
کہین بھیجا تو درمیان اصحاب اپنے سے تو میرے پاس پھر آیا اور بعض نے کہا کہ سعد بن ابی وقاص اوس اصحاب
بیر معونہ کے نہ تھے اور اوس لشکر مین سوا انصاریون کے اور کوئی نہ تھا اور یہی بات نزدیک ثابت ہے
اور جب عمرو بن امیہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اون دو عامریون کے قتل کرنے کی خبر دی تو حضرت نے
فرمایا تو نے بد کام کیا کہ ایسے دو آدمیون کو تو نے قتل کیا جنکے لیے میری جانب سے امان دیا گیا تھا
تاکہ مین اون دونون کو خونبہا دون چنانچہ عامر بن الطفیل نے حضرت صلعم کی خدمت مین نامہ لکھا اور [illegible]
اپنے اصحاب مین سے [illegible] نامہ روانہ کیا [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] آپ [illegible] اور دونون [illegible]
[illegible] قتل کیا [illegible] اون دونون کے لیے آپکی جانب سے امان [illegible] اون دونون [illegible]

دو آزاد مسلمانون کی سہولتی ہے پس وہ خون بہا دونون کا حضرت نے اوس قوم کے پاس بھیجدیا اور واقدی نے لکھا کہ مجھسے حدیث بیان کی مصعب نے ابی الاسود سے اور انہون نے عروہ سے انہون نے کہا مشرکین کو خواہش ہوئی نسبت عروہ بن الصلت کے کہ اونکو امان دیوین اور عروہ بڑے دوستدار عامر بن الطفیل کے تھے وباوجودیکہ اونکی قوم بنی سلیم نے بھی اونکی امان دینے کی خواہش کی مگر اونہون نے انکار ہی کیا اور کہتے تھے کہ مین تمہارا امان قبول نہین کرتا اور نہ اپنی جان کو اپنے اصحاب کے مقتل سے باز رکھونگا اور راوی کہتے ہین کہ جسوقت اصحاب بیر معونہ گھر گئے تو وہ لوگ کہنے لگے کہ اے پروردگار اسوقت ہم سوائے تیرے کسی ایسے شخص کو نہین پاتے ہین جو ہمارا اسلام سوائے تیرے تیرے نبی کو پہونچا دے سو تو سلام ہمارا اون حضرت پر پہونچا دے چنانچہ جبرئیل علیہ السلام نے اسکی خبر جناب مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پہونچائی ؎

اسماے شہداے بیر معونہ

قریش مین بنی تیم سے عامر بن فہیرہ شہید ہوے اور بنی مخزوم سے حاکم بن کیسان جو اونکے حلیف تھے شہید ہوے اور بنی سہم سے نافع بن بدیل بن ورقاء تھے جو شہید ہوے اور انصار مین سے منذر بن عمرو امیر قوم شہید ہوے اور بنی زریق سے معاذ بن ماعص تھے اور بنی النجار سے حرام و سلیمان دونون پسر ملحان کے تھے اور بنی عمرو بن مبذول سے حارث بن الصمہ اور سہل بن عامر بن سعد بن عمرو اور طفیل بن سعد تھے سو یہ دونون شہید ہوے وبنی عمرو بن مالک سے انس بن معویہ وابو شیخ ابی بن ثابت بن المنذر اور بنی دینار بن النجار سے عطیہ بن عبد عمرو شہید ہوے اور کعب بن زید بن قیس زخمی اوٹھا لائے گئے درمیان مقتولون سے وبالآخر وہ روز جنگ خندق شہید ہوے اور بنی عمرو بن عوف سے عروہ بن الصلت تھے جو حلیف اس قبیلہ کے تھے بنی سلیم سے اور قبیلہ نبیت سے مالک بن ثابت وسفیان بن ثابت تھے پس یہ سب جو شہید ہوے جنکے نام محفوظ و یاد ہین وہ ستولہ مرد ہین اور عبداللہ بن رواحہ نے کہا کہ مرثیہ پڑھا جاتا تھا نافع بن بدیل کا مین نے اپنے اصحاب سے سنا کہ وہ یہ اشعار پڑھتے تھے رَحِمَ اللّٰهُ نَافِعَ بْنَ بُدَيْل ＋ رَحْمَةَ الْمُبْتَغِي ثَوَابَ الْجِهَادِ
صَارِمٌ صَادِقُ اللِّقَاءِ إِذَا مَا ＋ أَكْثَرَ النَّاسُ قَالَ قَوْلَ السَّدَادِ
یعنے خدا رحمت کرے نافع بن بدیل پر مثل رحمت اون لوگون کے جو طالب ثواب جہاد ہین وہ تیغ زن تھا اور مقابلے کا سچا تھا اور جسوقت لوگ بہت باتین کرتے ہین تو منجملہ اونکے جو کچھ نافع کہتا تھا قول اوسکا راست و استوار تھا یعنے اوسکا کلام سنجیدہ تھا اور انس بن عباس کہتے تھے کہ طعیمہ بن عدی ماموں انس کا جسکی کنیت ابو الریان ہے وہ روز بیر معونہ نکلکر اپنی قوم کو بطلب عوض خون اپنے بھتیجے کے ورغلاتا اور اوبھارتا تھا یہانتک کہ اوسی نے نافع بن بدیل بن ورقاء کو شہید کیا اور اوسوقت اشعار پڑھتا تھا تس کت بن ورقاء الخزاعی ثاویا

بِمُعْتَرَكٍ تَسْفِي عَلَيْهِ الاَعَاصِر + ذَكَرْتُ اَبَا الرَّيَّانِ لَمَّا عَرَفْتُهُ + وَاَيْقَنْتُ اِنِّي يَوْمَ ذَلِكَ ثَائِرٌ + یعنے مین نے ابن ورقاء خزاعی کو معرکہ مین مقیم چھوڑا یعنے پڑا ہوا کہ اوڑتی ہے اوسپر گرد و باد۔ اوسوقت مین نے ابو الریان کو یعنے اُس کے تئین یاد کیا (ابو ریان کنیت اُس کی تھی) جبکہ مین نے اوسکو یعنے ابن ورقار کو پہچانا اور مین نے یقین کیا کہ بے شبہ آجکے روز مین طالب عوض خون ہون اور کہا راوی نے مین نے اپنے اصحاب سے سنا کہ وہ ان اشعار کو صحیح النقل کہتے تھے اور کہا راوی نے حسان بن ثابت نے منذر بن عمرو کے مرثیے مین یہ اشعار کہے جنکا مضمون یہ ہے کہ حق تعالے ابن عمرو پر رحمت نازل کرے کہ وہ ملاقات مقابلہ کا سچا تھا اور صداقت اس بات کی فائق تر ہے لوگون نے اوس سے نسبت دو امرون کے کہا کہ ان دونون مین کوئی اختیار کر پس اوسنے اوسی راے کو اختیار کیا جو بہتر تھی **واقدی** نے کہا کہ ابن جعفر نے قصیدہ حسان کا میرے سامنے پڑھا (یعنے جسکے یہ اشعار تھے) اور سر مطلع اوسکا یہ ہے غیر ملائم ہے

ذکر غزوہ رجیع واقع ماہ صفر چھتیسوین مہینے ہجرت سے

واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی موسی بن یعقوب نے ابی الاسود سے اونہون نے عروہ سے اونہون نے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم نے اصحاب رجیع کو واسطے جاسوسی و سراغ رسانی کے طرف مکہ روانہ کیا تاکہ وہ لوگ اخبار قریش حضور مین پہونچاوین سو وہ لوگ نجدیہ کی راہ سے چلے یہان تک کہ رجیع مین آئے تو وہان اونسے بنو لحیان متعرض و مزاحم ہوے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن عبد اللہ و معمر بن راشد و عبد الرحمان بن عبد العزیز و عبد اللہ بن جعفر و محمد بن صالح و محمد بن یحیے بن سہل بن ابی حثمہ و معاذ بن محمد نے منجملہ اون لوگون کے جنکے نام معلوم نہین اور اون ہر ایک نے پارہ پارہ حدیث بیان کی اور بعضے انہین کے بڑے ضابط حدیث تھے بہ نسبت بعض کے و بتحقیق کہ جو کچھ اونہون نے مجھسے حدیث بیان کی مین نے اوس سب کو جمع کیا چنانچہ اون راویون نے کہا کہ جب سفیان بن خالد بن نبیح الہذلی قتل کیا گیا تو بنو لحیان پاس قبیلہ عضل اور قارہ کے گئے اور اونکے لیے حصہ اور عطیہ شتران و ستران سے مقرر کیا اس بات پر کہ وہ لوگ رسول خدا صلعم کے پاس جاوین اور اونسے کلام کرین اس نہج سے کہ وہ چند اشخاص اپنے اصحاب مین سے اونکی یہان بھیجین تا وہ اونکو دعوت اسلام کرین (پھر جب وہ اس حیلے سے آوین) تو ہم قتل کرین اوس شخص کو جسنے ہمارے صاحب سفیان کو قتل کیا ہے اور باقیون کو اسیر کرکے پاس قریش کے مکہ مین لیجاوین اور اون سے ان لوگون کی قیمت لیوین اسلیے کہ اون لوگون کے نزدیک کوئی چیز زیادہ تر اس سے محبوب نہین ہے کہ اصحاب محمد مین سے کوئی بھی اونکے پاس پکڑ آوے تو اوسکو مثلہ کرکے یعنے اوسکے ٹکڑے ٹکڑے کرکے قتل کرین اور یہ معوض اون لوگون کے ہو جو اونہین سے روز بدر مارے گئے غرض کہ سات آدمی عضل و قارہ سے کہ یہ دونون دو قبیلہ ہین پاس خزیمہ کے اقرار باسلام کرتے ہوے داخل ہوے اور

رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ ہمارے یہان اسلام کا ظہور ہوا ہے آپ چند اصحاب اپنے ہمارے ساتھ بھیجدیجیے تا وہ لوگ ہمکو قرآن سکھلاوین اور مسائل اسلام کے بتاوین چنانچہ حضرت علیہ السلام نے سات آدمی مثل مرثد بن ابی مرثد اور خالد بن ابی البکیر اور عبد اللہ بن طارق البلوی حلیف بنی ظفر کو اور اونکے برادر مادری معتب بن عبید حلیف بنی ظفر کو اور خبیب بن عدی کو جو بلحرث بن الخزرہ سے تھے اور زید بن دثنہ کو جو بنی بیاضہ سے تھے اور عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح کو اون لوگون کے ساتھ روانہ کیا اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ سب دس اصحاب تھے اور امیر افسر انکے مرثد بن ابی مرثد تھے اور بعضے کہتے ہین کہ اونکے افسر عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح تھے پس یہ سب روانہ ہوے تا آنکہ چشمہ سار ہذیل پر جسکو رجیع کہتے ہین وارد ہوے اور وہ قریب ہدہ کے واقع ہے تب وہان چند آدمی نکلے اور اپنے اون اصحاب کو جنکو لحیانیون نے بھیجا تھا بغرض حملہ آوری اوپر مسلمین کے پکارنے لگے اور اصحاب محمد صلعم نے اس بات کا کچھ باک نکیا مگر یہ کہ اوس قوم مین سو تیر انداز تھے اور مسلمانون کے ہاتھون مین تلوارین تھین چنانچہ اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میان سے تلوارین کھینچکر کھڑے ہو رہے تب اون دشمنون نے کہا کہ ہم تمسے لڑنے کا ارادہ نہین رکھتے ہین بلکہ ہمارا ارادہ یہ ہے کہ تمہاری عوض مین اہل مکہ سے ہم قیمت حاصل کرین (یعنے تم لوگون کو اونکے ہاتہ بیچ لیوین) اور تمہارے لیے عہد و میثاق خدا کا ہے یعنے ہم تمسے عہد کرتے ہین اور تمکو امان دیتے ہین کہ تمکو ہم قتل نکرین پس خبیب بن عدی اور زید بن الدثنہ و عبد اللہ بن طارق نے اسیری قبول کی کہ خبیب نے کہا میرے لیے نزدیک قوم کے دست بیعت ہے یعنے مجکو ذمہ امان قوم منظور ہے لیکن عاصم بن ثابت اور مرثد اور خالد بن ابی البکیر و معتب بن عبید نے انکار کیا اس بات سے کہ اونکا ذمہ اور اونکی امان کے تئین قبول کرین چنانچہ عاصم نے کہا مین نے اپنے اوپر نذر واجب کی ہے اس بات کی کہ مین کبھی پناہ مشرکین کی قبول نکرون تب عاصم اونسے قتال کرنے لگے اور رجز مین یہ اشعار پڑھتے تھے

مَا عِلَّتِي وَأَنَا جَلْدٌ نَابِلٌ + اَلنَّبْلُ وَالْقَوْسُ لَهَا بَلَابِلُ + تَنْزِلُ عَنْ صَفْحَتِهَا مَعَابِلُ
اَلْمَوْتُ حَقٌّ وَالْحَيَاةُ بَاطِلُ + وَكُلُّ مَا حَمَّ الْإِلٰهُ نَازِلُ + إِنْ لَمْ أُقَاتِلْكُمْ فَأُمِّي هَابِلُ

یعنے کیا خوب ہے علت و حجت استوار میری کہ مین تیز دست و تیغ بکف اور تیردار ہون میرے ہر ایک تیر و کمان کی سنسناہٹ ایسے شور و کڑک ہی تھراتے ہین یعنے چلتے ہین تیر زہ کمان سے + اور حق کیا ہی موت ہے اور باطل کیا ہے زندگانی دنیا ہے + اور ہر چیز جو قضا و قدر الٰہی مین گذری ہے انسان پر آنے والی ہے اور انسان اوسکی طرف آنے والا ہے اگر مین تمسے قتال نکرون تو مان میری ماتم اولاد مین رونے والی ہے اور واقدی نے کہا مین نے اپنے اصحاب مین سے کسیکو نپایا جو روایت عاصم اور اونکے اشعار سے انکار کرتا ہو القصہ راوی نے کہا کہ عاصم نے اوس قوم پر تیر پیکانی چلائے جب تیر اونکے تمام ہوے تو اون لوگون کو بھالا مارنے لگے یہانتک کہ

بھالا بھی ٹوٹ گیا صرف تلوار باقی رہی تب عاصم نے کہا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ حَمَیْتُ دِیْنَکَ اَوَّلَ النَّھَارِ
فَاحْمِ لِیْ لَحْمِیْ اٰخِرَہٗ یعنے اے پروردگار میرے مین نے شروع دن مین تیرے دین کی حمایت کی پس تو
حمایت کر میرے لیے میرے گوشت پوست کی آخر روز اور حال یہ تھا کہ کفار جب کسی اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین
قتل کرتے تھے اوسکا لباس اوتار لیتے تھے اور ننگا کر دیتے تھے راوی نے کہا کہ پھر عاصم نے میان تلوار کا
توڑ ڈالا اور قتال کرنے لگے یہان تک کہ شہید ہوگئے اور اونہون نے دو آدمیون کو زخمی کیا تھا اور ایک کو جان سے
مار ڈالا تھا اور عاصم یہ شعر پڑھتے تھے اور قتال کرتے تھے اَنَا اَبُوْ سُلَیْمَانَ وَمِثْلِیْ رَامَا + وَرِثْتُ
مَجْدًا مَعْشَرًا کِرَامًا + اُصِیْبَ مُرْثَدٌ وَخَالِدٌ قِیَامًا مین ابو سلیمان ہون اور
مجھسا اولو العزم کہ وارث ہون مین بزرگواری گروہ بزرگ کا قتل ہوئے مرثد و خالد کھڑے کھڑے (یعنے
مجھسا شخص موجود ہو اور مرثد و خالد قتل ہوجاوین) بعد ازان مشرکین نے اونکو برچھیان ماریں تا آنکہ وہ
شہید ہوئے اور ایک عورت تھی سلافہ دختر سعد بن الشہید اوسکا شوہر اور چار پسر اوسکے مارے گئے تھے اور
اون چارون مین سے حارث و مسافع دو کو عاصم نے قتل کیا تھا چنانچہ اوس عورت نے منت مانی تھی اس بات کی
کہ اگر خدا اوسکو قدرت دیوے عاصم پر تو اوسکے کاسۂ سر مین شراب پیوے اور جو کوئی عاصم کا سر لاوے اوسکو سو
شتر مقرر کیے اور اوسکی اس نذر سے عرب آگاہ تھے اور بنو لحیان کو بھی اطلاع تھی سو بعد شہادت عاصم کے اونہون نے
ارادہ کیا کہ سر عاصم کا کاٹ لیوین اور اوسکو سلافہ بنت سعد پاس لیجاوین تاکہ اوس سے سو ناقہ جائزہ لیوین تب
حق تعالے نے عاصم پر بہارن مکھیون کو جو مثل زنبور ہوتی ہین مقرر کیا کہ اون زنبور مکھیون نے عاصم کی حفاظت
کی پس جو کوئی عاصم کے پاس چلا اوسکا منہ نیشون سے چھید دیا اور بہت کچھ اون زنبورون سے خوف مین آیا
کہ کسیکو عاصم پاس جانے کی مجال نرہی تب اون کافرون نے کہا کہ رات تک عاصم کو یون ہی چھوڑ دو جب رات
ہوگی تو یہ مکھیان عاصم کے پاس سے چلی جاوینگی پھر جب کہ رات آئی تو حق تعالے نے عاصم پر ایک سیلاب جاری کیا
وحال آنکہ ہوگیا اوسوقت اطراف آسمان مین کہین کسی طرف کوئی ٹکڑا ابر کا نہین دیکھتے تھے آخر وہ سیلاب
نعش عاصم کو بجنسہ بہا لیگیا کہ کفار نہ اون تک پہونچ سکے نہ اونکو کہ نہ پہونچا سکے و چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
ذکر عاصم کا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ تحقیق عاصم نے اپنی حیات مین نذر اس بات کی کی تھی کہ وہ کسی مشرک کو
مس نکرین اور نہ کوئی مشرک اونکو مس کرے بخوف نجس ہوجانے کے مشرک سے یعنے مشرک کو عاصم نجس جانتے تھے
پھر کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ بے شبہہ حق تعالے حفاظت کرتا ہے مومنین کی پس منع فرمایا عاصم کو محفوظ رکھا مس کفار
سے بعد وفات اونکے جسطرح وہ باز رہتے تھے اور پرہیز رکھتے تھے اپنی حیات مین اور کہا راوی نے کہ تب
بن عبید قتال کرتے ہوئے درمیان مشرکین کے در آئے ... وہ سب اونپر ٹوٹ پڑے اور اوسکو شہید کیا لوہ اون

کفار وہان سے خبیب اور عبد اللہ بن طارق اور زید بن الدثنہ کو لیچلے اور یہ سب کمانون کے رودون مین شہید ہوے تھے
جب اس حال سے یہ لوگ مقام مر الظہران مین آئے تو عبد اللہ بن طارق نے اپنے اصحاب سے کہا یہ ہماری ساتھ
اول غدر یعنے عہد شکنی ان لوگون کی ہے واللہ مین تمہارے ساتھ نہ چلونگا کہ ہر آئنہ میرے تئین ناسی و پیروی
انہین لوگون یعنے شہیدون کی منظور ہے تب اونہون نے عبد اللہ کو روکا مگر عبد اللہ نے نمانا اور اپنا ہاتھ
رودہ کمان سے چھوڑا لیا اور اپنی تلوار پکڑی تو کفار اونسے الگ ہوگئے پھر عبد اللہ درمیان کفار کے دوڑ دوڑ کر
سخت حملہ کرنے لگے اور وہ لوگ اونسے ہٹ ہٹ کر پتھر مارنے لگے یہان تک کہ اونکو شہید کیا چنانچہ قبر اونکی
مر الظہران مین ہے پھر وہان سے کفار لیچلے خبیب بن عدی اور زید بن ثابت کو تا آنکہ اون دونون کو
لیے ہوے مکے مین جا پہونچے اور خبیب کو حجیر بن ابی اہاب نے ہشتاد مثقال طلا یعنے ہشتاد دینار پہ
خرید لیا اور بعضون نے کہا کہ اونکو بعوض پچاس شتر خواہ ستور کے خرید کیا اور بعضون نے کہا کہ اونکو بنت الحارث
بن عامر بن نوفل نے سو اونٹ پر خرید کیا اور حجیر نے جو اونکو خریدا تو واسطے اپنے بھتیجے عقبہ بن الحارث
کے لیا تھا تا کہ وہ بدلے اپنے باپ کے جو بدر مین مارا گیا تھا اونکو قتل کرے اور زید بن دثنہ کو صفوان بن امیہ
بعوض پچاس شتر کے مول لیا اور اپنے باپ کے بدلے اونکو شہید کیا اور بعضون نے کہا کہ ہم خریدنے مین
پایہ کہ زید کی خرید مین چند قریش شریک تھے اور جب خبیب اور زید کو مکے مین داخل کیا تھا تو شہر حرام
ذیقعدہ تھا تو حجیر نے خبیب بن عدی کو ایک عورت کے گھر مین قید کیا تھا اور اوس عورت کا نام ماویہ تھا
وہ مولاۃ بنی عبد مناف کی تھی اور صفوان بن امیہ نے زید بن دثنہ کو پاس چند آدمیون کے جو بنی جمح سے تھے
قید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ صفوان نے نسطاس اپنے غلام کے پاس قید رکھا اور وہ ماویہ عورت جو بعد اس
کے اسلام لائی تھی اور اسلام اوسکا اچھا اور سچا تھا تو وہ کہتی تھی کہ واللہ مین نے کسیکو بہتر خبیب سے نہین دیکھا
واللہ مین خبیب کو شگاف دروازے سے جھانکتی تھی کہ وہ زنجیرون مین ہین اور مین نہین جانتی کہ روے زمین
کوئی دانہ انگور کا کسیکے کھانے مین آتا ہو (یعنے موسم نتھا) وحال آنکہ خبیب کے ہاتھ مین خوشہ انگور کا ہوتا تھا
اور وہ اتنا بڑا خوشہ ہوتا تھا جیسے آدمی کا سر چنانچہ وہ اوس خوشہ مین سے کھاتے تھے اور وہ ہی اونکا رزق تھا
کہ خدا اونکو پہونچاتا تھا اور خبیب راتون کو تہجد مین قرآن پڑھا کرتے تھے اور عورتین اونسے قرآن سنکر رویا کرتی تھین
اور اونپر نرمی اور رحم دلی کرتی تھین پھر وہ عورت ماویہ کہتی تھی کہ مین نے خبیب سے کہا اے خبیب کچھ
تیری حاجت ہے اونہون نے کہا میری کوئی حاجت نہین مگر یہ کہ تو مجکو آب شیرین پلا اور جو جانور نصب
یعنے بتون کے استھانون پر ذبح کیا جاتا ہے اوسکا گوشت مجکو مت کھلا اور جسوقت لوگ ارادہ میرے
قتل کا کرین تو میرے پاس اوسکی خبر لا پھر وہ کہتی تھی کہ جب شہر ہاے حرام یعنے جن مہینون مین قتل و قتال

حرام ہے گذر گئے تو کفار اونکے قتل پر جمع ہوے تب مین نے اونکو اونکی خبر دی اور مین نے دیکھا کہ اونکو
اسکی کچھ پروا ابھی نہوئی اور مجھسے کہا کہ مجھے ایک استرہ دے تا مین اصلاح بنالون یعنے بال مونڈ لون [illegible]
ایک استرہ اونکے پاس اپنے بیٹے ابی حسین کے ہاتھ بھیجدیا اور جب لڑکا میرا استرہ لیکر
چلا گیا تو مین نے کہا واللہ یہ شخص اس لڑکے کو اپنے بدلے مین مار ڈالیگا مین نے یہ کیا کام کیا کہ اس لڑکے کو
استرہ دیکر بھیجا کہ وہ اوسکو قتل کریگا اور وہ یہ کہیگا رجل برجل یعنے ایک کا بدلا ایک ہے اور جب میرا بیٹا اونکے
پاس استرہ لیگیا تو اونہون نے اوس سے استرہ لے لیا اور مزاح سے کہنے لگے قسم تیرے باپ کی کہ
تو بڑا جری ہے کیا تیری مان نہ ڈری میری عہدشکنی سے کہ تیرے ہاتھ استرہ بھیجا یہ خیال کرکے کہ تم لوگ میرے
قتل کا ارادہ رکھتے ہو ماویہ نے کہا مین یہ بات سنتی تھی تب مین نے کہا اے خبیب [illegible]
ساتھ امان خدا کے اور مین نے تجکو یہ چیز تیرے خدا کے واسطے دی اور اسواسطے نہین دی کہ تو استرہ
لیکر تو میرے بیٹے کو قتل کرے خبیب نے کہا مین وہ نہین ہون کہ اوسکو قتل کرون [illegible]
عہدشکنی حلال نہین ہے بعد ازان مین نے اونکو خبر دی کہ کل صبح کو وہ لوگ تمکو نکالنے والے ہین اور قتل
کرنے والے ہین راوی نے کہا آخر اونکو زنجیرون مین باہر نکالا اور لیگئے اونکو مقام تنعیم تک اونکے
ساتھ لڑکے بھی نکلے اور لڑکے اور غلام اور ایک جماعت اہل مکہ سے نکلی بیابان تک کوئی [illegible]
یا موتور تھے یا غیر موتور موتور وہ جسکا کوئی بدر مین مارا گیا تھا اور اوسکو اوسکا بدلا لینا منظور تھا [illegible]
کہ خبیب کا قتل ہونا دیکھکر اور اسکو اپنا خون بہا سمجھکر خوشدلی حاصل کرے اور غیر موتور [illegible]
اسلام اور دشمن اہل اسلام تھے (یعنے یہ لوگ تماشائی تھے پھر جب کفار اونکو تنعیم کو لے گئے اور اونکے ساتھ
زید بن الدثنہ تھے اوسوقت اون کافرون نے حکم کیا کہ ایک لمبی لکڑی گاڑی جاوے (یعنے واسطے سولی
دینے خبیب کے) تب اوس لکڑی کے لیے گڑھا کھودا گیا یعنے وہ لکڑی گاڑی گئی پھر جب کہ خبیب کو اوس
سولی کے پاس لیگئے تو خبیب نے کہا اگر تم مجکو چھوڑ دو تو مین دو رکعت نماز پڑھ لون اونہون نے کہا اچھا پس
خبیب نے دو رکعت نماز پڑھی اور تمام کیا اونہون نے دونون رکعت کو بدون اسکے کہ دونون کو طول دیا ہو
اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی معمر نے زہری سے اونہون نے عمرو بن سفیان بن
ابی سفیان بن اسید بن العلا سے اونہون نے ابی ہریرہ سے اونہون نے کہا اول جسنے طریقہ نکالا ہے دو رکعت نماز
پڑھنے کا وقت قتل کے وہ خبیب تھے راوی کہتے ہین کہ پھر خبیب نے کہا واللہ اگر یہ گمان اونکو نہوتا کہ مین نے
موت سے ڈر کر نماز کو طول کیا تو مین اوسوقت نماز مین اکثار کرتا بعد ازان خبیب نے دعا کی اَللّٰھُمَّ اَحْصِہِم
عَدَدًا وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَلَا تُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا یعنے اے پروردگار انکے عدد کو تو شمار کر

(یعنے اپنے تئین اسکے ایک ایک کو گھیرے) اور ہلاک کر انکو پراگندہ و پریشان اور باقی نچھوڑ انمین سے
کسیکو معویہ بن ابی سفیان نے کہا کہ مین اونکی دعا کے وقت موجود تھا تو مین نے اپنے تئین دیکھا کہ
میرا باپ ابوسفیان دعاے خبیب کے خوف سے مجکو زمین پر لٹاتا تھا اور ابوسفیان نے مجکو اوسدن
ایسی کشاکش سے گھسیٹا کہ مین سترین کے بھل گر پڑا اور اوس گرنے کی چوٹ سے مین ایک مدت دردمند رہا
اور حویطب بن عبد العزی کہتا تھا کہ مین نے اپنے تئین ایسا پایا کہ اپنے کانون مین اونگلیان پکڑ دوڑتا پھرتا
تھا کہ اس خوف سے تا دعاے خبیب کو مین نہ سنون اور اسیطرح حکیم بن حزام نے کہا کہ خوف دعاے خبیب سے
مین اپنے تئین درختون کی آڑ مین چھپاتا تھا اور راوی کہتا ہے مجھسے حدیث بیان کی عبداللہ
بن یزید نے اوسنے سعید بن عمرو نے اونہون نے کہا مین نے جبیر بن مطعم سے سنا وہ کہتا تھا کہ اوسدن
مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین چھپا تھا لوگون کے درمیان اس خوف سے تا سامنا نہو میرا دعاے خبیب سے
اور حارث بن برصا نے کہا واللہ مجکو گمان تھا کہ دعاے خبیب اونمین سے کسیکو نچھوڑیگی اور واقدی
نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبداللہ بن جعفر نے عثمان بن محمد الاخنسی سے اونہون نے کہا کہ
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سعید بن عامر بن خذیم الجمحی کو عامل مقرر کیا تھا اوپر حمص کے اور حال اونکا
یہ تھا کہ اونپر غش طاری ہوا کرتا تھا باوجودیکہ وہ درمیان اپنے اصحاب کے ہوتے تھے چنانچہ ذکر اس بات کا
آگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہوا اور سعید اکثر حمص سے خدمت مین عمر رضی اللہ عنہ کے آیا کرتے تھے تو ایکمرتبہ
اونکے آنے مین اونہون نے پوچھا کہ اے سعید تیرے تئین کیا ہوجایا کرتا ہے کیا تجھپر جن ہے اونہون نے
کہا نہین یا امیر المومنین لیکن تھا مین اون لوگون مین جو وقت قتل خبیب حاضر تھے اور مین نے دعا اونکی
سنی تھی سو واللہ جسوقت میرے قلب پر اونکی دعا کا خطور و خیال آجاتا ہے تو مین کسی مجلس و مجمع مین ہون
مگر مجھپر غش طاری ہوجاتا ہے عثمان راوی نے کہا کہ پس یہ غشی سعید کے تئین نزدیک عمر رضی اللہ عنہ کے
موجب مزید خیر کی ہوئی اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی قدامہ بن موسی نے عبد العزیز
بن رمانہ سے اونہون نے عروہ بن الزبیر سے اونہون نے نوفل بن معویہ الدیلی سے اونہون نے کہا کہ
مین اوس روز بوقت دعاے خبیب حاضر تھا پس مین نے اون لوگون مین سے جو وہان اوسوقت حاضر تھے
کسیکو نہین دیکھا کہ وہ اونکی دعا کے ضرر سے بچ رہا ہو اور مین جو کھڑا تھا تو اوس دعا کے خوف سے زمین کیطرف
جھک پڑا اور قریش ایک مہینے بلکہ زائد یکماہ تک ایسی حالت مین رہے کہ اونکی محفلون مین سوا ذکر دعاے خبیب کے
اور کسی بات کا مذکور نہوتا تھا راوی کہتے ہین جب خبیب دو رکعت نماز پڑھ چکے تو کفار اونکو سولی پاس لیگئے
اور اونکا رخ طرف مدینے کے کرکے روے یا رسی سے اونکو خوب کسدیا بعد ازان اونسے کہنے لگے کہ اگر تو

اسلام سے پھر جاوے تو ہم تجکو چھوڑ دیوین اونہون نے کہا واللہ مین نہین چاہتا کہ مین اسلام سے دست بردار ہون
اور عوض اسکے دولت تمام روے زمین کی میرے ہاتھ آوے پھر اون کافرون نے کہا بھلا یہ تو چاہتا ہے
کہ محمد بجاے تیرے ہوون (یعنے جس حال مین کہ تو ہے) اور تو اپنے گھر مین بیٹھا ہو اونہون نے کہا واللہ
مین ہرگز نہین چاہتا کہ جسم محمدؐ مین ایک کانٹا بھی چبھے یعنے اونکو ایک کانٹے کی بھی کھٹک ہو اور مین اپنے
گھر مین آرام سے بیٹھون پھر اونہون نے بار بار کہنا شروع کیا اے خبیب پھر جا اسلام سے خبیب کہتے تھے
مین کبھی نہ پھرونگا وہ کہنے لگے آگاہ ہو قسم ہے لات و عزی کی اگر تو ایسا نکریگا کہ اسلام سے باز نہ آویگا تو البتہ
ہم تجکو ضرور قتل کرینگے اونہون نے کہا میرا قتل ہونا راہ خدا مین امر خفیف اور ایذا ے قلیل ہے (یعنے قتل میرا
آسان اور تھوڑی دیر کی اذیت ہے بخلاف انحراف اسلام سے کہ کار دشوار و موجب خلود نار ہے) پھر جب
خبیب نے اونکے کہنے سے انکار کیا تو اون کافرون نے اونکا منہ اوس طرف کر دیا جسطرف سے آئے تھے یعنے
مدینے کی جانب منہ اونکا پھیر دیا خبیب نے کہا ولیکن پھیر دینا تمہارا میرے منہ کو جہت قبلہ سے اسلیے مجکو ضرر
نہین کرتا) پس تحقیق کہ حق تعالے فرماتا ہے فَاَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یعنے جسطرف
تم منہ کرو پس اوسی طرف وجہ خدا موجود ہے اسے دلیل و حجت خدا بعد ازان خبیب نے دعا کی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَا اَرٰی
اِلَّا وَجْهَ عَدُوٍّ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَیْسَ هٰهُنَا اَحَدٌ یُبَلِّغُ رَسُوْلَكَ عَنِّی السَّلَامَ فَبَلِّغْهُ
اَنْتَ عَنِّی السَّلَامَ یعنے اے پروردگار مین یہان سواے شکل دشمنون کے اور کسیکو
نہین دیکھتا ہون اے پروردگار اس جگہ کوئی ایسا نہین ہے جو تیرے نبی کو میرا سلام پہونچا دے پس تو ہی
اونکو میری جانب سے سلام پہونچا اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی اسامہ بن زید نے
اپنے باپ سے کہ رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کے ساتھ مدینے مین بیٹھے تھے کہ دفعتہ حضرت پر ایک حالت
بیہوشی کی طاری ہوئی جسطرح وقت نزول وحی کے وہ کیفیت غشیان کی ہوا کرتی تھی بعد ازان سنا حضرت
کہتے ہوے سنا کہ وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ بعد ازان فرمایا کہ یہ جبرئیل آئے ہین اور خبیب کیطرف سے سلام پہونچا گئے
وبعد ازان اون کافرون نے طلب کیا لڑکون کو اون لوگون کے لڑکون مین سے جو بدر مین مارے گئے تھے
یعنے اون لڑکون کو بلایا جنکے باپ بدر مین مارے گئے تھے چنانچہ ایسے چالیس لڑکے پائے گئے تب اون کافرون نے
ہر ایک لڑکے کو ایک ایک نیزہ دیا اور کہا دیکھو یہ وہ شخص ہے جسنے تمہارے اباء کو مارا ہے تب اون لڑکون نے
خبیب کو نیزے مارنے لگے اور خبیب اوس لکڑی پر تڑپے کہ اونکا منہ قبلہ کیجانب ہوگیا اوسوقت خبیب نے
کہا حمد ہے اوس خدا کی جسنے میرے منہ کو سمت اوس قبلہ کے پھیر دیا جسکو اپنے لیے اور اپنے نبی اور مومنین
کے لیے پسند و اختیار کیا ہے اور جو لوگ قتل خبیب پر جمع ہوے اور لوگون کو جمع کیا وہ عکرمہ بن ابی جہل تھا اور

سعید بن عبد اللہ بن قیس اور اخنس بن شریق اور عبیدہ بن حکیم بن امیہ بن الاوقص السلمی یہ سب تھے اور اون حاضرین مین عقبہ بن الحارث بن عامر بھی تھا جو کہتا ہے واللہ مین نے خبیب کو قتل نہین کیا کیونکہ اوس روز مین لڑکا کمسن تھا ولیکن ایک شخص نے بنی عبد الدار مین سے جسکا نام ابو میسرہ بن عوف بن السباق تھا میرا ہاتھ پکڑ کر برچھی پر رکھا اور ہاتھ میرا اپنے ہاتھ سے تھامے رہا اور اپنے ہاتھ کے زور سے برچھی مارتا تھا یہان تک کہ خبیب قتل ہوے اور جبکہ وہ برچھی مار چکا تو اپنا ہاتھ اوسنے چھوڑ لیا تو کافرون نے چلا کر کہا اے ابو سروعہ ابو میسرہ نے بڑی برچھی ماری تب ابو سروعہ نے (یعنے یہ کوئی اور شخص تھا) خبیب کو نیزہ مارا کہ اونکے پشت سے پار کر دیا اور اوس نیزہ کو اوسیطرح اوسدم تک چھیدا رکھا کہ خبیب توحید خدا اقرار کرتے تھے اور شہادت دیتے تھے کہ محمد رسول ہے خدا کا چنانچہ اخنس بن شریق کہتا تھا کہ اگر خبیب کسی حال مین ذکر محمد سے باز رہتا ہوتا تو ایسی حالت مین (یعنے جب برچھیون مین چھدا تھا) بالضرور ترک ذکر محمد کرتا یعنے بھول جاتا ہمنے کبھی کسی الد کو نہین دیکھا کہ وہ اپنی اولاد سے ایسی محبت دلی رکھتا ہو جیسی محبت کہ اصحاب محمد محمد کے ساتھ رکھتے ہین اور کہا راویون نے کہ زید بن دثنہ جو صفوان بن امیہ کے یہان زنجیرون مین مقید تھے تو راتون کو نماز تہجد پڑھا کرتے تھے اور دنون کو روزے رکھتے تھے اور جو چیزین کھانیکو اونکے سامنے آتی تھین اونمین سے گوشت ذبائح نہ کھاتے تھے یہ بات صفوان پر بہت شاق گذری اسلیے کہ قریش نے اپنے قیدیون کو اچھی طرح رکھا تھا تب صفوان نے زید سے کہلا بھیجا کہ کھانون مین سے تو کیا چیز کھاتا ہے اونہون نے جواب دیا کہ جو جانور سوا نام خدا کے کسی غیر کے نام سے ذبح کیا جاتا ہے مین اوسکا گوشت نہین کھاتا ہون ولیکن مین دودہ سے رغبت رکھتا ہون (یعنے دودہ پی لینا اور کھانون سے کفایت کرتا ہے) کیونکہ وہ صائم رہتے تھے تب صفوان نے اونکے لیے حکم دیا اور مقرر کیا کہ دودہ ایک بڑا کاسہ بھر کے وقت افطار کے زید کو ملا کرے یہان تک کہ مثل وسی کاسہ کے اگلے روز بھی ہوتا تھا لیئے ملتا تھا پھر جب کہ زید بن دثنہ اور خبیب کو ایک ہی روز مقتل مین لائے اور اون دونون کی باہم ملاقات ہوئی اور اون ہر ایک کے ساتھ لوگون کے غول تھے پس ہر ایک دونون اپنے صاحب سے لپٹ گیا اور اون دونون مین سے ہر ایک نے اپنے صاحب کو وصیت کی کہ وہ اپنی اوس مصیبت پر صبر کرے بعد ازان وہ دونون ازیکدیگر جدا ہوے اور جو شخص قتل زید پر متولی مقرر ہوا تھا وہ نسطاس غلام صفوان کا تھا چنانچہ اونکو تنعیم تک لائے اور لکڑی سولی کی زمین پر گاڑی زید نے کہا مین دو رکعت نماز پڑھ لون پس اونہون نے دو رکعت نماز پڑھی بعد ازان اونکو اوس لکڑی پر اوٹھایا اور زید سے کہنے لگے کہ تو اپنے اس دین جدید سے دست بردار ہو اور پیروی ہمارے دین کی کر تو ہم تجکو چھوڑ دیوین اونہون نے کہا لا واللہ یعنے واللہ ایسا نہوگا مین اپنے دین سے کبھی جدا نہونگا اور کفار کہتے تھے کہ آیا تجکو خوش آتا ہے اور تیرا دل گوارا کرتا ہے کہ بجاے تیرے ہمارے ہاتھ محمد گرفتار ہوا ہو اور تو اپنے گھر مین

بیٹھا ہو زید نے کہا مجھے بہت ناگوار ہے اور مجھپر دشوار ہے کہ جسم محمد میں ایک کانٹا چبھے یعنے ایک کانٹے کی بھی کھٹک
اور میں اپنے گھر میں بآرام بیٹھوں راوی نے کہا ابو سفیان بن حرب کہتا تھا کہ میں نے کبھی کسیکے اصحاب میں آپسکی محبت
ایسی اشد محبت نہیں دیکھی جیسی محبت شدید اصحاب محمد میں محمد کے لیے پائی اور حسان بن ثابت یہ اشعار شان
میں خبیب کے پڑھتے تھے جسکا مضمون یہ ہے لَيْتَ خُبَيْباً لَمْ تَخُنْهُ أَمَانَةٌ + وَلَيْتَ خُبَيْباً
كَانَ بِالْقَوْمِ عَالِمَا + شَرَاهُ زُهَيْرُ بْنُ الْأَغَرِّ وَجَامِعٌ + وَكَانَا قَدِيماً
يَرْكَبَانِ الْمَحَارِمَا + أَجَرْتُمْ فَلَمَّا أَنْ أَجَرْتُمْ غَدَرْتُمُ + وَكُنْتُمْ بِأَكْنَافِ الرَّجِيعِ اللَّهَازِمَا
اے کاش کہ خبیب کی خیانت اوس قوم نے از روے امانت یعنے از راہ امان کے نکی ہوتی اور کاش کہ خبیب حال
اوس قوم کا یعنے غدر اونکا جانتا ہوتا (یعنے کاش خبیب اونکی خیانت اور اونکے غدر کو جانتا تو اون پر بت کو نہ پہنچتا
اور یہ اشارہ ہے اس بات پر کہ ہرگاہ اصحاب رجیع جو لڑکر شہید ہو گئے تھے اونمیں سے خبیب و زید نے اونکی امان
قبول کیا تھا اور اونکے وعدہ پر اعتماد کرکے قتال سے باز رہے تھے) خرید لیا خبیب کو زہیر بن الاغر اور جامع نے
اور یہ دونوں ہمیشہ سے حرامکار تھے پھر تمسے امان پیش کی پھر جب ہم امان دیچکے تو تمنے پھر غدر و فریب کیا کہ تم اوسکی طرف
رجیع میں [illegible] اور حسان نے جو یہ اشعار کہے تھے اونکے دیوان قدیم میں پائے گئے لَوْ كَانَ
فِي الدَّارِ قَوْمٌ ذُو مُحَافَظَةٍ + حَامِي الْحَقِيقَةِ مَاضٍ مَالُهُ أَنَسُ + إِذًا وَجَدْتَ
خُبَيْبُ مِنْهُمْ لَأَفْسَحَا + وَلَمْ يُشَدَّ عَلَيْكَ الْكَبْلُ وَالْحَرَسُ + وَلَمْ تَقُدْكَ
إِلَى التَّنْعِيمِ زَعْنَفَةٌ + مِنَ الْمَعَاشِرِ مِمَّنْ قَدْ نَفَتْ عُدَسُ
فَاصْبِرْ خُبَيْبُ فَإِنَّ الْقَتْلَ مَكْرُمَةٌ + إِلَى جِنَانِ نَعِيمٍ يَرْجِعُ النَّفَسُ
وَلَوْ لَقَدْ غَدَرُوا وَهُمْ فِيهَا أُولُو خُلُفٍ + وَأَنْتَ ضَيْفٌ لَهُمْ فِي الدَّارِ مُحْتَبَسُ یعنے اگر
گھر والون میں حفاظت کرنے والے ہوتے یعنے ملکے میں اور وہ حامی حقیقی ہوتے اور اقدام کرنے والے ہوتے امور
حق میں اور ہوتی اونکے لیے انس کسی سے یعنے عیال و مال سے تو اوس وقت اسے خبیب تو نزول کرتا منزل بیچ
اونکے جہپر تھی قید اور بشتی کی نگہبانون کی ہوتی اور وہ کوتاہ دست لئیم یعنے انطاس تجکو کھینچکر تنعیم کو نہ لیجاتا اور وہ ان
گروہ میں ان لوگون میں سے ہے جیتے واسے عدس سے کے ہیں یعنے رذیل کمینہ پیشہ ہر حال صبر کر اسے خبیب کہ
ہر آئینہ قتل راہ خدا میں بزرگی ہے کیونکہ طرف جنات نعیم کے کل آدمی رجوع کرنے والے ہیں تسلی کیا اونسے [illegible]
کہ یہ لوگ قریش میں خلاف وعدہ ہیں اور تو انکا مہمان تھا اونکے گھر میں قید تھا

ذکر غزوہ بنی النضیر ماہ ربیع الاول میں سینتیسوین مہینے ہجرت سے

واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ اور عبداللہ بن جعفر اور محمد بن صالح اور

محمد بن یحییٰ بن سہل اور ابن ابی حبیبہ اور محمد بن راشد سے اور یہ لوگ منجملہ اون راویون کے ہین جنکا نام مین نہین جانتا اور ہر ایک نے پارہ پارہ اس حدیث کا مجھسے بیان کیا اور اونمین سے بعضے بڑے ضابط حدیث تھے بعض سے پس اون سب نے جو مجھسے حدیث بیان کی ہین نے سب کو جمع کیا کہا رواۃ نے کہ جب عمرو بن امیہ بیر معونہ سے چلے اور قناۃ مین آئے تو وہان دو آدمی بنی عامر سے ملے تب اون دونون کا نسب پوچھا یعنے تعارف کیا اون دونون نے اپنا نسب بتایا پھر اون دونون کو قیلولہ کرنے کی ترغیب دی جب وہ سو گئے تو اونپر حملہ کر کے دونون کو قتل کیا بعد ازان وہان سے چل نکلے اور اوسی ساعت بہت جلد جتنی دیر مین بکری دوہتے ہین آنکر خدمت مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہوے اور اون دونون کی خبر بیان کی حضرت نے فرمایا تونے بہت برا کام کیا اون دونون کے لیے تو ہماری جانب سے امان تھی اور اونسے ہمنے عہد ذمہ کیا تھا عمرو نے کہا مجکو معلوم نتھا بلکہ مین اون دونون کو مشرک جانتا تھا علاوہ اونکی قوم نے ہمارے ساتھ کیا جو کچھ کیا کہ ہمسے عہد شکنی کی اور عمرو جو کچھ سلاح و رخت اون دونون کا لائے تھے اوسکی نسبت رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ علحدہ رکھا جاوے و بعد ازان حضرت صلعم نے وہ سب اسباب مع خون بہا دونون کا اونکی قوم کے پاس بھجوا دیا اور یہ اسطرح ہوا کہ عامر بن الطفیل نے حضرت صلعم کی جناب مین کہلا بھیجا تھا کہ آپ کے اصحاب مین سے ایک شخص نے ہماری قوم مین سے دو آدمیون کو مار ڈالا ہے درحال آنکہ اون دونون کے لیے آپ کی جانب سے امان تھی اور آپ نے اونسے عہد ذمہ کیا تھا پس چاہیے کہ اون دونون کی دیت ہمارے پاس بھیجدیجیے چنانچہ رسول خدا صلعم بنی النضیر کے پاس تشریف لیگئے اسلیے کہ وہ لوگ بھی دیت مین مدد کرین اور حال یہ تھا کہ بنو النضیر حلیف بنی عامر کے تھے چنانچہ رسول خدا صلعم روز شنبہ تشریف لیچلے اور مسجد قبا مین آکر نماز پڑھی اور حضرت کے ہمراہ کچھ لوگ تھے مہاجرین و انصار سے و بعد ازان کہ بنی النضیر کے یہان تشریف لائے تو اونکو دیکھا کہ سب اپنی محفل مین جمع ہین تب آنحضرت صلعم مع اصحاب اپنے وہان بیٹھے اور اون لوگون سے کلام کرنے لگے تا وہ لوگ اون دونون کلابیون کے لیے جنکو عمرو بن امیہ نے قتل کیا تھا مبلغ دیت مین مدد کرین تب بنو النضیر نے کہا اے ابو القاسم جو آپ چاہتے ہین ہم وہی کرین گے ہم فدا ہون آپ پر کہ آپ نے ہماری ملاقات کی اور ہمارے یہان تشریف لائے بیٹھ جائیے تا ہم آپ کے لیے طعام حاضر کرین اور رسول خدا صلعم اونکے مکانون مین سے ایک مکان کی دیوار سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے چنانچہ وہ لوگ جدا ہوے اور بعضون نے بعض سے خلوت کر کے باہم مشورہ کیا اونمین سے حیی بن اخطب بولا اے گروہ یہود اسوقت محمد اپنے چند اصحاب کے ہمراہ آئے ہین کہ وہ سب پورے دس بھی نہون گے اور وہ جو اونکے ساتھ ہین ابوبکر و عمر اور علی اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن معاذ و اسید بن حضیر و سعد بن عبادہ ہین پس جس گھر کے نیچے محمد بیٹھے ہین اوسکے اوپر سے ایک پتھر اونپر ڈالدو اور اونکو مار ڈالو کیونکہ پھر کبھی ایسا موقع نپاؤ گے کہ وہ تنہا ہون اور

اسوقت اونکے دوستدارون مین کوئی اونکے ساتھ نہین ہے اور جب داخل ہوجاوینگے تو اصحاب اونکے
متفرق ہوجاوینگے پھر جو کوئی اونکے ہمراہ قریش سے ہوگا وہ اپنی قوم مین آجاویگا اور باقی رہجاوینگے وہان وہ لوگ
جو اوس وخزرج سے ہین سو وہ تمہارے حلیف ہین پس جو کچھ تمہارا ارادہ ہے اگر تم کسی بات کی بابت ارادہ کرو تو وہ
اسیوقت کرو یعنے اسیوقت موقع ہے تب عمرو بن جحاش نے کہا کہ مین اس مکان کی چھت پر چڑھتا ہون
اور اونپر ایک بھاری پتھر گراتا ہون اوسوقت سلام بن مشکم نے کہا اے قوم آج تم میری اطاعت کرو اور آج
تم میری مخالفت کبھو یعنے ابکی بار تم میری بات مان لو پھر چاہے کبھی میرا کہنا نہ مانو اگر تم ایسا کرتے ہو تو
ضرور محمد کو خبر ہوجاویگی کہ ہم لوگون نے اونکے ساتھ غدر کیا اور یہ دغابازی نقض اوس عہد کا ہے جو درمیان
ہمارے اور اونکے واقع ہوا ہے پس ایسا کام نکرو آگاہ ہو واللہ کہ جس بات کا تم ارادہ رکھتے ہو اگر وہ کروگے
تو یہ جان لو کہ اونمین سے کوئی نہ کوئی قائم رہیگا اور دین کو تا قیامت برپا رکھیگا پھر وہ یہود کی جڑ اوکھاڑیگا
اور اپنا دین ظاہر و غالب کریگا اور حال یہ ہے کہ ابن جحاش پتھر گرانے کو تیار ہوگیا تھا تاکہ آنحضرت صلعم پر
گراوے اور چاہتا تھا کہ اوسکو اونپر لڑکاوے پھر جب اوسکو لیے ہوے چھت پر چڑھگیا اوسیوقت آنحضرت
صلعم کو جو کچھ اون لوگون نے قصد کیا تھا اوسکی خبر آئی (یعنے بواسطہ جبرئیل) تب حضرت وہان سے جلد
اوٹھ کھڑے ہوے گویا کہ وہ ارادہ قضاے حاجت کا رکھتے تھے (یعنے جیسے کوئی ارادہ جانے پاخانہ کا
رکھتا ہو) اور اوس جگہ سے آنحضرت صلعم طرف مدینے کے متوجہ ہوے اور اصحاب حضرت کے آپکی قرین
بیٹھے باتین کرتے تھے اور اونکو گمان ہوا کہ حضرت واسطے قضاے حاجت تشریف لیگئے ہونگے پھر جب
دیر ہوا اور وہ لوگ اس گمان سے مایوس ہوے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب یہان ٹھہرنا ہمارا اچھا نہین
بالضرور حضرت کسی امر کے لیے تشریف لے گئے ہین تب یہ سب اصحاب اوٹھ کھڑے ہوے اور حیی بن
اخطب بولا کہ ابوالقاسم نے بہت جلدی کی ہم تو اس ارادے اور فکر مین تھے کہ اونکی حاجت روا کرین یعنے
اونکی فرمائش بجالاوین اور چاہتے تھے کہ ملاقات ... الغرض یہود اپنے کردار پر پشیمان ہوے
بعد ازان کنانہ بن صویرا نے اون یہود سے کہا کچھ تم جانتے ہو کہ محمد کیون اوٹھ گئے اونہون نے کہا نہین واللہ
ہم نہین جانتے اور تو کچھ جانتا ہے اوسنے کہا ہان توریت کی قسم البتہ مین جانتا ہون کہ جو کچھ تمنے محمد کے ساتھ قصد کیا
تحقیق کہ وہ اوس سے مطلع ہوے پس تم لوگ اپنے نفس کو فریب نہ دو یعنے ... اور اللہ بیشک وہ رسول اللہ ہین
اور وہ نہ اوٹھ جاتے مگر اسلیے کہ جو کچھ تم قصد رکھتے تھے اوس سے وہ آگاہ کیے گئے اور وہ بیشک آخر الانبیا خاتم
المرسلین ہین اور تم یہود ہمیشہ سے اس تمنا مین ہو کہ آخر الانبیا اولاد ہارون سے ہو پس حق تعالے نے اوکو
جہان چاہا ظاہر کیا اور بیشک ہماری کتابون یعنے صحف انبیا مین اور وہ جو ہمنے توریت مین پڑھا ہے

وہ توریت جسمین کچھ تغیر وتبدل واقع نہین ہوا یہ ہے کہ ہر آئینہ مولد اوسکا مکہ ہوگا اور دار الہجرت اوسکا یثرب ہوگا
پس صفت اوسکی بعینہا یعنے ٹھیک ٹھیک ویسی ہے کہ جو کچھ ہماری کتابون مین ہے اور اوسکا ایک حرف بھی مخالف اوس
صفت کے نہین ہے اور اسکے خلاف بھی نہین ہے کہ موافق اون نوشتون کے جو کچھ تمہارے تئین پیش ہوگا
وہ اول اوسکا محاربہ ہے تمسے یعنے پہلے وہی تمسے لڑنے کو آویگا اور گویا ہے کہ مین تمکو دیکھ رہا ہون
کہ تم کوچ کیے جاتے ہو یعنے بھاگے جاتے ہو اور تمہارے پیچھے بکھیرون کے مارے چلاتے ہین اور تم اپنی
اولاد کو اور مال کو اپنے گھرون مین چھوڑے جاتے ہوگے وحال آنکہ یہی اولاد و مال موجب تمہارے عز و
شرف کے ہین پس چاہیے کہ تم دو خصلتون یعنے دو امرون مین میری اطاعت کرو یعنے میری بات مانو کہ
سواے ان دو امر کے کسی تیسری بات مین خیر نہین ہے اون لوگون نے پوچھا وہ کون سے دونون امر
ہین اوسنے کہا کہ تم اسلام قبول کرلو اور محمد کے ساتھ شامل ہوجاؤ تو امان پاؤگے اپنے مال اور اپنی اولاد پر
اور تم اونکے اصحاب کبار مین محسوب ہوجاؤگے اور تمہارے مال و منال تمہارے ہاتھون مین باقی رہینگے
اور تم اپنے وطن سے نکالے نجاؤگے تب بنو النضیر نے جواب دیا کہ ہمتو توریت اور عہد موسے سے باہر نہونگے
تب کنانہ نے اونسے کہا کہ اور وہ دوسری صورت یہ ہے کہ ہر آئینہ محمد کسیکو تمہاری طرف ضرور بھیجنے والے ہین
کہ تم لوگ ہمارے ملک و شہر سے نکل جاؤ تو تم کہنا بہت اچھا (یعنے بلا قتال و جدال اس امر کو قبول کرلینا) تو اسصورت
مین محمد تمہارا خون اور مال حلال نجانینگے اور سارا مال تمہارا باقی رہ جاویگا پھر اگر تم چاہو بیچ ڈالیو (یعنے گھر بار
وغیرہ) خواہ رہنے دیجیو بنو النضیر نے کہا جو یہی راے تیری ہے تو بہت خوب ہے پھر کنانہ نے کہا بخدا کہ ہر آئینہ
دوسری صورت سب صورتون سے میرے لیے بہتر ہے (یعنے اسلام) پھر اوسنے کہا آگاہ ہو واللہ اگر
یہ خیال نہوتا کہ مین تفضیح تمہاری کرونگا (یعنے تم کہوگے کہ ہمکو رسوا کیا) تو البتہ مین اسلام قبول کرتا ولیکن واللہ
کہ شعثا میرے اسلام کی سبب سے اب عیب نکیجاویگی یہان تک کہ پہونچے مجکو وہ گزند جو تمکو پہونچے (یعنے جو تمہارا حال
وہ میرا بھی حال ہوگا تو اسصورت مین البتہ شعثا عیب نکیجاویگی یعنے لوگ کہینگے تیرا باپ مسلمان ہوگیا)
اور کہا راوی نے کہ شعثا دختر کنانہ کی وہ عورت ہے کہ باعث اوسکے حسن و جمال کی حسان نے اپنے اشعار
مین کی ہے بعد ازان سلام بن مشکم نے بنو النضیر سے کہا کہ جو کچھ تمنے کہا مین اوس سے پہلے ہی کارہ و ناخوش
تھا اور ابھی ضرور کسیکو ہماری طرف عنقریب بھیجتے ہین کہ تم لوگ ہماری دار یعنے ملک و شہر سے کہ وہ ہمارا
گھر ہے نکل جاؤ پس تو اے حیی اوس حکم کے بعد کچھ کلام نکیجیو اور اوسکے جواب مین دربارہ خروج کے
نعم کہیو یعنے قبول خروج کیجیو پھر نکل جائیو تو اوسکے دیار سے تب حیی نے کہا مین ایسا کرتا ہون کہ
نکالا جاتا ہون **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ سلسلہ رواۃ اپنے کے کہا جب رسول خدا صلعم مدینے کیطرف

تشریف لائے (یعنے بنو نضیر کے بیان سے) تو پیچھے سے حضرت کے اصحاب بھی وہان سے چلے اور انہیں
ایک شخص سے ملاقات ہوئی کہ وہ مدینے سے نکلا تھا تب اصحاب نے اوس سے پوچھا کہ آیا تو نے محمد
صلعم سے ملاقات کی ہے یعنے تو نے اونکو دیکھا ہے اوسنے کہا ہان مجکو حضرت صلعم جسر کے پاس مدینے
کی طرف ملے تھے پھر جب اصحاب پاس حضرت کے پہونچے تو معلوم ہوا کہ حضرت علیہ السلام نے محمد بن مسلمہ کو
طلب کیا ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ بنو النضیر کے یہان سے اوٹھ آئے
اور ہملوگون کو خبر نہوئی حضرت علیہ السلام نے فرمایا یہود نے میرے ساتھ قصد غدر کیا تھا سو حق تعالی نے
مجکو اوس بات کی خبر دی اسلیے مین وہان سے اوٹھ آیا بعد ازان محمد بن مسلمہ حاضر ہوے تب اونسے حضرت
صلعم فرمانے لگے کہ یہود بنی النضیر کے پاس تو جا اور اونسے کہدے کہ رسول اللہ نے مجھے تمہارے پاس
بھیجا ہے اسلیے کہ تم لوگ میرے ملک و شہر سے نکل جاؤ چنانچہ جب ابو مسلمہ اونکے پاس گئے تو اونسے
کہا کہ رسول خدا صلعم نے مجکو تمہارے پاس اپنا پیغامبر بھیجا ہے اور مین ذکر اوس پیغام کا نکرونگا جبتک تمکو معلوم کرا دون وہ بات جسکو مین
خوب پہچانتا ہون اور جانتے ہو پھر کہا تمکو مین اوس توریت کی قسم دیتا ہون جسکو خدا نے موسی علیہ السلام پر نازل کیا ہے آیا تم جانتے ہو مجکو
یاد ہے کہ قبل مبعوث ہونے محمد صلعم کے مین تمہارے پاس آیا تھا اور اوسوقت تمہارے درمیان مین توریت تھی
تمنے اپنی مجلس مین اسی جگہ مجھسے کہا تھا کہ اے ابن مسلمہ اگر تو چاہے تو ہم تجکو صبح کا کھانا کھلا دین یعنے
چاشت کا ناشتا کرا دین تو کھلا دین ہم اور اگر تو چاہے کہ ہم تجکو یہودی بنا دین تو یہودی بنا دین تب
مین نے تمسے کہا تھا کہ مجھے ناشتا کرا دو پر مجھے یہودی نہ بناؤ کہ واللہ مین کبھی یہودی نہونگا پھر تمنے
مجھے بھی ایک طباق مین کھانا دیا واللہ مین اوسکی طرف دیکھنے لگا گویا وہ مثل پانی تھا برنگ سیاہ و
سفید اوسوقت تمنے کہا تجکو ہمارے دین سے کون چیز مانع ہے آگاہ ہو کہ ہر آئندہ دین تو دین یہود ہے
ولیکن گویا کہ تو ارادہ دین حنیفیہ کا رکھتا ہے وہ حنیفیہ کہ تو نے اوسے اس عرصہ مین سنا ہے (یعنے
اسلام) آگاہ ہو یعنے [illegible] اے ابن مسلمہ [illegible] ہے دین حنیفیہ سے اور وہ [illegible] مین پہنچ [illegible]
چنانچہ صاحب اوسکا تمہارے پاس آئیگا [illegible] اوسکی [illegible] ہوگا [illegible]
[illegible]
[illegible] ضحوک قتال [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] اسباب چھینے جاوینگے اور لوگ قتل ہونگے اور قتل کیے جاوینگے

یعنی نعشون سے گوش و بینی قطع کیے جاوینگے یہ سنکے بنو النضیر بولے اللّٰہم نعم یعنے بخدا ہان یہ سچ ہے ہمنے یہ بات
تجھسے ضرور کہی تھی ولیکن یہ شخص صاحب ملت حنفیہ کا نہین ہے تب محمد بن مسلمہ نے کہا کہ مین اپنے کلام سے تو
فارغ ہوا اب آگاہ ہو کہ ہر آئنہ رسول خدا صلعم نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے اور تمسے فرمایا ہے تحقیق کہ تمنے
اوس عہد کو جو ہمنے تمہارے لیے مقرر کیا تھا توڑ ڈالا اسلیے کہ تمنے مجھپر قصد غدر کیا تھا اور مین تمکو خبر دیتا ہون
اوس بات کی جسکی تمنے فکر کی تھی اپنی راے سے اور وہ چڑھنا عمرو بن الجحاش کا تھا اوس مکان کی چھت پر
کہ اوپر سے بھاری پتھر گرا دے پس وہ سب بہت چپ ہو رہے اور ایک حرف نہ بولے اور یہ فرمایا ہے کہ
تم لوگ ہمارے شہر سے نکل جاؤ اور ہمنے تمکو دس دن کی مہلت دی (یعنے واسطے درستی سامان و اسباب
سفر کے) پس جو شخص بعد اس مدت کے نظر آویگا تو ہم اوسکی گردن مارینگے تب اون لوگون نے کہا
اسے محمد ہمکو یہ گمان نہ تھا کہ کوئی شخص قبیلہ اوس مین سے یہ خبر (یعنے یہ حکم) ہمارے پاس لاویگا محمد یعنے
ابن مسلمہ نے کہا اب قلوب لوگون کے متغیر ہو گئے (یعنے بعد اسلام کے) چنانچہ اسپر وہ لوگ چند روز ٹھہرے رہے
کہ سامان و تیاری کوچ کی کرتے تھے اور جانوران سواری و بار برداری اونکے جو ذی الجدر مین چرائی پر تھے
اونکے ہانک لانے کے واسطے آدمیون کو روانہ کیا اور قبیلہ اشجع سے لوگون کو کرایہ اور اجرت پر مقرر کیا اور
تیاری و تہیہ سفر مین بہت جلدی کر رہے تھے چنانچہ وہ لوگ کہ اپنے سامان مین مصروف تھے اسی عرصہ مین
ناگاہ اونکے پاس قاصد ابن ابی کے آئے اور وہ فرستادے جو اونکے پاس آئے سوید و داعس دو آدمی تھے
اون دونون نے کہا کہ عبد اللہ ابن ابی نے پیغام دیا ہے کہ تم لوگ اپنے دیار اور اموال سے نہ نکلو اور تم
اپنے حصارون مین مقیم رہو تحقیق کہ میرے ساتھ میری قوم سے دو ہزار آدمی ہین اور سوا اونکے عرب کے
لوگ ہین کہ یہ سب تمہارے حصارون مین تمہارے ساتھ داخل ہونگے اور وہ مر جاوینگے اپنے آخر تک
یعنے وہ سب کے سب قبل اس سے کہ وہ لوگ یعنے مسلمین تمکو کچھ ضرر پہونچا سکین اور قبیلہ قریظہ بھی تمہاری
مدد کرینگے اور وہ تمسے کوتاہی و خطا نکرینگے اور تمہارے حلیف بھی جو قبیلہ غطفان سے ہین تمکو مدد دینگے
اور ابن ابی نے کعب بن اسد کے پاس قاصد بھیجا کہ وہ اوس سے گفتگو کرتا تھا اس امر مین کہ وہ مددگاری کرے
اپنے اصحاب یعنے اپنے ہم قومون کی کعب نے جواب دیا کہ بنی قریظہ مین سے ایک مرد بھی عہد شکنی نکریگا
تب ابن ابی بنی قریظہ کیطرف سے تو مایوس ہوا پھر ارادہ کیا کہ درمیان بنو النضیر اور رسول خدا صلعم کے
لڑائی ڈالدیوے چنانچہ ابن ابی اکثر پاس حیی بن اخطب کے قاصد بھیجکر تحریک کرتا تھا یہانتک کہ حیی نے کہا
کہ مین اپنا قاصد پاس محمد کے بھیجکر اونکو اطلاع دیتا ہون کہ ہم اپنے دیار اور اموال سے نہ نکلینگے
جو اونسے ہوسکے سو کرین اور حیی کو طمع دامنگیر اون باتون مین تھی جو ابن ابی نے کہی تھین اور حیی نے کہا

اب ہم درستی ومرمت اپنے حصارون کی کرتے ہین بعد ازان جو کچھ چاہین گے اوسمین داخل کرینگے اور ہم اپنے
کوچون اور گلیون کو صاف وہموار کرتے ہین اور سنگ وسنگریزون کو اوٹھواکر حصارون مین بھجوا دیتے ہین
(یعنے پتھر مارنے کے لیے) اور ہمارے پاس خوراک جمع ہے اوسقدر کہ ہمارے تئین ایک سال تک کفایت
کریگی اور چشمے ہمارے پانی کے مدام وعلے الاتصال ہمارے حصارون مین جاری ہین اونکے خشک ہوجانیکا ہمکو
خوف نہین ہے اور کیا تو یہ جانتا ہے کہ سال بھر محمد ہمکو محاصرے مین رکھین گے سو تو ایسا نہ دیکھیگا تب ابن مشکم
نے کہا تیرے نفس نے تجکو اس آرزو مین رکھا ہے واللہ اسے جیسے یہ تیرا گمان باطل وخیال خام ہے واللہ اگر
مجکو اس بات کا خیال نہوتا کہ تیری راے مشہور ہوجاویگی اور تجکو لوگ اغوا جانینگے تو بیشبہہ مین تجھسے
جدا ہوکر اون لوگون کے ساتھ ہوجاتا جو یہود مین سے میری بات مانتے ہین پس تو اسے جیسے ایسا نکر واللہ کہ
تو خوب جانتا ہے اور مین بھی تیرے ساتھ یعنے مثل تیرے ہم بھی جانتے ہین کہ بالضرور محمد رسول اللہ ہے و
تحقیق کہ صفت اوسکی ہمارے نزدیک ثابت ہے پس اگر ہم اوسکی پیروی نکرین اور اوسے حسد کرین اسوجہ سے
کہ اولاد ہارون سے نبوت نکل گئی ہے تو آؤ ہم تم اوسیقدر اوسکی امان کو قبول کرین جسقدر اوسنے ہمکو امن
دی ہے کہ ہم نکل جاوین اونکے بلاد سے اور تو خوب جان چکا ہے نتیجہ اس بات کا جو مقدمہ عہد شکنی اوسکے
تو نے میری مخالفت کی ہے بہرکیف جب موسم مین ہمارے درخت پھلین گے اوسوقت ہم خود آوینگے خواہ
کوئی ہماری جانب سے پھلون کے لیے چلا آویگا پھر اوسکو بیچ ڈالیگا خواہ جو مناسب ہوگا کیا جائیگا بعد ازان
پھر وہ ہمارے پاس واپس چلا آویگا اور جب ایسا ہوا کہ ہمارے مال ہمارے قبضے مین رہین گے تو گویا ہم
اپنے دیار سے نہین نکلے ہین اور سر آمد بزرگی اور برائی ہماری اپنی قوم پر بنسبت ہمارے مال اور ہماری [illegible]
کے سبب ہے پھر جب مال ہمارا ہمارے قبضے سے جاتا رہا تو ہم بھی مثل اور یہود کے خواری وناداری مین مبتلا ہوجاوینگے
اور جسوقت محمد ہمپر قصد کرینگے اور ان گڑھیون مین ہمارے تئین ایک یا دو برس محاصرہ کرینگے پھر اگر ہم اوسی
امر کو پیش کرینگے یعنے قبول کرینگے جو بالفعل ہمسے کہا جاتا ہے تو اوسوقت وہ نمانین [illegible]
قبول [illegible] پھر انکار کرینگے [illegible] نے کہا محمد ہرگز [illegible] اگر [illegible] وقت [illegible] تو [illegible]
جانین گے نہین تو پھر کرکے چلے جاوینگے تحقیق کہ ابن ابی نے جو کچھ [illegible] کیا ہے [illegible]
قول ابن ابی کوئی چیز نہین ہے وہ چاہتا ہے کہ تجکو ورطۂ ہلاکت مین ڈالے یہان تک کہ ہم تو محمد سے [illegible]
اور وہ اپنے گھر مین بیٹھا ہے اور تجکو چھوڑ دیوے (یعنے تجکو محمد سے لڑا کر آپ الگ ہوجاوے) اور [illegible]
ونا کرے دیکھ اوسنے کعب سے درخواست نصرت کی تھی کعب نے انکار کیا اور کہا [illegible] کوئی
میرے جیتے جی عہد شکنی نکریگا وا[illegible] حال ابن ابی کا تو یہ ہے کہ اوسکا حلفا سے جو تعلق ہے [illegible] ایسا [illegible]

کیا تھا جیسا تجھسے وعدہ کیا ہے یہان تک کہ وہ لوگ لڑ پڑے اور عہدشکنی کر بیٹھے اور اپنے تئین اپنی گڑھیون
مین آپ سفید کرایا اور ابن ابی کی نصرت کے منتظر رہے اور ابن ابی اپنے گھر مین بیٹھا رہگیا اور محمدؐ اونپر گئے او جاکر
اونکو گھیر لیا یہان تک کہ گڑھی والے اونکے حکم پر حاضر ہوے غرضکہ ابن ابی نہ اپنے حلفا کی مدد کرتا ہے نہ اوس
شخص کی جو خود اوسکو بچاتا ہے آدمیون سے پس اونکی نہ انکی کسی کی مدد نہین کرتا اور ہم لوگ ہمیشہ قبیلۂ اوس کے ساتھ
تمام اونکی لڑائیون مین اوسکو تلوارین مارا کیے (یعنے وہ ہمیشہ ہماری مار کھاتا رہا ہے) یہان تک کہ اونکی لڑائیان
منقطع ہوگئین اسطرح پر کہ اونکے درمیان مین محمدؐ درآئے اور مانع و حائل ہوے اور حال یہ ہے کہ ابن ابی نہ یہودی ہے
کہ دین یہود پر ہوا اور نہ وہ دین محمدؐ پر ہے اور نہ وہ اپنے قوم کے دین پر ہے پس کیونکر قول اوسکا جو کچھ اوسنے کہا ہے
تو قبول کرتا ہے تب حیّی نے کہا میرا نفس ہر بات سے انکار کرسکتا ہے سواے عداوت محمدؐ اور سواے اوسنے
لڑنے کے (یعنے سواے عداوت اور جنگ محمدؐ سے باقی سب باتون سے اپنے دل کو پھیر سکتا ہون) پھر سلام نے کہا
واللہ یہ باتین ہمارے آوارہ وطن ہونے کی ہین کہ ہم اپنی زاد بوم سے نکل جاوینگے اور مال ہمارا تلف ہوجاویگا اور
ہماری بزرگی ضائع ہوجاویگی اور ہمارے زنان و فرزندان اسیر ہوجاوینگے و باینہمہ ہمارے سارے لڑنے والے لوگ
قتل ہوجاوینگے غرضکہ حیی نے کسیطرح نہ مانا سواے اسکے کہ مستعد بقتال رہا بالآخر حق تعالے نے اپنے نبی کو
حکم کیا کہ بنی النضیر پر جاوین اور اونکو سرحد مدینہ سے نکالدیوین اور ایسا ہوا کہ منافقون نے بنی النضیر سے خفیہ
کہلا بھیجا کہ تم لوگ نکل نجانا بلکہ ناکہ بندی اور کوچہ بندی کرین اور اپنے حصارون کو استوار رکھین پس اگر محمدؐ بدون
لڑائی کے نمانینگے تو ہم تمھاری اعانت کرینگے آخر یہود نے ایسا ہی کیا اور یہان رسول خدا صلعم کے نقیب نے
حکم پکارا دیا اوسیدم اہل اسلام ہتھیار لگاکر بنو نضیر کی طرف روانہ ہوے پھر جب رسول خدا صلعم اوس قوم کے پاس
پہونچے تو ناگاہ اون لوگون کو روتے ہوے کعب پر پایا اور وہ لوگ بولے اے محمدؐ کیا ایسا ہے کہ ہماری یہی
مصیبت پہ مصیبت اور رونے پر رونا ہوا کیگا حضرت نے فرمایا ہان ایسا ہی ہوتا رہیگا تب اونہون نے کہا ہمکو
چھوڑ دیجیے یعنے مہلت دیجیے کہ ہم اپنی مصیبت مین رولیوین پھر ہم تعمیل آپکے حکم کی کرینگے حضرت صلعم نے
حکم دیا کہ مدینے سے نکل جاؤ اونہون نے اس بات سے انکار کیا اور کہا جو آپ حکم کرتے ہین اوسکے قبول کرنے
ہمکو موت بہت آسان ہے پس لوگون نے دونون طرف سے لڑائی شروع کردی اور لوگ طرفین سے قریب
بیس راتتک لڑتے رہے اور اس عرصہ مین جب رسول خدا صلعم کسی محال یا کسی گڑھی پر اونپر دوڑ مارتے
اور غالب آتے تھے تو وہ پیچھے ہٹ جاتے تھے اسطرح کہ اوس دار سے پچھلی دار مین پھوڑ کے نقب دیکے
گھس جاتے تھے پھر اوسکی مضبوطی کرکے لڑتے تھے اور حال اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا کہ جس جس گڑھی اور
مکان پر غلبہ پاتے جاتے تھے اوسکو کھود کر برابر کرتے جاتے تھے اور یہی مراد ہے قول اللہ عزوجل یخربون بیوتہم بایدیہم

نہین کرتے ہین یا یہ کہ ہم تمہارے لیے مصلحت ومناسب نہین دیکھتے ہین خروج کرنے مین سوا سے سال فراخ کے
یعنے تا آنے فراخ سالی کے کہ اوسمین سبز درخت چراؤگے اور دودھ خوب پیوگے اور حال یہ ہے کہ اون لوگون نے
زادراہ کے لیے ستو بہت سے لیا تھا اسواسطے اس لشکر کا نام جیش السویق ہوا تھا یعنے لشکر ستو والا چنانچہ جبتک
وہ لوگ باخود ہا مشورہ کر رہے تھے اور اونکے مشورہ مین یہ بات ٹھہری تھی کہ مکے مین پھر چلین ناگاہ اوسی حال مین
حیی بن اخطب اونکے پاس پہونچا تب اون لوگون نے حیی سے اوسکی قوم کا حال پوچھا اوسنے کہا مین اونکو یہان
خیبر و مدینے کے متردد چھوڑ آیا ہون (یعنے ادھر سے اودھر اور اودھر سے ادھر آتے جاتے چھوڑ آیا ہون) یہانتک
کہ جب تم اون تک پہونچو تو تم اونکے ساتھ محمد اور اصحاب محمد کیطرف جاؤ تب اوہنون نے حال بنی قریظہ کا دریافت کیا
تو اوسنے کہا کہ بنی قریظہ محمد سے مکر وحیلہ کر کے مدینے ہی مین مقیم ہین جسوقت تم اون تک پہونچوگے تو وہ تمہارے
شامل ہوجاوینگے آخر اہل مکہ اور ایکسال متوقف رہے بس حکایت بنی النضیر کی یہ تھی ✤ ✤

ذکر غزوہ خندق

بعد انقضائے مدت سال تمام کے قریش نے جماعتین کثیر جمع کین اور اکثر قبائل عرب سے ہجرت پر مقرر کیا یعنے
نوکر رکھا اور قبائل غطفان واسد وسلیم و قریش اور جو اونکی رعایا تھے چنانچہ اونہین سے جم غفیر مجتمع ہوے
اور سب ملکر روانہ ہوے اوسوقت یہ خبر حضرت صلعم کو پہونچی تب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گرد مدینے کے
خندق کھودوانی شروع کی جب اصحاب نے دیکھا کہ حضرت کو امر خندق مین کمال اہتمام ہے تو اونکو معلوم ہوا
کہ مشرکین اوپر آیا چاہتے ہین اور حضرت صلعم نے یہ تجویز کیا کہ لوگ جس جس قبیلہ سے ایک باپ کی اولاد ہون گروہ
گروہ ہوجاوین اور ہر ایک گروہ کے لیے خندق سے حد مقرر کردی کہ ہر گروہ اپنا اپنا حصہ کھودین چنانچہ سلمان
فارسی کہ مرد قوی ہیکل تھے اونکے بارہ مین ہر ایک گروہ مہاجرین و انصار نے آپسمین جھگڑا کیا کہ وہ ہمارے شریک
ہون تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ سلمان میرے اہل بیت مین سے ہے (یعنے حضرت نے نزاع باخودہا کا
فیصلہ کردیا) پھر جب قوم خندق کھودنے لگے تو ایک پتھر سخت زمین مین عارض وحائل ہوا اور اون لوگون
جو اوسکے قریب تھے نکالنا اوسکا سخت دشوار گذرا اس درمیان مین سلمان رض اوسمین ہر چند ضرب تبر لگاتے تھے
اوسمین کچھ اثر نکرتا تھا تب حضرت علیہ السلام نے سلمان کے ہاتھ سے کلند اپنے دست اقدس مین لیکر تین ضربت
اوسپر لگائی کہ وہ پاش پاش ہوگیا اور اوس پتھر سے سلمان نے ایک ایسا امر مشاہدہ کیا کہ اونکے سوا سے اور سواے
رسول خدا صلعم کے کسی نے نہین دیکھا پھر جب اوس پتھر کو لوگون نے زمین سے باہر نکالا اوسوقت حضرت صلعم نے
فرمایا کہ جب ہم اس پتھر پر چوٹ لگاتے تھے اوسوقت اوس سے ہمنے ایک امر عجیب معاینہ کیا کہ تو نے بھی دیکھا ہوگا
پھر فرمایا اے سلمان کیا تو نے بھی اوس امر کو دیکھا ہے سلمان نے کہا ہان قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپ پر

کتاب کو یعنے قرآن نازل کیا مین نے بھی وہ امر دیکھا ہے فرمایا حضرت نے کہ پہلی ضرب مین مجکو قصور [illegible]
نظر آئے (یعنے اوس پتھر کے اندر) بعد ازان دوسری ضرب مین قصرہاے ابیض مدائن کسرے کے دکھائی دیے
اور تیسری ضرب مین شہرہاے روم یعنے شام وغیرہ کو دیکھا اور اوسوقت میرے پاس وحی آئی کہ یہ سب
مفتوح ہونگے یعنے ان سب پر میری فتح ہوگی پس تم سب خوش ہو اور آپسمین خوشی کرو چنانچہ حضرت کی بشارت سے
تمام مسلمین خوش ہوے پھر جب حضرت صلعم کو خندق کی کھودائی سے فراغت ہوئی اوسی عرصہ مین مشرکین
آپہونچے اور مدینے کی گرد آکر اوترے اور قتال شدید کرنے لگے کہ اصحاب نبی کو گزند تمام پہونچایا یعنے بہت اصحاب
کام آئے پھر مشرکین نے مسلمین کا سخت محاصرہ کیا کہ جس سے منافقین بدگمان ہوے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی شان مین اونکو شک ہوا کہ الفاظ بد وکلمات ناشایستہ سو ادبی کرنے لگے چنانچہ انصار مین سے ایک شخص جسکا
نام معتب بن قشیر تھا وہ کہنے لگا کہ محمد نے ہمسے وعدہ فتح قصرہاے فارس اور فتح شہرہاے روم وغیرہ کا
کیا تھا حالانکہ ہم مین سے ایک آدمی اپنے مقام سے پاخانے کو بھی باہر نہین نکل سکتا ہے واللہ یہ سب فریب
کی باتین ہین اور اوسکی ایسی باتون مین ایک گروہ منافقین اوسکے شریک وہمپیشہ تھے پس حق تعالے نے انہین کے
باب مین یہ آیت نازل فرمائی وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا یعنے منافق لوگ اور وہ لوگ جنکے دلون مین آزار یعنے شک ہی ہین بدگمانی سے
کہتے ہین کہ خدا اور رسول نے ہمسے وعدہ نہین کیا مگر فریب کا یا یہ کہ فریب کیا (یعنے خدا ورسول نے جو ہمسے وعدہ کیا
وہ سب فریب تھا) اور زعم وگمان کیا ہے مورخین نے کہتے ہین کہ انصار مین سے بنی حارثہ بن حارث اور بنی سلمہ
ان دونون قبیلون نے قصد کیا کہ اپنے مقامون کو خالی کرکے چلے جاوین (یعنے مدینے سے تمام [illegible])
پس کہنے لگے یا نبی اللہ ہمارے گھر خالی پڑے ہین یعنے حفاظت سے نکلے ہین ہم اندیشہ رکھتے ہین کہ دشمن
در آوینگے چنانچہ اونکے باب مین حق تعالے فرماتا ہے کہ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ
اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا یعنے وہ لوگ کہتے ہین کہ ہمارے مکانات کھلی پڑی ہین
وحالانکہ وہ کھلی نہین ہین اس بات سے ارادہ اونکا سواے فرار کے اور کچھ نہین اور آپکا ذکر دوسری سورہ
مین اس نہج سے فرمایا اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللّٰهِ
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ یعنے جب دو جماعت نے تم مین سے قصد کیا کہ بودے ہوجاوین اور دل چھوڑ دین حالانکہ
خدا اونکا مددگار تھا پس چاہیے کہ مومن خدا ہی پر تکیہ وتوکل کرین [illegible]
کہ [illegible] حق تعالے مددگار [illegible] تو اس صورت مین [illegible] قصد کیا [illegible]
کہ وہ قصد کرین (یعنے اپنے مقام معرکہ سے چلے جاوین) القصہ قریش نے [illegible] بن اخطب سے کہا کہ [illegible]

نصرت کا جسے کیا وعدہ کیا تھا اوسنے اونسے کہا مین بدستور اوسی قول پر قائم ہون اور قوم میرے کہنے مین ہین
یا انکا میرے کہنے کے منتظر ہین چنانچہ حیی آخر روز جمعہ قریب غروب طرف قوم روانہ ہوا جب پہونچا تو بنی قریظہ
کو اس حال مین پایا کہ وہ حیی کو شوم و شامت زدہ جانتے تھے اور وہ آپسمین کہتے تھے کہ اگر حیی تمہارے پاس
آوے تو اوسکو اپنے یہان آنے ندو کہ اوسکی شامت اور نحوست تمکو بھی لگیگی جسطرح اوسکی نحوست اوسکے قبیلہ کو
پہونچی تھی غرض کہ جب وہ اونکے پاس آیا تو اونہون نے اوسکے سامنے سے اپنے دروازے بند کر لیے اوکہنے لگی
تو اپنے پیچھے چلا جا یعنے جدھر سے آیا اودھر پھر جا کہ تو مرد منحوس ہے تونے اپنے قبیلہ کو ہلاک کیا ہمکو تجھسے
کچھ امید نہین ہے اور نہ ہمکو اوس بات کی حاجت ہے جو تو خبر لایا ہے اور حیی اونکا واقفکار تھا کہ اونہون نے
اپنے سبت کا کھانا پکایا ہے تو اس حیلہ سے کہنے لگا کہ تمنے جو مجھپر دروازہ بند کر لیا ہے تو سوا اسکے
اور کوئی وجہ نہین ہے کہ تمکو خوف اپنے کھانے کا ہے میرے تئین کھانا کھلانے سے توخدا تمہارا کھانا
برباد کرے پھر جب اوسنے اونکے کھانیکا ذکر کرکے غیرت دلائی تو اوس سے وہ شرمندہ ہوے اور دروازہ
کھول دیا جب وہ اونکے گھر مین داخل ہوا تو شیطان نے اونکو بہکانیکی قدرت پائی تب حیی نے اونسے کہا
واے تمپر اے بنی قریظہ میرا کہنا مانو کہ بے شک تم اس شخص سے اور اسکے اصحاب سے بیزار ہوا اب اونکی
ہلاکت کے ایام قریب آپہونچے ہین چاہیے کہ اونپر خروج کرو اور ساتھ ان قومون یعنے قریش کے شریک
قتال ہوکر مسلمانون سے اپنا بدلا لو کیونکہ مین ڈرتا ہون اس بات سے کہ اگر تم ایسا نکروگے تو قریش بعد فراغ
جنگ محمد و اصحاب محمد سے تمپر جھکا پڑینگے اور حال یہ ہے کہ مین تمہاری مدد کے لیے اور قریب بندرہ ہزار
مردم عرب کے لایا ہون کہ اونمین بڑے بڑے اونکے صنادید و سردار ہین تب بنی قریظہ نے اوسکو جواب دیا واے تجھپر
اے حیی ہم مشرکین کی عادات سے ڈرتے ہین کہ وہ بھاگ جاوینگے اور محمد کو ہمپر رنجیدہ چھوڑ جاوینگے
اور اوسوقت ہم قطع کرچکے ہونگے اوس عہد کو جو درمیان ہمارے اور اونکے ہوچکا ہے اور حال یہ ہے کہ نہ ہمارا
کوئی مددگار ہے اور نہ ہمارے پاس کسی قوم مین سے سنسنہ مین منفعت بالکل قوکر جاکر درپیشوت اے حیی جو کچھ
قوم مسلمین سے ہمپر آفت آوےگی تجکو کیا ضرر کریگی بلکہ تو اوسوقت اپنے تئین بچا لیجاویگا ہمکو تو مشورہ دیتا ہے کہ
جو حلف و عہد درمیان ہمارے اور محمد کے واقع ہوا ہے ہم اوسکو توڑ والین اس صورت مین اگر انجام اسکا
بہتر ہوا تو تیرے لیے ہوگا اور اگر برا ہوا تو ہمپر پڑیگا جسطرح وہ تباہی جو تیری قوم نے تیری شامت اور تیرے
گھر والون کی شامت سے اوٹھائی تھی اوسنے کہا اسپر مین قسم کرتا ہون توریت کی جسکو خدا نے موسے پر نازل
کی ہے اگر مشرکین مقابلہ محمد و اصحاب محمد سے بھاگ نکلین گے وحال آنکہ مین نہین دیکھتا ہون کہ وہ ایسا کرین
تو مین تمہارے پاس آکر تمہارے ساتھ حصار مین تمہارے ساتھ شریک رہونگا پس جو آفت تمکو پہونچے گی وہ بھی مجھپر نکلی

پڑ گئی آخر بنی قریظہ نے اس بات پر اوس سے عہد و مواثیق لیا اور کہا خبردار اگر کرتا ہے تو جو کچھ کرتا ہے تو مشرکین
کے پاس جا پھر درمیان ہمارے اور اونکے سرنو سے حلف مقرر کرا و ستر مرد اونکے سواروں اور سرداروں میں سے
ہمارے پاس حاضر کر کہ وہ ہمارے ساتھ ہمارے حصار میں موجود رہیں تاآنکہ جب تک یہ طرف محمد کے قصد کریں
تو ہم بھی اون سواروں کے پیچھے اونکی طرف روانہ ہوں چنانچہ حیی وہاں سے پاس مشرکین کے گیا اور واسطے
بنی قریظہ کیطرف سے حلف لیا اور اوسکے ہمراہ ابولبابہ القرظی بھی گیا تھا اور حلف اس شرط پر لیا کہ وہ اپنے
سرداروں شہسواروں میں سے ستر مرد بنی قریظہ کے پاس روانہ کریں تاکہ اونکے ساتھ اونکے حصن میں آ کر
حاضر رہیں اور بنی قریظہ کو مدت دس دن کی فرصت دیویں اسلیے کہ وہ اپنے امور سے فراغت کریں اور اپنے
ہتھیار جمع کریں اور اس مدت میں تم لوگ محمد اور اصحاب محمد سے لڑتے رہو اور بنی قریظہ کی طرف ایک آدمی نہ
بھیجیو چنانچہ مشرکین نے یہ سب کچھ قبول کیا تاآنکہ مشرکین اس دس روز کی مدت تک ایسے سرگرم قتال رہے
کہ قبل اسکے ایسا نہ لڑے تھے اور ایسا ہوا کہ جسوقت مشرکین زیر و بالاے وادی سے مسلمین پر وارد ہوئے
تو اونھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے لڑنیکے لیے اپنے لشکر سے تین حصے کیے چنانچہ ابن عور اسلمی جماعت
بنی [illegible] اور بنی [illegible] ہمراہ لیکر بالاے وادی سے رسول خدا صلعم پر آیا اور اوسکے ہمراہ [illegible]
بھی تھا اور عیینہ بن حصن جماعت بنی فزارہ اور اسد کو لیکر آیا اور سردار بنی اسد کا اوس [illegible] طلیحہ بن خویلد اسدی
کہ اونکے لیے ابوسفیان نے خندق کے سامنے خیمے ایستادہ کیے تھے چنانچہ اوس روز مشرکین نے ہمراہ
آن حضرت صلعم کے لڑائی کی تو بالاے وادی اور زیر وادی اور سامنے سے آئے اور تا غروب آفتاب لڑے
اور اوس روز درمیان نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اونکی نماز عصر کے حائل و حاجز ہوئے تب حضرت صلعم نے فرمایا
کہ ان لوگوں نے ہم لوگوں کو نماز عصر سے باز رکھا حق تعالے اونکے پیٹ اور اونکے گھروں کو آگ سے بھرے اور
یہ وہ گروہ ہیں جنکا ذکر حق تعالے نے قرآن میں کیا ہے اِذْ جَاءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ
وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا یعنے جب گروہ مشرکین تمہارے اوپر اور نیچے
یعنے بالاے وادی و زیر وادی سے تمپر آ گئے تھے اور جسوقت آنکھیں تمہاری ڈگمگا گئی تھیں اور
تمہاری جانیں حلقوم تک پہونچی تھیں اور تم خدا کے ساتھ طرح طرح کے گمان کرتے تھے اور نوفل بن عبد اللہ
بن المغیرہ اپنے گھوڑے پر سوار بعد غروب آفتاب کے آگے بڑھا تاکہ گھوڑے کو خندق پھاند لیوے ناگاہ وہ
اور اوسکا گھوڑا دونوں خندق میں گر پڑے تو دونوں کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے [illegible] ابوسفیان نے آنحضرت صلعم
کے پاس کہلا بھیجا کہ لاش نوفل کی [illegible] اوسکی عوض میں سو اونٹ ہم آپکے پاس بھیج دیتے ہیں [illegible]
[illegible] ہمارے [illegible] اوسکے اوٹھا لیجانے کے [illegible] اوسکا [illegible] جانتے تھے [illegible]

علیہ السلام نے جواب بھیجا کہ تم دیت اوسکی ہمارے یہان نہ بھیجو تم خود اوسکو رکھو کیونکہ وہ خبیث و ناپاک ہے اوسکی
دیت بھی مثل اوسکے ناپاک ہے اور اوس شام کی لڑائی مین اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکین سے زلزلہ شدید و تعب
سخت اوٹھایا بعد ازان گروہ مشرکین اپنے لشکرگاہ کیطرف پھرے اور بہت سی آگ جلائی اور بیٹھے یعنے آگ تاپنے
بیٹھے اور آن حضرت صلعم نے اپنے اصحاب مین سے کچھ لوگون کے نام لیکر آواز دی منجملہ اونکے حذیفہ بن یمان کا
بھی نام لیا مگر اون اصحاب مین سے جنکا جنکا نام پکارا تھا کسی نے جواب نہ دیا تب رسول خدا صلعم اوٹھکر درمیان
صفون کے پھرنے لگے جب حذیفہ پاس گذرے اور اونکو پاؤن سے ٹھوکر مار کر فرمایا یہ کون ہے حذیفہ نے کہا
یا رسول اللہ مین حذیفہ ہون فرمایا تو اول شب سے میری آواز سنتا تھا اونہون نے کہا ہان قسم ہے اوس خدا کی
جسنے آپ پر کتاب نازل کی ہے مین آواز آپکی سنتا تھا فرمایا کیا چیز تجکو جواب دینے سے مانع تھی اونہون نے کہا
شدت سردی و صعوبت سختی جسمین مین مبتلا ہون (یعنے ان وجوہ سے میری آواز منہ سے نہین نکلی) فرمایا
اوٹھ بسم اللہ حذیفہ کھڑے ہو گئے پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے حذیفہ تو لشکر مشرکین کی طرف جا اور اونکی
خبر لا کہ صبح کو اونکے کیا ارادے ہین اسلیے کہ مجکو کچھ خبر اونکی معلوم ہوئی ہے اور جب تک تو میرے پاس پھر آوے
کوئی خبر وہان کی یہان کسی سے ہرگز بیان نکرنا تب حذیفہ حسب الارشاد روانہ ہوے جب اونہون نے پیٹھ پھیری
آنحضرت علیہ السلام نے دعا پڑھی اَللّٰھُمَّ احْفَظْ حُذَیْفَةَ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ
یعنے اے پروردگار حذیفہ کی حفاظت کر اوسکے سامنے سے اور اوسکے پیچھے اور اوسکے داہنے اور بائین سے
پھر حذیفہ جب چلے تو اونکو نہ سردی کی خبر تھی نہ صعوبت کا خیال یہان تک کہ اونکے ایک غول مین پہونچے کہ وہ
اپنی آگ کے پاس بیٹھے تاپتے تھے اور باتین کرتے تھے تب حذیفہ بھی اونکے پاس بیٹھ گئے اور وہ پہچانتے تھے
کہ کوئی غیر ہے یا کہ اپنون مین سے جانتے تھے اوسوقت کوئی آنے والا یعنی ابوسفیان سے اونکے پاس آیا اون
لوگون نے پوچھا تیرے پیچھے کیا خبر ہے اوسنے کہا تم مین سے ہر شخص اپنے اپنے ہمنشین و ہمپہلو کا ہاتھ پکڑ لیوے
اور پہچان لیوے کہ وہ کون ہے (یعنے کوئی غیر آدمی تو نہین ہے) کیونکہ مین چاہتا ہون کہ تمسے وہ خبر بیان کرون تا تم خوش ہو جاؤ
تب ہر شخص نے اونمین سے ہاتھ اپنے ہمجلیس کا یعنے جسکے پاس بیٹھا تھا اوسکا ہاتھ پکڑ لیا تو حذیفہ نے بھی ہاتھ اپنے
پاس والے کا پکڑ لیا پھر اون لوگون نے اوس سے مکرر کہا کہ ہم مین سوا ہمارے کوئی غیر نہین ہے تو اپنی بات بیان کر
اوسنے کہا ابولبابہ سردار بنی قریظہ کا اور حیی بن اخطب ہمارے یہان آئے ہین اور سوال کرتے ہین کہ [illegible]
یہان سے اونکے یہان بھیجا کرین کہ جب وہ ہمارے لوگ محمد کیطرف چلین تو بنی قریظہ بھی اونکے پیچھے مسلمانون پر ہجوم کرین
پھر اونہون نے پوچھا یہ امر کب ہوگا اوسنے کہا تیسرے روز تب حذیفہ اوس قوم کے پاس سے اوٹھے اور ابوسفیان
وارد ہوے اور اوسوقت اونکے یہان آگ جو جل رہی تھی اوسکے آگے ابوسفیان اپنی پیٹھ سینکتا تھا حذیفہ نے قصد کیا کہ

بدلا لینگے چنانچہ عبداللہ اور دونون اونکے ہمراہیون نے جب یہود سے ایسے کلمات ناشایستہ سنکے بہت رنج و اذیت
پائی تو وہان سے روانہ ہوئے اور خدمت نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوئے حضرت آگے بڑھکر خود اونکے
پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہارے پیچھے کی کیا خبر ہے اونہون نے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ اشرار مردم
بدترین آدمیون کے پاس سے آپ تک پہونچے ہین کہ جب سے ہم لوگ آپ کی خدمت سے رخصت ہوکر گئے اونسے
سوا سے مکروہات کے اور ہمنے کچھ نہین سنا اور سوا سے قباحات کے ہمنے کچھ نہین دیکھا بعد ازان جس طرح جو کچھ
اونسے سنا تھا حضرت صلعم سے بیان کیا فرمایا اپنی اس خبر کو مخفی رکھو اور اچھی بات ظاہر کرو اسلیے کہ لڑائی
دھوکھے کا کام ہے بعد ازان آنحضرت صلعم عبداللہ وغیرہ کے پاس سے جب اپنے اصحاب کے قریب آئے
تو تکبیر کہی کہ اللہ اکبر تو اصحاب نے بھی تکبیر کہی پھر حضرت نے تکبیر کہی اور اصحاب نے بھی تکبیر کہی پھر حضرت نے تکبیر کی
اور اصحاب نے بھی (یعنے تین مرتبہ صدا سے تکبیر بلند ہوئی) تب مشرکین گھبرائے اور کہنے لگے کہ محمد اور اصحاب
محمد کو کسی ایسے امر کی خبر آئی ہے کہ اوس بات نے اونکو خوش کردیا ہے اور اصحاب نے عرض کی یا نبی اللہ کیا
آپ کو خوشخبری آئی تب حضرت نے اون تینون صحابیون یعنے عبداللہ و سعد و خوات کو بلوایا اور فرمایا اپنے بھائیون سے
احوال بیان کرو چنانچہ عبداللہ بن رواحہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ یہود تمہارے حلیف ارادہ رکھتے ہین
اور مشرکین سے کہلا بھیجا کہ وہ ستر مرد اپنے سردارون اور شہسوارون مین سے اون یہود بنی قریظہ کے پاس بھیجین
اور جب وہ ستر آدمی اونکے حصار مین داخل ہون تو اونکی گردنین مارین و بعد ازان ہماری طرف آوین پھر مشرکین آکر
ہماری مدد کرین پس صبح ہوتے ہی ہم مشرکین کو مارلینگے انشاء اللہ تعالے اور ایسا ہوا کہ ایک شخص قبیلہ اشجع سے
جسکا نام نعیم بن مسعود تھا حضرت کی صف جماعت مین وہ مشرکون کا جاسوس تھا پس اوسنے یہ بات سنی
اور کفار اوس جاسوس کے منتظر تھے تب جاسوس اونکے پاس گیا اونہون نے پوچھا اے نعیم تیرے پیچھے کیا خبر ہے
اور لشکر محمد مین یہ صدا کیسی بلند تھی اوسنے کہا مین تمہارے پاس یقینی خبر لایا ہون تم اس بات کے قریب ہو
کہ اپنے اشراف مین سے ستر آدمیون کو ہلاک کروگے یہ سنکر وہ گھبرائے اور پوچھا وہ کونسی خبر ہے لا اَبَ لک
یہ کلمہ مدح و ذم دونون کو شامل ہوتا ہے یعنے تیرا کوئی باپ نہین یا یہ کہ تیرا باپ مرے اوسنے کہا محمد نے تین
آدمیون کو ایک ساتھ بنی قریظہ کے پاس بھیجا تھا تا وہ دیکھین دریافت کرین کہ بنی قریظہ اونکے ساتھی ہین یا تمہارے
ساتھی ہین تب وہ تینون فرستادے یہود کے پاس سے پھر کر محمد کے پاس آئے اور اونکی خبر بیان کرتے تھے
مین خود سنتا تھا کہ بنی قریظہ نے جو تمنے اس بات پر مصالحہ کیا ہے کہ تم اپنے یہان کے سردارون اور شہسوارون
مین سے ستر آدمی اونکی طرف بھیجدو پس جب وہ سوار اونکے حصار مین داخل ہون تو اونکو قتل کرین بعد ازان
وہ سب محمد کے پاس آوین اور تمہارے اوپر اونکی مدد کرین تب ابوسفیان یہ بات سنکر بولا قسم ہے لات و عزی کی

یعنی یہ صدا یہ بات سچ ہے پھر ابوسفیان نے کہا کہ اس بات میں یہود نے عہد شکنی کی ضد اور بزعشت کرکے
اور اون سواروں نے (یعنی جو بنی قریظہ کی ہمراہی کو تعینات ہوئے تھے) انکار کیا اور کہا کہ ہم اونکے حصن حصار
میں ہرگز نجاوینگے تب ابوسفیان نے ابولبابہ سے جو سردار بنی قریظہ کا تھا کہلا بھیجا کہ اسے ابولبابہ یہاں ہماری
اقامت کو طول ہوا کہ ہم اس شخص یعنی محمد کا محاصرہ کیے ہوئے ہیں اور اب میری رائے میں مناسب یہ ہے
کہ تم کل صبح کو محمد پر قصد کرو اور وہ لوگ بھی جاویں جو تمسے قریب ہوں کیونکہ میں نچھوڑونگا کہ بعد میرے تم میرے
پیچھے رہو ابولبابہ نے جواب کہلا بھیجا کہ کل روز سبت ہے ہم قتال نہیں کرسکتے ہیں اور ہم کوئی کام روز سبت نہیں
کرتے ہیں یہ سنکر وہ فرستادہ ابوسفیان کا واپس آیا اور خبر لایا کہ ابولبابہ اور اوسکی ہمراہی گمان اسبات کا رکھتے ہیں
کہ وہ لوگ یوم السبت قتال نہیں کرسکتے یہ سنکر ابوسفیان غضب میں آیا اور نعیم مخبر کی بات کو سچ جانا پھر ابوسفیان
نے دوبارہ آدمی بھیجا اور پکار کر کہلا بھیجا کہ اس سبت کی عوض کسی اور دن سبت کرلینا (یعنی اسکے بدلے اور دن
سبت منا لینا) کیونکہ کل قتال لابد ہے ورنہ اگر ... قسم ہے لات وعزی کی اگر ہم کل لڑنے کو جاویں اور تم ہمارے ساتھ
نچلوگے تو ہم تمہاری حلف سے علحدہ ہوجاوینگے اور قبل محمد کے پہلے ہم تمہیں سے لڑائی شروع کرینگے پس
فرستادہ ابوسفیان کا ابی لبابہ کے پاس یہ پیام لایا یہ سنکے ابولبابہ غضب میں آیا اور قاصد سے بولا جسنے تجھے
بھیجا ہے بے عقل ہے کیا ابوسفیان کی یہ رائے ہے کہ ہم اوسکی پاس خاطر سے اپنے سبت کے روز سے
تجاوز کرینگے قسم اللہ ہم میں سے ایک قوم نے سبت میں تجاوز کی تھی تو اوسپر حق تعالے نے غضب نازل کیا کہ وہ
سب بہیئت بوزنہ وخوک مسخ ہوگئے لہذا ہم ڈرتے ہیں کہ اگر کل کے روز ہم اطاعت ابوسفیان کی کریں تو ہم بھی
اوسیطرح مسوخات میں سے ہوجاویں یہ سنکر فرستادہ ابوسفیان کا واپس آیا اور جواب لایا کہ ابولبابہ اور اوسکے
ہمراہیوں کا یہ گمان ہے کہ آگے یہود میں سے جن لوگوں نے اپنے سبت میں تجاوز وتعدی کی تھی وہ لوگ بندر
اور سور ہوگئے تھے اس خوف سے ہم اطاعت ابوسفیان کی نکرینگے اور اپنے سبت میں تجاوز نکرینگے اگر ابوسفیان
کو منظور ہو تو تا انقضائے یوم سبت تاخیر کرے تب ابوسفیان کھڑا ہوا اور اپنے لشکر میں ندا دی اسے معشر قریش
اور جو لوگ یہاں حاضر ہوں آگاہ ہوجائیں کہ میں خبر دیتا ہوں سوا اسکے نہیں ہے کہ ہم خدا اور دستور کی نصرت کا
انتظار کرتے ہیں اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَبْرَأُ اِلَیْکَ مِنْ حَلْفِ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ یعنی اے پروردگار میں تیری طرف ہوں
اور حلف بنی قریظہ سے علحدہ و بیزار ہوں اسے قریش صبح کو محمد کی طرف عزم کرو اور خندق سے نہ ہٹو یہاں تک
کہ تمہارے تئیں اول صبح فرصت ہوجاوے چنانچہ خبر اس بات کی جو ابوسفیان نے کہی تھی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو پہونچی تو مسلمین کے دلوں میں اندیشہ ہوا اور منافقوں نے یقین کیا (یعنی مشرکین قہر وغلبہ کرینگے) جب
حق تعالے نے ضعف وناتوانی مومنین اور وفور کوشش اونکی اوس دم تک جو ہو رہی تھی ملاحظہ فرمائی اوسوقت

اونکے دلون پر تسکین وتسلی نازل کی کہ اونکے مدد کے لیے لشکر ملائکہ کا بھیجا اور مشرکین پر آسمان سے ایک ایسی
شدت کی ہوا یعنے آندھی چلائی کہ اونکا کوئی دیرہ خیمہ نچھوڑا مگر یہ کہ اوسکو زمین پر بچھا دیا اور اونکے یہان کوئی آگ
باقی نرہی مگر یہ کہ بجھا دی (یعنے اوس آندھی نے خیمے گرا دیے اور آگ تمام لشکر کی اوڑا لیگئی جس سے ایذا بڑی
کی بہت ہوئی) پھر کافرون نے اپنے لشکر مین صدائے تکبیر ملائکہ کی سنی اور گھوڑے وغیرہ جانور لشکر کے سب
توڑاکر چھوٹ گئے اور خدا نے اونکے دلون مین رعب وہیبت ڈالدی اوس وقت طلیحہ بن خویلد برادر بنی فقعس
کھڑا ہوا اور لشکر مین پکارنے لگا کہ اے قوم ہر آئنہ محمد نے اب تم پر شر کو ظاہر کیا (یعنے شر سحر) فالنجا النجا یعنی
پس بچو اور بچاؤ اپنے تئین اور ہر قوم کے سالار نے اپنے اپنے قافلے مین کوچ پکار دیا پھر لوگون نے کوچ
کردی اور اپنے بار اسباب کو ہلکا کر دیا کہ بقیہ اسباب کو چھوڑ دیا اور وہ لوگ صدائے تکبیر برابر سنتے تھے
اور آندھی اونپر برابر چل رہی تھی اور اوس آندھی کی شدت مین کوئی چیز اونکو نظر نہین آتی تھی یہان تک کہ
وہ بھاگ نکلے وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيزًا یعنے کافی ہوا
حق تعالے مومنین کے تئین لڑائی مین اور حق تعالے قوی اور غالب ہے القصہ آندھی برابر چلتی رہی اور
کفار کے پیچھے پیچھے ملائک علی الاتصال تکبیر کرتے رہے یہان تک کہ وہ سب روحا کے دورا ہے یعنے موضع
پہونچے اور رسول خدا صلعم اور سارے مومنین بعد تحمل مشقت وشدائد اپنے مقام مین پھر آئے

ذکر غزوہ بنی قریظہ

اوس عرصے مین کہ رسول خدا صلعم اپنا سر دھوتے تھے ناگاہ جبرئیل علیہ السلام نزدیک منبر کے اپنی تلوار
میان سے کھینچے ہوئے آکھڑے ہوئے اونکو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا
اور پوچھین یا رسول اللہ یہ دیکھیے کہ وحیہ کلبی شمشیر برہنہ قریب منبر کھڑے ہین یہ سنکر رسول خدا صلعم نے حال
معلوم کیا (یعنے کہ یہ حلیہ جبرئیل کا ہے) اوسیوقت حضرت علیہ السلام اوٹھکر کھڑے ہوئے اور فرمایا اے
جبرئیل کیا خبر ہے جبرئیل نے کہا یا محمد حق تعالے آپ سے عفو کرے تحقیق حق سبحانہ تعالے آپکو حکم کرتا ہے
کہ آج ہی آپ بنی قریظہ پر جائیے کہ حق تعالے اونکو کچلا کرنے والا ہے جسطرح پیک مارتا انڈے کا زمین سخت
اور پتھر پر حضرت علیہ السلام نے مسلمین مین حکم پکار دیا کہ اپنے ہتھیارون کو مشقت سخت اور امتحان صعوبت
اوٹھالو پس یہ حکم سنکر سب نے اپنے ہتھیار اوٹھا لیے اور حضرت علیہ السلام نے اونپر ایک شخص کو افسر مقرر کردیا
کہ وہ لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا یہان تک کہ حصن بنی قریظہ تک جا پہونچے اور حال یہ ہے کہ حیی بن اخطب
بنابر اوس قول قرار کے جو بنی قریظہ سے استحکام کیا تھا اونکے پاس پہونچکر اونکے ساتھ حصار مین حاضر ہوا
چنانچہ مسلمین قتال کرنے لگے اور اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین سے ایک شخص انصاری شہید ہوا (اور

ایسا ہوا کہ بعد روانگی لشکر طرف بنی قریظہ) آن حضرت صلعم اپنی دولت سرا مین تشریف لے گئے اور سر دھویا
اور اپنی حاجات سے فارغ ہوکر روانہ بطرف لشکر ہوے اور حال یہود کا یہ تھا کہ مسلمانون کو عیب لگاتے تھے
اور عار دلاتے تھے بکذب و سحر یعنے اونکو کاذب و ساحر کہتے تھے اور شان مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور حق مین
ازواج نبی کے ہجو کرتے تھے پھر جسوقت رسول خدا صلعم پاس اپنے اصحاب کے پہونچے تو ایک شخص مہاجرین
مین سے حضرت صلعم کے سامنے کھڑا ہوا اور عرض کی یا نبی اللہ حق تعالے مجھکو آپ پر فدا کرے آپ ان کنارے
رہتے فرمایا کسلیے پھر فرمایا مین گمان کرتا ہون کہ میرے حق مین تونے یہود سے اذیت کی باتین سنی ہین
پس تو ناگوار رکھتا ہے اس بات کو کہ مین اونکو سنون تب اوس مہاجر نے عرض کی ہان یا نبی اللہ [illegible]
ہین پھر حضرت نے فرمایا البتہ اگر مجھے وہ دیکھینگے تو جو کچھ تونے سنا ہے اب اوس مین سے کچھ نہ کہین گے
بعد ازان حضرت علیہ السلام نے اہل حصن سے چند آدمیون کو اونکے نام لیکر آواز دی کہ یا [illegible]
اور اسے شبیہ کہ یہ لوگ اشراف اہل حصن مین سے تھے تب یہ لوگ حضرت کو جواب دینے لگے اور نظر اسکے اور
کہنے لگے اے ابوالقاسم کیا چاہتے ہو کیا کہتے ہو فرمایا اے بندرون کے بھائیو دور ہو خدا تمکو اپنی رحمت
سے دور اور خراب کرے اون لوگون نے جواب دیا اے ابوالقاسم آپ تو فحش گو نہ تھے اور حضرت علیہ السلام
نے یہ کلمات اسلیے کہے تا وہ لوگ حضرت سے دور ہو جاوین اور اونکو باتین ایذا دہی کی سنا وین سو ایسا ہی ہوا
(یعنے پھر اونکی طرف سے کوئی بات ایذا دینے والی کسی نے نہین سنی) بعد ازان ایک شب (یعنے [illegible])
لڑائی ہوتی رہی اور اس مدت مین منافقین اون یہود سے کہلا بھیجتے تھے کہ [illegible] محمد کے پاس اور اگر
وہ ارادہ تمہین نکال دینے کا کرین تو ہرگز تم نہ نکلنا مدینے سے قسم ہے اوس ذات کی جسکے نام سے حلف
کیا جاتا ہے اگر تم [illegible] واسطے لڑائی کے نکالے جاؤ گے تو ہم تمہاری اعانت کرینگے اپنی جان سے اور سلاح سے
اور ہم تمہارے ساتھ اپنی جانین صرف کرینگے اور تمہارے بارہ مین ہم کبھی کسی کی اطاعت نہ کرینگے اور اگر تم نکالے گئے
تو ہم بھی تمہارے بعد مدینے مین نہ ٹھہرینگے مگر تھوڑی دیر یا تھوڑے دن یہانتک کہ ہم تم سے آملین گے پس
یہی معنی ہین قول الٰہی عزوجل کے أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ
كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ
أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝
لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوتِلُوا لَا يَنْصُرُونَهُمْ وَلَئِنْ
نَصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ۝
یعنے کیا تونے نہین دیکھا اون لوگون کو جو منافق ہین کہ وہ اپنے اون بھائیون سے کہتے ہین جو کافر ہین

اہل کتاب ہین سے کہ اگر تم نکالے جاؤ گے تو ہم بھی تمہارے ساتھ ضرور نکل جاوین گے اور ہم تمہارے
بارہ مین کبھی کسیکی اطاعت نکرینگے اور اگر تم لڑو گے تو ہم تمہاری نصرت کرینگے وحال آنکہ خدا شاہد ہے کہ
ہر آئنہ وہ کاذب ہین اگر وہ کافر اہل کتاب نکالے جاوین تو یہ منافق اونکے ساتھ نہ نکلین اور اگر وہ قتال
کرینگے تو یہ اونکی مدد نکرینگے اور اگر مدد کرینگے بھی تو پیٹھ پھیر کر بھاگین گے بعد ازان پھر کوئی انکی مدد نکریگا۔
اور جسوقت یہود نصرت منافقین سے مایوس ہوے تو حق تعالے نے یہود کے دلون مین رعب و ہیبت ڈالی
تب اون لوگون نے سوال کیا کہ ہم اپنے بھائیون بنی النضیر کے پاس اذرعات اور اریحا کو چلے جاوین مگر
اوسی شرط پر جسطرح بنی النضیر نے نکلنے کے روز مصالحہ کیا تھا لیکن اس بات کا رسول خدا صلعم نے انکار کیا
مگر یہ کہ حکم پر حاضر ہون اس صورت مین اگر چاہونگا قبول کرونگا چاہونگا نکال دونگا تب اونہون نے کہا کہ
قبیلہ اوس سے فلان شخص کو ہمارے پاس بھیجیے اسلیے کہ وہ اونکا خیرخواہ تھا پس وہ اونکے پاس آیا تو وہ لوگ
کہنے لگے اے فلان ہم حکم محمد پر قلعہ سے اوترین اوسنے کہا ہان مگر اپنے ہاتھ سے اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا
اس سے مراد اوسکی یہ تھی کہ ذبح ہوجاؤ گے چنانچہ اون لوگون نے حکم پر حاضر ہونے سے انکار کیا اوسوقت
حق سبحانہ تعالے نے اپنے نبی پر وحی نازل کی کہ حضرت صلعم کو اوس شخص کے حال سے خبر دی فرمایا

لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ
وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ یعنے رنج مین نڈالین تجکو وہ لوگ جو کفر مین بڑی دوڑ کرتے ہین کہ وہ اون لوگون مین
ہین جو زبانی کہتے ہین ہم ایمان لائے وحال آنکہ اونکے دل ایمان نہین لائے یعنے ایسے لوگون کی باتون کا
تو غم نکھا بعد ازان یہود نے بنی الاوس اپنی حلیفون کے پاس کسیکو بھیجا اور اونسے کہلا بھیجا کہ تم قیدیون مین نفع
لیتے ہو اپنے بھائیون کے لیے یعنے ہمارے لیے جیسا کہ قبیلہ خزرج نے اپنے بھائیون کے لیے لیا تھا تب
بنو الاوس پاس رسول خدا صلعم کے گئے اور کہنے لگے یا نبی اللہ آپ ہمارے حلیفون سے کیون قبول نہین کرتے
جیسا آپ نے خزرجیون کے حلیفون سے قبول کیا ہے فرمایا اے گروہ اوس کیا تم اپنے حلیفون کے
حق مین اس بات سے راضی نہین ہو کہ ہین درمیان اپنے اور اونکے کسی شخص کو حکم مقرر کرون اونہون نے کہا
بہت اچھا فرمایا اونسے کہو کہ اوس مین سے جسکو چاہین اختیار و پسند کرلین تب اونہون نے سعد بن معاذ کو
قبول کیا اور اختیار کرنا اونکا سعد کو بموجب ارادہ الٰہی کے ہوا جیسا کہ خدا نے مقدر کیا تھا (یعنے عوض اونکی
سزا ہی کی) اور سعد اوس زمانہ زخم و غضب و غصہ کے شدید ترین مرحلہ مین تھے اور یہ باعث اونکے اوس قول کا تھا کہ جب
وہ اونکے پاس پیغام رسول خدا صلعم لائے تو اونہون نے رات کو اوسکو وہ باتین کہی تھین تب رسول خدا صلعم نے
سعد سے فرمایا کہ اوس قوم نے تمکو حکم اختیار کیا ہے اپس تم درمیان میرے اور اونکے حکم یعنے فیصلہ کرو چنانچہ سعد نے

دونون جانب سے عہد و میثاق اس امر کا لیا کہ سعد کے فیصلہ کو قبول کرین اور جو وہ فیصلہ کرین اوسپر راضی ہون
تب فریقین نے اس بات پر عہد کیا اوس وقت سعد نے بنی قریظہ کو حکم کیا کہ حصار سے اوتر آؤ اور ہتھیار رکھدو
پس ان لوگون نے ایسا ہی کیا پھر سعد نے اونکے حق مین یہ حکم کیا کہ جتنے مقاتل ہین سب کی گردن ماری جاوین
و قتل کیے جاوین اور اطفال و زنان بندی ہوکے لیے جاوین تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم
اوس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے تحقیق کہ تیرے اس حکم سے حق تعالے اور ملائکہ راضی ہوئے
[illegible] اونکی مشکین باندھی گئین اور قتل کیے گئے اور
راوی نے کہا جس وقت حیی بن اخطب حاضر کیا گیا تو اوس سے رسول خدا علیہ السلام نے فرمایا اسے
کیا تجکو خدا نے خوار نہین کیا اوس نے کہا [illegible] اور
نہین تھا کہ مین اپنے تئین [illegible] نہین کر سکا اور تمھاری عداوت مین اپنے نفس کو ملامت نہین کرتا ہون
اور مین آج وقت فراق دنیا کے گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ تم کاذب ہو اور بے شبہ مین تمہارا دشمن
ہون پس حضرت علیہ السلام نے حکم اوسکے قتل کا کیا تا آنکہ وہ قریب احجار الزیت کے جہد سے مین مارا
گیا [illegible] اپنے نبی پر نازل کیا وانزل الذین ظاهروهم
من اهل الكتاب من صياصيهم وقذف في قلوبهم الرعب فريقا تقتلون وتأسرون فريقا
واورثكم ارضهم وديارهم واموالهم وارضا لم تطؤوها [illegible]
مین سے اونکو حق تعالے نے اونکی گڑھیون سے نیچے اوتار دیا اور اونکے دلون مین ہیبت ڈالی کہ تم
ایک فریق کو قتل کرتے تھے اور ایک فریق کو قیدی بنایا [illegible] اونکے اموال کا اور اس
زمین کا جسپر تمہارا پاؤن نہین پڑا تھا [illegible] حق تعالے
نے [illegible] قرآن مین [illegible] اوس وقت
رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ [illegible] آپ کیون نہین [illegible] جیسا کہ [illegible] وہان کی
غنیمت کا آپ نے پانچ حصہ کیا تھا (یعنے پانچوان حصہ خمس نبی کا اور چار حصہ تقسیم [illegible]) فرمایا
مین اسکا پانچ حصہ نکرونگا بلکہ یہ وہ چیز ہے جسکو حق تعالے نے خاص میرے لیے بلا شرکت غیرے مقرر
فرمایا ہے اوسمین مومنین کی شرکت نہین ہے چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہے ما افاء الله على رسوله
من اهل القرى فلله وللرسول ولذي القربى یعنے جو غنیمت کہ حق تعالے نے اپنے نبی کو اہل قری سے
دلوا دے وہ مخصوص ہے واسطے خدا کے اور مخصوص ہے واسطے رسول خدا کے اور واسطے اقربا کے [illegible]
اہل قری سے قریظہ و نضیر و فدک و خیبر ہے اور قریب [illegible] جسکا وعدہ حق تعالے نے قبل از فتح فرمایا تھا

چنانچہ رسول خدا صلعم نے اسباب بنی قریظہ مین سے تو ستر گھوڑے لے لیے اور اونکو اپنے اہل مین تقسیم کر دیے اور باقی مال اور بندیون سے دو نصف کیے ایک نصف تو سپرد سعد بن عبادہ کرکے شام کیطرف روانہ کیا اور ایک نصف انس بن قیظی کو تفویض کرکے طرف زمین غطفان کے بھیجا اور حکم کیا کہ بدلے اون نے گھوڑی لاوین آخر اونہون نے ایسا ہی کیا کہ اچھے اچھے بڑے بڑے گھوڑے بہم پہونچائے پس اون گھوڑون کو رسول خدا صلعم نے درمیان مومنین کے واسطے جہاد کے مقرر رکھا اور فرمایا حضرت نے کہ خمس سے جو میرا حصہ تھا مین نے مومنین کی طرف لگا دیا اور خمس ڈیڑہ سو کا مال تھا پس یہ تھا ذکر جنگ احزاب و بنی قریظہ کا

ذکر غزوہ بنی لحیان

بعد ازان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین مقیم رہے جب تک خدا نے چاہا (یعنے تا صدور حکم تالی) پھر حضرت نے خروج کیا اور ارادہ کیا طرف بنی لحیان کے تا آنکہ اونسے مقابلہ کیا اور خدا نے اونکو شکست دی اور اونکو قتل کیا اور پراگندہ کر دیا اونکو مسلمانون کے گرد سے اور رسول خدا صلعم نے اونکے پیچھے سوار بھیجے کہ وہ اونکو مارتے بھگاتے ہوے موضع تنعیم تک پہونچا دیا کہ جسکے سبب خدا نے اہل مکہ کو ذلیل و خوار کیا اور چند شب مین حضرت علیہ السلام نے بنی لحیان کے مقامون مین مقام کیا بعد ازان مدینے کو پھر آئے اور کعب بن مالک الانصاری نے اس باب مین اشعار[له] کہے تھے جسکا مضمون یہ ہے کہ ہمنے قیام کیے مقام مرس البریع مین چند شب یعنے ہمنے اوس مقام مین چند شب قیام کیا ہمراہ لشکر جرار جو کہ لشکر وسیع تھا پاؤن کے پیشین آنے والے ہین اور ہمنے تمام گردش و تلاش مین ہر چند کوشش کی پر فرات بن حیان کو نپایا کہ وہ بھی شامل ہلاک ہونے والون کے ہوتا۔ اور فرات بن حیان ایک شخص تھا بنی عجل سے اور اوسکے پاس ایک عورت تھی یعنی اوسکی زوجہ تھی قبائل قریش سے اور وہ شخص شدید العداوت تھا واسطے رسول خدا صلعم کی یعنے حضرت سے سخت عداوت رکھتا تھا پھر بعد اسکے اوسنے توبہ کی اور صالح ہوا اور رسول خدا صلعم سالماً وغانماً یعنے سلامت باغنیمت مدینے کیطرف پھرے یہان تک کہ حضرت جب اثنائے راہ مین تھے تو خدا نے اونپر (یعنے بنو لحیان پر جو متفرق ہو گئے تھے) ایک سخت آندھی بھیجی کہ وہ اوس سے اپنی ہلاکت کو ڈرے اور وہ اس شدت کی آندھی تھی کہ لوگ خاک گرد مین اٹپ گئے تھے اور اوسی آندھی مین اوسی رات کو ناقہ حضرت کا گم گیا تھا اور وہ دستیاب ہوا تھا یہان تک کہ جب صبح ہوئی اور آندھی تھمی اوسوقت لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیسی آندھی تھی فرمایا یہ آندھی بسبب موت ایک شخص کے تھی یعنے اوسکے مرنے کی آندھی تھی اور وہ شخص منافقین مین سرداران اہل نفاق سے تھا وہ مدینے مین مرگیا ہے اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ وہ کون تھا فرمایا وہ رفاعہ بن تابوت تھا بنی قینقاع سے چنانچہ یہ خبر یون ہی تھی اور ایک شخص تھا منافقین

[له] اقمنا علی الرس ... لیالیا ... [illegible]

سنان یار مین عامری کی مدد کرتا ہے جہال نے کہا اس کام کے کرنے مین کون مجکو مانع ہے اور سخت ہوئی
زبان جہال کی عبد اللہ پر تب عبد اللہ نے جہال سے کہا کہ مثل میری اور مثل تیری ویسی ہی ہے جیسی اسگلے
لوگون نے کہی ہی سَمِّنْ كَلْبَكَ يَأْكُلْكَ یعنے اپنے کتے کو فربہ کر کہ وہ ہی تیرا گوشت کھاوے گا قسم ہے
اوسکی جسکی عبد اللہ قسم کرتا ہے کہ مین تجکو چھوڑونگا تو میرے ہمیشہ غم مین بغیر اس حال کے یعنے بدتر اس حال سے تب
اوس سے جہال نے کہا کوئی ایسا نہین ہے اور جہال نے معلوم کر لیا جو کچھ عبد اللہ نے اس بات سے اشارہ
اور طعنہ کیا پھر جہال نے کہا کہ رزق خدا کے ہاتھ ہے تب عبد اللہ اپنے یارون پاس گیا اور غضب و غصہ مین تھا
اور قوم سے کہنے لگا اگر تم اپنے کھانے کو ان لوگون سے روک رکھتے تو بہتر ہوتا کیونکہ یہ لوگ وہ ہین کہ
جب تمنے اونکو ہمارا کھانا کھلایا آخر وہ تمہاری ہی گردنون پر سوار ہو بیٹھے اور یہ لوگ قریب ہین اس بات کے
یعنے اسکے نسبت نہین کہ تجکو چھوڑ کر اپنے اقربا اور احباب سے جا ملین گے اور جب یہ لوگ اونکے گرد سے الگ
ہوجاوینگے تو یہ کچھ نفع نہ دینگے یعنے کچھ کام نہ آوینگے اور اسیطرح عبد اللہ اپنے یارون پر بہت غصہ کرتا تھا اور
کہتا تھا کہ اگر جہال محمد کے پاس جا کر میرا شکوہ کریگا تو شکایت کریگا یہ گمان کر کے کہ مین ظالم ہون اور البتہ قسم
مجکو اپنی زندگانی کی مین ظالم ہون جب کہ ہم محمد کو مکہ سے لائے و حال آنکہ اونکو اونکی قوم نے وہان سے
نکال دیا تھا اور ہمنے اونکو برابر اپنی جانون کے آرام دیا اور ہمنے اونکو اپنی گردنون پر مالک حاکم بنایا واللہ اگر
ہم مدینہ مین پھر کر جاوینگے تو وہان سے محمد کو نکال دینگے اور ہم اپنے اوپر کسی کو اپنون مین سے رئیس مقرر کرینگے
اور اس قول سے وہ دشمن خدا اپنے تئین مراد لیتا تھا یعنے مین حاکم و سردار ہونگا اور وہ گمان رکھتا تھا کہ وہ
بذات خود اور از روے اپنی قوم کے محمد سے اور اونکے اصحاب سے زیادہ تر عزت دار اور اونسے غالب تر ہے
چنانچہ اوسکی ان باتون کو زید بن ارقم انصاری نے سنا اور وہ اون دنون نوجوان تھے تو اونہون نے کہا واللہ
تو ہی ذلیل و حقیر اور مبغض ہے اپنی قوم مین یعنے تیری قوم خود تجھے بغض و عداوت رکھتی ہین اور محمد صلعم خدا کی
جانب سے یعنے فضل خدا سے مرتبہ عزت و کرامت پر ہین اور مسلمانون کی طرف سے بمقام مودت و محبت ہین یا ہین
یعنے اونکے محبوب ہین پھر اوس سے کہا واللہ اب کبھی تیرے ساتھ دوستی نہ رکھونگا اور تجکو اپنا دوست نجانونگا
تب عبد اللہ بن ابی نے زید سے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے مین تو کھیل کی باتین کرتا تھا یعنے باتین
اور دل لگی بازی کرتا تھا پس زید اوسکی محفل سے اوٹھکر رسول خدا صلعم کی خدمت مین آئے اور باتین عبد اللہ
کی حضرت سے بیان کین حضرت اس بات سے اپنے دل مین سخت مکدر ہوے اور یہ خبر مشہور ہوئی کہ زید
ابن ارقم نے جو کسی بات کی خبر حضرت کو سنائی ہے تو آن حضرت صلعم عبد اللہ پر غضبناک ہین پھر حضرت
علیہ السلام نے عبد اللہ کو بلوا بھیجا تب عبد اللہ چلا اور اوسکے ساتھ بہت سے انصاری آئے تا کہ اوسکے

شریک ہوں اور اوسکی مدد کریں اور زید کو جھوٹھا کریں اور انکو طمانچے لگوائیں پھر جب عبد اللہ رسول خدا صلعم
کی خدمت مین پہونچا تو حضرت نے اوس سے فرمایا جس بات کی خبر مجکو پہونچی اوسکا کہنے والا تو ہی ہے اوسنے کہا
نہین قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپ پر قرآن نازل کیا مین نے ان باتون مین سے کچھ بھی نہین کہا اور زید
بیشبہہ جھوٹھا ہے اور مین نے کوئی عمل ایسا جسکے سبب خدا مجھے و رذل ثابت کرے کبھی نہین کیا جو سب سے بزرگ
قریب تر و بہتر ہو میرا اوس جہاد سے جو مین نے آپکے ہمراہ کیا ہے اور انصار نے اوسکی تصدیق کی اور کہا یا رسول اللہ
یہ شخص ہمارا بزرگ اور رئیس ہے آپ اسپر اوس لڑکے کی بات سچ نہ سمجھئے کہ انصار کے لڑکون مین سے وہ
ایک لڑکا ہے جو آپ کے پاس کذب و تہمت لایا ہے تب رسول خدا صلعم نے اوس سے درگذر کیا اور اوسکا
عذر قبول کیا اور ملامتی واسطے زید کے انصار مین فاش ہوئی کہ زید نے رسول خدا صلعم سے جھوٹھ کہا تھا
سو حضرت نے اوسکو جھوٹھا کیا بعد ازان وہان سے حضرت علیہ السلام نے مدینے کی طرف کوچ کیا اور
معمول زید بن ارقم کا یہ تھا کہ جب حضرت کوچ کرتے تھے اور سوار ہوتے تھے تو وہ ہمراہ رہتے تھے اور
راہ مین حضرت سے باتین کرتے چلتے تھے مگر بعد اس مقدمہ کے زید کو ایسی شرمندگی ہوئی کہ وہ قریب
حضرت کے راہ مین چلتے تھے اور نہ مقام مین سامنے جاتے تھے تب حق تعالے نے بابت عذر زید اور
تکذیب عبد اللہ کے اپنے نبی پر یہ آیت نازل فرمائی یَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ
مِنْهَا الْاَذَلَّ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۝
یعنے کہتے ہین اگر ہم پھرینگے طرف مدینے کے تو عزت دار لوگ نکال دینگے مدینے سے ذلیلون کو حالانکہ
عزت مخصوص ہے واسطے خدا کے اور واسطے اوسکے رسول کے اور مومنون کے لیے ولیکن منافق نہین جانتے ہین
اوسوقت رسول خدا صلعم اپنے ناقہ پر سوار ہوئے اور میان لوگون کے پھرنے لگے یہان تک کہ زید کو دیکھا
کہ وہ چلے جاتے تھے پس حضرت نے زید کا کان پکڑا اور ملا یعنے گوشمالی کی یہان تک کہ زید کا چہرہ سرخ ہوگیا
(یعنے تعجب و حرکت سے یا یہ کہ خوشی سے) بعد ازان حضرت نے اونسے ارشاد کیا کہ اے زید خوش ہو
خوشی کر کیونکہ حق تعالے نے عذر تیرا پیدا کیا اور تجکو سچا کیا اور اسی آیت کو آپ نے پڑھا و بعد ازان
حضرت مدینے مین تشریف لائے اور مقیم رہے جب تک قیام اونکا خدا نے چاہا یہ ماجرا غزوہ بنی لحیان کا تھا

ذکر غزوہ بیر معونہ

بعد ازان کہ حضرت رسالتمآب صلعم مدینے مین تشریف لائے تب اپنے اصحاب مین سے ایک لشکر
مختصر جانب بیر معونہ کے روانہ کیا اور اوس لشکر کے ہمراہ ایک شخص کو بنی سلیم مین سے جنکا نام عمرو بن
اسما بن الصلت تھا کر دیا یعنے اونکو سالار لشکر کیا پس وہ لوگ روانہ ہوے یہان تک کہ جب پہونچے اوس مقام پر

کہ اوس پانی یعنے بیر معونہ سے پہر دن کی راہ باقی تھی تو وہان اوترے اور شب باشی کی اور اون اصحاب مین سے
جابر آدمیون نے اونٹ اپنا گم کیا اور وہ اوسے ڈھونڈھنے لگے اور اصحاب کوچ کر گئے اور صبح کو اوس
پانی پر پہونچے ناگاہ وہان ایک بڑا قبیلہ اوترا ہوا تھا کہ اونہون نے اصحاب کو گھیر لیا اور قتال سخت کرنے لگے
اور عروہ سے بولے کہ تو ہماری امن مین ہے تو چاہے ہماری طرف آجا چاہے ہمارے غیر کے پاس جا عروہ نے
کہا مین نے رسول خدا صلعم سے عہد کیا ہے کہ مین ہاتھ اپنا مشرک کے ہاتھ مین کبھی نہ دونگا اور نہ اوسکو
اپنا دوست و مددگار کرونگا تا آنکہ وہ سب صحاب درمیان کفار کے گھر گئے اور جب اونکو یقین ہوا کہ ضرور
ہم قتل ہونگے تب اونہون نے دعا مانگی اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَجِدُ مَنْ يُّخْبِرُ عَنَّا رَسُوْلَكَ غَيْرَكَ فَاقْرَأْ
عَلَيْهِ مِنَّا السَّلَامَ فَاِنَّا قَدْ رَضِيْنَا یعنے اے پروردگار اسوقت ہم تیرے سوا اور کسیکو نہین پاتے
جو ہماری جانب سے تیرے رسول کو خبر پہونچاوے پس تو ہی اوسکو ہمارا اسلام و پیام پہونچاوے کہ البتہ ہم
راضی برضا ہین چنانچہ حق تعالے نے اپنے نبی صلعم کو اس واقعہ سے مطلع کیا پھر حضرت صلعم نے اونکی خبر
مرگ اور سنانی ہیچ و اون کو سنائی اور فرمایا کہ اصحاب تمہارے بیر معونہ پر مارے جاتے ہین یعنے مارے گئے
تم لوگ اونکے لیے استغفار طلب آمرزش کرو خدا سے اور اونہون نے مجہپر سلام بھیجا ہے اور ایسا ہوا کہ
اون چار دن آدمیون نے جب بعد صبح کے اپنا اونٹ جو گم کیا تھا پایا تو اپنے اصحاب کی طرف آگے بڑھے
یہان تک کہ جب قریب اوس پانی یعنے بیر معونہ کے پہونچے تو اونکو ایک چھوکری قبیلہ بنی عامر کی ملی اونہون نے
پوچھا کیا تم لوگ اصحاب محمد سے ہو مگر ان لوگون نے اوس لڑکی کو کچہ جواب نہ دیا تب اوسنے پکر پوچھا آیا
تم لوگ محمد کے اصحاب ہو سوان لوگون نے بامید اس بات کے کہ وہ اسلام قبول کرے گی تو جواب دیا
کہ ہان ہم اصحاب محمد ہین تب اوس لڑکی نے کہا تمہارے بھائی سب مارے گئے اور وہ لوگ بنو عامر معہ غیر کے
ٹھہرے ہین پس اونسے بچو اپنی جانون کو بچاؤ پھر اون چارون مین سے ایک نے اپنے یارون سے کہا
کہ میرا انتظار کرو یہان تک کہ مین تمہارے پاس خبر لاؤن تب وہ ایک بلندی پر چڑھ گیا ناگاہ وہان سے
دیکھا کہ سب اصحاب اوسکے بیر معونہ پر مقتول پڑے ہین پس وہ اپنے یارون کی طرف پھر آیا اور اونکو
خبر دی اور اونسے مشورہ پوچھا کہ اب تم لوگون کی کیا صلاح ہے اونہون نے کہا مناسب ہے کہ ہم لوگ
رسول خدا صلعم کے پاس پھر جاوین اور اس خبر کو بیان کرین مگر اون مین سے ایک نے کہا و لیکن مین وا قفہ پھر
آپکو روز یہان تک کہ مین بھی اپنے یارون کے کہا اپنے کہ کہاؤن یعنے اونکی طرح مین بھی ذرا لذت شہادت
چکہون اور تم لوگ جاکر میری طرف سے رسول خدا صلعم کی خدمت مین سلام عرض کیجیو پہر وہ آگے بڑھا یہانتک
کہ بیر معونہ پر پہونچا اور پہر حملہ کیا اور اپنی تلوار کے ضرب سے دو آدمی مارکر آپ بھی شہید ہوا

اور یہان یہ تینون اصحاب بغیریت جلد روانہ ہوئے یہان تک کہ جب یہ تینون ... ایک ... کی بلندی پر پہونچے تو ناگاہ انکو دو آدمی بنی سلیم کے ملے اور درمیان ان دونون اور بنی ... صلی اللہ علیہ وسلم کے حلف وعہد تھا پھر ان تینون نے اون دونون سے پوچھا کہ تم دونون کون ہو اونہون نے کہا ہم دونون بنی عامر سے ہین اور وہ دونون نہین جانتے تھے کہ بنو عامر نے کیا کیا ہے (یعنے ...) تب ان تینون نے کہا کہ بیشک یہ دونون اون لوگون مین سے ہین جنہون نے ہمارے بھائیون کو قتل کیا ہے چاہیے کہ اپنے بھائیون کا بدلا لو تب ان تینون نے اون دونون کو قتل کر ڈالا اور اون دونون کا رخت وسلاح لے لیا اور خدمت مین رسول خدا صلعم کی حاضر ہو کر جو کچھ اونکے بھائیون پر گذری تھی حضرت سے بیان کیا اور اونکو معلوم ہوا کہ حضرت علیہ السلام کو پیشتر اطلاع اس واقعہ کی ہو چکی تھی پھر ان لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ بعد شام کے ہم لوگ تاریکی شب مین مدینے کے قریب آئے تو دو آدمی بنی عامر سے ہمکو ملے ہمنے اون دونون کو قتل کیا اور یہ اون دونون کے رخت وسلاح ہین حضرت علیہ السلام نے فرمایا بلکہ وہ دونون بنی سلیم سے میرے حلیف تھے تم لوگون نے بہت برا کام کیا اور حضرت صلعم کو بہت ناگوار ہوا اور سوقت حق تعالے نے اسباب مین اپنے نبی پر یہ آیہ نازل کیا یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ یعنے اے ایمان لانے والو خدا اور رسول کے سامنے جلد بازی نکیا کرو اس سے مراد یہ ہے کہ تم لوگ بدون معیت نبی اور بلا حکم کسی کے قتل مین جلدی نکیا کرو یہان تک کہ نبی سے مشورہ کر لیا کرو پس حق تعالے نے اس بارہ مین سب کو نصیحت فرمائی وبعد ازان اون دونون مقتولون کی قوم حضرت علیہ السلام کے پاس آئے اور عرض کی کہ ہمارے اصحاب مین سے دو شخص آپکے پاس آئے تھے اور آپ ہی کے یہان مارے گئے فرمایا تمہارے دونون صاحب اپنے ... ہمارے دشمنون کے ساتھ ... مشتبہ کیا تھا لیکن قریب ہے کہ ہم دونون ... خونبہا ...
آنحضرت علیہ السلام نے ایسا ہی کیا یعنی خونبہا دیا ۔

ذکر غزوہ بنی المصطلق

بعد ازان رسول خدا صلعم نے مسلمین کو حکم کیا کہ مستعد وتیار ہوں پس لوگ آمادہ ہو گئے تب حضرت علیہ السلام نے اونکو اپنے ارادے سے مطلع کیا کہ ہم قصد بنی المصطلق کا رکھتے ہین جو ایک قبیلہ مین بنی خزاعہ سے اور فرمایا کہ اہل تہامہ نہین جانتے ہین کہ مین اسی سال اونکی طرف جانے والا ہون لیکن مشتہر کرنے والا ہون ارادہ خروج اپنا طرف ملک شام کے تا کہ اہل تہامہ کو اونکے جاسوس اس بات کی خبر پہونچا دین چنانچہ لوگ اپنی تیاری سامان سے فارغ ہوئے تب رسول خدا صلعم روانہ ہوئے اور ...

انصار کے گھروں کی راہ لی نیعنے اونکی بستی کی طرف سے چلے گویا کہ شام کیطرف جاتے ہین چنانچہ تمام اوس دن اوسی رخ چلے گئے جب شام ہوئی تو مقام کیا بعد ازان پھر سے سامنے تھامہ کے یہان تک کہ نزدیک صبح ات کے راہ سے مڑ گئے پھر وہان سے تیز روی کر کے بنی المصطلق پر دوڑ ماری پس قتل کیا اور اشیا سے کثیر لوٹ مین لیا اور اوسی روز جویریہ بنت الحارث بن ابی ضرار ہاتہ آئین بعد ازان بہت جلد مدینے کی طرف پھر پڑے اس خوف سے کہ مدینے پر کوئی چھاپہ مارے پس شبانہ روز راہ روی مین بہت جلدی کی تا آنکہ صبح ہوئی تو ٹھہرے واسطے مقابلہ حارث بن ابی ضرار کے جو پیچھے آتا تھا اور اوسنے قسم کھائی تھی کہ نہ پھرونگا جب تک بعض اصحاب کو قتل کرونگا چنانچہ حضرت علیہ السلام نے وہان پر قیام کیا اور لوگون کو حکم کیا کہ اپنے سردن کو رکھین (یعنے تکیون پر کہ کنایہ خواب و آرام سے ہے) اور فرمایا کمر بند نہ کھولنا غرض لوگون نے ایسا ہی کیا اور جن لوگون نے ارام کیا اونکی نگہبانی کے واسطے کچہ لوگون کو پاسبان مقرر کیا اور پاسبانون پر حارثہ بن النعمان کو افسر کیا تب حارثہ نے اپنے اصحاب سے کہا کہ تم لوگ سو رہو اور مین بجاے تمہارے حراست کو کفایت کرتا ہون اگر کچہ دیکھونگا تو تمکو خبردار کرونگا پس اسی میان مین کہ وہ جاگتے ہوے قرآن پڑھتے تھے اور اونکے یار یعنے گروہ پاسبانان سوتے تھے کہ یکایک حارث بن ابی ضرار حارثہ کے قریب پہونچکر اوسکو تیر مارا پر تیر اوسکو نہین لگا اوسکے قریب آ پڑا اور حارس لوگ یعنے نگہبانان جاگ پڑے اور حارث کو تلاش کیا مگر اوسکو نپایا اور کہنے لگے اسے حارثہ تو حارث سے غافل ہو گیا یہان تک کہ اوسنے آکر تیر مارا حارثہ نے کہا نہین مین غافل نہین ہوا ولیکن مین نے چاہا تھا کہ وہ مجکو آگاہ کرے تیر سے یعنے مجھے تیر مارے تب مین تمکو خبردار کرون اور ایسا ہوا کہ حال قریب آنے حارث کا اور غافل ہوجانا نگہبانون کا اور اوسکی تلاش مین جانا اصحاب کا آگے کعب بن مالک کے ذکر ہوا تو یہ سنکے نیند اونکی جاتی رہی اوسیوقت وہ خدمت رسول خدا صلعم مین آکر حاضر ہوے اور بالین حضرت تلوار لیے صبح تک کھڑے رہے جب آپ بیدار ہوے ناگاہ دیکھا کہ کعب تلوار لیے ہوے سرہانے کھڑا ہے فرمایا اسے کعب تیری تئین کیا امر پیش آیا کعب نے عرض کی مجھسے لوگون نے بیان کیا قریب آنا حارث کا مجھسے اور غافل ہوجانا اصحاب کا اور تلاش کرنا اوسکا تو نیند میری جاتی رہی تب مین آپ کی جناب مین نگہبانی کے لیے حاضر ہوا چنانچہ حضرت علیہ السلام نے اونکی تحسین کی پھر لوگون نے وہان نماز صبح پڑھی اور سوار ہوے اور مدینے مین پہونچے اور رسول خدا صلعم نے جویریہ بنت الحارث سے نکاح کیا اور مہر اسکا یہ مقرر کیا کہ یعنے جو قوم جویریہ کی اسیر تھی اونکو رہا کر دیا اور یہ امر بعد آنے حارث کے ہوا کہ وہ واسطے فدیہ دینے اپنی بیٹی کے (یعنے واسطے چھوڑ الیجانے جویریہ کے) آیا تھا اور نکاح کرنا حضرت کا جویریہ سے ناگوار ہوا مگر اوسکے قرابتدارون مین

ایک نے عقد تزویج جویریہ کا ساتھ حضرت علیہ السلام کے کردیا تھا تب حارث نے اس بات پر اوس شخص کو
سخت ملامت و سرزنش کی اور جب رسول خدا صلعم وقت خروج مدینے سے ارادہ بنی المصطلق کا رکھتے تھے
اوسوقت حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا تھا یَاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ
شَیْءٌ عَظِیْمٌ یَوْمَ تَرَوْنَھَا تَذْھَلُ کُلُّ مُرْضِعَۃٍ عَمَّا اَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ کُلُّ
ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَھَا وَ تَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی وَمَا ھُمْ بِسُکٰرٰی
وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ ۝ یعنے اے آدمیو خدا سے ڈرو کہ البتہ زلزلہ قیامت کا امر عظیم ہے
اوس روز اوسکو دیکھوگے کہ ہر دودہ پلانے والی پلانا دودہ کا یا دودہ پلانے کو بھول جاویگی اور ہر حاملہ حمل اپنا
ڈال دیگی اور تو لوگون کو دیکھیگا کہ متوالے نظر آئینگے وحالانکہ وہ متوالے نہونگے ولیکن عذاب خدا
سخت ہے (یعنے یہ حالت لوگون کی خوف عذاب سے ہوگی) اوسوقت آنحضرت صلعم ٹھہر گئے اور لوگ بھی
سب رک رہے پھر حضرت علیہ السلام نے ان دونون آیتون کے ساتھ اپنی آواز بلند فرمائی یعنے دونون
آیتون کو باواز بلند پڑھا اور پھر اعادہ کیا یعنے چند بار پڑھا جتنی بار خدا نے چاہا بعد ازان فرمایا اے گروہ
مردم تم جانتے ہو کہ وہ روز کونسا روز ہے لوگون نے عرض کی خدا اور رسول خوب جانتے ہین پھر حضرت
نے کئی مرتبہ اسی سوال کا اعادہ کیا اور لوگون نے ہر بار یہی جواب دیا کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور رسول اوسکا
تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ وہ دن وہ ہوگا جس دن حق تعالے آدم علیہ السلام سے فرماویگا
کہ اے آدم بھیج بہے لشکر جہنم کا (یعنے جہنم کی طرف) تو وہ عرض کرینگے اے پروردگار میرے سب بنی آدم کا
کسقدر تب حق سبحانہ تعالے فرماویگا کہ ہر ایک ہزار مین سے نوسو ننانوے طرف آتش دوزخ کے
اور ایک شخص طرف جنت کے یہ سنینگے جو سزاوار ہونگے وہ صدمہ حزن واندوہ سے بیہوش ہوجاوینگے
اور جو کم عمر ہونگے وہ خوف سے بوڑھے ہوجاوینگے اور وہ دن وہ ہے کہ حق سبحانہ تعالے فرماتا ہے
یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبًا یعنے وہ دن لڑکون کو بوڑھا کردیگا غرض یہ ارشاد
حضرت کا لوگ سنکر زار زار رونے لگے یہان تک کہ اول منزل مین پہونچکر مقام کیا تو لوگ حضرت صلعم
کی خدمت مین جمع ہوے اور عرض کی یا نبی اللہ ہمنے کبھی کوئی ایسی بات نہین سنی جو دل کو ٹکڑے کرنیوالی
اور بہت دشوار تر ہو زیادہ اس بات سے جو آج ہمنے سنی ہے (یعنے جو بات ہمنے آج سنی ہے اس سے
زیادہ کوئی بات دشوار تر ہمنے کبھی نہین سنی تھی) یہ سنکے رسول خدا صلعم ہنس پڑے اور اونکو بشارت دی
اور فرمایا کہ خوش ہو کہ قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضے مین محمد کی جان ہے مین البتہ امید رکھتا ہون کہ
تم لوگ اہل جنت کے تہائی ہو بعد ازان فرمایا بلکہ مجکو امید ہے کہ تم اہل جنت کے آدھے ہو بعد ازان فرمایا

بلکہ امید ہے کہ اہل جنت مین کثرت تمہاری نصف سے زیادہ ہوگی کیونکہ جب حق تعالے نے میرے
سامنے ساری امتون کو پیش کیا تو مین نے نبیون کو آتے دیکھا ہمراہ تین آدمی یا چار یا دو کے اور بعضون کو دیکھا کہ اونکے ساتھ ایک
آدمی ہے اور بعض نبی کو دیکھا کہ وہ تنہا آیا ہے کہ کوئی اوسکی امت سے اوسکے ساتھ نہین ہے بالآخر مین نے ایک امت کو آتے دیکھا کہ اونکی
کثرت سے مین متعجب ہوا اوسوقت مجھے آرزو ہوئی کہ یہ میری امت ہو تب مین نے کہا اے میرے پروردگار کیا یہ میری امت ہے فرمایا نہین
بلکہ یہ موسی ہے اور اوسکے ساتھ والے ہین یعنے اوسکی امت ہین پھر مین نے دوسری امت دیکھی کہ اوسکی کثرت سے مجھے تعجب و
حیرت ہوئی پھر مین نے کہا اے میرے پروردگار یہ میری امت ہے فرمایا نہین یہ یونس ہے اور اوسکی
امت ہین بعد ازان مین نے ایک اور امت دیکھی پھر مین نے کہا اے میرے پروردگار کیا یہ امت میری ہے
فرمایا نہین بلکہ یہ عیسے[ع] بن مریم[ع] اور اوسکی امت ہے ونا گاہ مین نے عیسے کے ہمراہ بہت سے لوگ دیکھے
تب مین نے عرض کی اے میرے پروردگار آخر میری امت کہان ہے فرمایا اے محمد دیکھہ تب مین نے
مکے کی جانب دیکھا تو ناگاہ مین نے لوگون کو کثرت سے دیکھا بعد ازان فرمایا دیکھہ پھر مین نے
شام کی طرف دیکھا تو اسیقدر لوگ دیکھے بعد ازان فرمایا نظر کر پھر مین نے نظر کی جانب عراق کے
تو ویسے ہی مثل دیکھا پھر فرمایا نگاہ کر تو مین نے اپنے پیچھے نگاہ کی ناگہان ہر چیز کو دیکھا کہ وہ چل رہی ہے
(یعنے ہر ذی روح امت محمد ہے) تب فرمایا حق تعالے نے اے محمد اب تو راضی ہوا مین نے عرض کی
ہان اے میرے پروردگار البتہ مین راضی ہوا پھر فرمایا حق سبحانہ تعالے نے کہ ان لوگون کے ساتھ ستر ہزار
ہین جو بغیر حساب داخل جنت ہونگے (یعنے منجملہ امت محمدیہ) یہ سنکے عکاشہ بن محصن الاسدی جو منجملہ
بنی غنم بن دودان تھے کھڑے ہوگئے اور عرض کی یا رسول اللہ حق سبحانہ تعالے سے میرے لیے
دعا کیجیے کہ مجھے اونہین ستر ہزار مین شمار کرے فرمایا حق تعالے نے تجکو اونہین مین شمار کیا یہ سنکے
ایک اور شخص انصار مین سے کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ مجھے آپ پر فدا کرے میرے
حق مین بھی حق تعالے سے دعا کیجیے کہ وہ میرے تئین بھی اونہین لوگون مین محسوب کرے فرمایا
اس بات مین عکاشہ نے تجھسے سبقت کی (یعنی جو اونمین ہونے والا تھا وہ تجھسے سبقت کر گیا) پس یہ تھی حکایت ماجرائے بنی المصطلق کی

ذکر غزوۃ الحدیبیہ

بعد ازان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کے واسطے ندا کرادی جیسا کہ اس باب مین حق سبحانہ تعالے
فرماتا ہے وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ
عَمِیْقٍ اے محمد تو لوگون مین حج کے لیے ندا کرادے کہ وہ تیرے پاس حاضر ہون پیادہ چلکر
اور اونٹون پر سوار ہوکر تو وہ سب آوینگے راہ دور دراز سے یہ سنکے عبد اللہ بن جحش برادر بنی غنم

بن وردان کے کھڑے ہوئے اور وہ بیٹے تھے نبی کی پھوپھی کے جو بہن تھین حضرت کے والد ماجد کی اونہون نے
کہا یا رسول اللہ کیا ہر سال یعنے حج ہر سال ہوگا چنانچہ رسول خدا صلعم اس بات سے غضبناک شدید ہوئے اور
فرمایا قسم ہے مجکو اوس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے اگر مین تیرے سوال پر ہان کہدیتا تو ہر آئینہ حج
ہر سال واجب ہوجاتا اور جب واجب ہوجاتا تو تم ہرگز ادا نکرسکتے پس چھوڑدو تم مجکو جو کچھ چھوڑدیا مین نے یعنے
جو کچھ مین نے تمسے واگذاشت کردیا ہے اوسکا سوال تم مجسے کیون کرتے ہو تب حق تعالے نے اپنے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم پر اس باب مین یہ آیہ نازل فرمایا یا ایہا الذین آمنوا لا تسئلوا عن اشیاء
ان تبد لکم تسؤکم وان تسئلوا عنها حین ینزل القرآن تبد لکم
عفا اللہ عنها واللہ غفور حلیم ۔ قد سالها قوم من قبلکم
فاصبحوا بها کافرین یعنے اے اہل ایمان بہت ایسی چیزون کا سوال نکیا کرو کہ اگر وہ تمپر
ظاہر ہوا کرے تو تمکو ناگوار اور دشوار معلوم ہو اور اگر سوال کروگے ایسی چیزون سے تو وقت نزول قرآن تمپر
ظاہر ہوجاویگی عفو کیا حق تعالے نے اوسنے اس بات کو یعنے درگذر کیا اور حق تعالے آمرزگار وبردبار ہے
البتہ وہ لوگ جو تمسے پہلے تھے وہ ایسے سوالات کرچکے ہین پھر وہ منکر بھی ہوگئے ہین الغرض رسول خدا صلعم نے
حکم کیا کہ لوگ تیاری سامان حج کی کرین اور اس بات کا خیال نرکھتے تھے کہ اہل مکہ درمیان اونکے اور حج کے حائل
وحارج ہونگے پھر ہدی ساتھ لیچلے اور بال گوندھ لیے اور میقات ذی الحلیفہ سے لبیک کہتے ہوئے چلے اور
یہ خبر اہل مکہ کو پہونچی کہ محمد اور اونکے اصحاب نے تمہاری طرف تیاری کی ہے حج کرنے کے لیے آتے ہین
تب اونہون نے باہم مشورہ کیا کہ انکو کعبہ سے روکو اور خالد بن الولید بن المغیرہ کو تین سو سوارون کے ساتھ
روانہ کیا تا وہ رسول خدا صلعم کو کعبے کے آنے سے روک دیوے اور حضرت علیہ السلام کو خالد کے کوچ کی خبر
پہونچی اور حال یہ ہے کہ حضرت کو قتال کرنا اوس زمانہ منظور نتھا اسلیے وہ زمانہ ماہ محرم کا تھا (یعنے کہ محرم
مہینہ ہے اور مہینون مین سے جنمین قتال حرام ہے) تب فرمایا رسول خدا صلعم آیا کوئی شخص جاننے والا
راہ کا نہین ہے کہ اوس قوم کی راہ خلاف سے ہمکو لیچلے ایک شخص حاضرین مین سے بولا یا رسول اللہ مین
بہت خوب جانتا ہون پس اوسکو حکم ہوا کہ لوگون کے آگے آگے چلے تب وہ اپنی اونٹنی سے اوترپڑا پھر حضرت
علیہ السلام نے جب اوسکو اونٹنی سے اوترتے دیکھا تو اونکے راہ بتانے پر اعتماد? نہوا پھر حضرت نے فرمایا
آیا کوئی شخص ہے کہ وہ اس راہ سے خوب واقف ہو تب ایک شخص [illegible] اوٹھکر کھڑا ہوا اور کہنے لگا
یا رسول اللہ مین اس راہ کو خوب جانتا ہون اوسکو حکم دیا کہ لوگون کے آگے ہوجائے [illegible] لیچلا اور [illegible]
اور اس قوم کی راہ [illegible] کو بچاکر لیگیا [illegible] رسول خدا صلعم [illegible]

اوترے ہین یہ بات اونپر بہت شاق و دشوار گذری بعد ازان رسول خدا صلعم نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو
حکم کیا کہ اہل مکہ پاس جاکر اونسے اذن و اجازت حاصل کرین کہ وہ لوگ حضرت کے لیے تین دن کے واسطے
مکے کو خالی کر دیوین تاکہ آن حضرت صلعم مناسک و ارکان حج اپنے ادا کرلیوین بعد ازان واپس چلی جاوینگے
تب عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین مکے مین کمتر قبیلہ والا ہون یعنے وہان میرے عزیز و اقربا
بہت کم ہین مین اوس قوم سے ڈرتا ہون کہ وہ مجھے قتل کرینگے ولیکن آپ عثمان بن عفان کو بھیجیے کہ اونکا خاندان
کثیر الجمعیت ہے کوئی اونسے ہرگز تعرض نکریگا تب حضرت علیہ السلام نے عثمان بن عفان کو بھیجا تا وہ حضرت کیطرف
اہل مکہ سے درخواست کرین غرض کہ عثمان رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور موضع بلدح مین جاکر سواران قریش سے
ملے اور ابان بن سعید بن العاص جو اون سوارون کے ساتھ تھا اوس سے ملاقات کی اور اوس سے امان چاہی اوسنے
امان دی پھر ابان نے عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنے آگے گھوڑے پر بٹھاکر مکے کو لیگیا اور ابو سفیان بن حرب
کے پاس لاکر اوتارا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلعم کا پیام پہونچایا اوسوقت ابو سفیان مکہ
کی طرف نکلا لوگون نے پوچھا اے ابو سفیان تیرا ابن عم یعنے تیرے چچا کا بیٹا تیرے پاس کیا خبر لایا ہے
اوسنے کہا میرے شر کی بات لایا ہے مجھسے سوال کرتا ہے کہ مین مکے کو خالی کر دون واسطے ایک جماعت
اہل یثرب کے تاکہ اوسمین تین روز نحر کرین پس تم لوگ کیا مشورہ دیتے ہو اون لوگون نے کہا واللہ بعد ازانکہ
خدا نے محمد کو مکے سے باہر نکالا تواب وہ مکے مین کبھی ہمپر نہ آنے پاویگا الغرض حق تعالے نے یہان اپنے
نبی کو حکم بیعت لینے کا کیا پس حضرت علیہ السلام نے بیعت لینی اصحاب سے نیچے ایک درخت کے جو حدیبیہ مین تھا
مقرر کی بعد ازان حضرت کے نقیب نے مسلمین ہین ندا دی کہ رسول خدا صلعم نے حکم اخذ بیعت کا کیا ہے
یہ سنکر لوگ اوس منادی کے ساتھ مجتمع ہوکر حضور مین علیہ السلام کے حاضر ہوئے اور سب نے بیعت کی اس بات پر
کہ اگر قتال واقع ہو تو فرار نکرین پھر جب بیعت سے فارغ ہوئے اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ غائب تھے
یعنے وقت بیعت موجود نہ تھے تو فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ عثمان میرے کام کے لیے بھیجا گیا ہی پس
یہ میرا ہاتھ اوسکے لیے بیعت کیا جاتا ہے پھر آپ نے ایک ہاتھ اپنا دوسرے ہاتھ پر رکھا چنانچہ بعض آدمیون کو
بیعت کرنی ناگوار ہوئی کہ اون مین سے جد بن قیس الانصاری اور عمر بن عفوف تھے کہ یہ دونون اونٹون کے
پیچھے چھپ رہے یہان تک کہ لوگ بیعت سے فارغ ہوئے اور عبد اللہ بن ابی نے بھی بیعت کرنے سے انکار کیا
اور بہانہ درد کا کیا اور اہل مکہ نے سنا کہ محمد نے اپنے اصحاب سے بیعت لی ہے کہ جنگ سے فرار نکرین گویا
کہ وہ ارادہ لڑائی کا رکھتے ہین تب اون لوگون نے دو آدمیون کو بھیجا تا کیفیت اصحاب محمد دریافت کرین
کہ یہ لوگ کس لیے یہان آئے ہین اور وہ دونون جو اس کام کو بھیجے گئے ایک عروہ بن مسعود الثقفی اور دوسرا

محمد بن جعفر تھا پھر یہ دونون وہان سے روانہ ہوئے اور اصحاب نبی کے قریب آن پہنچے تھے
کہ آن حضرت صلعم نے اصحاب کو حکم کیا کہ ہدی یعنے شتران قربانی تو ان لوگون کے مقابل آگے کر [illegible]
لبیک پکارتے ہوئے حج کے واسطے نکلو چنانچہ لوگون نے ایسا ہی کیا تب یہ دیکھکر وہ دونون آدمی لوٹ
پھر گئے اور مکے والون سے بیان کیا کہ ہمنے مثل ان لوگون کے کسی قوم کو نہین دیکھا کہ وہ کعبے سے منع کیجاوین
اپنے جسطرح تم ان لوگون کو روکتے ہو اسطرح کسی قوم کو تمنے کعبے کے آنے سے نہین روکا یہ لوگ تو قوم حاجی ہین
قتال کے لیے نہین آئے ہین بلکہ انکے سر گوندھے ہوئے ہین اور حج کے واسطے لبیک کہتے ہوئے آئے ہین
ہماری راے نہین ہے کہ تم انکو کعبے سے منع کرو یہ سنکے اہل مکہ نے ان دونون کو برا کہا اور گالیان دین اور
اتہام کیا (یعنے تم دونون نے سازگاری کی ہے) بعد ازان انہین دونون کو اہل مکہ نے پھر بھیجا کہ صلح پر [illegible]
اوسوقت حضرت علیہ السلام نے جواب دیا کہ ہمکو سب باتون سے صلح بہت زیادہ پسند ہے تب دونون قومون مہاجرین
وانصار سے ہر ایک فرقہ والے فرقہ ثانی سے ذکر صلح کرنے لگے یعنے اب صلح ہوگئی اوسوقت کچھ لوگ مہاجرین مین سے
اپنے عزیزون قریبون کی ملاقات کے لیے مکے مین چلے گئے پس یہ سب اپنے قرابتدارون کے گھر پہونچ [illegible]
قریش کے ہاتھ سے گرفتار ہوگئے اور یہ خبر اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تب یہ لوگ دوڑ پڑے اور
مکے مین داخل ہوئے اور بہت آدمیون کو قریش سے گرد کعبے کے جمع پایا چنانچہ اونکو رسیون مین باندھکر
لشکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین پکڑ لائے پھر جب شام ہوئی تو اہل مکہ مین سے چند آدمی سفہا مقابل لشکر
اسلام پر پردہ شب مین تیر مارنے لگے اوسوقت تو مسلمان پریشان ہوئے پھر جمع ہوکے کو روانہ ہوئے اور
اہل مکہ کو قریب جبل کے اسطرف دیکھکر تیر اور پتھر کی مار سے لڑنے لگے آخر حق تعالے نے مشرکین کو شکست دی
اور بھگا دیا اور مومنون نے اونکا تعاقب کیا تا آنکہ اونکو تیر مارتے ہوئے اونکے گھرون کے اندر پہونچا دیا
حق تعالے نے مومنین کے ہاتھون کو اونسے روک دیا اور اپنے نبی پر وحی نازل فرمائی وَهُوَ الَّذِي كَفَّ
أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ یعنے وہ خدا وہ ہے جسنے
روک دیے اونکے ہاتھ تمسے اور تمہارے ہاتھ اونسے درمیان مکے کے بعد ازان کہ تمکو اونپر ظفر حاصل ہوچکی چنانچہ
حق تعالے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَن يَبْلُغَ مَحِلَّهُ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ
أَن تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُم مِّنْهُم مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ لِّيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ لَوْ تَزَيَّلُوا
لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا یعنے وہ وہی لوگ ہین جنہون نے کفر کیا اور تمکو روکا
مسجد حرام یعنے مسجد کعبہ سے اور شتران قربانی رکے ہین اس بات سے کہ اپنی قربانگاہ تک نہ پہنچین اگر نہوتی

یہ بات کہ اونکے درمیان مین اکثر مرد مومن اور اکثر عورتین مومنہ پوشیدہ ہین ایسے کہ تم اونکو نہین پہچانتے ہو
تاکہ باز رہو اونکے روندنے یعنے قتل کرنے سے پھر اس بیخبری سے تمپر اونسے مکروہات اور خرابیان پہنچتین
(یعنے یہان سے جواب لوا محذوف ہے یعنے اگر یہ باتین درمیان مین نہوتین تو ہم تمہارا ہاتہ قتل کفار سے
نروکتے) اور یہ اسلیے کہ داخل کرے حق تعالے اپنی رحمت مین جسکو چاہے (یعنے روک دینا تمہاری تیغین
اونکے قتل سے اسلیے کہ جو تم مین بیخبری سے اونکا قتل کرنے والا تھا گویا اوسکو داخل رحمت کیا) اور اگر تم
تمیز رکھتے ہوتے اور اون مومنین و مومنات سے الگ رہ سکتے تو ہم اون کافرون کو تمہارے ہاتہ سے
عذاب دردناک مین مبتلا کرتے الغرض جب اہل مکہ نے دیکھا اور جانا کہ خدا نے اونکو خرابی و خواری مین ڈالا
اور اونکے دلون مین خدا نے رعب ڈالا تب مشرکین نے سہیل بن عمرو القرشی کو جو برادر بنی عامر بن لوی کا تھا
واسطے صلح و موافقت کے روانہ کیا پھر جب وہ لشکر اسلام مین پہنچا تو اوسنے واسطے صلح و معاہدہ کے ندا دی
اور بولا آگاہ ہو اے قوم یہ امر جو مین لایا ہون مین جانب اعیان مکہ کے ہے نہ یہ کہ مین اپنی دوستی و مرضی سے
کہتا ہون کہ البتہ مین تمہاری صلح کے لیے آیا ہون تب حضرت علیہ السلام نے اس بات کو قبول کیا اور فرمایا
اے سہیل کس بات پر صلح ہوگی اوسنے کہا آپ اپنے پیچھے جدھر سے آئے ہین اودھری پھر جائیے اور ہدی
جس جگہ روکے گئے ہین وہین اونکو نحر کیجیے اور آپکو یہ اختیار نہین ہے کہ قربانگاہ کی طرف گذر کیجیے
اور درمیان ہمارے اور آپکے مدت صلح دو برس کی ہے کہ اس مدت مین بعض ہمارا بعض تمہارے سے امن مین
رہے یعنے نہ کوئی ہمارا تمہارے کسیکو ایذا پہونچاوے اور نہ کوئی تمہارا کسی ہمارے کو علاوہ اس بات کے کہ
جو کوئی ہم مین سے آپکے یہان بھاگ جاوے تو آپ اس مدت دو برس مین اوسکو قبول نکرین یہ سنکر حضرت نے
فرمایا اگر یہ شرطین مین قبول کرون تو مجھے کیا فائدہ ہوگا سہیل نے کہا سال آیندہ ہم آپکی خاطر سے تین دن
کے لیے خالی کردینگے تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے یا رسول اللہ خدا مجھے آپپر فدا کرے آیا آپ اونکی
یہ بات مقرر کرینگے کہ جو کوئی اونمین سے اسلام لانے والا آپکے پاس آوے تو آپ اوسکو قبول نکرینگے
حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے عمر سکوت کر بعد ازان سہیل نے پھر یہ شرط بیان کی کہ جو کوئی آپکے اصحاب
مین سے ہمارے پاس آویگا تو وہ ہمارے لیے ہے یعنے ہم اوسکو پھیر ندینگے اور جو ہم مین سے آپکی طرف
جاویگا اوسکو آپ ہمارے یہان پھیر بھیجیے تب پھر عمرؓ بولے یا رسول اللہ آپ ایسا نکیجیے آنحضرت علیہ السلام
عمر کی بات پر ہنسے اور فرمایا اے عمرؓ آگاہ ہو جو کوئی اونمین سے کلا ارادہ ہمسے لاحق ہونیکا کریگا تو حق تعالے
اوسکی رہائی خود کردیگا اور جو ہم مین سے اونکے یہان چلا جائیگا تو اوسکو خدا نے دور کردیا کیونکہ جو کافر ہو جاویگا
تو اوسکے حقدار وہی کفار ہین (یعنے اوسکی طلب ہمکو درکار کیا ضرور) پس اوسوقت عمرؓ جان سے گذر کے

جو اسے آنحضرت علیہ السلام کی سنے وہ ہی افضل و بہتر ہے آنحضرت نے یہ شرط بھی قبول لیں تب
سہیل نے کہا کہ درمیان ہمارے اور اپنے ایک نوشتہ لکھ دیجیے اور بیہ سے عہد لیجیے تب آنحضرت علیہ السلام
نے کاتب کو بلوایا اور فرمایا لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم اسیوقت سہیل نے کاتب کا ہاتھ تھام لیا اور کہا کہ
ہم رحمان رحیم کو نہیں جانتے ہیں ولیکن ہمارے معاملات میں آپ وہ بات لکھیے جسکو ہم جانتے ہیں
جو شروع میں لکھا جاتا ہے باسمک اللہم آن حضرت علیہ السلام نے کاتب سے فرمایا اسکو اسیطرح لکھ
پس کاتب نے وہ ہی لکھا بعد ازان حضرت نے اوس سے لکھوانا شروع کیا ہذا ما اتفق علیہ محمد
رسول اللہ و اہل مکہ یعنے یہ وہ نوشتہ ہے جسپر تصفیہ و فیصلہ محمد رسول اللہ اور اہل مکہ کا قرار پایا ہے یہانتک
سہیل نے کاتب کا ہاتھ روک دیا اور کہا ہم اقرار نہیں کرتے ہیں اور نہیں جانتے ہیں کہ آپ رسول ہیں اگر
اگر آپ خدا کے رسول ہوں تو ہمنے آپ پر ظلم کیا کہ آپ کو طواف بیت اللہ سے باز رکھا بلکہ آپ محمد بن
عبد اللہ ہیں تو چاہیے ہمارے معاملہ میں آپ نام اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھوائیے یہ کلام سنکے جناب رسول خدا
صلعم ہنسے اور فرمایا البتہ میں محمد بن عبد اللہ ہوں اور ارشاد کیا کاتب سے کہ لکھ یہ نوشتہ ہے جسپر محمد بن
عبد اللہ اور اہل مکہ نے باہم فیصلہ کیا ہے جسوقت کہ اہل مکہ نے محمد کو خانہ کعبہ میں آنے سے باز رکھا تھا
پس اونہوں نے مصالحہ و معاہدہ دو برس تک کا اس بات پر کیا ہے کہ محمد کو اہل مکہ نے جس جگہ روک دیا ہے
وہ وہیں اونٹوں کو قربانی کریں اور مکے میں داخل نہوں اور طواف خانہ کعبہ نکریں اور اہل مکہ میں سے جو اونکے
پاس مسلمان ہوکر آوے اوسکو اونکی طرف پھیر دیویں اور جو کوئی اونکے اصحاب میں سے طرف اہل مکہ کے
جاوے تو وہ اونہیں کا ہے اور محمد بن عبد اللہ کے لیے اہل مکہ پر لازم ہے کہ وہ لوگ سال آئندہ [illegible]
مکے کو تین دن تک خالی کر دیویں اور اہل مکہ کے واسطے محمد بن عبد اللہ پر یہ لازم ہے کہ کوئی مسلمین میں سے
ہتھیاروں کے ساتھ مکے میں داخل نہووے سواے اون ہتھیاروں کے جو غلاف درمیان میں رکھے جاتے ہیں کہ
وہ تلوار ہے بعد ازان وہ نوشتہ مہر کیا گیا و بعد ازان ہدی واسطے قربانی کے بھیجے گئے اور اوسی اثنا میں
ابو جندل بن سہیل سلاسل زنجیر سے آگے آیا اور حال یہ ہے کہ وہ اسلام لایا تھا تو باپ اوسکا ڈرتا تھا اس بات سے
کہ وہ محمد کے ساتھ ملجاویگا اسلیے اوسکو مقید بزنجیر کیا تھا چنانچہ آگے بڑھکر اوسنے اپنے تئیں آگے صف
مومنین کے ڈالدیا اور کہنے لگا تمکو میں قسم خدا کی اور واسطہ اسلام کا دیتا ہوں اس بات سے کہ تم مجھے
پھیر دو طرف کفار کے چنانچہ اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے اوسکو روک کہا تب سہیل نے کہا اے محمد
میں آپ کو خدا سے ڈراتا ہوں اور جو کچھ آپ نے اس نوشتہ میں سے یاد دلاتا ہوں کہ اوسمیں وہ باتیں ہیں
جو آپ نے اپنی طرف سے بطیب خاطر بلا اکراہ کے عہد کیا ہے اور یہ سب یاد دلانا اسلیے ہے کہ میرا بیٹا

تحیے ہو الکر دیے رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ اوسکا بیٹا اوسکو حوالہ کر دیا جاوے تب سہیل اپنے بیٹے کی گردن
پکڑ کے لیگیا اور اوسکو مکے مین داخل کیا وبعد ازان ہدی یعنے شتران قربانی علیحدہ قربانگاہ سے نحر کیے گئے
اور رسول خدا صلعم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ سر منڈا ڈالین اوسوقت اصحاب مین سے کچھ لوگون نے
اپنے سر منڈانے کو ناپسند کیا اور کہنے لگے یا رسول اللہ آپکو خدا نے خواب دکھلایا تھا اوسوقت حکم کیا تھا
آپکو یہ کہ وہ آپکو مع اصحاب آپکے مکے مین داخل کرنے والا ہے اوسطرح سے کہ نازل کیا ہے قرآن مین
آمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ رُؤُسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ ۵ یعنے اوس حالت مین کہ امن پانے والے ہوگے اور اپنے
سرون کے منڈانے والے اور بال کترانے والے ہوگے اور کچھ خوف نکروگے پس چاہیے کہ ہم پہر جائین
کیونکہ یہ کام پورا ہوا اور حال یہ ہے کہ یہ خواب حضرت صلعم کا واسطے سال آئندہ کے تھا جیسا کہ اس باب مین
حق تعالے نے نازل کیا تھا لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ
الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُؤُسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ
مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۵
یعنے حق تعالے نے اپنے رسول کو سچا خواب ساتھ حق کے دکھلایا ہے کہ البتہ تم لوگ انشاء اللہ مسجد کعبہ
مین داخل ہوگے امن پانے والے اور اپنے سرون کو منڈانے والے اور بال کترانے والے بیخوف و
خطر پس جانتا ہے حق تعالے جو تم نہین جانتے ہو کہ مقرر کردی ہے اوس سے پہلے اور ایک فتح قریب
اور مراد اوس فتح قریب سے فتح خیبر ہے کہ حق تعالے نے اپنے نبی سے وعدہ خیبر کیا تھا کہ جب مکے سے پہر آوینگے
تو فتح خیبر ہوگی اور حضرت کو حق تعالے نے خبر دی تھی کہ اے محمد خواب تیرا اوسوقت پورا ہوگا جب سال آئندہ
ہم تجکو مکے مین داخل کرینگے الغرض رسول خدا صلعم نے سر مبارک اپنا حلق کیا پہر جب اقدس خیمے سے
باہر نکالا تو منڈا ہوا تھا اور فرمایا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ یعنے اے میرے پروردگار سر منڈانے والون کی
مغفرت کر پہر جن لوگون نے بال کترائے تھے اونہون نے عرض کی یا رسول اور مقصرین یعنے بال
کترانے والون کے لیے کیا ہے پہر حضرت نے تین مرتبہ اوسی کلمہ کا اعادہ کیا کہ پہر پہر یہی فرماتے تھے
کہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ پہر لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ اور مقصرین کے لیے تب تیسرے سے
آخیر مین یعنے چوتھی بار فرمایا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ یعنے یا اللہ آمرزش کر سر منڈانے والون اور بال کترانے والون کی
بعد ازان آنحضرت علیہ السلام نے مکے سے کوچ کیا اور مدینے کی طرف مراجعت فرمائی اور ہنوز آنحضرت
علیہ السلام اثنائے راہ مین تھے کہ خدا نے حضرت پر یہ خبر نازل فرمائی کہ عنقریب تیرے سے یعنے فتح خیبر ہوگی
پس غنیمت وہان کی سوائے اون لوگون کے جو حاضر حدیبیہ ہوئے اور ون کو نہ دیجیو اور حق تعالے نے

یقین کر لیا کہ خدا کے وعدہ مین کچھ خلاف نہین ہے اور اہل خیبر کو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا اور مومنون نے
تمہاری طرف تیاری و کمر بندی کی ہے تب خیبریون نے اپنے حلیفون بنی اسد و بنی غطفان کو بلوا بھیجا پس
وہ سب اونکے پاس آ پہونچے اور اونمین عُیَینہ بن حصن بن حُذیفہ بن بدر الفزاری سردار قبیلہ غطفان کا تھا اور
طلیحہ بن خُویلد الاسدی افسر بنی اسد کا تھا چنانچہ یہ لوگ اونکے قلعون مین سے ایک قلعہ مین داخل ہوے
و بعد ازان رسول خدا صلعم خیبر کو تشریف لیگئے اور بنی اسد و بنی غطفان سے کہلا بھیجا کہ تم لوگ درمیان سے میرے
اور اہل خیبر کے نکل جاؤ کیونکہ حق تعالے نے میرے لیے فتح خیبر کا مجھسے وعدہ کیا ہے پس اگر تم ایسا کروگے
اور اسلام لاؤ گے تو یہ خیبر تمہارے لیے ہے مگر اون لوگون نے انکار کیا کہ حکم نمانا اور ہمراہ اہل خیبر کے رسول خدا
صلعم سے لڑنے مین بڑی کوشش کی چنانچہ خیبریون کے ساتھ ہوکر حضرت علیہ السلام سے ایک مہینے تک لڑ رہے
و بعد ازان حق تعالے نے اونکے دلون مین ایسا رعب ڈالا اور اونپر ایسی ہیبت مسلمانون کی غالب ہوئی کہ
بنی اسد اور بنی غطفان اہل خیبر سے الگ ہو گئے پھر صرف خیبریون سے ایک مہینا اور لڑائی رہی پس
محاصرہ حضرت علیہ السلام کا خیبر والون پر دو مہینے تک رہا اور اس عرصہ مدت مین جو کچھ سامان زاد پاس
اصحاب نبی کے تھا وہ سب چک گیا تب مسلمانون نے کچھ کلہ خر و گورخر اہل خیبر کے جو قلعہ سے باہر تھے پکڑ لیے
اور اونکو ذبح کیے اور اصحاب کے پاس سواے خُرمون کے اور کچھ قسم طعام باقی نتھا چنانچہ مسلمانون نے
آنحضرت صلعم سے استفتا کیا یعنے مسئلہ پوچھا کہ یا رسول اللہ ہمارے پاس سواے خُرمون کے اور کچھ کھانا
باقی نہین رہا اور ہمنے اہل خیبر کے گدھے پکڑ لیے اور ذبح کیے ہین پس اسکے کھانے مین کیا حکم فرماتے ہین
تب حضرت علیہ السلام نے اوسکے کھانے سے اونکو منع کیا آخر مسلمانون نے پکتی ہوئی ہانڈیان اپنی اولٹ دین
اور ایسا ہوا کہ یہود جو ہر روز مسلمانون سے لڑا کرتے تھے تو ایک روز یہودیون مین سے ایک شخص کہ اوسکا
نام مرحب بن ابی مرحب تھا لڑنے کو نکلا اور وہ بڑا شجاع اور تیر انداز اور سخت گیر و حملہ آور اور صاحب گروہ یہود کا
یعنے افسر اونکا تھا اور اوسوقت سردار انصار کے سعد بن عبادہ اور سالار مہاجرین کے عمر بن الخطاب تھے پس
مرحب اپنی جماعت لیکے مسلمانون پر نکلا اور وہ یہ رجز کہتا تھا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّیْ مَرْحَبُ
شَاكِی السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ اَطْعَنُ اَحْيَانًا وَحِيْنًا اَضْرِبُ یعنے اہل خیبر البتہ جانتے ہین کہ مین مرحب ہون
اور صاحب سلاحون کا یعنے ہتھیارون کا باندھنے والا ہون اور پہلوان آزمودہ کار ہون کہ کبھی نیزہ و تیر
لگاتا ہون اور کبھی تلوار مارتا ہون اور حال مسلمانون کا یہ تھا کہ جب مرحب لڑنے کو نکلتا تھا تو وہ اوسکے
مقابلے مین کمی کرتے تھے پھر جسوقت مسلمین قریب دروازہ خیبر پہونچے [illegible] مرحب اپنا غول ہمراہ لیکے ہو
مسلمانون پر نکل پڑا اور اونکو بھگا دیا یہان تک کہ اونکو صف بزرگ تک یعنے لشکرگاہ تک ہٹا لایا اوسوقت

کہول دیا اور سارا مال نکال لائے اور اوس قلعہ مین اوس روز دونون لڑکے ابی الحقیق کے قبیلہ نضیر سے موجود تھے
پھر وہ دونون خدمت نبی صلعم مین بہترین مال اپنے اچھی اچھی چیزین لیکر حاضر ہوے اور سامنے حضرت کے
رکھدیا تب اون دونون سے حضرت صلعم نے فرمایا اے بیٹو ابی الحقیق کے وہ ظروف کاسہ وغیرہ اور وہ مال کہان ہین
اون دونون نے خدا کی قسم کھائی کہ ہمنے اوسکو خرچ کیا اور جنگ مین ڈالا اور حال یہ ہے کہ جب اون دونون کو رسول خدا
صلعم نے مدینے سے نکال دیا تھا تو جسوقت وہ دونون مدینے سے نکلے ہین اونکے پاس ظروف چاندی کی نقشدار
خوشنما کہ اہل مدینہ کچھ اونکے نام لیکر ذکر کیا کرتے تھے پس اونہین ظروف کو رسول خدا صلعم نے اون دونون سے پوچھا
اور ان دونون نے اون ظروف کو زمین مین کہین دفینہ کردیا تھا مگر اون دونون نے خدا کی قسم کھائی کہ ہمارے
پاس اوسمین سے کچھ نہین ہے تب رسول خدا صلعم نے اونسے عہد لیا اس بات کا کہ جس چیز پر ہمنے تم دونون کا
فیصلہ کیا اوسکو ہمنے تمسے بیان کیا ہے اگر اوسمین سے کچھ تمنے مجھسے چھپایا ہو تو ذمہ خدا اور ذمہ رسول اور
مومنین کا دونون بیٹون ابی الحقیق سے بری اور باہر ہے اور خون و مال و اہل و عیال دونون کے حلال ہین وہ
دونون بولے ہان ہمکو قبول ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے جماعت مسلمین اور اے گروہ یہود تم لوگ
شاہد ہو سب نے کہا ہم گواہ ہین اوسوقت جبرئیل علیہ السلام پاس حضرت صلعم کے نازل ہوے اور جائے
مال سے جہان وہ گڑا تھا آپکو خبر دی اور حکم کیا اون دونون کے قتل کا اور بندی کرلینے اونکے اہل و عیال کا
چنانچہ رسول خدا صلعم نے حسب نشانہی جبرئیل کے لوگون کو اوس جگہ جہان وہ مال گڑا تھا روانہ کیا آخر وہ
مال آیا تب حضرت علیہ السلام نے اون دونون کے قتل کا حکم کیا کہ وہ قتل کیے گئے اور اونکے اہل بندی مین
لیے گئے اور اوس روز تک اون دونون مین سے ایکے پاس یعنے اوسکی زوجیت مین صفیہ بنت حیی
بن اخطب تھین پس اوسی روز اونکو رسول خدا صلعم نے اپنی بندی مین لیا اور بلال موذن کو حکم کیا کہ اونکو
حضرت کے خیمے مین پہونچادیوین پھر بلال اونکو لے گئے اور بلال نے یہ کیا کہ حضرت صفیہ کو مقتولون پر سے گذر
یعنے لاشون کی طرف سے لیچلے تب حضرت علیہ السلام نے لوگون سے فرمایا کیا بلال کو نہین دیکھتے ہو کہ اوسنے
کیا کام کیا آخر جب بلال صفیہ کو خیمے مین پہونچاکر خدمت نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین پھر آئے تو آپ نے فرمایا
اے بلال کیا تو نے اپنے دل سے رحم کو دور کردیا تجکو کون امر باعث ہوا اس بات پر کہ تو اوس کمسن لڑکی کو
مقتولون کی طرف سے لیگیا بلال نے عرض کی ہمنے چاہا تھا کہ جو امر صفیہ پر شاق تھا وہی مین اونکو دکھاؤ
یا رسول اللہ آپ مجھسے اس بات کو معاف کیجیے حق تعالے آپ سے عفو کرے پس رسول خدا صلعم نے بلال سے
درگذر کیا کیونکہ آن حضرت صلعم اپنے اصحاب کے ساتھ بہت مہربان اور نہایت رحیم تھے وبعد ازان حضرت
علیہ السلام نے تمام مال و متاع خیبر جمع کروا کے مومنین کے درمیان تقسیم کرادیا وبعد ازان آنجناب اپنے خیمہ مین

تشریف لیگئے اور صفیہ سے تنہائی مین فرمایا اے صفیہ تیرا باپ یہودیون مین سے مجھسے نہایت عداوت
رکھتا تھا یہانتک کہ خدا نے اوسکو خوار وخراب کیا اور حضرت نے اوسنے ذکر کیا پسر ابی الحقیق کا جسکا نام
کنانہ تھا وہ حضرت کی ہجو مین اشعار کہا کرتا تھا اور وہ لوگون مین بڑا شاعر مشہور تھا چنانچہ حضرت نے اوسپر
چند شخص کو مقرر کرکے بھیجا تھا کہ اونہون نے اوسکو قتل کیا تھا اور حضرت علیہ السلام نے صفیہ سے اونکے شوہر
اور اونکے بھائی کا ذکر کیا جو مارے گئے تھے بعد ازان حضرت علیہ السلام نے صفیہ سے فرمایا کہ مین تجکو درمیان
اسلام اور یہودیت کے اختیار دیتا ہون (یعنے تجکو اختیار ہے کہ چاہے اسلام اختیار کر چاہے یہودیہ رہ)
پس اگر تو اسلام اختیار کریگی تو قریب ہے کہ مین تجکو اپنے لیے اپنے پاس رکھونگا اور تو اگر یہودیت کو اختیار
کریگی تو عنقریب ہے مین تجکو چھوڑ دونگا اور تجکو تیرے اہل مین بھیجدونگا چنانچہ حق تعالے نے صفیہ کے دل پر
رشد وہدایت القا کیا تب اونہون نے عرض کی یا رسول اللہ واللہ جب مین مدینے ہی مین تھی تو خواہش اسلام
رکھتی تھی اور اسلام مجکو خوش آتا تھا بعد ازان مجکو اسلام مین رغبت زیادہ ہوتی رہی اور یہودیون مین میرا کون
نہ اونمین میرا باپ ہے نہ بھائی ہے کہ آپ نے میرے باپ اور میرے چچا کے بیٹے اور میرے
بھائی کو سب کو قتل کیا پس اللہ اور رسول اور اسلام مجکو محبوب تر ہین اس بات سے کہ مجھے آپ چھوڑ دیجیے
اور بھیجیے یہودیان کے پاس تب جناب نے اونکو اپنے واسطے رکھ لیا پھر آپ نے وہ شب بسر کی یہانتک
کہ صبح ہوئی اور ایسا ہوا تھا کہ ابو ایوب الانصاری حضور مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے تھے تو اونہے خیال
صفیہ کا اور اونکے اہل کا جنکو قتل کیا تھا آپ نے ذکر کیا پس ابو ایوب کو صفیہ سے حضرت کی نسبت اندیشہ ہوا کہ
وہ سوتے مین اونکو قتل کرینگی تب ابو ایوب حضرت کی نگہبانی کے لیے ساری رات در خیمہ پر شب باش رہے
یہانتک کہ جب موذن نے صبح کی اذان دی اور جناب صلعم خیمے سے برآمد ہوئے یکایک ابو ایوب کو
دروازہ پر دیکھا فرمایا اے ابو ایوب تجھے کیا امر پیش آیا اونہون نے عرض کی یا رسول اللہ واللہ مجکو آپ پر
صفیہ کی جانب سے خوف آیا کہ مبادا وہ آپکو اپنے باپ کی عوض سوتے مین قتل کرے اسلیے مین نے
نگہبانی مین شب بسر کی آنجناب علیہ السلام نے اونکی تعریف وتحسین فرمائی پھر حضرت نے لوگون کو
نماز صبح پڑھائی بعد ازان اوٹھے یا سے نماز پڑھ بیٹھے ہوے قوم سے باتین کرتے تھے اور اونکو نعمتین حق تعالی کی
جو اونپر نازل ہوئین تھین یاد دلاتے تھے اور اونکو حکم کرتے تھے کہ تم لوگ اپنے پروردگار کا شکر وحمد کرو اسی
درمیان مین کہ جناب اون لوگون سے باتین کرتے تھے کہ ناگاہ ایک زن یہودیہ ایک بکری بریان سیتی
بکری کا کباب اور روٹیان مع اسباب یعنے نان خورش سالن وغیرہ جناب مین لائی اور سامنے آپ کے اور اصحاب کے
رکھدیا حضرت نے فرمایا یہ کیسی بکری ہے اوس عورت نے کہا یا محمد مین آپ کے لیے ہدیہ لائی ہون تاکہ آپ

نیکیون سے کے جو آپ نے ہمارے ساتھ کی ہین تب حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ کھاؤ بسم اللہ جب قوم نے اوس
کباب بکری کی طرف ہاتھ بڑھائی اوسوقت آپ نے فرمایا جو لقمہ جسکے ہاتھ مین ہو پھینک دو کہ یہ بکری زہر آلودہ ہے
تب اوس یہودیہ کو بلوا بھیجا اور فرمایا تو ہلاک ہو کیا باعث ہوا تجکو کہ بعد ازان کہ تو نے اچھا کیا یا پھر اوسکو کیون
خراب کر ڈالا اوسنے کہا کیا آپ کو معلوم ہو گیا فرمایا ہان معلوم ہوا کہ زہر آغشتہ ہے اوسنے کہا قسم ہے مجکو
اپنی زندگانی کی قسم تجہ امین نے چاہا تھا مجھے یقین ہوا اس بات کا کہ تو نبی ہے یا کاذب کیونکہ اگر تو نبی ہوگا
تو خدا تجکو اس بات سے مطلع کردیگا اور اگر تو کاذب ہوگا تو تیرے حال سے یعنے مرگ سے مین لوگون کو
راحت پہونچاؤنگی چنانچہ آج البتہ مجہپر واضح ہوا کہ تو صادق ہے اور مین تجکو اور جو لوگ حاضر وقت ہین شاہد
کرتی ہون اس بات پر کہ سر آئندہ مین تیرے دین پر ہون اور شاہد کرتی ہون اس بات پر کہ اَنَّ اللّٰہَ لَا اِلٰہَ
اِلَّا ہُوَ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ یعنے بیشبہ اللہ وہی ہے کہ کوئی معبود سوا اوسکے نہین اور البتہ
محمد بندہ خدا اور رسول خدا ہے پس ہر گاہ وہ اسلام لائی تو جناب نے اوس سے درگذر کی و بعد ازان یہود اہل خیبر
جناب علیہ السلام کے سامنے آئے اور عرض کرنے لگے کہ یا محمد آپ کی کیا راے ہے ہمارے نکلجانے مین
یہان تک کہ آپ ہمکو طرف اریحا اور اذرعات کے نکال دیجیے جیسا کہ آپنے ہماری اور بھائیون کے ساتھ کیا ہے خدا آباد
رکھے ہمکو ان نخلون یعنی نخلستان مین کہ ہم انکی درستی کرینگے اور جو کچھ آپ درمیان ہمارے و اپنے مقرر کردینگے ہم اوسی پر قائم رہین گے
چنانچہ آنجناب علیہ السلام نے اونکی صلح و اصلاح قبول کرکے نصفا نصف پر معاملہ کیا اور اونکو اونکے دیار مین آباد رکھا
بعد ازان لشکر نے باہم پکار کیا کہ مدینے کو کوچ ہے پس آنحضرت صلعم نے حکم کیا صفیہ کو کہ حضرت کی سواری پر
بیٹھین پس جب چاہا صفیہ نے سوار ہونے لگین تو آپ نے اونکے لیے اپنے زانو کو ٹیکا دیا تاکہ وہ آپکے پانون پر
پانون رکھکر سوار ہوجاوین مگر اونہون نے تواضعًا و شرمًا جہاں اس بات کو کہ اپنا قدم حضرت کے زانو پر رکھین
آنحضرت کے گھٹنے پر پانون رکھکر سوار ہوئین اور آنجناب علیہ السلام چادر صفیہ کی اونکے سر پر درست کرتی تھی
یعنے اچھی طرح ڈھانکتے تھے اور اصحاب اس حال کو دیکھکر آپس مین ایکدوسرے سے کہتے تھے کہ دیکھتے رہو
رسول خدا صلعم کو اگر صفیہ کو حکم فرماوین کہ وہ اپنا منہ ڈھانپ لیوین تو جان لو کہ وہ امہات مومنین مین ہین
یعنے بیبیان رسول خدا کی بان ہین اس صورت مین آپکے ساتھ نکلو کیونکہ رسول خدا صلعم بڑے غیور ہین اور
اگر اونکو حکم کیا کہ وہ اپنا منہ کہولے رہین تو جان لو کہ وہ مثل کنیزون کے ہین اور اس صورت مین آپکے ساتھ مت چلو
کیونکہ وہ لوگ آپ سے باتین کرتے ہوے ہمراہ چلنے کو بہت محبوب رکھتے تھے چنانچہ آنحضرت صلعم نے
بعد سوار ہونے صفیہ کے اونکو حکم رخ پوشی کا کیا یعنے منہ پر پردہ ڈال لین بعد ازان آپ روانہ ہوے اور
لوگ بھی وہان سے چلے اوسی اثنا مین ایک شخص بنی سلیم کا کہ اوسکا نام حجاج بن علاط تھا اور وہ جب تک

خیبر مین ہمراہ حاضر تھا حضرت کے سامنے آیا اور مکے جانے کی درخواست کی اور عرض کی یا رسول اللہ مکے مین
میری زوجہ پاس میرا اچھا اچھا مال ہے اگر اوسکو میرے اسلام لانے سے آگاہی ہو جاوے گی تو وہ سارا
مال میرا لیجاویگی اور حال یہ ہے کہ اون دنون اوسکی زوجہ ام حجر بنت شیبہ تھی جو صاحب دربان کعبہ تھا اور
وہ مرد مالدار تھا اور درمیان نجران کے زمین بنی سلیم مین اوس دربان کا معدن تھا یعنے ذخیرہ مال
خواہ معدنیات تب حضرت علیہ السلام نے اوسکو اجازت دی پھر وہ عرض کرنے لگا یا رسول اللہ مجھے
خدا آپ پیدا کرے آپ مجکو یہ بھی اجازت دیجیے کہ مین اہل مکہ سے آپ کی مصیبت بیان کرون اور
اونسے آپ کی موت کی خبر کرون تا پیشتر ازانکہ اونکو میرے اسلام سے علم ہو شاید کہ مین اونکو اس بات سے
غفلت مین لاکر اپنا کام نکال لون آخر آپ نے اسکی بھی اجازت دی تب حجاج اپنے ناقہ تیز رو پر سوار ہو کر چلا
اور اوسکو بہت جلد چلایا کہ راہ مین کسی چیز کی طرف مائل ہوتا تھا یہان تک کرکے پہونچا اور اہل مکہ نے
قبل پہونچنے حجاج کے آپسمین خرید و فروخت بڑے بڑے مال گران بہا کی کرچکے تھے اور مدت دادو
فیمابین کی اوس میعاد تک رکھی تھی کہ حق تعالے درمیان محمدؐ اور اہل خیبر کے فیصلہ کرے (یعنے مدت ادا
فیمابین اوسوقت پر مقرر ہوئی کہ انشاء اللہ تعالے اہل خیبر محمدؐ پر فتحیاب ہون) اور وہ لوگ باخود کہا
کرتے تھے کہ محمدؐ اور اونکے اصحاب چاہتے ہین کہ عنقریب درمیان بانات یعنے نخلستان [illegible] اہل [illegible]
اور اونکے دونون حلیف بنی اسد و بنی غطفان پر وارد ہون بعد ازان قلعہ قموص [illegible] داخل ہون
حال آنکہ وہ ایک قلعہ ہے بلند و استوار اور مثل اوس جگہ کے نہین ہے کہ [illegible] دیتے [illegible]
اور وہ لوگ ایسا نہین دیکھتے تھے کہ [illegible] مقدمہ درمیان محمدؐ و اہل خیبر کے واقع ہو [illegible]
منقضی ہو جاوے پھر جب کہ حجاج اونکے پاس پہونچا تو اہل مکہ بکثرت تمام اوسکے پاس دوڑتے ہوئے گئے
بیان [illegible] کہ کان [illegible] مردم سے بھر گیا تب اون لوگون نے پوچھا اے حجاج تیرے پیچھے کیا خبر ہے
اوسنے کہا میرے پاس ایسی خبر ہے کہ تمکو بہت مسرور کریگی مین لڑائی مین محمدؐ و اہل خیبر کی [illegible] دیکھتا کہ بیان
اونکے سخت لڑائی واقع ہوئی چنانچہ اصحاب محمدؐ اہل خیبر کے مقابلے سے ہٹ گئے اور اہل خیبر نے محمدؐ کو بطور
قید یون کے پکڑ لیا اور کہتے تھے کہ ہم اسکو قتل نکرینگے جب تک کہ اہل مکہ پاس اسکو زندہ بھیجدین تا وہ
اسکے تئین دیکھ لین پھر ہم اوسکو بدلے اپنے سردار حیے بن اخطب کے قتل کرینگے یہ سنکے اہل مکہ نہایت
شادان و فرحان ہوے کہ ایسے کبھی مسرور نہوے تھے اور اونکی عورتین اور اونکے مرد اور دختران نابکتخدا
مسجد مین جمع ہوئین اور اپنے معبودون جنیشے یعنے بتون نجس کو سنلانے لگین اور خوشی سنانے والیان
اوس بات کی تھین جو یہود کے ہاتھ سے محمدؐ و اصحاب محمدؐ کو پہونچی اور کچھ اون لوگون کو اس خبر مین شک تھا

بلکہ اسکو حق جانتے تھے اور یہ حال تھا کہ مومنین و مومنات مکہ کو سخت شکستگی و خواری پہونچی کہ اونکے سامنے گردنین ڈال دین گویا انکے سرونپر
چڑیان بیٹھی ہین یعنی سر ہلاتی تھی اوسوقت یہ خبر عباس بن عبد المطلب کو پہونچی اور اونہون نے جب ارادہ کھڑے ہونیکا کیا تو اونکے
پانون نے اونکا بار نہ اوٹھایا یعنی وہ کھڑے نہو سکے اور زمین پر گر پڑے اور اونکو اس بات کا یقین ہوا کہ عنقریب
از جملہ کفار مسرور اور مسلمین محزون سے بعضے میرے گھر آوینگے اور اس بات کی آرزو کرینگے کہ شاید عباس
کے پاس کوئی خبر ہوگی کہ وہ بہتر ہو اوس خبر سے جو اونکو پہونچی ہے بعد ازان عباس رض نے اپنے گھر کا دروازہ
کھول دینے کو حکم کیا تو وہ کھولا گیا اور حکم کیا کہ اونکا چھوٹا لڑکا جسکا نام قثم تھا چت لٹایا گیا تب
عباس رض یہ اشعار بطریق رجز پڑھنے لگے (مترجم کہتا ہے کہ مراد اوس لڑکے کے لٹانے اور اشعار پڑھنے
سے نقل لوری دینے کے ہے تا لوگ گمان کرین کہ لڑکے کو لوری دیتے ہین) یا بنی قثم + شبیہ ذی الکرم
ذی الانف الاشم + نبی ذی النعم + برغم من رغم + اے بنی قثم جو شبیہ صاحب کرم تھا یعنے اکی اولاد
ہاشم صاحب کرم ناک والا اور بڑا اکرام والا یعنی گھمنڈ والا جو نکا چادر نعمتون کی اوڑھنے والا یعنے نعمتون کا
لباس پہننے والا گمان بد کرتا ہے وہ شخص جسنے بدگمانی کی ہے یعنے یہ گمان ہوگا جسکو ہوگا پس
ایسا ہوا کہ جو کوئی عباس رض کے گھر آتا تھا وہ یہ کلام اونکا اپنے بیٹے سے کہتے ہوئے سنتا تھا تب لوگ
کہتے ہوئے چلے گئے کہ اگر اس خبر مین کچھ بات ہوتی یعنے اگر اسکی کچھ اصل ہوتی تو حال عباس کا جو ہم
دیکھتے ہین اسکے سوا اسکے کچھ اور ہی حال ہوتا پھر جب گھر عباس رض کا لوگون سے خالی ہوا اور دوپہر دن آیا
تو عباس رض نے اپنے غلام ابو زبیبہ کو بلا کر کہا اے ابو زبیبہ تو حجاج بن علاط کے پاس جا اور اوسکو بعد سلام
کے میرا یہ پیام پہونچا کہ خدا بزرگتر و برتر ہے اس سے کہ ایسی بات حق ہو اور اوسکے نبی برحق کے واقع ہو تب
ابو زبیبہ چلا اور حجاج کے پاس آیا اور حجاج اوسوقت اپنے گھر مین تھا اور اوسکے پاس بہت سے گروہ اسلے جمع تھے چنانچہ
حجاج کو خبر معلوم ہوئی کہ فرستادہ عباس کا آیا ہے تب اوسنے اوس فرستادہ سے واسطے تخلیہ کیا اور
اوس سے کہا اے ابو زبیبہ ابو الفضل عباس سے میرا سلام کہنا اور اونسے کہیو کہ میرے لیے کوئی گھر
ظہر کے وقت خالی رکھیں مین اوسوقت آونگا کہ مجھے کوئی نہ دیکھتا ہو کیونکہ میرے پاس ایسی خبر ہے
جو اونکو بہت خوش کریگی یہ سنکے ابو زبیبہ وہان سے شادان و فرحان دوڑتا چلا جب دروازہ عباس پر پہونچا
تو گھر کے باہر ہی دروازے سے حضرت عباس کو آواز دی کہ یا ابا الفضل خوش ہو حجاج اسیوقت آپ پاس
آتا ہے اور اوسکے پاس ایسی خبر ہے کہ آپ کو بہت خوشی حاصل ہوگی یہ سنتے ہی عباس رض خوش ہوکر اوٹھ کھڑے ہوئے
گویا کہ اونہون نے کوئی برائی کبھی دیکھی ہی نتھی اور نہ سنی تھی پس ابو زبیبہ کو گلے سے لگا کر اوسکے سر کو بوسہ دیا
اور ہنوز بیٹھے نہ تھے کہ کھڑے کھڑے اوسکو آزاد کر دیا اور اپنے ایک مکان میں تخلیہ کر رکھا یہان تک کہ

ظہر کے وقت حجاج آ پہونچا تب اوس سے حضرت عباس نے کہا وائے تجھپر اے حجاج یہ کیسی خبر تھی جو تونے
ظاہر کی ہے اوسنے کہا میرے پاس وہ خبر ہے جو آپکو خوش کریگی بشرطیکہ آپ میرے نام سے مخفی رکھیے
اونہون نے کہا تیرے لیے کتمان اوس خبر کا مجھپر واجب ہے تب حجاج نے اس بات پر عہد و میثاق لیا
تاکہ مخفی رکھین اوس خبر کو آج تمام روز صبح تک پس عباس نے اپنے قول و قرار کو مضبوط کیا اوسوقت حجاج
نے اونسے کہا کہ اول اوس خبر کا جو مین بیان کرتا ہون یہ ہے کہ اِنِّی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنے البتہ مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود بحق نہین ہے
کہ وہ یکتا ہے کوئی اوسکا ہمسر نہین اور شک نہین کہ محمد اوسکا بندہ برگزیدہ اور اوسکا فرستادہ ہے بعد ازان مین آپکو خبر دیتا ہون کہ
ہر آئینہ مین ہمراہ رسول خدا صلعم کی فتح خیبر مین موجود تھا اور مین حضرت علیہ السلام کو حاضر وہین چھوڑ آیا ہون کہ اونہون نے صفیہ بنت حیی
بن اخطب سے نکاح کیا ہے اور آنحضرت صلعم نے دونون بیٹون ابی الحقیق کو جو اسیر ہوئے تھے قتل کیا اور کل مال اہل خیبر درمیان
مسلمین کے تقسیم کر دیا اور مین نے آنحضرت صلعم سے اوس خبر کے بیان کرنے کی اجازت طلب کی تھی
چنانچہ مجھے اجازت بخشی اور اوس خبر سے میرا مقصد یہ تھا کہ مین مال اپنا جو میری زوجہ پاس ہے اپنے قبضے مین
لاؤن اس خوف سے کہ اگر وہ میرے اسلام سے مطلع ہوگی تو مال میرا ضبط کریگی اب مین ارادہ رکھتا ہون
کہ اگر مین نے اپنا مال پایا تو انشاء اللہ تعالیٰ آج کی شب تاریکی مین نکل جاؤنگا [illegible] حجاج اسیقدر کہکر
چلا آیا اور حضرت عباس اپنے مکان مین ٹھہرے رہے جب شام ہوئی اور قریش گرد کعبہ اپنے بتون کی پرستش
کرتے تھے اور اون سے دعائین مانگتے تھے اور خوشوقت تھے اس بات پر کہ محمد و اصحاب محمد پر مصیبت
واقع ہوئی ہے اور حضرت عباس اپنے گھر کے اندر ٹہلتے تھے اور سوتے تھے یا کروٹین بدلتے تھے نیند
نہ آتی تھی اس بات سے جو قریش مین مشاہدہ کرتے تھے اونکی شماتت و خوشی خاطر مصیبت نبی و اصحاب پر کہ
اونکی آنکھین ٹھنڈی تھین اور اونکے دلون مین ٹھنڈھک تھی یہانتک کہ صبح ہوئی اور آفتاب طلوع ہوا اور
ادھر حال حجاج کا یہ ہوا کہ جب شام ہوئی تھی تو وہ اپنی زوجہ پاس جاکر کہنے لگا کہ مین اسوقت جو تجھسے اسلیے
کہتا ہون تو کسی سے نکہیو کہ مین مال محمد و اصحاب محمد کا جو اہل خیبر نے اونسے لوٹا ہے قتل و دیدہ رسیدہ سے
ارزان چھوڑ آیا ہون مین چاہتا ہون کہ شاباش اوسکے خرید کو وہان جا پہونچون اس خوف سے کہ تجار مجھسے
پہلے نہ پہونچین کہ سستا خرید لیوین یہ سنکے اوس عورت نے اوسکو وہ مال دے دیا پھر جب وقت نماز عشا ہوا
یعنے جسوقت شفق مغربی جاتی رہی اور شب شروع ہوئی تو حجاج تاریکی شب مین نکل گیا اور صبح ہوئی اوسکو
ایسی جگہ کہ زمین مکہ بہت دور پیچھے چھوڑ چکا تھا اور جسوقت حضرت عباس کو صبح ہوئی تو اونہون نے اپنا لباس
پہنا اور [illegible] اوڑھی پھر تشریف لے گیا پاس زوجہ حجاج کے اور اوسکو آواز دی تو وہ نکل آئی اوس حال [illegible]

تب وہ حال بیان کرنے لگی مگر باعث غمگینی عباسؓ کے وہ بھی اپنے تئین مثل غمزدون کے غمزدی بنائے ہوے تھی چنانچہ کہنے لگی کہ وہ شبا شب چلا گیا تاکہ جو مال اہل خیبر نے محمدؐ و اصحاب محمدؐ کا لوٹا ہے اوسکو خرید کر تب حضرت عباس نے اوس سے کہا اے عورت غفلت زدہ احمق اگر تجکو اپنے شوہر کی خواہش ہو تو اوس سے جا کر مل جا کہ واللہ وہ اسلام لا چکا ہے اور یہان سے ہجرت کر گیا ہے یعنی وطن چھوڑ دیا ہے اور محمدؐ سے جا ملا ہے ولیکن اوسنے جو خبر بیان کی تھی تو اسلیے کہ وہ مال اپنا بچا دے اپنے قبضے مین لاوے اور وہ تجھسے اور تیرے اہل سے خوف تلف رکھتا تھا وہ بولی اے ابن عم اے میرے چچیرے بھائی مگر مین تمکو صادق جانتی ہون پر تمسے یہ بات کسنے کہی ہے اوںہون نے کہا خود حجاج نے مجھسے خبر کی ہے تب وہ عورت اپنے اہل مین گئی اور اپنا منھ پیٹنے لگی اور رو او ویلا کرتی تھی اور لوٹ جاتی تھی زمین پر کبھی اور کبھی اوٹھ کھڑی ہوتی تھی اور عباس رضی اللہ عنہ وہان سے چلے اور مسجد کعبہ مین داخل ہوے اوس وقت مشرکین گرد کعبہ جمع تھے اوںہون نے عباسؓ کو دیکھا تو آپس مین عباسؓ کی طرف اشارے کرنے لگے اور اوس وقت ذکر آن حضرت صلعم اور ذکر اونکے اصحاب کا کرنے لگے اور بدگوئیان کرتے تھے بکلمات سحر و کذب کے یعنے وہ سب ساحر و کاذب ہین پھر جب عباسؓ اونسے قریب ہوے تو اونسے کہنے لگے کہو تمہارے یہان کوئی خبر آئی ہے اوںہون نے کہا ہان جو خبر ہمارے پاس آئی ہے وہ ہی تمہارے پاس بھی تو آئی ہے کہ آدمیون مین سے کوئی آدمی اوس بات مین کچھ شک نہین رکھتا ہے اوںہون نے کہا قسم خدا کی خبر ہین تو کچھ شک نہین (یعنے جو خبر محکوہے) پس تمکو چاہیے کہ اپنے قول مین میانہ روی رکھو (یعنے حد سے تجاوز نکرو) چنانچہ مین گواہی دیتا ہون کہ اہل خیبر کے مال واملاک مین حصے خدا و رسول اور مومنین کے جاری ہو گئے اور رسول خدا صلعم نے دونون بیٹون ابی الحقیق کی مشکلین باندھکر گردنین مارین اور تخبر اس خبر کا رسول خدا صلعم کو عالم عروسی مین چھوڑ آیا ہے کہ اوںہون نے صفیہ بنت حیی بن اخطب سے نکاح کیا ہے اون لوگون نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ تو کاذب ہے وہ کون شخص ہے جسنے تجکو یہ خبر دی ہے بلکہ تو نے حجاج کی خبر سے یہ خبر بطور خود بنائی ہے تب عباسؓ نے کہا کہ یہ خبر ہین اسنا مجھسے خود حجاج نے بیان کی ہے بتحقیق کہ وہ مسلمان ہوا ہے اور اوسنے ہجرت کی ہے اور رسول خدا صلعم سے جا ملا ہے اور وہ اپنی خبر اپنی زوجہ سے بھی کہ گیا ہے یہ سنکے چند آدمی مشرکین مین سے زوجہ حجاج پاس گئے تا عباس کی خبر اوس سے دریافت کرین چنانچہ جب وہ لوگ گئے تو زوجہ حجاج کو غمزدی اور روتے پایا اوںہون اوس سے اوسکے شوہر کا حال پوچھا تب اوسنے اونسے بیان کیا کہ وہ مسلمان ہو گیا اور وطن چھوڑ گیا اور محمدؐ سے جا ملا پس وہ لوگ اپنے اصحاب پاس پھر گئے اور جو کچھ زوجہ حجاج نے کہا تھا اور جو کچھ اوںہون نے حال اندوہ و ملال اوس عورت کا دیکھا تھا سب اونسے بیان کیا چنانچہ جو کرب و اندوہ مومنین پر تھا اوسکو حق تعالے نے مشرکین پر ڈالا اور اونکو خوار و ذلیل کیا پس یہ قصہ خیبر کا تھا + + + + + + +

ذکر عمرہ کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم

جب رسول خدا صلعم خیبر سے مدینے کو پھر آئے تو سریے چھوٹے چھوٹے لشکر ہر طرف روانہ کیئے اور خود
مدینے مین مقیم رہے یہان تک کہ جب چاند ذیقعدہ کا دیکھا گیا تو انحضرت نبی نے مسلمین مین منادی کروا دی کہ
عمرہ کے سامان سفر کی تیاری کرو چنانچہ مسلمین ہمراہ رسول خدا صلعم آمادہ ہوگئے اور مکے کو روانہ ہوئے جب
آن حضرت صلعم مکے مین تشریف لائے تو میمونہ بنت الحارث بن الحزن العامری سے جو بنی ہلال بن عامر سے تھی
نکاح کیا پھر جب آن حضرت صلعم مناسک عمرہ ادا کر چکے اور فارغ ہوئے اور اوسوقت اہل مکہ مکے سے پیچھے پیچھے
ہوئے تھے کہ مکے سے ہیئت وحالت پشیمانی وخجالت سے کے نکل گئی تھی اور کہتی تھی کہ محمد مع اصحاب تو داخل مکہ ہوئے
اور ہم لوگ مکے کے پیچھے پڑے ہین پھر جسوقت رسول خدا صلعم نے مکے سے کوچ کر کے مدینے کو مراجعت فرمائی
یکبیک دختر حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی کہ وہ صاحبزادی اپنے لوگون کے ہمراہ آتی تھین
حضرت علیہ السلام نے پوچھا تو ہمارے ساتھ کیونکر آئی اوسنے کہا آپ کے اہل مین سے ایک شخص کے ہمراہ
آئی ہوں وحال آنکہ رسول خدا صلعم نے کسیکو حکم اوسکے لانے کا مکے سے نہین دیا تھا فرمایا خبردار اگر تو بغیر
وزبردستی کسی کے نکلی ہے تو تجھکو کچھ پروا اور اندیشہ نہین ہے اسلیے کہ جو شرط اہل مکہ سے کی گئی ہے اونکے
فیصلنامہ مین یہ امر داخل نہین ہے اسلیے کہ وہ اہل بیت نبی مین سے ہے (یعنے اوس نامہ مین یہ شرط بیان ہوئی
تھی کہ جو کوئی اہل مکہ مین سے طرف آن حضرت صلعم کے جاوے اوسکو پھیر دیوین) الغرض جناب رسالت مآب
صلعم مدینے مین داخل ہوئے اور حال یہ ہے کہ حق تعالے نے البتہ اپنے وعدے کو پورا کر دیا کہ آن حضرت
صلعم کو مع اصحاب ایسے حال سے داخل مسجد الحرام کرا دیا کہ آمنین محلقین رؤسکم ومقصرین تھے یعنے امن
پانے والے تھے اور سر منڈانے والے اور بال کترانے والے تھے اور حق تعالے نے آن حضرت صلعم کو
مشرکین سے بدلا اوس امر کا دلایا کہ اونھون نے سال گذشتہ مین روکا تھا اور ایسی امر مین حق تعالے نے فرمایا ہے والحرمات قصاص
یعنے بیچ حرمتون کے بدلا ہے اور حرمت بدلا ہے حرمت کا فرمایا ہے حق تعالے کہ اگلی ذیقعدہ شہر حرام مین کہ روکا تجھکو اور تیرے اصحاب کو پھیر دیا تھا
اگلی ذیقعدہ شہر حرام مین حق تعالے نے تجھکو اوسکے بدلا دلایا پھر جب اہل مکہ پاس اس بات کی خبر پہنچی کہ آن حضرت صلعم
مع اصحاب نبی کو پھیر کے گئے تب وہ لوگ مکے مین در آئے اوس عرصہ مین حق تعالے نے خالد بن ولید کے
دل مین رغبت اسلام ڈالی کہ اوسنے امر محمد صلعم مین فکر کی اور مجمع قریش مین آنکے بیان کرنے لگا کہ البتہ [illegible]
ہر ایک ذو العقل صاحب شعور کے یہ امر واضح تر ہے کہ محمد ساحر نہین ہے نہ شاعر ہے اور کلام اوسکا کلام [illegible]
ہے پس ہر ایک اہل خرد پر حق ہے واجب ہے کہ اوسکی پیروی اختیار کرے تب عکرمہ بن ابی جہل یہ باتین خالد کی سنکر
گھبرایا اور کہنے لگا اے خالد تو بد دین ہو گیا یعنے اپنے دین سے نکل گیا خالد نے کہا [illegible]

مین اسلام لایا اور دین مین داخل ہوگیا تب عکرمہ بولا کہ واللہ قریش مین کوئی لائق ترا سکے نتھا کہ اس کلام کو جو تو نے کہا اپنی زبان پر لاوے مگر تو ہی ایسا تھا خالد نے پوچھا کیونکہ یہ بات مجکو لائق تر تھی عکرمہ نے کہا اسلیے کہ محمد نے بدر مین تیرے باپ کے مرتبے اور آبرو کو پست کیا جسوقت اوسکو مجروح کیا اور تیرے چچا اور چچا کے بیٹے کو قتل کیا واللہ مین ایسا نہین ہون کہ اسلام لاؤن اور نہ ایسا ہون کہ تیری سی باتین کرون اسے خالد کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ قریش محمد سے ارادہ جنگ رکھتے ہین خالد نے جواب دیا یہ کام جاہلیت کا ہی اور حمیت ہے جاہلیت کی یعنے جب تک اسلام کا علم ویقین نتھا ولیکن جب کہ مجھپر حق خوب ثابت ہوچکا تو واللہ اب مین مسلمان ہوگیا وبعد ازان خالد نے خدمت مین جناب رسالت مآب کے بہت سے گھوڑے بھیجے اور اقرار اپنا ساتھ اسلام کے اور حال اپنی معرفت اور تصدیق بالقلب کا کہلا بھیجا چنانچہ خبر اسلام اور کلام خالد کی ابوسفیان کو پہونچی اوسنے خالد کو اور عکرمہ کو بلوا بھیجا اور خالد سے کہا جو خبر تیری مجکو پہونچی ہے کیا سچ ہے خالد نے کہا تجکو میری کیا خبر پہونچی ہے اوسنے کہا مجکو خبر پہونچی ہے کہ تو آل محمد کو مجھپر قوت ومدد بھیجتا ہے (یعنے مال سے) خالد نے کہا اگر مین نے ایسا کیا تو مجکو اونسے صلہ رحم اور قرابت ہے تب ابوسفیان غضب مین آیا اور بولا قسم ہے لات وعزی کی اگر مین جانتا کہ تو جو کہتا ہے وہ سچ ہے تو محمد سے پہلے مین تجھی سے لڑائی شروع کرتا خالد نے کہا واللہ وہ حق ہی ہے علے رغم من رغم یعنے واسطے ناک گھسنے اوس شخص کی جسکی ناک گھسی گئی تب ابوسفیان خالد پر جھپٹا (یعنے بارادۂ قتل اوسکے) یکایک اوسکو عکرمہ نے خالد پر آنے سے روک لیا اور بولا اے ابوسفیان اپنی جگہ پہ ٹھہر تحقیق مجھے اندیشہ ہے کہ تیری اس حرکت سے مجکو غصہ آوے تو جو کچھ خالد نے کہا وہ ہی مین بھی کہون اور مین بھی اوسیکے دین پر ہوجاؤن کہ تم لوگ خالد کو اوس بات پر قتل کرتے ہو جو اوسکی راے مین آئی ہے وحال آنکہ یہ دستور کل قریش کا ہے کہ کل امور مین اپنی راے کی پیروی کرتے ہین واللہ مجکو اندیشہ ہے اس بات کا کہ یہ سال نگذریگا یہان تک کہ سارے اہل مکہ اوسیکی متابعت کرینگے تب ابوسفیان نے اوسکو چھوڑ دیا اور خالد مکے سے چلا گیا یہان تک کہ حضرت علیہ السلام کی خدمت مین آکر مومن ومصدق ہوا پس یہ حدیث وحکایت عمرۂ ثانی کی تھی تمت

قصہ موتہ جو زمین ہے اہل غسان اور اہل روم کی

جب جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ اپنے عمرہ سے فارغ ہوکر مدینے مین تشریف لائے تو ایک لشکر مختصر طرف موتہ کے روانہ کیا اور اہل موتہ اون دنون غسان وروم سے تھے اور اس لشکر کا سالار زید بن حارثۃ الکلبی کو کیا تھا اور فرما دیا تھا کہ اگر زید شہید ہوجاوے تو افسر لشکر کا جعفر بن ابی طالب ہے اور اگر جعفر بھی شہید ہوجاوے تو امیر لشکر عبد اللہ بن رواحہ ہوگا آخر جب لشکر موتہ تک پہونچا تو غسان سے مقابلہ ہوا اور غسان کے ہمراہ

قوم بھی تھے پس قتال شدید واقع ہوئی اور زید بن حارثہ شہید ہوئے بعد ازان اصحاب اپنے لشکرگاہ میں پھر آئے
اور پانی سے سیراب ہوئے بعد ازان علم لشکر جعفر بن ابی طالب کو حوالہ کیا تب جعفر نے گھوڑے کے منہ پر مارا
اپنے گھوڑے کو چھیڑ کر یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے کہ رسول خدا صلعم کو میرا اسلام پہونچانا تحقیق کہ میں نے تو
اپنی جان کو بشوق شہادت پیش کیا آخر جعفر اور اونکے اصحاب اس قوم سے قتال کرنے لگے ناگاہ اوس قوم
ایک شخص نے جعفر کو ایسی تلوار ماری کہ کمر سے دو ٹکڑے ہو گئے بعد ازان عبداللہ بن رواحہ نے علم لشکر اوٹھا لیا
اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اوس قوم پر حملہ کیا [illegible] اور بعد تھوڑی دیر کے لشکر کی جانب پھرے اور پھر
اپنے نفس کو ملامت کی اور گھوڑے سے اوتر پڑے اور اپنے نفس سے مخاطب ہوئے کہ میں نے خدا کی قسم کھائی ہے
کہ البتہ تو گھوڑے سے اوتریگا اور اب میں تجکو جنت سے ناخوش دیکھتا ہوں [illegible] شہادت میں [illegible]
چنانچہ گھوڑے سے اوتر کر قوم کو [illegible] سے مارے آخر وہ شہید ہوئے تب خالد بن الولید [illegible]
اور علم اوٹھا لیا اور اوس علم سے قوم [illegible] سے مارنے لگے یہانتک کہ حق تعالے نے انہیں پر فتح کر دی واقدی
علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی گئی اور اسکو خدا بہتر جاننے والا ہے کہ ہر آئنہ رسول خدا صلعم نے
میں لوگوں کو لشکر [illegible] فلان شہید ہوا اور فلان
شہید ہوا بعد ازان حضرت علیہ السلام نے اہل مدینہ کو [illegible] اپنے
یاروں کو غمگین کیا اور فتح [illegible] خالد بن الولید کے ہوئی اور اوس روز [illegible] خالد کا نام سیف اللہ کہا
جیسا کہ خالد کو [illegible] سیف اللہ کہتے ہیں [illegible]

حکایت [illegible] بنی امیہ [illegible] رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

وبعد ازان کہ جناب رسالتمآب غزوہ موتہ سے فارغ ہوئے اوس [illegible] بنی امیہ سے
حلیف [illegible] رسول خدا صلعم [illegible] اور آمادہ قتال ہوئے تب [illegible]
نے [illegible] اپنے حلیفوں کی حمایت و اعانت کرکے رسول خدا کے حلیفوں کو [illegible] آزار پہونچایا آخر خزاعہ سے
ایک سوار ہو کر آن حضرت صلعم [illegible] اور [illegible] تھا
اوس نے کہا اللّٰھم انی ناشد محمدا حلف ابینا وابیہ الاتلدا ثم اسلمنا [illegible]
اے پروردگار میں قسم دیتا ہوں محمد سے مثل قسم کرنے ہمارے آبا و اجداد [illegible] اس بات کی کہ تو کبھی
پیدا نہیں اور قسم ہے اس بات پر کہ ہمنے اسلام قبول کیا وحالانکہ [illegible] ہمارے
باپوں نے محمد کے باپ سے قسم کی تھی اور [illegible] ہوئے تھے [illegible] محمد سے قسم دیتا ہوں اور
قسم تیری ذات کی ہے جو تو کسی سے پیدا ہوا اور نہ تجھسے کوئی پیدا ہوا اور قسم اس بات پر دیتا ہوں [illegible]

اسلام قبول کرونگا وحال آنکہ ہمنے کچھ اوسکا بدلا نہین لیا الغرض حضرت رسالت مآب صلعم نے وعدہ نصرت کا اوسوقت پر کیا کہ مدت شرائط اہل مکہ کی جسپر اونہون نے درمیان اپنے اور آن حضرت کے شرطین کی تہین جب منقضی ہوجاوین چنانچہ یہ خبر ابوسفیان کو پہنچی اور اون دنون ابوسفیان بتقریب اپنی تجارت کے ہرقل سلطان روم کے پاس تھا *

ذکر مکالمہ فیما بین ابوسفیان وہرقل سلطان روم درباب نبوت رسول خدا صلعم

ہرقل نے ابوسفیان سے کہا کہ مجھے خوشی ہے اس بات کی یعنے مجھے منظور ہے کہ تیرے شہر کے کسی آدمی سے ملاقات کرون کہ وہ مجھے خبر دیوے حال وس شخص کی جسنے درمیان تمہارے خروج کیا ہی ابوسفیان نے کہا علے الخبیر سقطت یعنے تو نے تو مجھ ایسے خبردار سے ملاقات کی ہے پوچھ مجھسے کیا پوچھتا ہے اور اوسکے کس امر کو دریافت کیا چاہتا ہے ہرقل نے کہا تو مجھسے بیان کر کہ وہ نبی ہے یا کذاب ہے ابوسفیان نے کہا وہ کذاب ہے ہرقل نے کہا پھر تمپر وہ لڑائی مین کیون غالب آتا ہی ابوسفیان نے کہا واللہ وہ ہمپر سوا ایکبار جنگ بدر کے اور کبھی ہمپر غالب نہین ہوا اور ہم آج غالب ہین اور بعد جنگ بدر کے ہم اوس سے دوبار لڑے سوا ایکبار جو ہمنے تمسے قتال کی تو البتہ ہمنے اوسکا منہ توڑا اور چہرہ بگاڑ دیا اور دوسری بار وہ ہمسے بچ رہا باعث حائل ہونے اوس خندق کے جو اوسنے واسطے حفاظت اپنے اور اپنے اصحاب کے کھودی تھی ہرقل نے کہا اے ابوسفیان یہ شان کذاب کی تو نہین ہے بلکہ کذاب تو وہ ہوتا ہے کہ جب وہ خروج کرتا ہے تو وہ مثل شعلہ کے مشتعل ہوتا ہے اوسپر کوئی غالب نہین آتا ہے یہان تک کہ حق تعالے یکبارگی اوسکو ہلاک کردیتا ہے اور مین یون سنتا ہون کہ کبھی وہ تمپر غالب آتا ہے اور کبھی تم اوسپر غالب آتے ہو اور اے ابوسفیان آخر وہ تمکو کس بات کا حکم کرتا ہے اور کس چیز سے تمکو منع کرتا ہے اوسنے کہا ہمکو حکم کرتا ہے کہ ان نَحْنِیْ طَرَفَیِ النَّہَارِ کَمَا تَحْنِی النِّسَاءُ یعنے ہم جھکین صبح شام جسطرح عورتون کی شان سے جھکنا ہوتا ہے ہرقل نے کہا یہ ہیئت نماز و بندگی خدا کی ہے اور وہ قوم اچھی نہین ہے جو بندگی نہین کرتی ہے اور کہا وہ ہمکو حکم کرتا ہی کہ ہم ہرسال اپنے مال کا خراج دیا کرین ہرقل نے کہا اے ابوسفیان یہ زکوۃ ہے کہ البتہ ہم بھی مامور ہین کہ لوگون سے خراج لیوین اور لوگون کو وہی خراج دیوین اور کہا وہ ہمکو منع کرتا ہے مردہ و مردار اور خون کھانے سے ہرقل نے کہا کہ مردار و خون اچھی چیز نہین ہی کیا تمہارا یہ قول نہین ہے کہ تم ان دونون چیزون کو گندہ کہتے ہو اگرچہ وہ ان چیزون سے منع نکرتا ہو پھر ہرقل نے کہا اے ابوسفیان یہ مرد صالح ہے چاہیے کہ اوسکی پیروی کرو اور اوس سے لڑائی نکرو اور طریقہ یہود کا اختیار نکرو وہ لوگ افعل اقبح الناس ہین یعنے یہود کار لوگون مین ہین کہ

اپنے انبیا سے لڑائی کرتے ہین ولیکن تو مجھسے یہ بات بیان کر کہ جب وہ عہد و پیمان کرتا ہے تو عہد شکنی بھی کرتا ہی
ابوسفیان نے کہا نہین واللہ اوسنے کبھی زمان گذشتہ مین تو عہد شکنی نہین کی مگر اس مرتبہ مجکو خوف ہے کہ وہ عہد شکنی
کرے ہرقل نے کہا اے ابوسفیان یہ اندیشہ تجکو کیونکر ہوا ابوسفیان نے کہا کہ ہمنے اوس سے دو برس کا عہد
لیا ہی کہ بعض ہمارا بعض سے امن مین رہے یعنے بہ نسبت ہر ایک ہمارے اور اونکو عہد امان لیا گیا ہے اور اب ہمکو
مجھے خبر پہونچی ہے کہ ہمارے حلیفون نے اوسکے حلیفون سے لڑائی کی ہے اور ہماری قوم نے اپنے حلیفون کی
اعانت کی ہے پس مجھی خبر معلوم ہوئی ہے کہ اوسکے حلیفون نے اوس سے نصرت و مدد مانگی ہے اور وہ چاہتا ہے
کہ ہماری قوم پر اپنے حلیفون کی اعانت کرے ہرقل نے کہا ای ابوسفیان اگر یہی بات ہے جیسی تو نے نسبت
بیان کی ہے تو اوس سے نہین عہد شکنی مین اولیٰ تر ہو کہ تمنے اوسکے حلفا سے قتال کرنے کو علانیہ بھیجا پھر ہرقل نے
کہا اے ابوسفیان تو مجھسے یہ بیان کر کہ تم مین اوسکا مرتبہ کیسا ہے اور کیا اوسکی منزلت ہے اوسنے کہا واللہ وہ ہم مین
بلندی پر ہے یعنے عالی رتبہ ہے یہ سنکے ہرقل ہنسا اور کہا مین گمان اس بات کا تجسے نہین رکھتا ہون کہ حقیقت امر
اور امر واقعی اوسکا تو مجھسے بیان کرے وحال آنکہ البتہ مین نے دریافت کر لیا تیری باتون سے کہ ہرگز حق تعالیٰ نے
اب ہوا کہ کسی نبی کو نہین بھیجا مگر اوسکے قوم کی تونگری و برتری مین یعنے جو اوس قوم کے تونگر ہون اور برتر ہون
مین ہو تب ابوسفیان نے یہ بات سنکر ہرقل کو کہا مین اپنے تئین بیان سے پھر جانے والا دیکھتا ہون یعنے
عزم مراجعت رکھتا ہون چنانچہ وہ اپنی قوم کی خبر پانے سے وہان سے روانہ ہوا تا آنکہ مکہ مین پھر آیا اور وقت
اہل مکہ نے اوسکو مامور کیا کہ رسول خدا صلعم کے پاس جاکر تجدید معاہدات کی کرے یعنے تازہ معاہدت ہووے تب
ابوسفیان مدینے مین آیا اور فاطمہ بنت رسول اللہ کے گھر پر اوترا اور صبح کو خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین چلا پھر
پھر جسوقت حضرت کے قریب پہونچا تو گردن پکڑکے ہٹایا گیا اور درمیان اوسکے اور رسول خدا صلعم کے لوگ حائل
وحاجب ہوگئے تب ابوسفیان نے کہا کہ لوگ درمیان میرے اور تمہارے کیون حائل ہوتے ہو وہ حال آتا ہو میرا
بھتیجا ہے چنانچہ آنحضرت صلعم نے فرمایا چھوڑ دو اوسکو یعنے اوسکو آنے دو تب وہ آیا اور حضرت کے پاس بیٹھا
اور عرض کرنے لگا یا محمد مین آپ پاس اسلیے آیا ہون تا جو عہد کہ درمیان ہمارے اور آپ کے تھا اوسکی تجدید معاہدت
کرون یعنے عہد تازہ کرون آپ نے فرمایا آیا کوئی نئی بات تمہارے تئین پیش آئی یعنے کیا تمنے کوئی نئی بات کی
اوسنے کہا نہین قسم ہے لات وعزیٰ کی کوئی نئی بات تو نہین ہوئی ہے فرمایا تو پھر ہم اپنے اول عہد پر قائم ہیں
ابوسفیان نے کہا مین نہین جانتا ہون کہ بعد نئی بات کرنے ہمارے جسکو ہماری قوم اور آپ سے نسبت آپکے کیا ہے
شاید آپ کچھ بدلا کرین یہ کلام اوسکا سنکر حضرت علیہ السلام چپ ہو رہے اس سے ابوسفیان دہشت گیا تا آنکہ
مطلب نہ ہو اور اپنے حلیفون کی نصرت کرنے والے ہین تب ابوسفیان مخاطب ہوا حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ سے

اور بولا اے پسر ابی قحافہ تو اپنی اس قوم سے اون لوگون یعنے قریش کے لیے حلف عہد کیون نہین لیتا ہے
ابوبکرؓ نے جواب دیا کہ اللہ و رسول دانا تر ہین اور اس امر کو وہ خوب جانتے ہین تب ابوسفیان عثمان رضی اللہ عنہ سے
مخاطب ہوکر بولا اے پسر عفان تو اپنی اس قوم سے قریش کے لیے عہد امان کیون نہین لیتا اونھون نے کہا
مین ایسا نہین کرتا اوسنے کہا کیا وجہ ہے عثمانؓ نے کہا اسلیے کہ علم اسکا خدا و رسول کو بہتر ہے تب ابوسفیان
عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا اے عمر ابن خطاب تو اپنی اس قوم سے اون لوگون کے لیے حلف امان
کیون نہین لیتا تا صلۂ قرابت اونکی تو بجالاوے عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ جو کچھ قرابت تھی اوسکو خدا نے
باقی نرکھا اور جو صلۂ رحم تھا اوسکو بھی خدا نے قطع کر دیا پس قسم ہے اوس خدا کی جسکے ہاتھ مین عمر کی جان ہے اگر
تو حضور مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹھا نہوتا تو مین تجکو قتل کرتا ابوسفیان نے کہا قسم مجکو اپنی زندگانی کی البتہ
مین نے تجکو ہمیشہ سے دیکھا کہ تو ایسی باتین کرتا تھا مگر تو مجھسے فحش کلام نکرتا تھا اور نہ مجھپر کبھی ایسی دلیری و جرأت
کرتا تھا لیکن اسے عمرؓ مین نہین جانتا ہون کہ کس بات نے تجکو اس بات پر آمادہ کیا عمرؓ نے کہا بسبب کفر کرنے
ساتھ خدا و رسول کے اور بوجہ تیری عداوت رکھنے کے خدا و رسول سے بعد ازان مؤذن نے اذان دی اور آنحضرت
صلعم کے لیے ایک کاسۂ کلان مین پانی آیا حضرت نے وضو کیا جب حضرت علیہ السلام وضو سے فارغ ہوے تو اصحاب
بھی بچے پانی سے وضو کیا اور استنشاق یعنے ناک مین پانی ڈالا یا یعنی کہ خوشبو سونگھا اوسوقت ابوسفیان نے
کہا مثل آج کے کبھی مین نے کسی بادشاہ کو بالاتر محمد سے نہین دیکھا البتہ مین زمین فارس کے بہت پھرا ہون
اور اونکے بادشاہ کو بھی دیکھا اور مین نے ملک روم کو دیکھا جو ذات القرون یعنے قدیمی ہے اور اونکے بادشاہ کو بھی دیکھا
پر مین نے کبھی کسی بادشاہ کو بالاتر محمد بادشاہ سے نہین دیکھا کہ ہر آئینہ اصحاب اوسکے کثافت دھوئی ہوئی اوسکے
ہاتھون کی البتہ پی جاتے ہین اور اوسکو اپنی ناک کے اندر ڈالتے ہین اور اوس سے اپنا منہ دھوتے ہین
پس ابوسفیان مشاہدہ اس حال سے بحال خود مبہوت و حیران ہو رہا یہان تک کہ اقامت کہی گئی اور حضرت
علیہ السلام مقدم یعنے پیش نماز ہوے اور نماز پڑھی پھر جب کہ لوگ رکوع حضرت کے ساتھ رکوع اور اونکے سجدہ کے
ساتھ سجدہ کرنے لگے تو ابوسفیان یہ دیکھکر اور بھی متعجب ہوا اور بولا وابیکم یعنے کہنے لگا مین تمسے اپنے باپ کی قسم
کھاتا ہون یعنے باپ کی قسم طاعت و تابعداری یہ ہے پھر جب آن حضرت صلعم نماز سے فارغ ہوے تب
ابوسفیان نے عرض کی کہ مین واللہ نہین جانتا ہون کہ لڑائی لیکر جاتا ہون یا صلح کا پیام لیے جاتا ہون آپ نے
فرمایا اس مرتبہ تو چلا جا یہان تک کہ تو اپنے امر کو دیکھ لیگا انشاء اللہ تعالے بعد ازان ابوسفیان جناب فاطمہ
بنت رسول اللہ صلعم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا فاطمہؓ آیا ہو سکتا ہے کہ تو درمیان عرب کے اپنی قوم مین بہترین
دختران و دوشیزگان سے مشہور ہو یعنے اونمین تو سب بیٹیون سے پیاری بیٹی ہو حضرت فاطمہؓ نے فرمایا

اے ابوسفیان وہ کون سی بات ہے جو اوسنے کہا تو درمیان لوگون کے امان وپناہ دے اور دلا دے یہ سنکے
حضرت فاطمہ رض نے جواب دیا کہ قسم ہے مجکو بقا سے خدا کی اگر مین رسول خدا صلعم کے ہوتے ہوے ایسی جرأت
کرکے کسیکو امان دون یا دلاؤن تو اس صورت مین البتہ مین منسوب بسفاہت ہونگی پھر ابوسفیان نے کہا بل
لا اعدنک کہ مین تجکو گم نکرونگا یعنے مین تجکو چھوڑونگا اس بات سے کہ تو امان نہین دے سکتی ہے کیونکہ خواہر
تیری زینب بنت محمد نے اپنے شوہر ابی العاص سے عقد امان یعنے عہد پناہ دہی کا کیا تھا وحال آنکہ تیرا باپ
اوسکے قتل کا حکم کرچکا تھا پس اوسکا عقد امان جاری ہوگیا کہ خون اوسکے شوہر کا چھوڑ دیا گیا وباوجودیکہ [illegible]
ابوسفیان کے اس نظر توجہ کے حضرت فاطمہ رض نے انکار کیا پھر جب ابوسفیان نے انکار فاطمہ رض سنا تو متوجہ ہوا طرف حسن اور حسین کے
وحال آنکہ یہ دونون صاحبزادے تھے تب ابوسفیان نے وہی اپنی باتین ان دونون سے بیان کین
اون دونون صاحبزادون نے جواب دیا کہ اگر ہم لوگون کے درمیان مین پڑین اور پناہ دیوین تو وہ صورت
البتہ ہم بھی اپنے جد پر حجت یعنے الزام قائم کرنے والے ہونگے پھر کہا دونون صاحبون نے جیسا اونکی والدہ نے
درمیان کہا تھا بعد ازان ابوسفیان نے کہا قسم ہے بقا سے پروردگار کی مین نے تمہارے رئیسون اور اشرافون
عورتون سے کلام کیا یہان تک کہ تمہارے بچون سے کلام کیا پر تمہارے دلون کو نہین پاتا ہون مگر موافق دل
ایک آدمی کے یعنے تم سب ایکدل ہو ولیکن ہرگاہ تم سب نے پناہ دہی یعنے بیچ مین پڑنے سے انکار کیا تو تنہا
اس خون کا متحمل ہون اور مین پناہ دیتا ہون اور لوگون کے بیچ مین پڑتا ہون پس جو شخص کہ تعرض بمزاحمت
کیا چاہتا ہو تو کرے بعد ازان یہ کہکر اپنے ناقہ پر سوار ہوا اور بقصد مراجعت طرف مکہ کے روانہ ہوا چنانچہ رسول خدا
صلعم نے لوگون سے حال ابوسفیان کا پوچھا کہ آخر اوسنے کیا کیا ہے لوگون نے عرض کی کہ وہ بے [illegible]
ونامراد چلا گیا اور جیسا وہ کہتا تھا بیان کیا کہ خود اوسنے پناہ دہی لوگون کو اپنے ذمے متحمل کیا ہے

ذکر غزوہ فتح مکہ

بعد ازان رسول خدا صلعم نے اپنے نقیب کو حکم دیا تب اوسنے لوگون کو واسطے خروج طرف مکہ کے ندا دی
تب مسلمین مدینے سے نکلکر لشکر مین جمع ہوے اور سامان اپنا درست کرنے لگے وناگاہ [illegible] رسول خدا صلعم
کے ایک شخص تھا مہاجرین مین کہ وہ حلیف تھا آل عوام بن خویلد کا اور اسکا نام حاطب بن ابی بلتعہ تھا اوسنے
ایک نامہ لکھا کہ تحقیق محمد نے بقصد خروج لشکر جمع کیا ہے اور مین نہین دیکھتا ہون [illegible] ارادہ اونکا [illegible]
پس تمکو بھی حذر لازم ہے یعنے تم بھی اپنی حفاظت رکھو اور ہتھیار وغیرہ سامان درست کر رکھو [illegible] اپنے
اوس نامہ کو ہاتھ ایک کنیز کے جو آزاد کی ہوئی بنی ہاشم کی تھی اور اوسکا نام سارہ تھا [illegible]
حال یہ ہے کہ وہ کنیز پاس حاطب کے سوال کرنے آئی تھی سو اوسکو کچھ دیکر [illegible]

اسی اثنا مین جبرئیل علیہ السلام پاس رسول خدا صلعم کے نازل ہوے اور خبر نامہ کی بیان کی اوسیوقت
حضرت علیہ السلام نے اپنے اصحاب مین سے دو مردون کو روانہ کیا کہ وہ دونون علی بن ابی طالب و
ابن الزبیر تھے اور فرمایا تم دونون جاکر اوس عدوۃ اللہ یعنے دشمن خدا کو گرفتار کر لاؤ اسلیے کہ ایک شخص نے میرے
اصحاب مین سے ایک نامہ لکھکر اوس عورت کے ہاتھ مکے کو بھیجا ہے تا اونکو ڈراوے اور ہوشیار کر دیوے
پس یہ دونون شخص سوار ہوکر اوس عورت کے عقب پر چلے یہانتک کہ اوس سے ملاقات ہوگئی اور اوس سے
حال مکتوب کا پوچھا اوسنے خدا کے نام پر حلف کیا کہ میرے پاس کوئی خط نہین ہے اور مین ایسی نہین ہون
کہ مین اپنے ساتھ کسیکا نوشتہ رکھون اور نہ مین تمہاری خیر سے کچھ احتیاج رکھتی ہون تب دونون نے اوسکی
جامہ تلاشی لی مگر اوسکے پاس کچھ نپایا تب ارادہ اوسکے چھوڑ دینے کا کیا بعد ازان پھر دونون نے کہا ہم گواہی
دیتے ہین اس بات کی کہ ہر آئنہ رسول خدا صلعم نخود کبھی جھوٹھ کہتے ہین اور نہ کسیکو کبھی جھوٹھ لگاتی ہین
یہ سوچکر پھر وہ دونون پھر پڑے اور اوس عورت کو قتل سے ڈرایا دھمکایا اور تلوارین اوسپر کھینچ لین پھر جب
اوس عورت کو اپنے قتل ہونیکا یقین ہوا تو اوسنے یہ بات بناکر کہا کہ تم دونون مجکو عہد و امان دو کہ اگر مین تمکو
نامہ حوالہ کرون تو نہ تم مجکو قتل کرو اور نہ مدینے کو پھر لیجاؤ بلکہ میری راہ خالی کر دو تب ان دونون نے اوس سے
قول قرار کیا آخر اوسنے اپنے بالون کے اندر سے وہ نامہ نکال دیا ناگاہ دیکھا تو وہ نامہ حاطب بن ابی بلتعہ کا ہے
اوسپر اوسکی مُہر لگی ہے تب دونون نے اوس عورت کو چھوڑ دیا اور خط لیکر چلے آئے پھر اوسکو رسول خدا صلعم کے
سامنے رکھا چنانچہ آن حضرت علیہ السلام نے حاطب کو بلا بھیجا اور پوچھا اے حاطب کس بات نے تجکو اس بات پر
ورغلایا تھا کہ تو ہمارے دشمنون کو بھیدے ڈرا کر خبردار کر دیوے حاطب نے عرض کی یا رسول اللہ معاف کیجیے مجھسے
حق تعالے عفو کرے آپ سے قسم ہے مجکو اوس خدا کی جسنے آپ پر قرآن نازل کیا کہ جب سے مین نے آپ کو محبوب کیا
کبھی مین نے آپ سے بغض نہین کیا اور جب سے آپ کی تصدیق کی کبھی تکذیب نہین کی اور جب سے خدا کا ایمان لایا
کبھی اوسکا کفر نہین کیا اور جب سے مشرکین سے جدا ہوا کبھی اونسے نہین ملا وَ الٰكِنِّي مُخْبِرُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
فَاعْذُرْنِي ولیکن یا رسول اللہ مین نے آپ کی بات کی مخبری کی اور یہ معنی کہ ولیکن یا رسول مین آپکو
ایک بات کی خبر دینے والا ہون پس عذر میرا پذیرا کیجیے خدا مجکو آپ پر فدا کرے حال یہ ہے کہ آپکے اصحاب
مین سے کوئی ایسا نتھا کہ جسکا کچھ مال مکے مین ہو اور اوسکے عزیز و اقارب مین سے وہان کوئی اوسکی مال کا
حفاظت کرنے والا نہو ایک سوا میرے کہ مین اوس قوم سے نتھا یعنی اوس قوم مین میری کچھ قرابت نتھی بلکہ
اونمین مین حلیف تھا اور جن لوگون کا مین حلیف تھا وہ لوگ بھی میرے ساتھ وہان سے ہجرت کر آئے اور مین
مکہ مین کثیر المال اور وسیع الحال تھا سو مین اپنے مال کے لیے مشرکون سے ڈرتا تھا اسلیے مین نے اونکو لکھا

جو کچھ لکھا ہے تاکہ اسوجہ سے مین اونکے نزدیک اپنی سودمندی و دوستی ظاہر کرون اور یہ بات ہے کہ تحقیق مجکو
یقین ہے کہ ضرور حق تعالے اونپر خواری اور عذاب نازل کرنے والا ہے اور یہ میرا نامہ جو اونکی طرف بھیجا گیا تو
اونکے کچھ کام نہ آویگا کہ اونکو اوس عذاب سے بچاوے یہ سنکے جناب رسالتمآب نے تسلیم کیا کہ وہ سچا ہے
اور حق تعالے نے اسی باب مین اپنے نبی پر آیہ نازل کیا تا وہ مومنین کو وعظ و فہمایش کر دیوے اس امر سے
کہ مثل حاطب کے پھر کوئی ایسا کام کرے یعنے تا مثل حاطب کے پھر کوئی ایسا نکرے چنانچہ فرمایا حق سبحانہ وتعالے
نے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ
كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُم مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَن تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ
إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَ
أَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنتُمْ وَمَن يَفْعَلْهُ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ
یعنے اے اہل ایمان میرے اور اپنے دشمنون کو اپنا دوست نسمجھو کہ اونکی طرف دوستی کا پیغام یا دوستی سے
پیغام بھیجو حال آنکہ وہ وہ ہین کہ جو کچھ تمہارے پاس امر حق آیا اوسکا اونہون نے کفر کیا کہ رسول کو اور تمکو وطن سے
نکالتے ہین یا اس بات پر کہ تم اپنے خدا اور پروردگار پر ایمان لاتے ہو اگر تم میری راہ مین جہاد کرنے نکلے ہو
اور میری رضامندی کے طالب ہو تو تم دوستی سے اونکو خفیہ پیغام بھیجتے ہو حال آنکہ مین خوب جانتا ہون جو کچھ
تمنے دل مین مخفی رکھا تھا اور جو کچھ ظاہر کیا اور جو کوئی تم مین سے اس کام کو کریگا تو وہ راہ راست سے گمراہ ہو جاویگا
الغرض جب رسول خدا صلعم اور ساتھ مومنین کے بھی سامان سفر سے فارغ ہوئے تو عازم ہوئے طرف مکہ کے
جب جحفہ مین پہونچے جو میقات احرام ہے اہل مدینہ کا تو وہان عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ اپنے اہل سے
کچھ لوگون کو ساتھ لیے ہوئے حضرت علیہ السلام سے ملے اور یہ خبر قریش کو پہونچی کہ آمد آمد رسول خدا صلعم قریب
آپہونچی (واقدی) علیہ الرحمۃ نے کہا کہ ابوسفیان آیا تھا تا دریافت کرے خبر لشکر مسلمین کی کہ کسطرف
جانے والا ہے مگر دریافت کرنا اوسکا ممکن نہوا پس وہ لوٹ گیا) تب لوگون نے ابوسفیان سے پوچھا کہ
واسطے خبر کے تو کس کام کو گیا تھا ابوسفیان نے کہا مجھے معلوم نہین جانتا کہ وہ سامان جنگ ہے یا سامان صلح
اوسوقت ابوسفیان کی زوجہ نے کہا خدا تیرا برا کرے جس شخص کو قوم بطریق رسول کے بھیجتے ہین تو اوسے
امید خبر رکھتے ہین تو پھر جا کہ ہرگز کوئی تجھسے یہ بات قبول نکریگا کہ تو نے محمد کی ملاقات کی (یعنے تیرا ہونچنا
اوس تک کوئی یقین نکریگا) اور کیا عجب ہے کہ قوم کی طرف سے تو ہی محمد کو قتل کرے یہ سنکے ابوسفیان نکلا
بتحقیق کہ جناب رسالتمآب نے اپنے آگے سے کچھ مردم تیر انداز کو قبیلہ مزینہ سے روانہ کیا تھا اور اونسے
کہدیا تھا کہ شاید تم کسیکو مشرکین مین سے بیرون مکہ پاؤگے کہ وہ مکے سے نکلا ہوگا پس یہ لوگ بعض وادیون

جو قریب تھا کہ تیر ابوسفیان سے لگے کہ وہ بے ہتھیار و بے سامان تھا پس تیراندازون نے آنکھون سے طرف ابوسفیان کے اشارہ اور قصد مارنیکا کیا کہ دفعتہً عباس بن المطلبؓ ابوسفیان کو مل گئے تب حضرت عباسؓ نے تیراندازون سے کہا کہ تم اپنے ہاتھون کو اسکے مارنے سے روک لو کہ مین متولی اوسکے عہد کا ہوا ہون تب تیراندازون نے اوس سے اپنا ہاتھ روک لیا اوسوقت عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان سے کہا کہ قوم تجکو قتل کرینگے پس تو کہو لا الہ الا اللہ چنانچہ ابوسفیان نے اس کلمہ کو کہا مگر زبان اوسکی اس کلمہ کے کہنے سے ژولیدگی کرتی تھی اور اس سبب سے کہ وہ اپنے دل مین مودت و دوستی اپنے بتون سے رکھتا تھا تو کلمہ لا الہ کو درست و صاف نہین کہتا تھا آخر جب اس کلمہ کو ابوسفیان نے کہا تو حضرت عباس نے ابوسفیان کو قوم سے الگ لیا راوی نے کہا پس ہمکو یہ حدیث پہونچی ہے اور حق تعالے اوسکو بہتر جاننے والا ہے کہ ہر آئنہ جب جناب رسالت مآب صلعم نے ابوسفیان کو ہمراہ عباس رضی اللہ عنہ کے دیکھا تو فرمایا کہ یہ شخص مستسلم ہے نہ مسلم یعنے بتکلف ظاہر کرنیوالا اسلام کا ہے نہ بطیب خاطر پھر جب عباسؓ قریب آن حضرت صلعم کے پہونچے تو عرض کی یا رسول اللہ یہ ابوسفیان ہے کہ آپ کے پاس مسلمان ہوکر آیا ہے پس آپ اوسکو پناہ دیجیے اور اسکے حق کو پہچانیے تب آن حضرت صلعم نے عباسؓ کو جواب دیا کہ اسکو اپنے منزلگاہ پر پھر لیجاؤ آخر حضرت عباس رضی اللہ عنہ اوسکو لیچلے اور اوسکو حضرت علیہ السلام کے خچر بیضا یعنے سفید پر سوار کر لیا اور لشکر مین پھر آتے ہوے اپنے مقام فرودگاہ مین لائے اور اوس روز لشکر اسلام مین نو ہزار پانسو مرد تھے پس ابوسفیان نے وہ بات دیکھی یعنے کثرت و جمعیت لشکر کہ اوسکے تئین شاق و ناگوار معلوم ہوئی وہ کیفیت اوسنے عباس رضی اللہ عنہ کے پاس شب بسر کی جب صبح ہوئی موذن نے اذان کہی مسلمین اپنے بسترون سے بہ تہیہ وضو و نماز اوٹھنے لگے پھر جب ابوسفیان نے صدائے اذان سنی اور لوگون کی چل پھر دیکھی تو گھبرایا اور خوف زدہ ہوا اس بات سے کہ یہ آمد و شد لوگون کی گویا اوسیکے لیے ہے اسواسطے کہ حق تعالے نے اوسکے دل مین رعب ڈال دیا تھا اوسوقت ابوسفیان پوچھنے لگا اے عباس لوگون کی آمد و شد کسوجہ سے ہے اور یہ صدا جو مین نے سنی کیسی ہے اونہون نے کہا یہ موذن ہے کہ از برائے نماز ندا دیتا ہے پس لوگ واسطے وضو کے چل پھر رہے ہین ابوسفیان نے کہا ہر کسیکو جو مین چلتے پھرتے دیکھتا ہون کیا یہ حرکت لوگون کی بسبب ندائے منادی رسول خدا کے ہے عباسؓ نے جواب دیا ہان یون ہی ہے پھر ابوسفیان نے عباسؓ سے کہا مجھے رسول خدا کے پاس لیچلو کیا عجب ہے کہ مین اسلام بشائستگی تمام حاصل کرون چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ نماز سے کچھ پہلے اوسکو لیچلے اور پاس آن حضرت صلعم کے اوسکو داخل کیا اور اوسوقت جماعت اصحاب گرد خیمہ حاضر تھی اور برآمد ہونے حضرت علیہ السلام کی منتظر کھڑے تھے چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ابوسفیان کچھ عرض کرتا ہے سن لیجیے تب حضرت نے ابوسفیان سے فرمایا تو کیا چاہتا ہے

اوسنے کہا اے محمد آیا ان وجوہ کو یعنے ان مردم کو جنکو مین عوام الناس سے دیکھتا ہون تمنے اپنی قوم قریش
اختیار کیا اور روا رکھا ہے اور ارادہ رکھتے ہو اس بات کا کہ کل کے دن اپنی عورتون کو اونکے لیے مباح کر دی
فرمایا ہان مین راضی ہون ان مردم سے جنہون نے میری تصدیق کی اور مجھے اپنے یہان جگہ دی او میری نصرت کی
بجاے مرو ہان میری قوم کے جنہون نے میری تکذیب کی اور مجکو نکال دیا اور میرے شہر سے مجکو خارج کر دیا
اور میرے نکال دینے پر سب نے باہم اتفاق کیا اور حال اون عورتون کا جنکا تو نے ذکر کیا یہ ہے کہ خود تو نے
اور تیری قوم نے باعث کفر اپنے اور تکذیب کرنے خدا و رسولؐ کے اونکو مباح و حلال کر دیا تب عباس رضی اللہ عنہ
نے ابوسفیان سے کہا اے ابوسفیان اسلام قبول کر ابوسفیان نے کہا پھر عزی کے ساتھ کیا معاملہ کرون
ناگاہ عمر رضی اللہ عنہ کہ پس خیمہ کھڑے تھے کہنے لگے اے دشمن خدا ہملوگ تیری اوس عزی سے بر تر ہین
قسم ہے اوسکی جسکی عمر قسم کہاتا ہے کہ اگر تو حضور مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر نہوتا تو مین تجکو قتل کرتا
ابوسفیان بولا مین تجھسے اپنے باپ کی قسم کہاتا ہون اے ابن خطاب تو بہت بڑی جفا و جسارت کرتا ہے
وحال آنکہ واللہ مین تیرے پاس نہین آیا ہون اور نہ تیری طرف مجکو کچھ رغبت و حاجت ہے ولیکن مین پاس
اپنے ابن عم رسول اللہ کے آیا ہون یا محمد اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ وَاَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِنِّیْ قَدْ كَفَرْتُ
بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰی یعنے مین گواہی دیتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ سواے اللہ کے کوئی معبود لائق پرستش
نہین ہے اور تو بے شبہہ اوسکا بندۂ برگزیدہ اور اوسیکا رسول فرستادہ ہے اور ہر آئنہ مین نے کفر
و انکار کیا لات و عزی سے یہ سنکے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے (فرط خوشی سے) تکبیر کہی کہ اللہ اکبر
اسلیے کہ عباس رضی اللہ عنہ اوسکے قرابت دار تھے اور اوس سے خویشی و یگانگی تھی اور ایام جاہلیت مین اوسکے ساتھ
صحبت و ہمنشینی رکھتے تھے الغرض جب اقامت کہی گئی تو رسول خدا صلعم نے عباس سے فرمایا کہ جب وقت
ہم نماز پڑھین تو ابوسفیان کو اپنے پہلو مین کھڑا کرو اور اوسکو الحمد اور اللہ اکبر اور سبحان اللہ پڑھاؤ پس عباس
رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا پھر جب ابوسفیان نے دیکھا کہ مردم جماعت حضرت کے رکوع کے ساتھ رکوع کرتے ہین اور اونکے سجدہ کے ساتھ سجدہ
کرتے ہین اور اونکے فارغ ہونے کے ساتھ فارغ ہوتے ہین یعنی سلام کے ساتھ سلام پہیرتے ہین تب ابوسفیان نے کہا اے عباس کیا وجہ ہے کہ جو کچھ کام محمد نے
کیا وہی ان لوگون نے بھی کیا حضرت عباس نے جواب دیا واللہ اگر رسول خدا صلعم ان لوگون کو کھانے پینے سے بھی منع کرین تو بیشک یہ اپنے
تا مرگ ترک کر دیوین پھر ابوسفیان نے کہا اے عباس البتہ مین جب ان لوگونکو دیکھتا ہون تو خوف اس بات کا کرتا ہون کہ
یہ لوگ میری قوم کو ہلاک کرینگے اونہون نے کہا مین اس بات کا حکم نہین کرتا یعنے مین یہ بات نہین جانتا
اور نہین کہتا اوسنے کہا کیا تو حضرت کا تجاوز کرنا چاہتا ہے نہین دیکھتا ہے اونہون نے کہا امید ہے کہ ایسا نہو
پھر ایسا ہوا کہ جناب رسالت مآب صلعم نے لشکر مین ندا کرا دی تب لوگون نے اپنے علم اوٹھالیے اپنی صفون مین

جا پہنچے اوسوقت ابوسفیان اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ پاس رسول خدا صلعم کے گئے اور عباس نے کہا یا رسول اللہ یہ ابوسفیان مرد ہیں اور آپکی قوم کا بزرگ و سردار ہے پس آپ اسکو تعزیز و سرفراز کیجئے اور اسکے اسلام کا پاس کیجیے فرمایا تم اور ابوسفیان بھی مکے کیطرف روانہ ہو جاؤ اور مکے میں پکار دو کہ جو کوئی ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوگا وہ اذن پانے والا اور امان میں ہوگا ابوسفیان نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرا گھر تو بہت ہی تنگ ہے یعنی یہ حکم اوسکو خوش آیا تھا یا یہ بات تھی کہ اس حکم نے اوسکو تعجب میں ڈالا تھا (اسلیے کہ اوسکے گھر میں گنجایش کثرت و ہجوم کی کیونکر ہوگی) حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہاں اور جو کوئی اپنا دروازہ بند کر لیگا وہ بھی امان پاویگا اور جو کوئی کعبے کیطرف توجہ کریگا اور ہتھیار اپنے ڈال دیگا وہ بھی پناہ پاویگا مگر سواے اشخاص چند کی مثل دشمن خدا ابن سعد بن ابی سرح جو بنی عامر بن لوی سے ہے اور مقیس الکنانی برادر بنی لیث اور عکرمہ بن ابی جہل و ابن خطل اور سارہ مولاۃ یعنی کنیز آزادہ بنی ہاشم کہ ان لوگوں کے لیے عہد و ذمہ نہیں ہے اگرچہ یہ لوگ پردہ کعبہ سے بھی لٹکے ہوں (یعنے اس صورت میں بھی پناہ نپاوینگے) پس تم دونوں اس حکم پر چلے جاؤ اور خدا کے نام اور برکت پر روانہ ہو چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ رسول خدا صلعم کے بغلہ بیضا یعنی خچر سفید پر سوار ہوے اور ابوسفیان کو اپنا ردیف کیا یعنے اوسکو بھی اپنے پیچھے بٹھا لیا پھر جب وہ دونوں بہت چلے چلے گئے اوسوقت رسول خدا صلعم کو عباس رضی اللہ عنہ پر خوف آیا تب پیچھے ایک شخص کو بھیجا کہ اون دونوں کو پھیر لاؤ اور وہ دونوں بہت آگے جا چکے تھے راوی کہتا ہے چنانچہ ہمکو یہ حدیث پہونچی ہے واللہ اعلم کہ آن حضرت علیہ السلام اپنے پاس والوں سے فرماتے تھے کیا عجب ہے کہ اہل مکہ عباس کے ساتھ وہ فعل کریں جیسا بنی ثقیف نے ساتھ عروہ بن مسعود الثقفی کے کیا تھا کہ جب اوسنے اپنی قوم کو طرف اسلام کے دعوت کی اور بلایا تو اوسکو اوسکی قوم نے قتل کر ڈالا اور کچھ قسم ہے اوس خدا کی جسکے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر اہل مکہ نے بھی ایسا کیا تو اونمین سے کسیکو باقی نچھوڑونگا پھر آن حضرت علیہ السلام نے لشکر کو کتیبہ کتیبہ کیا یعنے جماعت جماعت کر کے تفریق کر دیا اور اوسکے سالار جدے جدے تقسیم کر دیا اور دو مجنبہ لیے یعنے واسطے باقین کے غول بنائے اور ایک مقدمہ یعنے پیشی کا لشکر مقرر کیا پس مجنبہ میمنہ پر خالد بن الولید بن المغیرہ کو امیر کیا اور مجنبہ میسرہ پر زبیر بن العوام کو افسر کیا اور ان دونوں کو حکم کیا کہ ایک دستہ مکے کی جانب بلندی کو لیوے اور دوسرا دستہ طرف پستی کو لیوے اور لشکر مقدمہ کا مقدمۃ الجیش ابو عبادہ کو مقرر کیا اور خود آن حضرت صلعم درمیان لشکر مہاجرین و انصار کے جو مثل سنگ سیاہ کے سخت تھی روانہ ہوے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو لیکر ثنیہ پر یعنے پہاڑ کے ایک بلند راہ پر کھڑے تھے تاکہ ابوسفیان کو کثرت و جمعیت فوج اصحاب کی مشاہدہ کراویں پھر جسوقت ابوسفیان نے دونوں مجنبوں اور مقدمہ کو دیکھا

تو عباسؓ سے اون لوگون کو پوچھا تب اونہون نے اونکے نام بتائے بعد ازان جسوقت ابو سفیان نے اوس
لشکر کو دیکھا جسمین جناب رسول خدا صلعم تھے تو کہنے لگا یا عباسؓ یہ کونسا لشکر ہے جو گویا سنگ سیاہ اور مانند سنگلاخ
سیاہ کے ہے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ یہ وہ لشکر ہے جسکے ساتھ موت احمر ہے یعنی اس شدید شہادت سے
یہ لشکر ہے خاص رسول خدا صلعم کا مہاجرین و انصار سے تب ابو سفیان نے عباسؓ سے کہا اذکرک اللہ والرحم
یعنے مین تجکو قسم دیتا ہون خدا اور صلہ رحم کی تا مجھسے تو بیان کرے کہ اس کھڑے ہونے سے تجکو کونسا امر باعث ہوا
عباسؓ نے جواب دیا کہ بخدا مین تجھسے راست راست کہتا ہون کہ جب تو پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے آیا تھا
تو اوسوقت لوگ درمیان درختان اراک کے متفرق تھے اوسوقت مین نے اندیشہ کیا ان تحب قتلہ الاسلام
یعنے پسند کرتا تیرا قتل رفعت اسلام کو سو جب تیرے کفر کا ہوگا بعد اسلام کے پس دین اسلام سوائے قتل کے
کچھ تجھسے قبول نکیا جاویگا یعنے عذر یا فدیہ تیرا قبول نہوگا پھر مین بھی تجکو اے ابو سفیان قسم دیتا ہون خدا کی اور
صلہ رحم کی کہ تو بھی مجھسے سچ سچ بیان کر کہ جو باتین تیرے دل مین تھین اونمین سے کیا مطابق میری بات
واقع ہوئی ابو سفیان نے کہا اللہم میرے دل مین یہی بات تھی کہ جو کچھ تو نے بیان کیا سوائے اونکے جو مین تجھسے
ظاہر کرون مگر جب کہ مین نے دیکھا جو کچھ دیکھا تو تحقیق مین نے اب یقین کیا کہ البتہ یہ امر خدا ہی کی جانب سے ہے
کوئی اوسکا ردکرنیوالا پھیرنیوالا نہین ہے واللہ یہی شک گذرجاتے تھے یہان اسکا امین نے اندیشہ کیا کہ اگر یہی
محمد کے ساتھ تکے تو پہاڑ پر چلا جاوینگے پہر یا عباسؓ یعنے چلو اے عباس کہ تین نے منزل بجنگ بھی ایسی کوئی
صباح قوم کی اونکے گھرون مین نہین دیکھی چنانچہ وہ دونون یعنے عباسؓ و ابو سفیان مکہ مین گئے پس ابو سفیان نے
باواز بلند ندا دی کہ جو کوئی میرے گھر مین داخل ہوگا پس وہ امان پاویگا اوسکی صدا سنیکر ہند عتبہ الکنانی
ابو سفیان کے پاس آئے اور دونون نے کہا کہ تجکو اے ابو سفیان کیا ہوا تب تجکو کیا تھا تب
ابو سفیان نے کہا چلے جاؤ سچے ہو اون پر (یعنے جاؤ اپنا کام کرو) تحقیق تمہارے پاس ایسا لشکر عظیم آیا ہے
کہ تم دونون اور قوم تمہاری تاب مقاومت نہین رکھتے ہو وہ لشکر آیا ہے کہ مانند شب تیرہ تار کے سیاہ ہے پس
اون دونون نے ابو سفیان کو زجر کیا اور انتقام سے اور اپنے شہر سے اور کہا ابو سفیان نے کہا کہ
اور دوسری خبر مین تمسے بیان کرتا ہون کہ جو کوئی اپنا دروازہ بند کریگا (یعنے ...) وہ بھی امان پاویگا
اور جو کوئی رجوع طرف کعبے کے کریگا وہ ہتھیار اپنا ڈال دیگا وہ بھی پناہ پاویگا مگر سوائے ... عکرمہ بن ابی جہل و
عبداللہ بن سعد و ابن خطل و سارہ کنیز آزادہ بنی ہاشم کہ ان لوگون کے لیے امان مقرر نہ کی گئی ہے اگرچہ
کعبے کے پردہ سے لٹکے رہین (یعنے انکو کعبے مین بھی امان نہ ملیگی) ناگاہ ہندہ بنت عتبہ زوجہ ابی سفیان کی آئی
اور ڈاڑھی ابو سفیان کی پکڑ کے لٹک گئی اور اوسکو لپٹ گئی اور طمانچے مارنے لگی اور شور کرنے لگی کہ اس بوڑھے احمق کو

قتل کرو کہ یہ دین سے باہر ہو گیا اور ابوسفیان اس بات مین مصروف تھا کہ پکارتا تھا اے آل غالب اسلام لاؤ
تو سلامت رہوگے اور حال بنی خزاعہ یہ تھا کہ اونکے ساتھ قریش اور حلفاے قریش نے جو کچھ کیا تھا وہ اوسکی بدلا
لینے کی فکر مین ہمراہ رسول خدا صلعم کے ہو کر آمادہ قتال تھے یعنے چاہتے تھے کہ لڑائی ہووے اور آن حضرت علیہ السلام
اونکو روکتے تھے اس خوف سے تا کوئی ذمی ہمارا قتل نہو جاوے اوسوقت عباس رضی اللہ عنہ پاس حضرت علیہ السلام
کے آئے اور اونکے ہمراہ جبیر بن مطعم بھی ردیف وار سوار تھا تب آپ نے عباس سے فرمایا کہو تمہارے پیچھے والون کی
کیا خبر ہے اونہون نے کہا اہل مکہ سب اسلام لائے ہین مگر وہ لوگ جنسے مبالات اور اونکی پروا نہین کروہ لاابالی ہین
پس یا رسول اللہ تھوڑی دیر لڑائی روک رکھیے اور اوسی عرصہ مین ابوسفیان ابن الحارث بن عبد المطلب حاضر ہوا
اور اوسکے ساتھ اوسکا بیٹا جعفر اور عبد اللہ ابن امیہ بن المغیرہ برادر حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بنت
ابی امیہ بن المغیرہ کا تھا اور اوس زمانہ مین حضرت ام سلمہ رض زوجیت مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے تھین پس وہ
دونون یعنے ابوسفیان مع پسر و عبد اللہ سامنے حضرت علیہ السلام کے آئے اور سلام کیا آپ نے اونسے منہ پھیر لیا
اور اونکے لیے عہد و امان قبول کرنے سے انکار کیا تب ابوسفیان نے عرض کی کیا آپ پیغمبر اسلام کو پھیر دیتے ہین
سو واللہ مین مشرکین کی طرف کبھی نہ پھر جاؤنگا لیکن مین مع اپنے بیٹے کے اسی صحرا مین پڑا رہونگا یہان تک کہ
ہم دونون مر جاوین اور عبد اللہ بن ابی امیہ پاس بنی امیہ یعنے اپنے باپ کی اولاد اپنے بھائیون پاس کنارہ لشکر
کے چلا گیا بعد ازان کسیکو پاس ام سلمہ رض اپنی خواہر کے بھیجا تا وہ اوسکے لیے درخواست امان کرین تب حضرت ام سلمہ
جناب رسول خدا صلعم کے پاس آئین اور کہا یا رسول اللہ ما جعل اللہ اخی و ابن عمك اشقى من خرج الیك
من اهل مكة یعنے اہل مکہ مین سے جو لوگ آپکے پاس آئے ہین سو اونسے زیادہ تر میرے بھائی اور آپکے ابن عم کو
خدا نے شقی نہین کیا ہے آپ نے فرمایا مگر میرے چچا کا بیٹا تو میری ہجو کیا کرتا تھا ولیکن بھائی تیرا سو اوسنے
قسم کھائی تھی اس بات کی کہ وہ میرے ساتھ ایمان نہ لاویگا یہان تک کہ مین آسمان پر چڑھون اور اوسکے لیے
خدا کے پاس سے کوئی ایسی کتاب لاؤن جو اوسکی طرف نازل بھی ہو کہ وہ اوسکے تئین پڑھے پس اسلیے مین
اون دونون کو امان دینا قبول نہین کرتا تھا آخر بعد اسکے آن حضرت علیہ السلام نے اون دونون کو بلوا بھیجا اور
اونکے لیے امان قبول فرمائی اور اون دونون نے بیعت کی اور آن حضرت صلعم کو یہ خبر پہونچی کہ اہل مکہ البتہ سب
اسلام لائے مگر تھوڑے جو ساتھ عکرمہ کے ہین تب آپ نے بنی خزاعہ کو حکم کیا کہ اون لوگون کی طرف دوڑ مارین
اور جو اونسے لڑین اونکے سوا اسے اور اون کو قتل نکرین اور ساتھ اون چند آدمیون کو مارین جنکا نام اونکو بتا دیا تھا چنانچہ
خزاعہ نے دوڑ ماری اور خزاعہ کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہوے تھے آخر حق تعالے نے سقیس الکنانی کو اور
اوسکے ہمراہیون کو جو قریش سے تھے کہ اونہین مین حریث بن نفیل بھی تھا اوسی معرکہ مین ہلاک کیا مگر ابن خطل کو وہ

پردۂ کعبہ سے لپٹ رہا تب ابو برزہ الاسلمی اور سعید ابن حریث المخزومی اوسکے پاس جا پہونچے پھر اوسکو لوا دیئے رہین
یہانتک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا یعنے مر گیا اور عبد اللہ بن ابی سرح بھاگ کر پاس ایک صحابی کے چھپ رہا اور عبد اللہ
اوس صحابی کا برادر رضاعی اور وہاں اوسکی کنیز آزاد کا بیٹا تھا چنانچہ وہ صحابی عبد اللہ کو خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مین ہمراہ لیگیا اور کہا سلام علیک رسول اللہ پھر عبد اللہ نے بھی سلام کیا مگر آپ نے اوس سے منہ پھیر لیا بعد ازان
وہ طرف رخ حضرت کے آکر پھر سلام بجالایا پھر آپ نے اوس سے منہ پھیر لیا اسیطرح تین بار ہوا اور اس بات سے
غرض آپ کی یہ تھی کہ قوم مین سے کوئی شخص اوٹھکر اوسکو قتل کرے تب آن حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین نے
جو اوس سے سکوت کیا کہ جواب اوسکے سلام کا نہ دیا اور اوسکی طرف سے منہ اپنا پھیر لیا تو غرض میری یہ تھی کہ
قوم مین سے کوئی شخص اوٹھکر اوسکو قتل کرے یہ سنکے انصار مین سے ایک مرد بولا یا رسول اللہ مین نے ارادہ
کیا تھا ولیکن مین دیکھتا تھا کہ آپ میری طرف آنکھون مین اشارہ کرین فرمایا کہ نبی آنکھ سے نہین ارتا ہے گویا آپ
اس بات کو دغا اور عہد شکنی جانتے تھے ورآنا عکرمہ بن ابی جہل سو وہ دریا کی طرف بھاگ گیا تا کہ حبشیون مین
جاکر بیٹھ جاوے جب ملاحون کے پاس آیا اور اونکو کرایہ دیا تب اونہون نے اوسکو کشتی پر سوار کر لیا پھر جب عکرمہ
کشتی مین بیٹھا تو لات وعزی کا نام لیا یہ سنکے اہل کشتی نے کہا کہ ہر آئینہ سفینہ ہمارا دریا مین جاری نہین ہوتا مگر
بنام خدا سے وحدہ لا شریک لہ پس اسی نام سے تو پکار نہین تو ہماری ناؤ سے اوتر جا تب عکرمہ بولا اگر وہ اللہ
ایسا ہے کہ یکتا ہے کوئی شریک اوسکا نہین ہے دریا مین تو وہ ہی ایسا ہی خشکی مین بھی ہو گا آمنی اذن اللہ لیجئے
کیا ہی بڑی بات سنائی ہے مجکو اسوقت تنہا گریز کرنا میرا اگر حق سے لینے مین نے حق سے گریز لیا تھا پھر عکرمہ
وہان سے پھرا اور خدمت مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہو کر ہاتھ اپنا حضرت کے ہاتھ مین دیا اور کہنے لگا
کہ یہ جگہ ہے امن پانے والے اور پناہ لینے والے کی اگر آپ قتل کرین تو قتل کرینگے گنہگار خطا کار کو اور اگر عفو
کیجے تو عفو کیجیگا ذی قرابت سے یہ کہکے پھر اوسنے شہادت حق کی گواہی دی یعنے اوسنے صدق و یقین سے کہا
اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله تب حضرت نے سلام کیلئے ہاتھ اپنا بڑھایا اور قریب
بعد ازان خالد بن الولید طرف ایک قبیلہ کے بنی کنانہ کے مقام ابرق کو روانہ ہوا اور وہ لوگ بنی جذیمہ کہلاتے تھے
تقدیم جیم قبل ال مجد تو خالد نے اونکو صبح کی نماز پڑھتے مین پالیا پھر جب اون لوگون نے نماز سے فراغ پائی اور
خالد کو دیکھا تو وہ سب پناہ لینے کو پہاڑ پر چڑھ گئے اور اوسوقت خالد کے ہمراہ سات سو سوار تھے اور سلیم سے تھے اور
انصار مین سے اوسکے ساتھ سوا سے ابو قتادہ بن انس کے اور کوئی نہ تھا تب لشکر خالد سے ایک شخص نے
درمیان بنی جذیمہ کے آواز دی کہ دیکھو یہ خالد ہے بعد ازان خالد نے اون لوگون کو گھیر لیا اور کہنے لگا تم کون
قوم ہو اور کیسی ہو کہا ہم مسلمان ہین ہم گواہی دیتے ہین کہ سوا سے خدا کے کوئی معبود نہین کوئی شریک نہین ہے

نہین دوسرا کوئی معبود لائق عبادت نہین ہے اور ہر آئینہ محمد بندہ و رسول اوسیکا ہے خالد نے کہا اگر تم سچے ہو
تو بتاؤ تم کب مسلمان ہوے اونہون نے کہا آج کی رات جسوقت ہمکو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا صلعم نے اپنا ہاتھ
اون لوگون سے روک لیا ہے جنہون نے ہتھیار ڈال دیے اور شہادت لا الہ الا اللہ کی دی ہو تو ہمنے بھی شہادت
ادا کی اور نماز پڑھی خالد نے کہا اگر تم یہ بات سچ کہتے ہو تو اوتر آؤ تب ایک شخص نے بنی جذیمہ مین سے کہا کہ
اے گروہ بنی جذیمہ یہ خالد بن الولید وہ شخص ہے کہ تم اسکو خوب جان چکے ہو اور حال یہ ہے کہ بعد رکھدینے
ہتھیار رونکے بجز اسیری کیا ہے اور بعد اسیری سواے قتل کے اور کچھ نہین اون لوگون نے اوسکو جواب دیا
واللہ ہم تیرا کہنا نمانینگے اور ہم لوگ کسی بات مین کینہ والون مین سے نہین ہین اور البتہ ہمنے اسلام قبول
کیا ہو اور اسکو ہمنے سچ جانا ہے آخر اون لوگون نے ہتھیار رکھدیے اور پہاڑ سے نیچے اوتر آئے اوسوقت
خالد نے اونکے قتل کا حکم کیا کہ وہ لوگ قتل ہوے وحال آنکہ ابو قتادہ نے کہا تھا کہ اے خالد اس قوم کے
قتل کرنے سے ہمکو کچھ فائدہ نہین بعد ازان ابو قتادہ وہان سے پھر کر آن حضرت صلعم کی خدمت مین حاضر ہوے
اور خبر بیان کی اوسوقت آپکو اس امر سے صدمہ شدید ہوا اور خالد بھی آپہونچا اور بنی جذیمہ کے زنان و فرزندان
کو بندی مین پکڑ لایا اور حضرت علیہ السلام کے سامنے حاضر کیا آپنے اس امر مین اوسکو نہایت سرزنش سخت سے
ملامت کی خالد نے کہا یا رسول اللہ خدا مجھے آپ پر قربان کرے آپ مجکو ملامت نکیجیے کہ ہمنے انکو بموجب اوس
آیت کے قتل کیا ہے جسکو خدا نے آپ پر نازل فرمائی ہے کہ قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ
وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ یعنی تم انکو قتل کرو کہ حق تعالے اونکو تمہارے
ہاتھون عذاب کریگا اور خوار کریگا اور تمکو اونپر غالب کریگا اور مومنین کے دلون کو تسکین و تسلی دیگا پس حق تعالے
جانتا ہے کہ بے شک مین مومنین مین سے ہون اور ہر آئینہ اوس قوم نے مجھسے کینہ کشی کی تھی پس حق تعالے
نے اونکی طرف سے میرے سینے کو تسلی بخشی چنانچہ رسول خدا صلعم نے زنان و فرزندان بنی جذیمہ کو طرف اونکے
وطن کے پھیر دیا اور مال و متاع مغروقہ اونکے تئین پھروا دیا بعد ازان جناب رسالت مآب صلعم نے اہل مکہ کو
واسطے بیعت کے طلب فرمایا اور مردون کو اونکی عورتون سے پہلے بلایا پس قسم مرد سے جو حاضر ہوے اونمین
عبد اللہ بن الزبعری بن قیس السہمی بھی تھا اور یہ وہ شاعر ہے جو شان مین حضرت علیہ السلام کی اشعار ہجو کے
کہتا تھا چنانچہ وہ روبرو حضرت کے کھڑا ہو کر یہ شعر پڑھنے لگا یا رسول الملیک ان لسانی + راتق ما فتقت
اذ انا بور + اذ اجاری الشیطان فی سنن الریح + ومن مال میلہ مثبور + امن اللحم والعظام
بما قلت + ونفسی الفدا + وانت النذیر + اے رسول خدا کے ہر آئینہ زبان میری
پیوند و بست کرنے والی ہے اون باتون کی کہ ہلاکی کے کاٹون کو پھاڑا تھا جسوقت مین ہمراہی کرنے والا تھا

شیطان کی طرح تکبر مین یعنے مین جسوقت طریق تکبر مین پیروی ہمراہی شیطان کی کرتا تھا تو جو باتین میری سمع خراشی مردم کرتی تھین اور وہ باعث میری ہلاکی کی تھین یعنے اشعار ہجو سواب زبان میری اوسکی درستی کرنیوالی یعنے عذر خواہی کرتی ہے اور حال یہ ہے کہ جو شخص مائل ہوا اپنی میل خاطر کا یا کسی میلان کا تو ہلاک ہونے والا ہے اور میرا گوشت و استخوان ایمان لاتا ہے اس بات پر جو مین نے کہی یعنے جو مین اقرار کرتا ہون یہ سنکے آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کما لبثنا حسبک یعنے جیسی کہ مجھے خبر پہونچی ہے تیرے لیے کافی ہے (یعنے قبول اسلام کرنا کفایت کرتا ہے عذر کو) اور آپ نے ہاتھ اپنا بڑھایا اوسنے حضرت کے ہاتھ پر بیعت کی اور جب آنحضرت صلعم مردون کی بیعت لینے فارغ ہوے تب عورتون کو بلوایا اور آنحضرت صلعم اوسوقت بلندی صفا پر تھے اور عمر رضی اللہ عنہ حضرت سے پائین مین کھڑے ہوے عورتون کی بیعت حضرت کے لیے لیتے تھے تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ مین تم سب عورتون سے بیعت لیتا ہون اس بات پر کہ تم کسی شئے کو خدا سے شریک و ہمسر نکرو اور ہند اپنا سر چادر مین چھپائے ہوے درمیان عورتون کے تھی وہ سر اوٹھا کرکے کہنے لگی بخدا کہ آپ ہمسے اوس امر کا عہد لیتے ہین جو مردون سے نہ لیتے ہوے مین نے آپکو نہین دیکھا تحقیق کہ ہمنے یہ عہد آپ کو دیا پھر آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا اور اے عورتون کی بیعت تم عورتون سے لیتا ہون کہ تم چوری نکرو ہند نے کہا بخدا کہ مین ابوسفیان کے گھر مین ان باتون مین مبتلا ہوئی ہون سو مین نہین جانتی کہ یہ باتین میری جہالت و نادانستگی مین محسوب کیجائین گی یا نہین ابوسفیان نے کہا جو کچھ ایام گذشتہ مین گذر گیا اور جس چیز مین تغییر دیا گیا وہ سب تیرے لیے حلال ہے تب آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ توہی البتہ ہند بنت عتبہ ہے اوسنے کہا ہان مین ہی ہند ہون سو آپ گذشتہ کو عفو کیجیے حق تعالے آپ سے عفو کرے پھر آپ نے فرمایا کہ اور تم اپنی اولاد کو قتل نکرو ہند بولی تحقیق کہ ہمنے تو اون اولاد کو بچپن مین پالا اور جب وہ سن رسا ہوئے تو بدر مین تمنے اونکو قتل کیا پس تم جانو اور وہ یعنے تم اونکا حال خوب جانتے ہو یہ سنکے عمر رضی اللہ عنہ ہنسے یہان تک کہ استغراق کیا یعنے قہقہہ مارا پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اور تم بہتان نباندھو بَيْنَ اَيْدِيكُنَّ وَاَرْجُلِكُنَّ یعنے اپنے سامنے اور ایدیکن سے کنایہ فعل حرام اور ارجلکن سے کنایہ نطفہ حرام کا پس اوسکو طرف شوہرون کے نسبت دینا بہتان ہے ہند بولی بخدا کہ بہتان البتہ بد چیز ہے اور البتہ بعض سے درگذر و عفو کرنا بہتر ہے اور جو کچھ آپ نے ہمکو امر کیا ہدایت اور بزرگ اخلاق ہے پھر آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اور تم امر معروف یعنے امور خیر اور اچھے کامون مین میری نافرمانی نکرو ہند بولی ہم اس مجلس مین اسلیے نہین بیٹھے ہین کہ چاہتے ہون کسی بات مین آپ کی نافرمانی کرین پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اور تم زنا نکرو ہند بولی کیا آزاد عورت بھی زنا کرتی ہے یعنے کیا بیبیان بھی زنا کرتی ہین الغرض جب باتون پر اون عورتون سے حضرت نے عہد لیا اون سب نے اقرار کیا اور آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کو حکم کیا کہ ان عورتون سے بیعت لے پھر

آن حضرت علیہ السلام نے اون عورتون کے لیے خدا تعالے سے استغفار و طلب آمرزش کی ❊ ❊

ذکر غزوۂ حنین

بعد فراغ فتح مکہ جناب رسالت مآب صلعم نے چند شبین وہان مقام کیا بعد ازان طرف حنین کے خروج کیا اور یہ خروج ماہ رمضان مین ہوا چنانچہ مکہ سے چلکر قدید مین اوترے تب وہان رسول خدا صلعم نے افطار کے لیے کوئی چیز پینے کی طلب فرمائی تو ایک کاسہ آپ کے سامنے آیا کہ اوسمین کوئی پینے کی چیز تھی (پانی ہو خواہ دودھ) پھر کاسہ کو حضرت نے بلند کیا یہان تک کہ لوگون نے اوسکو دیکھا بعد ازان آپ نے اوسکو پی لیا جسقدر کہ خدا نے چاہا بعد ازان حضرت کے منادی نے ندا دی کہ من صام فلا اثم علیہ ومن افطر فلا اثم علیہ یعنے جو کوئی روزہ رکھے اوسپر گناہ نہین اور جو کوئی روزہ نہ رکھے اوسپر بھی گناہ نہین (یعنے اس سفر مین) چنانچہ قبیلہ ہوازن کو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا صلعم اونکی طرف عازم ہین تب اونہون نے اپنے گرد نواح مین لوگون کو بھیجکر کہلا بھیجا سو لوگ حنین مین مجتمع ہوے اور بنی ثقیف بھی وہین اونکے پاس آ پہونچے اور سالار بنی ثقیف کا کنانہ بن عبد یالیل بن عمرو تھا اور رسول خدا صلعم بھی وہان پہونچے اور لوگ ہمراہی مین بکثرت تھے تب ایک صحابی بول اوٹھا کہ آج بسبب کثرت اپنے لوگون کے ہم مغلوب نہونگے یہ سنکر جناب رسول خدا صلعم غیظ و غضب مین آئے اور سخت زجر و غصہ کیا اور اسی مقدمہ مین یہ آیت نازل ہوئی جس جگہ حق تعالے نے ذکر یوم حنین فرمایا ہے اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ یعنے جسوقت تمکو عجب مین ڈالا تمہاری کثرت نے اسے کہ تم اپنی کثرت جمعیت پر نازان ہوئے سو وہ کثرت تمہاری کچھ کام نہ آئی کہ زمین باوجود اس وسعت و فراخی کے تمپر تنگ ہو گئی پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگے آخر جب لشکر اسلام مشرکون پر جا پڑا تو وہ لوگ بھاگ نکلے اور اپنے اہل و عیال سے دور جا پڑے اوسوقت بعض اصحاب اونکی بعض عورتون کو قبضے مین لائے پھر مشرکون نے آپسمین غل شور مچایا کہ اے بدی کے مددگارو تم اپنی فضیحتون کو یاد کرو تا آنکہ گروہ مشرکین دفعتہً پھر پڑے اور اصحاب بھی بھاگ نکلے یہانتک کہ بعضے اونمین سے سوا مکے کے کہین نہ ٹھہرے اور رسول خدا صلعم تنہا رہ گئے یہان تک کہ تھوڑے سے ہمراہ باقی تھے کہ اونمین ایک ایمن بن ام ایمن مولے حضرت کے تھے کہ وہ آپ کے سامنے تلوار مار رہے تھے اوسوقت ایک شخص مع جماعت بنی ثقیف اس ارادے سے آگے بڑھا تا آن حضرت کو قتل کرے راوی بیان کرتا ہے کہ ایمن نے حضرت کی وقایت و حمایت اپنی جان سے کی پس ہر ایک وہ دونون باہم بضرب و زد پیش آئے آخر ہر ایک نے اپنے صاحب کو قتل کیا یعنے ایمن نے اوس شخص کو قتل کیا اور اوسنے ایمن کو شہید کیا اسطرح کہ ایک دوسرے کی ضربت سے مقتول ہوا اور اوسوقت ابوسفیان بن الحارث بن عبد المطلب لگام رسول خدا صلعم

کی لگام پکڑے تھے اور عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ رکاب تھامے تھے اور اون تھوڑے لوگون مین سے
چند آدمی یمین و یسار پر قتال کر رہے تھے اوس حال مین عباس نے کہ مرد بلند آواز تھے پکار کر آواز دی
یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ الَّذِیْنَ اٰوَوْا وَ نَصَرُوْا اے وہ گروہ انصار جنہون نے اپنے نبی کو اپنے یہان جگہ دی اور نصرت کی
وَ یَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِیْنَ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا تَحْتَ الشَّجَرَةِ یعنے اور اے وہ جماعت مہاجرین کی جنہون نے
زیر شجرہ اپنے نبی کی بیعت کی ہے آگاہ رہو کہ ہر آئنہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم زندہ و سلامت ہین سو تم سب آکر
اکٹھے ہو جاؤ اور آواز دی تھی عباس نے ایسی آواز کہ دونون فریق کو سنائی یعنے دونون فریق نے وہ آواز
سنی تب لوگ مومنین مین سے اور گروہ مشرکین طرف اوس آواز کے دوڑتے ہوے آگے بڑھے اور
قریب رسول خدا صلعم مجتمع ہو گئے پھر دونون فریق مسلمانون اور مشرکون نے باہم بشدت تمام تلوارین مارین
یعنے دونون فریق سے باہمدیگر سخت تلوار چلی چنانچہ مسلمین اور مشرکین مین قتل کی کثرت و شدت ہوئی ثُمَّ
اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا
وَ عَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ یعنے بعد ازان
حق تعالے نے اپنے نبی اور مومنین پر تسکین و تسلی اپنی نازل کی اور حق تعالے نے ایسا لشکر بھیجا کہ اونہون نے
اوس لشکر کو نہ دیکھا یعنے وہ اوسکو نہ دیکھتے تھے اور عذاب کیا کافرون پر (یعنے قتل و نہب مال و بندی اہل و عیال)
اور یہ جزا و سزا ہے کافرون کی و بعد ازان حق تعالے نے کافرون کے دلون مین رعب ڈالا کہ اوس
ہیبت مین وہ دشمنان خدا اور اونکے مددگار بھاگ نکلے اور رئیس فرمان روا اونکا اوس عرصہ مین مالک بن
عوف النضری تھا جو اوس روز اپنے گھوڑے سے کہتا تھا اَقْدِمْ مِجَاحُ اِنَّهٗ يَوْمٌ نُكُرٌ مِثْلِيْ عَلٰى مِثْلِهٖ
يَحْمِيْ وَ يَكُرُّ وَ يَطْعَنُ النَّجْلَاءَ تَعْدُوْ وَ تَهْسُا یعنے آگے بڑھ اے فرس واسطے حاصل کرنے
حاجت کے یا آنکہ مجاح مصدر بمعنی ناجح خطاب بفرس یعنے اے ناجح آگے بڑھ کہ ہر آئنہ آج وہ روز ہے کہ جنگ
کرے مجھسا شخص اور حمایت کرے اور حملہ پر حملہ کرے اور نیزہ مارے بازو کھولکر سوار ہوکر تجھہ ایسے فرس پر کہ
بولتا ہوا اور شور کرتا ہو پس یہی عوف بن مالک اپنے اصحاب کے پیچھے بھاگ نکلا اور مسلمین نے اون لوگون کا
تعاقب کیا اور انہین مسلمین مین سے بنو سلیم سات سو آدمی تھے اور یہ سب وہ ہین جنہون نے بنی جذیمہ کو
قتل کیا تھا چنانچہ مشرکین نے انہین بنی سلیم کو آواز دی کہ اے بنی ثکمہ اپنے بھائیون یعنے جیسے یار
یہ سنکے اون لوگون نے طلب و تعاقب مشرکین مین تاخیر کی اور اپنے نیزون کو روک لیا تب اس بات کو رسول خدا صلعم
نے سنا اور فرمایا اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِبَنِيْ ثَكْمَةَ اَمَّا فِيْ قَوْمِيْ فَنَصَرُوْا وَ فَعَلُوْا وَ اَمَّا فِيْ قَوْمِهِمْ فَاَبْطَئُوْا فَقَالَ
یعنے اے پروردگار تجھپر لازم کرتا ہون حکم و انتقام کرنا ساتھ بنی ثکمہ کے کہ وہ لوگ دربارہ میری قوم کے

توحملہ پر حملہ کرتے ہین اور اپنی قوم کے بارہ مین اونکے بچانے اور باز رکھنے کے لیے طلب وتعاقب مین تاخیر
کرتے ہین آخر جب اس بات کو بنی سلیم نے رسول خدا صلعم سے سنا تو پھر طلب مشرکین مین کوشش کرنے لگے
چنانچہ ایک شخص بنی سلیم کا لاحق ہوا ساتھ بنی حبیب اور درید بن الصمۃ الجشمی کے اور اوسوقت درید ہودج مین تھا
کہ بنی حبیب اوسکو تمیناً وتبرکاً لے نکلے تھے پس اوس مرد سلمی نے اوسکے ناقہ کی مہار پکڑ لی اور ناقہ کو بٹھایا تو
دیکھا کہ ہودج مین ایک شیخ کبیر السن ہو کہ یہ اوسکو نہین پہچانتا تھا تب اوس مرد سلمی سے کہا اے شیخ مین تجکو
قتل کرونگا درید نے کہا یہ وہ دن ہے کہ نہ مین اوس سے غائب ہون نہ اوسمین حاضر ہون یعنے نہ اس قوم سے
باہر ہون نہ انکے کام مین حاضر وشریک ہون غرض یہ کہ کالعدم ہون پس اگر تو مجھے قتل کرنیوالا ہے تو میری
تلوار کو میان سے نکال لے اور میری پسلی کے نیچے ہڈیان چھوڑ کے اس تلوار سے مار کہ مین بھی لوگون کو یون ہی
قتل کیا کرتا تھا بعد ازان اپنے اہل کے پاس جا اور اپنے قتل کرنے کی میرے تئین اونکو خبر کر کہ مین نے
درید بن صمہ کو قتل کیا ہے آخر اوس شخص نے جیسا اوس سے درید نے بیان کیا تھا ویسا ہی کیا پھر جب
وہ جوان اپنے اہل کے پاس آیا تو حال درید سے اونکو خبر کی کہ مین نے اوسکو قتل کیا ہے سو اوس جوان کی ماں نے
اوس سے کہا خدا تیرے ہاتھون کو جلا وے اونے تجھسے یہ بات کہی تھی اور خبر کرنے کو کہا تھا مگر اسلیے تا احسان
اپنا جو تجھپر ہے ہمکو یاد دلاوے پھر اوسکی ماں خدا کو اپنا محلوف کرکے یعنے خدا کی قسم کھا کر کہنے لگی کہ ہر آئنہ
درید نے ایک صبح مین تیری تین مائین آزاد کین تجکو اور میری ماں اور تیرے باپ کی ماں تیری دادی کو
تب اوس جوان نے جواب دیا اے مادر جس کسی نے خدا ورسول کی تکذیب اور اونسے روگردانی کی اسلام
نے اوسکے احسانات کو قطع کر دیا وبعد ازان آن حضرت صلعم نے ابو عامر اشعری کو کچھ لوگ اونکے ساتھ کرکے پیچھے
مفروروں ہوازن کے روانہ کیا سو یہ لوگ جماعت ہوازن سے مقام اوطاس مین جا کر ملے پھر باہم لڑائی ہوئی
اور مشرکین نے ابو عامر کو مار لیا تب حق تعالے نے مشرکین کو شکست دی کہ وہ سب بھاگ گئے اور مسلمین
اونکی عورتون اور اونکے لڑکون کو تمام جو کچھ تھی قید کر لائے چنانچہ آنحضرت صلعم نے اون سب کو درمیان مہاجرین
وانصار کے تقسیم کر دیا اور خمس چھوڑ دیا وچونکہ حضرت صلعم کو فتح حنین مین اونٹ وبکریان بکثرت ہاتھ
آئین تھین تو آپ نے چاہا کہ رؤساء عرب مین سے کچھ لوگون کی تالیف قلوب کرین مثل ابو سفیان بن
حرب وسہیل بن عمرو واقرع بن حابس الحنظلی وعیینہ بن حصین الفزاری کے چنانچہ ان لوگون کو آپ نے
سو اونٹ عطا کیے (یعنے ہر ایک کو سو سو اونٹ دیے) اور حکیم بن حزام بن خویلد القرشی کو ستر اونٹ
دیے مگر حکیم کو اس مقدار سے ناخوشی ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ ہر آئنہ مین کسیکو لوگون مین سے
بڑا حقدار آپ کے عطیۂ بزرگ کا اپنے سے زیادہ نہین دیکھتا ہون تب آپ نے دس اونٹ اور زیادہ
دیے

حکیم نے اسکے قبول سے بھی انکار کیا پھر آپ نے اور دس اونٹ اضافہ کیے حکیم نے اسکو بھی قبول نکیا تب آپنے
پورے سو کر دیے اوسوقت حکیم نے پھر عرض کی یا رسول اللہ یہ عطیہ آپکا جس سے مین راضی ہوا یہ بہتر ہے
میرے حق مین یا وہ دوسرا یعنے پہلا جس سے مین نے انکار کیا تھا فرمایا نہین بلکہ وہ دوسرا جس سے تو ناخوش
ہوا تھا اوسنے کہا بخدا کہ مین اوسکے سوا اور نہ لونگا کہ پھر بعد آپکے آدمیون مین سے کسی سے کسی شے کی التجا
مین نکرون (یعنے اوس قناعت سے بعد آپ کے استغنا چاہتا ہون) فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ حق تعالے
تیرے لیے اسمین برکت دیوے راوی کہتا ہے کہ حکیم مرتے دم تک روے زمین پر قریش سے بہت زیادہ
مالدار تھا بعد ازان ہوازن مفرور بھی خدمت نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین حاضر آئے بامید پھیر پانے اپنے زنان و
فرزندان کے اور اسلام لائے چنانچہ آن حضرت علیہ السلام نے اونسے فرمایا کہ اذا اخرجت الی الناس فتقلوا
علی الناس فتقلوا الناس علی یعنے جب مین لوگون کے سامنے باہر نکلون تو تم مجھسے لوگون کے سامنے اپنی ناداری
بیان کرو اور لوگون سے میرے برو ناداری ظاہر کرو (مترجم کہتا ہے میرے نزدیک بجاے تقلوا کے ثقلوا ہے
یعنے تم لوگون کے سامنے مجھپر بوجھ ڈالو اور میرے برو لوگون پر بوجھ ڈالو آخر ہوازن نے ایسا ہی کیا کہ جب
رسول خدا صلعم سے اونہون نے کلام کیا تو حضرت نے اونپر خمس پھیر دیا اور خود حضرت نے اونکے لیے لوگون سے
کلام کیا تو سب نے واپس کر دیا سواے ایک صفوان بن امیہ بن خلف الجمحی کے کہ رسول خدا صلعم نے اوسکو
خمس سے ایک عورت عطا کی تھی اور وہ اوسپر واقع ہو چکا تھا تو گمان رکھتا تھا کہ وہ عورت حاملہ ہے اور جب کہ
قریش نے دیکھا کہ عطایا و بخشایش رسول خدا صلعم کی حق مین قریش اور مہاجرین کے بوسعت و کثرت تام ہے
تو اونکو خوف ہوا کہ آن حضرت صلعم ارادہ رجوع و بازگشت طرف اپنی قوم کے رکھتے ہین (یعنے گویا آپ چاہتے ہین
کہ انصار اور مدینہ چھوڑ کر درمیان اپنی قوم کے کہ اپنے وطن مین آباد ہون) اس بات سے وہ بازوہ شد یا غمگین ہوے
یہ خبر آنحضرت صلعم کو پہونچی کہ آپکی توسیع بخشش سے انصار دلگرفتہ ہین تب آن حضرت صلعم طرف سعد بن عبادہ کے
گذرے اور اونسے فرمایا کہ تو اپنی قوم کو میرے پاس جمع کر اور سعد نہین جانتے تھے کہ اس سے حضرت کی کیا مراد
آخر سعد نے درمیان انصار کے منادی بھیجا کہ تم سب حضرت کے پاس سعد کے فرودگاہ مین جمع ہو چنانچہ سب
انصار آپکے پاس جمع ہوے اور حضرت نے اوٹھکر اونکے سامنے خطبہ بیان کیا اور فرمایا اے گروہ انصار مجھے
خبر پہونچی ہے کہ تم لوگ میری اوس عطایا سے جو مین نے قریش مین کچھ لوگون کو دیا ہے اپنے دلون مین افسردہ
و رنجیدہ ہو سو حال یہ ہے کہ مین نے اس عطا و سخا سے اونکا دین مول لیا ہے (یعنے اونکا اگلا دین مول لیا
اور یہ دین حنیف اونکے لیے خرید دیا) اے گروہ انصار کیا تمکو یاد نہین اور تم کیون نہین یاد کرتے ہو کہ جب
مین تمہارے یہان آیا تھا تو اوسوقت تک تم گھوڑون پر سوار ہوے تھے یعنے تمکو گھوڑہ سواری کو میسر نتھا

تم مدینے سے بدون کسی نگہبان اور امان دہندہ کے نہین نکل سکتے تھے سو آج تم افضل اور بہتر ہو ان لوگون سے جو لشکر مین تمہارے سامنے حاضر ہین یہ سنکے لوگ چپ رہے حضرت کو کچھ جواب نہ دیا پھر آپ نے فرمایا تم مجھے جواب کیون نہین دیتے ہو تب انصار بولے ہم خدا اور رسول سے راضی ہین پھر فرمایا واللہ تم لوگ میری نسبت یہ بات نہ سمجھو کہ تو ہمارے یہان نکالا ہوا آیا تھا ہمنے تجھکو جگہ دی اور تو خوف زدہ تھا ہمنے تیری نصرت کی اور تو محتاج تھا ہمنے اپنے مال وتن سے تیری غمخواری کی پس اگر یہ بات تم کہوگے تو تم سچے ہو یعنے بات جھوٹھ نہین اونہون نے جواب دیا ہم خدا او رسول سے راضی ہین بعد ازان حضرت نے فرمایا اے گروہ انصار کیا تم اس بات پر راضی وخوش نہین ہو کہ اور لوگ تو اپنے گھرون کو اونٹ وبکریان لیجاوین اور تم اپنے یہان رسول اللہ کو لیجاو سب بولے یا رسول اللہ ہم رسول خدا کے ساتھ راضی وخوش ہین اور البتہ جسوقت آپکی عطائین آپکی قوم مین فاش ہوئین یعنے آپ جب اونپر مثل سحاب کے عطا پاش ہوے تو بے شبہہ ہمکو یہ گمان ہوا کہ آپ قصد رجوع وبازگشت اونکی طرف رکھتے ہین اسلیے ہم لوگ اندوہگین ہوے اور ہمپر یہ بات بہت شاق ودشوار گذری اور اب ہمنے خوب جان لیا کہ بلاشبہہ ہمارے ساتھ آپ مدینے کو مراجعت فرماوینگے تو اب ہم کچھ پروا نہین کرتے کہ مال کے مقدمے مین آپ کسطرح کرینگے پھر آن حضرت صلعم نے اونسے فرمایا قسم ہے مجھکو اوس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے کہ اگر لوگ کسی وادی یا کسی گھاٹی مین جاتے ہون اور تم لوگ کسی اور وادی یا گھاٹی مین جاتے ہو تو مین تمہاری ہی وادی یا گھاٹی مین چلون یعنے تمہارے ہی ہمراہ جاؤن پھر جب آن حضرت صلعم اپنے خطبہ سے فارغ ہوے تو کچھ انصار مین سے اوٹھ کھڑے ہوے اور دست مبارک پر بوسے دینے لگے اور کہنے لگے یا نبی اللہ آپنے ہمکو وہ نعمتین اپنی یاد دلائین اور اون احسانون کا ذکر فرمایا جو متصل ہیم ہمپر مبذول ہین اور جن نعمتون کا آپنے ذکر نہین کیا وہ افضل وفاضل تر ہین سو ہر کیف مال سے بمراتب زیادہ تر آپ ہمکو محبوب ہین بعد ازان محبوب خدا صلعم اپنے منزل مبارک مین تشریف لائے اور اوسوقت تک قبیلہ ہوازن اسلام لا چکے تھے (اور بنی ثقیف جو حنین مین شریک ہوازن ہوے تھے سو طائف مین جمع تھے) غرض کہ جناب رسالت مآب نے واسطے تیاری طرف طائف کے حکم کیا اسلیے کہ گروہ مشرکین طائف مین جا گھسے تھے ٭

ذکر غزوۂ طائف

بعد از فراغ جنگ حنین جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے قصد غزوۂ طائف کا کیا کہ اوسکے قلعہ مین بنی ثقیف گھسے تھے اور اون لوگون نے مسلمین سے قتال شدید کی تھی چنانچہ کچھ لوگ جری و دلیر اوس قوم کے مسلمانون کی طرف قلعے سے نکلے اور اون مین سے ابوبکرہ مسلمانون کے مقابلے پر آیا تو اصحاب کے ہاتھ سے وہ مارا گیا تب وہ لوگ اپنے حصن مین قلعہ بند ہو گئے بعد ازان آن حضرت صلعم نے واسطے قطع کرنے درختون انگور طائف کے

حکم کیا اور اپنے اصحاب میں سے ہر ایک شخص پر لازم کیا کہ پانچ پانچ [illegible] ثقیف
کے ہون کاٹ ڈالین اور بنی ثقیف سے ایک شخص حضرت کے ہمراہ تھا اوسکا نام ابو مروام تھا سو وہ اپنا ایک تبر
لیے ہوے عیینہ بن حصین کی طرف سے گذرا اوسنے کہا اے ابو مروام تو کہان چلا اوسنے کہا رسول خدا صلعم
نے حکم کیا ہے کہ ہر شخص مسلمین میں سے پانچ پانچ درخت میوہ دار کاٹ ڈالے عیینہ نے کہا مین بھی تیری سا
اپنے حصے کے پانچ نخلات کاٹ ڈالون اوسنے کہا اچھا تیرے لیے اوسکی مزدوری ہے چنانچہ جب عیینہ کو
یہ خبر معلوم ہوئی تو وہ رسول خدا صلعم کے پاس چلا تا اونکو خوش کرے پھر آکر دیکھا تو حضرت کے پیچھے حضرت ام سلمہ
رضی اللہ عنہا بیٹھی تھین اوسنے کہا یا رسول اللہ یہ بی بی آپ کے پیچھے کون ہے فرمایا یہ ام سلمہ ہے اور یہ قبل اسکے
کہ بی بیان نبی صلے اللہ علیہ کی مامور پردہ کرنے کی ہون یعنے ہنوز حکم پردہ کا نازل نہین ہوا تھا تب عیینہ نے کہا
مجھے گمان ہے کہ یہ عورت سفر غزوہ مین داخل خدمت ہوئی ہے پس آپ کی خوشی ہو تو زنان قبیلہ مضر سے کوئی نوجوان
عورت اور بہت حسین اور بہتر ازروے حسب و نسب کے آپ کے لیے وہان سے اوتار لاؤن تو آپ اوس
عورت کو اس عورت کی جگہ بدل لیجیے آخر اوسکی اس بات سے رسول خدا صلعم ہنس پڑے پھر وہ اوٹھکر چلا گیا
تب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کون شخص تھا فرمایا یہ مرد احمق اپنی قوم کا مطاع و رئیس
ہے کہ وہ سب اسکا کہنا مانتے ہین الغرض حضرت علیہ السلام نے ایک مہینے تک طائف کا محاصرہ رکھا یہانتک کہ
ہلال ذیقعدہ دیکھا گیا تب حضرت علیہ السلام عمرہ کرنے کے لیے مکے کو گئے اور وہان چند شب مقیم رہے اور معاذ
بن جبل الانصاری برادر بنی سلمہ کو اہل مکہ پر اپنا خلیفہ مقرر کیا اور اونکو حکم کیا کہ لوگون کو قرآن تعلیم کرے اور جو چیزین
اسلام مین مسلمین کے حق مین خیر و بہتر ہین اور جو چیزین اسلام مین اونکے لیے شر و مضر ہین اونکو بتا دیوے بعد ازان
ان حضرت صلعم مدینے کی طرف روانہ ہوے اور مدینے مین پہونچکر لوگون سے آپ نے ذکر کیا کہ جب مہینے حرام
یعنے ذیقعدہ و ذیحجہ و محرم گذر جائینگے تو مین تیاری کرونگا طرف طائف کے ہونگا اور ایسا ہوا کہ مالک بن کعب الانصاری
اپنے اشعار مین بنی ثقیف کو تخویف کرتے تھے اور دھمکاتے ڈراتے تھے فَضَيْنَا مِنْ تِهَامَةَ كُلَّ رَيْبٍ
وَخَيْبَرَ ثُمَّ اَجْمَمْنَا السُّيُوْفَ فَاُخْبِرُهَا وَلَوْ نَطَقَتْ لَقَالَتْ قَوَاطِعُهُنَّ دَوْسًا اَوْ ثَقِيْفًا
فَلَسْتُ بِحَاضِرٍ اِنْ لَمْ تَحُلُّوْا بِسَاحَةِ دَارِكُمْ مِنْهُ اُلُوْفًا وَنَنْتَزِعُ الْعُرُوْشَ بِبَطْنِ وَجٍّ وَنَتْرُكُ دَارَكُمْ
مِنْكُمْ خُلُوْفًا وَيَاْتِيْكُمْ لَنَا سَرَعَانُ خَيْلٍ تُبَادِرُ خَلْفَهَا جَمْعًا كَثِيْفًا یعنے ہمنے دفع کیا تمام شک و شبہات کو
یعنے دشمنون کو تہامہ و خیبر سے بعد ازان ہمنے اپنی تلوارون کو پھر تاب دیا اور سرگرم کیا اور پھر ہمنے اوسکو تیار کیا
یعنے پھر ہم دست بقبضہ ہوے اگر وہ تلوارین بولتین تو نسبت اپنے تو اَلبتہ جو لائق قطع مین یعنے قبیلہ دوس
و ثقیف کے کہتین کہ تو انکو یا یہ کہ وہ تلوارین اپنے تیغ زنون سے بولتین کہ مارو دوس و ثقیف کو اور اگر تم لوگ

اپنے گھرون کے میدان مین اوترنہ آؤ تو مین حاضر یا حاصر یعنے مقابلہ کرنے والا اور گھیرنے والا اوسوقت ہزارون کا
نہین ہوسکتا اور ہم تمہارے درختون کو اوکھیڑ اور کاٹ ڈالینگے مقام وج مین اور تمہارے گھرون کو خالی اور
ویرانہ چھوڑ دینگے اور ہمارے گھوڑے تمہارے یہان دوڑتے آوینگے اور وہ تمہاری جماعت کو پیچھے چھوڑ دینگے
یعنے آگے نکل جاوینگے جب اہل طائف کو خبر پہونچی کہ محمد ہماری طرف پھر ارادہ عود کا یعنے دوبارہ پھر آنیکا رکھتے ہین
اور اشعار کعب کو پڑھا تو وہ لوگ خائف ہوے اور اپنے ایلچیون کو بدرخواست صلح خدمت نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین
روانہ کیے جب وہ لوگ مدینے مین حضرت علیہ السلام پاس پہونچے اور پیام صلح ذکر کیا آپ نے قبول کیا اور فرمایا
کس بات پر صلح کرتے ہو اونہون نے کہا اس بات پر ہم صلح چاہتے ہین کہ ہملوگ واسطے جہاد کے جمع نکیے جاوین
یعنے بلائے نجاوین اور ہمسے عشر نلیا جاوے اور ہم مقید بہ نماز نکیے جاوین اور دوسری شرط یہ بیان کی کہ او ہملوگ
سال بھر تک لات سے متمتع رہین یعنے اوسکی پرستش مین مشغول رہین یہ سنکے حضرت علیہ السلام نے جواب دیا وہ دین
لائق صلح نہین ہے جسمین رکوع وسجود نہو پھر ایلچیون نے اعادہ اپنے سوالات کا کیا مگر حضرت نے انکار کیا کہ بدون
قبول نماز کے صلح قبول نہوگی انہون نے کہا بہرکیف ہم اوس نماز کو بھی آپ کے تئین دینگے یعنے ہم وہ بھی بجالاوینگے
اگرچہ اسمین برائی ہو تب فرمایا کہ اب البتہ جو تمنے سوال دونون خصلتون کا کیا تمہارے لیے منظور ہین کہ تم قتال
کے واسطے بلائے نجاؤگے اور نہ تمسے عشر لیا جائیگا سواے اس بات کے کہ تمسے نماز ساقط ہو پھر اونہون نے کہا
اور متمتع ہونا ہمارا ساتھ لات کی سال بھر بس ہم اسلام نہ لاوینگے مگر اسی شرط پر کیونکہ جو لوگ آپ سے اسلام لائے ہین
فریب کرتے ہین یعنے اسلام لانا اونکا از روے خدع ومکر کے ہے تو ہم اونسے بہتر ہین جو صاف صاف کہتے ہین
اور ہم اون لوگون سے زیادہ تر آپ پر مہربان ہین چنانچہ آنحضرت علیہ السلام نے اس بات کو نمانا پھر اونہون نے
اعادہ سوال کرکے کہا آپ لات مین کیا عیب دیکھتے ہین آن حضرت علیہ السلام نے پھر اعراض و انکار کیا
یہان تک کہ اونکو گمان ہوا اس بات کا کہ آن حضرت صلعم اوس امر مین اونکے لیے ارادہ خصت یعنے کا نہین رکھتے ہین
اوسوقت ایک شخص انصار مین سے گمان ہے کہ وہ حارثہ بن النعمان ہون اوٹھ کھڑے ہوے اور اون ایلچیون سے
مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ تم لوگون نے ذکر لات سے ہمارے دلون کو ہیجان والتہاب مین ڈالا خدا تمہارے
کلیجون کو آگ مین جلاوے رسول خدا صلعم ہرگز اقرار و تقرر نکرینگے کہ زمین اسلام مین بتون کی پرستش کیجاوے
اور وہ مسلم نہین ہے جو درمیان اپنے قائم رکھنے پر لات کے راضی ہو پس خدا سے ڈرو اور اپنے اسلام کو خالص کرو
آخر وہ لوگ بولے کہ مگر لات کو اپنے ہاتھون سے نہ توڑینگے اور جو شخص چاہے اوسکو توڑ ڈالے چنانچہ
مورخین گمان کرتے ہین کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لات کے توڑنے کے لیے مغیرہ بن سفیہ کو متولی و مامور کیا تھا
اور عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا آپ ان لوگون کے لیے یہ بات مقرر کرتے ہین کہ نہ یہ بلائی جاوین

اور خدا نے عشر لیا جاوے تب آن حضرت علیہ السلام نے جواب دیا کہ انکے صلحنامہ کے آخر مین مین لکھ چکا ہون
کہ جو امر مسلم کے لیے روا ہے وہی اونکے لیے بھی ہے اور جو اونپر ممنوع ہو وہی مسلم پر بھی ممنوع ہے اور
اونھون نے لکھوا لیا ہے کہ شہر اونکا امن و امن مین رہے اور اونکے شہر مین شکار کرنا اور عضاۃ وطلحہ یعنے
درختان بزرگ وخاردار و درختان بلند سایہ دار قطع کرنا حرام ہے مثل حرمت بیت اللہ کے کیونکہ شرف بیت مین
ہے اور یہ بھی شرط لکھی ہے کہ جو کوئی ایسا ہو کہ ان کامون سے کچھ اونکے اوس شہر مین کرے تو اوسکے کپڑے
اوتار کر کوڑے مارا جاوے اور یہ سب باتین اون شرطون مین ہین کہ اونھون نے لکھ لی ہین اور بنی [illegible]
شرطین کامل کر لی ہین اور درمیان اونکے اس شرط کو خالد بن سعد بن العاص بن امیہ نے لکھی ہے

ذکر غزوہ تبوک آخر غزوات

بعد از فراغ غزوہ طائف کے جس عرصے تک ٹھہرنا آن حضرت صلعم کا مدینے مین مشیت الہی تھی آپ وہان
قیام پذیر رہے بعد ازان مسلمین کو حکم کیا کہ سفر شام کی تیاری کرین اور موسم گرما کا تھا اور مسلمین مین سے اکثر
اشخاص عسرت تنگدستی مین تھے پس یہ خروج اونپر شاق و دشوار گذرا اور منجملہ مسلمین کے بعضون نے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے اذن طلب کیا اور اونمین غنی مالدار تو منافق تھے اور مومن نادار تھے چنانچہ وقت تیاری
اون لوگون کے آن حضرت صلعم نے حکم کیا کہ لوگ اپنے مال کے صدقات یعنے زکوۃ وغیرہ جمع کرین تا کہ اوس سے
سامان نادارون کا کیا جاوے تب لوگون نے نفقہ وخرچ کثیر حاضر کیا کہ اوس سے تیاری سامان نادارون کی
کر دی اور مردم ذوی المقدور مین سے ہر شخص نے اپنی قوم کے نادارون مین سے چند چند آدمیون کا بار اوٹھا لیا
اور عبد اللہ بن مغفل المزنی چند آدمیون کو لیکر آیا اون سب نے رسول خدا صلعم سے سوال سواریون کا کیا آپ نے
فرمایا میرے پاس کوئی سواری نہین ہے جسپر تمکو سوار کر دیتا ہون تب وہ لوگ پھر گئے اور چلا چلا کے روتے جاتے تھے
پس حق تعالے نے جن اہل عذر کا عذر پذیرا کیا تھا اونکو بھی انہین کے ساتھ معذور رکھا اور جناب رسول خدا
صلعم نے جناب آمادہ کرنے لوگون کے اور واسطے رغبت دلانے جہاد کے اور اونکے خوش کرنے کے لیے فرمایا
کہ میرے ساتھ شام کی طرف جلد چلو کیا عجب ہے کہ وہان تمکو بنات الاصفر دستیاب ہون یعنے اصفر کی لڑکیان
اور اصفر تھا بزعم [illegible] کے ایک شخص تھا انہین کالے آدمیون مین سے یعنے حبشیون مین سے اور قول
ہے کہ وہ ایک بادشاہ تھا روم مین [illegible] کیا کہ اوسنے کسی رومی عورت [illegible] سے نکاح کیا تھا اور اوسکے [illegible]
[illegible] پیدا ہوئی تھین [illegible] اور وہ سب ایسی حسین تھے کہ مثل اونکے کبھی کسی نے نہین دیکھا اور وہ لڑکیان
حسن و جمال مین [illegible] ضرب المثل تھین [illegible] جب آن حضرت صلعم نے اوسنے ذکر دختران اصفر کا کیا تو ایک شخص
[illegible] جد بن قیس [illegible] تعریف کرنے لگا کہ یا رسول اللہ [illegible]

کہ مجکو عورتین بہت بھاتی ہین بہت ڈرتا ہون کہ اگر مین آپ کے ہمراہ جہاد کو جاؤن اور اصفر کی بیٹیون کو دیکھون
تو ایسا ہو کہ اونکے فتنے اور اونکے پھندے مین پڑ جاؤن اسلیے مجھے رخصت دیجیے اور مجھے فتنے مین نڈالیے
کیونکہ حق تعالے نے فرمایا ہے اَلَا فِی الْفِتْنَۃِ سَقَطُوْا وَاِنَّ جَھَنَّمَ لَمُحِیْطَۃٌ بِالْکَافِرِیْنَ
یعنے تو آگاہ ہو کہ وہ لوگ گمراہی مین پڑ گئے اور حال یہ ہے کہ جہنم کافرون کی گھیرنے والی ہے الغرض جب
لوگ تیاری سامان اور درستی اسباب سفر سے فارغ ہوے تو روانہ ہوے اور طرف شام کے رخ کیا پھر
جسوقت تبوک مین پہونچے تو آن حضرت صلعم کو یہ خبر پہونچی کہ جن لوگون نے ارادہ قتال کیا تھا وہ یاس
سرداران روم کے دمشق اور اوسکے مضافات مین گئے ہین (یعنے بالفعل وہ لوگ تبوک مین حاضر نہین ہین)
تب آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دو مہینے تبوک مین قیام فرمایا وہان حضرت پر آیتین نازل ہوتی رہین
اور اونمین مذمت اون لوگون کی ہوتی تھی جو پیچھے رہ گئے تھے اور خدا نے نام اونکا منافقین رکھا تھا اور
اونکو نجس کہا تھا پھر جسوقت آن حضرت علیہ السلام نے بنابر نزول آیات کے اون منافقین کے باب مین
کلام کیا تو یہ سنکے اونکے یار اور جو حضرت کے ہمراہ تھے اونکے لیے غصے مین آئے اور کہنے لگے کہ محمد
جو کچھ ہمارے بھائیون کے حق مین جو ہمسے پیچھے رہ گئے ہین کہتے ہین واللہ اگر وہ حق ہے تو ہر گاہ وہ
ہمارے اشراف و اخیار ہین پس ہملوگ تو بطریق اولے گدھون سے بدتر ہین یہ سنکے عامر بن قیس برادر
بنی عامر بن عوف نے جلاس ابن سوید بن صامت بن عمرو بن عوف سے کہا ہان سچ ہے واللہ بیشبہہ
محمد صلعم صادق ہین یعنے سچے اور مصدق ہین یعنے اونکی تصدیق کی گئی کہ وہ سچے کیے گئے ہین اور
البتہ تو بدترین خر ہے پھر عامر بن قیس پاس عاصم بن عدی کے گئے اور اونسے باتین جلاس اور
اوسکے یارون کی بیان کین پھر عاصم بن عدی خدمت نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوے اور حکایت
جلاس کی جو کچھ عامر بن قیس نے بیان کی تھی حضرت سے عرض کی تب آپ نے جلاس اور اوسکے طلبا کو
بلوایا اور جو کچھ لوگون نے کہا تھا اوس سے ذکر کیا اونہون نے قسم کی کہ ہمنے ان باتون مین سے کچھ نہین کہا ہے
اور جسنے کہا ہے اوسکو ہمارے سامنے بلوا لیجے چنانچہ عامر بن قیس کو بلوایا اونہون نے بقسم کہدیا کہ انہون نے
وہ باتین ضرور کہین بلکہ اوس سے بھی بڑی بات کہی فرمایا وہ بڑی بات کیا کہی عامر نے کہا وہ کہتے تھے کہ
ہم ارادہ قتل محمد کا رکھتے ہین پس جلاس اور اوسکے یارون نے انکار کیا اور کہا تو جھوٹا ہے ہمنے کبھی کچھ
ایسا کلام نہین کیا حضرت نے فرمایا اوٹھو حلف کرو (یعنے جس طریقے سے حلف کیا جاتا ہے) چنانچہ
جلاس اور اوسکے طلبا نے حلف کیا کہ عامر کاذب ہے بعد ازان عامر اوٹھا اور اوسنے باسم خدا حلف کیا
کہ مین صادق ہون کہ ان لوگون نے وہ بات کہی ہے بعد ازان عامر نے اپنے دونون ہاتھ بطرف آسمان

اوٹھائے اور کہا اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ عَلٰی نَبِیِّکَ الْمُصَدِّقِ مِنَّا یعنے اے پروردگار اپنے نبی صادق صدق طلب پر
ہماری جانب سے صدق نازل کر یعنے ظاہر کر حضرت نے فرمایا اللھم آمین یعنے اے پروردگار یون ہی کر
چنانچہ حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا کَلِمَةَ الْکُفْرِ وَکَفَرُوْا
بَعْدَ اِسْلَامِھِمْ وَھَمُّوْا بِمَا لَمْ یَنَالُوْا وَمَا نَقَمُوْا اِلَّا اَنْ اَغْنٰھُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ
مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنْ یَّتُوْبُوْا یَکُ خَیْرًا لَّھُمْ وَاِنْ یَّتَوَلَّوْا یُعَذِّبْھُمُ اللّٰہُ عَذَابًا اَلِیْمًا
فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَھُمْ فِی الْاَرْضِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ○
یعنے وہ لوگ قسم خدا کی کھاتے ہین کہ وہ بات نہین کہی وحال آنکہ البتہ اونھون نے وہ کلمہ کفر کہا ہے اور
بعد اسلام اپنے کفر کیا ہے اونھون نے ایسے امر کا قصد کیا تھا جو اونکے امکان مین نتھا (یعنے قتل
نبی ؐ) اور یہ بدلا ہے اس احسان کا کہ خدا اور رسول نے اپنے مزید عطایا سے اونکو مالدار و تونگر کر دیا ہے پھر
اگر توبہ کرین اور ان باتون سے باز رہین تو اونکے حق مین بہتر ہے اور اگر سرتابی و روگردانی کرینگے تو خدا اونپر
عذاب سخت کریگا دنیا و آخرة مین اور اونکا کوئی روے زمین پر حامی و مددگار نہوگا بالآخر وہ نادم ہوے
اور اقرار اپنے گناہون کا کیا اور توبہ و معذرت بتوبہ ہوے اور آنحضرت علیہ السلام وہان ہی جانب
مدینہ روانہ ہوے اور اوسی اثنا مین کہ آپ راہ چلے جاتے تھے اور کچھ لوگ پانچ یا چھ آپکے آگے آگے
چلے جاتے تھے ناگاہ وہ لوگ آیات خدا مین خوض و جدل اور تمسخر و دل لگی بازی کرتے جاتے تھے اوسوقت
حق تعالے نے بابت اونکی باتون کے اپنے نبی کی طرف وحی کی پھر آپ نے اپنے اصحاب سے اوسکا
ذکر کیا چنانچہ حق تعالے نے یہ وحی نازل کی وَلَئِنْ سَاَلْتَھُمْ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّمَا کُنَّا نَخُوْضُ
وَنَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ وَرَسُوْلِہٖ کُنْتُمْ تَسْتَھْزِءُوْنَ یعنے اگر تو اونسے باز پرس کرے
تو وہ البتہ یہ کہینگے کہ ہم تو آپس مین ہنسی کھیل کی باتین کرتے تھے تو اونسے تو پوچھ کہ کیا تم لوگ
خدا سے اور اوسکی آیات اور اوسکے رسول سے دل لگی کرتے ہو تب رسول خدا صلعم نے اپنے اصحاب
مین سے ایک شخص کو بھیجا کہ اونکے پاس جا کر پوچھ کہ جسوقت وہ مضحکہ کرتے تھے تو کیا کہتے تھے پھر
اوس شخص صحابی نے جا کر اونسے ملاقات کی چنانچہ ایک اور شخص بھی اونکے ساتھ چلا جاتا تھا مگر نہین جانتا تھا
کہ وہ کیا باتین کرتے ہین تب اوس فرستادہ نبی نے اونسے پوچھا کہ تم کس بات پر مضحکہ کرتے ہو اور کیا کہتے ہو
اونھون نے جواب دیا کہ کچھ باتین ایسی ہین کہ جب راہ چلتے ہین تو اوسمین لوگ خوض کرتے ہین اوس شخص نے
کہا خدا نے سچ فرمایا ہے اور اپنے رسول کو سچی خبر پہونچائی ہے تم عجب ہو قسم خدا کی تم ہلاک ہو خدا تم کو
ہلاک کرے پھر وہ صحابی پھر آیا اور حضرت سے عرض کی کہ خدا نے سچ فرمایا ہے اور اپنے رسول کو سچی خبر

پہونچانی ہے بعد ازان وہ لوگ عذر کرنے کو حاضر ہوئے اوسوقت حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا
لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ إِنْ نَعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ مِنْكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ
كَانُوا مُجْرِمِينَ یعنے تم بہانے نہ بناؤ البتہ تم بعد ایمان لانے کے کافر ہوگئے اگر ہم تم مین بعض آدمیون
عفو کرینگے تو ایک گروہ پر عذاب بھی کرینگے اسلیے کہ وہ لوگ مجرم ہین بعد ازان وہ شخص جو اون لوگون کے
ساتھ چلا جاتا تھا آیا اور کہنے لگا قسم ہے خدا اور اوسکے رسول کی کہ مین نے ان لوگون کا کلام نہین سنا
اور نہین جانتا تھا کہ یہ کیا کہتے تھے الغرض جب رسول خدا صلعم ایک ثنیہ یعنے تل پر پہونچے تو نقیب نبی نے
ندا دی کہ تم لوگ درمیان وادی کے اوتر پڑو کہ تمھارے لیے اوسمین وسعت ہے اور خود آنحضرت
علیہ السلام نے اوس ثنیہ کو اختیار کیا اسلیے کہ آپ کو اوس جگہ زحمت کرنا لوگون کا ناگوار ہوا چنانچہ منافقین نے
اس بات کو سنا (یعنے تنہا اوترنا حضرت کا) تو وہ منافق پیچھے رہ گئے یہان تک کہ جب لوگ ثنیہ سے
گذر گئے تو حضرت علیہ السلام اوس ثنیہ پر ٹھہرے اور اصحاب مین سے دو شخص آپ کے ہمراہ تھے تب وہ
گروہ منافقون کا حضرت کے پیچھے لگا اور حضرت نے ایک آہٹ اپنے پیچھے سنی تو ایک صحابی سے فرمایا
میرے پیچھے یہ کیسی آہٹ ہے تب وہ صحابی اونکی طرف بڑھا اور اونکے ناقون کے منہ پر مارنے لگا آخر وہ
اونٹ وادی مین اوتر گئے بعد ازان وہ صحابی حضرت سے آملا آپ نے اوس سے فرمایا تو نے اوس
قوم کو پہچانا تھا اوسنے کہا اون لوگون مین سے مجھسے کسی نے کچھ کلام نہین کیا اور مین نے اونکو دیکھا کہ
وہ سب منہ لپیٹے ہوئے تھے ولیکن مین نے البتہ اکثر اونٹون کو پہچانا ہے تب آنحضرت علیہ السلام ثنیہ
سے نیچے اوترے اور اون دونون صحابیون سے فرمایا تم جانتے ہو کہ اوس قوم نے میرے ساتھ کیا ارادہ
کیا تھا کہ مجھے زحمت پہونچاوین اور مجھپر ہجوم کرکے ٹیلے سے گراوین اور اپنے مرکبون سے مجکو روندین تب
اون دونون نے کہا کہ جسوقت لوگ آپکے پاس مجتمع ہوجاوین تو کیون ان منافقون کی گردنین ماریں فرمایا
مین مکروہ جانتا ہون کہ اہل عرب باہم چرچا کرینگے اس بات کا کہ ہر آئینہ محمد نے اپنا ہاتھ اپنے اصحاب مین کھولا ہے
کہ اونکو قتل کرتے ہین اور ایسا ہوا کہ چھہ آدمی مدینے مین رسول خدا صلعم سے پیچھے رہ گئے تھے مگر وہ لوگ
منافق تھے اور نہ اونکے لیے اذن ہمراہی کا ہوا پس اونمین سے تین آدمی نے تو اپنے نفسون پر سختی ملامت
و غرامت کی کہ ہمنے اپنے گھرون مین ٹھہرنے اور اپنے کھانون مین مشغول رہنے سے کیا کیا وبال آنکھ
ہمارے پاس یا عورتین ہین اور رسول خدا صلعم [illegible] گرمی مین ہین قسم ہے رب کعبہ کی کہ ہم [illegible]
ہوے مگر حق تعالے ہمارے لیے قبول عذر نازل کرے آخر اونھون نے اپنے تئین ستونون سے
باندھ لیا اور اونھون نے خدا کی قسم کھائی کہ ہم اپنے تئین اوس ستون سے نہ کھولین گے یہانتک کہ [illegible] صلعم

خود ہون تو کھولین کہ اونہین تینون مین ایک ابولبابہ بن مروان تھا جو بنی عمرو بن عوف اور انصار مین سے تھا غرض
جب رسول خدا صلعم مدینے مین تشریف لائے اور رستہ دولتسرا کا مسجد مین سے تھا تو حضرت نے اون تینون کو
ستون سے بندھے دیکھکر پوچھا کہ یہ کون بندے ہین لوگون نے اونکے حال سے خبر دی کہ یا نبی اللہ ان لوگون نے
خدا کی قسم کھائی ہے کہ وہ اپنے تئین نکھولین گے تا وقتیکہ آپ ہی اونکو کھولین فرمایا مین بھی قسم کھاتا ہون کہ
کہ مین بھی اونکو نہ کھولونگا جب تک کہ خدا انکو کھول دینے کا حکم کرے آخر حق تعالے نے اپنے نبی پر عذر اونکا
نازل کیا اور فرمایا وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ
إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ یعنے بعضے وہ لوگ ہین جنھون نے اپنے گناہون کا اقرار کیا اس بات کا کہ اونھون نے اعمال
صالحہ اور سیات کو مخلوط کر دیا ہے قریب ہو کہ حق تعالے اونکی توبہ قبول کرے کہ بے شبہہ وہ مغفرت کرنیوالا اور
رحم کرنے والا ہے اور لفظ عسی افعال مقاربہ سے ہے یعنے قریب ہے کہ ایسا ہو اور عسی جو خدا کی جانب سے ہو
وہ بمعنی واجب ہے یعنے لازم ہے کہ یون ہی ہو الغرض بروقت نازل ہونے آیہ کے رسول خدا صلعم نے اونکو
کھول دیا تب وہ اپنے گھرون کو گئے اور سارا مال اپنا لے آئے اور کہنے لگے یا نبی اللہ اس مال کو ہماری طرف سے
تصدق کر دیجیے اور ہمارے لیے خدا سے استغفار طلب مغفرت کیجیے فرمایا مین اسمین سے کچھ نہ لونگا تا وقتیکہ مجھکو حکم صادر ہو
تب حق تعالے نے نازل کیا خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ
سَكَنٌ لَهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ یعنے زکوۃ انکے مالون سے تو لے کہ انکو تو پاک کرے اور انکے دلون کو اوس
صدقے سے صاف کرے اور اونکے حق مین دعا کر کہ تیری دعا اونکے لیے تسلی ہے اور حق تعالے بڑا سننے والا
اور بڑا خبر رکھنے والا ہے اور اون دوسرے تینون کے حق مین کچھ نازل نہوا تھا چنانچہ لوگ کہنے لگے جب کہ
انکے حق مین کوئی عذر نازل نہوا تو یہ لوگ ہلاک ہوے آخر وہ تینون ایسے امر مین مبتلا ہوے (یعنے بیوائی
ورسوائی) کہ اوس سے قریب بہلاکت پہونچے وبا انیمہ اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہ اونسے کلام کرتے تھے
نہ اونکو پاس بٹھاتے تھے اور نہ اونکو کسی بات مین شریک کرتے تھے آخر اون تینون نے اپنے پروردگار سے
دعائین کین تا حق تعالے اپنے نبی پر اونکا عذر نازل کرے پس خدا نے قبول فرمایا کہ پہلے بشمول توبہ مومنین کے
اونکا ذکر کیا پھر خاصۃً اونکی طرف حق تعالے ملتفت ہوا چنانچہ فرمایا وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّى
إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا
أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ
هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ یعنے اور اون تینون آدمیون پر جو پیچھے
رہ گئے تھے یہان تک کہ زمین باوجود اس وسعت کے اونپر تنگ ہوگئی اور اپنی جانون سے وہ تنگ آئے اور

اونکو گمان اس بات کا ہوا کہ اللہ کے قہر سے کوئی پناہ نہین مگر یہ کہ اوسیکی طرف پناہ ہے بعد ازان حق تعالے اونپر مہربان ہوا اور توفیق دی کہ وہ توبہ و انابت کرین بیشبہہ حق سبحانہ تعالے وہی ہے بڑا قبول کرنیوالا توبہ کا اور بڑا رحم کرنے والا مومنین پر اور اونہین تینون مین کعب بن مالک و مرارہ بن الربیع . . . .

. . . .

. . . .

. . . .

ولیکن تو اے ابن الخطاب پس حق تعالے نے مثل تیری ملائکہ مین بیان کی ہے مثل جبرئیل علیہ السلام کے کہ جب حق تعالے ہلاکت کسی قوم کی چاہتا ہے تو اونکی طرف جبرئیل کو بھیجتا ہے اور مجھسے مثل تیری انبیاء مین ساتھ نوح علیہ السلام کے بیان کی کہ فرمایا رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ۝ یعنے اے پروردگار میرے نچھوڑو سے زمین پر کافرون مین سے کسی رہنے والے کو اور مگر تو اے ابن ابی قحافہ پس حق تعالے نے مجھسے مثل تیری ملائکہ مین بیان کی ہے مثل میکائیل علیہ السلام کی کہ وہ استغفار طلب مغفرت کرتے ہین واسطے اہل زمین کے اور سوال کرتے ہین اونکے لیے رزق اور مثل تیری انبیاء مین مجھسے بیان فرمائی ہے مانند ابراہیم علیہ السلام کے جب کہ اونہون نے کہا فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ یعنے جسنے میری پیروی کی سو وہ مجھہ مین سے ہے یعنے وہ میرا ہے اور جسنے میری نافرمانی کی پس بیشبہہ تو آمرزگار اور رحیم مہربان ہے بعد ازان رسول خدا صلعم نے اوس جبہ دیبا کو پہن لیا اور اوس روز کے سوا پھر کبھی اوسکو نہین پہنا بعد ازان حضرت نے حکم تیاری حج کا کیا اور آپنے اوس سال حج نہین کیا اسلیے کہ مشرکون کے ساتھ حج کرنا منظور نتھا اور اونکا کچہ عہد بھی باقی رہا تھا تب آپنے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم کیا کہ . . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

اور مشرکون نے کہا کہ محمد ہمارے یہان چار مہینے کیون نہین آتے (یعنے شہر حرام مین) اور اب وہ اور اونکے اصحاب بخوف ضرب سیف و طعن سنان کے ہمسے دور ہو گئے اور حق سبحانہ تعالی نے اپنے نبی کو حکم کیا اور آنحضرت صلعم نے بھی ابوبکر کو وصیت کی اس بات کی کہ بعد اس برس کے مشرک لوگ مسجد مین یعنے کعبے مین نجاوین پھر آنحضرت صلعم نے

اونکی مقدمے مین حکم کیا کہ گلّے اونکے اونٹون کے اور غلّے لاونے والی پکڑے جاوین اور جہان کہین مشرک
ملجاوین تو قتل کیے جاوین اور اونکی ہر ایک ناکے اور درے پر مسلمان تعینات کیے جاوین یہ خبر سنکے مشرکون نے
اہل مکہ کو کہلا بھیجا کہ ہم لوگ کعبے کے آنے سے روکے گئے ہین اور حکم ہوا ہے کہ ہمارے قافلے اونٹون کے پکڑے جاوین
اور جو لوگ اونٹون کے ساتھ ہون وہ مارے جاوین اور جب اونٹون پر تمہارے یہان غلہ لادکر بھیجا جاتا ہے
جسوقت اونکو تم نپاؤگے تو تمکو معلوم ہوگا کہ سختی گرسنگی اور شدائد مشقت سے کیا کچھ دیکھوگے یہ سنکے اہل مکہ فقر و محتاجی
سے پھر حق تعالی نے اون مشرکین کے بارہ مین یہ آیت نازل کی لَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا
وَاِنْ خِفْتُمْ عَیْلَةً فَسَوْفَ یُغْنِیْکُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ یعنے مشرکین اس برس کے بعد پھر قریب مسجد حرام کے
نجاوین اور اگر تملوگ فقر و محتاجی کو ڈرتے ہو تو عنقریب حق تعالی تمکو اپنے فضل سے غنی کر دیگا اور ایسا ہوا کہ اہل یمن ایمان
لائے تھے تو وہ اپنی قریب کے مین غلہ لادکر لانے لگے پس حق تعالی نے مکے والون کو اسوجہ سے غنی کر دیا یعنے مشرکین سے
بے پروا کر دیا کیونکہ ویسا ہی ہوگیا جیسا مشرکین اونٹ لادکر لاتے تھے پس جو کچھ حق تعالی نے اہل مکہ سے وعدہ کیا تھا
سو اوسنے اوسکی تصدیق کرائی کہ خدا نے اونکو غنی و تونگر کر دیا جیسا کہ فرمایا تھا چنانچہ اہل تہامہ نہ ٹھہرے تھے مگر
تھوڑی مدت یہانتک کہ وہ سب ایمان لائے یعنے تھوڑی ہی مدت ٹھہر کر وہ سب ایمان لائے پس یہ اول حج تھا
کہ مسلمانون نے حج کیا تھا پھر جب وہ مومن حاجی حج سے فارغ ہوسے تو مکے مین مقیم ہوسے بعد ازان رسول خدا صلعم
نے ایک لشکر ہمراہ خالد بن الولید کی طرف بنی اسد بن خزیمہ کے روانہ کیا اور بنی اسد کو خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلعم نے
ہماری طرف لشکر بھیجا ہے چنانچہ درمیان بنی اسد کے ایک شخص کاہن تھا کہ کہانت کیا کرتا تھا یعنے غیب کی باتین
اور شگون بیان کیا کرتا تھا اوسکا نام طلیحہ بن خویلد الفقعسی سو بنی اسد اوسکے پاس آئے اور اوس سے ذکر کیا کہ
ایک فوج ہمپر بھیجی گئی ہے تو ہمسے اوسکی خبر غیب بیان کر تب اوسنے ایک کپڑا سفید اوڑھ لیا اور بیان کیا کہ بنی اسد
تمہارے درمیان مین دو شخص ہین اور وہ دونون دو گھوڑون پر سوار ہین سو اونکو محمد نے واسطے جاسوسی اور
نگرانی کے بھیجا ہے اور وہ ایک ساعت تک وہ کپڑا اپنے اوپر اوڑھے رہا بعد ازان اوتار ڈالا تب بنی اسد نے پوچھا
تو نے کیا دیکھا اوسنے کہا مین نے اون دونون مردون کو جو تمہاری قوم سے ہین دیکھا ہے کہ وہ تمپر فوج لائے ہین
اور عنقریب تمہارے پاس آپہونچتے ہین اور تم شکست پانے والے ہو یہ سنکے بنی اسد نے بیابان کی طرف
نکلجانے مین جلدی کی آخر وہان جاکر لشکر سے مقابل ہوگئے تب اوس قوم کے سپاہیون نے طلیحہ کے ساتھ
باندھی یہانتک کہ مسلمان اونکے پاس پہونچ گئے اور اونکے قریب اتر پڑے [illegible] اونپر پڑے بعد ازان لڑائی سخت
و شدید واقع ہوئی آخرہ وہ دشمنان خدا بھاگ نکلے اور مسلمانون نے اونکا پیچھا کیا اور [illegible] عوف بن الاسدی
پاس طلیحہ بن خویلد پہونچکر کہنے لگا اے طلیحہ اب بھاگنا امان ہے طلیحہ نے کہا [illegible] پس بہادران

یعنے تو نہین جانتا کہ مین کون ہون پس لا کوئی امر مکروہ (اور مترجم کہتا ہے کہ بجاے بسر الاَ کے غالباً لفظ نزالا ہے یعنے کوئی واقعہ) پھر طلیحہ طرف عکاشہ کے بڑھا اور دونون باہم چالش اور نیزہ بازی کرنے لگے آخر طلیحہ نے عکاشہ کو نیزہ مارکر قتل کیا اور عکاشہ کے ساتھ ثابت بن ارقم بھی قتل ہوا اوسوقت طلیحہ یہ ابیات پڑھنے لگا شعر

نَصَبْتُ لَهُمْ صَدْرَ الحِبَالَةِ اَنَّهَا + مُعَوَّدَةٌ قَتْلَ الكُمَاةِ نَزَالِ + فَيَوْمًا تَرَاهَا فِي الجَلَالِ مَصُوْنَةً
وَيَوْمًا تَرَاهَا تَحْتَ ظِلِّ عَوَالِ + عَشِيَّةَ غَادَرْتُ ابْنَ اَقْرَمَ ثَاوِيًا + عُكَّاشَةَ الغَنْمِي عِنْدَ مَجَالِ + فَمَا ظَنُّكُمْ بِالقَوْمِ
اِذْ تَقْتُلُوْنَهُمْ + اَلَيْسُوْا وَاِنْ لَمْ يُسْلِمُوْا بِرِجَالِ + فَاِنْ تَكُ اَذْوَادٌ اُصِبْنَ وَنِسْوَةٌ + فَلَنْ تَذْهَبُوْا فَرْغًا بِعَقْلِ حِبَالِ +

صدر الحبال کنایہ ہے شمشیر سے یعنے مین نے تیغ علم کی اسلیے کہ وہ وعدہ دی گئی ہے یعنے اوس سے وعدہ لیا گیا ہے قتل سر آورون کا حرنگاہ مین پس تو کبھی تو اوس صدر حبالہ کو غلاف مین پوشیدہ دیکھتا ہے اور کبھی تو اوسکو نیزون کے زیر سایہ دیکھتا ہے چنانچہ آخر روز اوس صدر حبالہ نے ابن ارقم کو ڈالدیا پڑا ہوا اور عکاشہ غنمی کو بھی وقت جنگ کے پس اے مسلمانو کیا تمہارا گمان ہے اس قوم کے ساتھ کہ تم اونکو قتل کرتے ہو کیا وہ مرد نہین ہین اگرچہ اسلام نہین لائے ہین اور اگرچہ یہ بات ہوئی کہ اونہون نے زہیر اور عورتون کو چھپایا یعنے پکڑے گئے مگر تم لیجاؤ گے عقل حبال کو گھبرایا ہوا اور ایسا ہوا کہ حبال برادر زادہ طلیحہ کا تھا اوسکو مسلمانون نے گرفتار کرکے اوسپر اسلام پیش کیا اور وہ نوجوان تھا تو اوسنے اسلام لانے سے انکار کیا اور کہا مجھے قتل کرو اور مجھے اپنے محمد کو نہ دکھاؤ کیونکہ میری ساتھ اونکی طرف کچھ حاجت نہین یعنے مجکو اونسے کچھ کام نہین آخر مسلمانون نے اوسکو قتل کیا چنانچہ اصحاب رسول خدا صلعم وہان سے غنیمت خاطر خواہ لے پھرے پھر جب رسول خدا صلعم کو خبر قتل عکاشہ کی پہونچی تو فرمایا خدا عکاشہ پہ لعن کرے کہ اون لوگون مین کوئی راہ خدا مین شہید نہین ہوا

ذکر حجۃ الوداع

بعد ازان جب موسم حج آیا تو نقیب رسول خدا نے درمیان مسلمین کے واسطے حج کے ندا دی اور فرمایا مین بھی حج کے لیے چلنے والا ہون چنانچہ مسلمین حضرت کے ساتھ حج کو روانہ ہوے اور آن حضرت صلعم نے سو اونٹ ہدی یعنی قربانی کے لیے ساتھ لیے پھر جب حضرت مکہ مین پہونچے راوی لکھتا ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی ہے کہ آن حضرت علیہ السلام نے حکم کیا کہ جو کوئی ہدی نہ لایا ہو وہ حج سے باہر ہوکر اوسکو عمرہ کر ڈالے اور جو شخص ہدی لایا ہو وہ حج کو تمام کرے اور حضرت نے حکم کیا اوس شخص کو جسنے احرام باندھا ہے کہ احرام حج کا باندھین اور ہدی یعنے شتران قربانی سے جو کچھ میسر و ممکن ہو قربانی کرین اور اہل حدیث گمان کرتے ہین کہ آن حضرت صلعم نے بعد اوس حکم کے پھر یہ فرمایا کہ لوگون کو ساتھ اسکے مین حکم کرتا ہون (یعنے اپنے سامنے ایسا حکم کرتا ہون) اور میرے بعد والی کے لیے یہ حکم نہین ہے غرضکہ آن حضرت صلعم اور اصحاب نے حج کو تمام کیا اور ہدی کو قربانی کیا اور راوی کہتا ہے کہ اہل حدیث کے

زعم مین آن حضرت صلعم جو ساٹھ بدنہ ساتھ لائے تھے اونکو اپنے ہاتھ سے نحر کیا اور ہر بدنہ سے ایک ایک ٹکڑہ کاٹ کر
ہنڈون دیگون مین چڑھوا دیا پھر آپ نے اوسمین سے نوش فرمایا باقی لوگون کو حکم کیا کہ کھاؤ اور کھلاؤ اور مسلمین نے
یہ ایسا حج کیا کہ اونمین کوئی مشرک نتھا اوسوقت حق تعالے نے اپنے نبی پر یہ آیہ نازل کیا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ
دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا یعنے آج مین نے تمہارے دین کو کامل کیا اور نعمت اپنی
تمپر تمام کی اور مین تمہارے اسلام سے جو دین تمہارا ہے راضی ہوا ۔ اور یہ آیت اور دیگر چند آیتین قرآن سے
اخیر آیات ہین جنکو خدا نے نازل فرمایا ہے یعنی جو کچھ خدا نے نازل کیا اوسکے آخر مین وہ آیت مع دیگر چند آیتونکے
نازل ہوئی اور یہ حج کبھی حجة الوداع ہے یعنے آخری حج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا بعد ازان آن حضرت علیہ السلام
نے منے مین بحضر مسلمین خطبہ فرمایا اور بعد اس سال کے پھر جناب رسالت مآب صلعم حج کے واسطے تشریف نہین لائے
یہان تک کہ حق تعالے نے اونکو وفات بخشی و چنانچہ اوس خطبہ مین جو کچھ ارشاد فرمایا وہ یہ ہین یَا اَیُّھَا النَّاسُ اسْمَعُوْا
قَوْلِیْ الخ یعنے اے مسلمانو میری بات سنو کہ ہر آئینہ مین نہین جانتا ہون کہ بعد اس سال کے اس موقف مین
شاید مین تمسے ملون اے مسلمانو بتحقیق کہ خون تمہارے اور مال تمہارے ہمیشہ تمپر حرام ہین یعنے ہر ایک دوسرے کے
خون و مال کو اپنے اوپر ہمیشہ حرام جانے جسطرح سے حرمت تمہارے اس دن کی تمہارے اس شہر مین اور جسطرح حرمت تمہارے
اس مہینے کی یعنے جسطرح سے خون و مال تمہارا ایک دوسرے پر آج کے روز اور اس مہینے اور تمہارے اس شہر مین حرام ہے
اوسیطرح ہمیشہ اور ہر جگہ حرام رہیگا و بتحقیق کہ مین تمسے تبلیغ احکام کر چکا پس جس شخص کے پاس کسی کی امانت ہو
تو وہ اوس امانت کو جسنے اوسکے پاس رکھا ہے اوسکے تئین ادا کر دیوے اور اگر کسی پر سود ہو تو وہ تمامتر اوتر گیا
اگرچہ سود عباس بن عبد المطلب کا ہو اور جو خون کسیکا ایام جاہلیت مین کسی پر تھا وہ بھی کل باطل ہوگیا و ہر آئینہ
اول خون جو تمسے اوتارا جاتا ہے وہ خون ہمارا یعنے خون ربیعہ بن الحارث بن المطلب کا ہے اور وہ دودھ پلایا ہوا
بنی لیث کا تھا سو اوسکو ہذیل نے قتل کیا چنانچہ خونہای ایام جاہلیت مین سے اول اسی خون ربیعہ سے ابتدا
سقوط کیجاتی ہے اور بتحقیق کہ زمانہ گردش کر کے اپنی اوس ہیئت نخستین پر آیا ہے کہ جس روز حق تعالے نے زمین آسمانونکو
پیدا کیا تھا یعنے جس روز جس مرکز سے زمانے نے دور شروع کیا آج میرے زمانے مین اوسی مرکز پر آیا ہے اور شمار مہینونکا
پیش خدا روز خلقت آسمان و زمین سے بنا بر لوح تقدیر کے بارہ مہینے ہین اونمین سے چار مہینے حرام ہین یعنے اونمین
قتال حرام ہے اور اون چار مہینون مین تین مہینے پیہم ہین یعنے ذیقعدہ و ذیحجہ و محرم اور رجب جو گذر گیا درمیان
جمادی الثانی و شعبان کے اے مسلمانو تمہارے واسطے تمہاری عورتون پر حق ہے اور تمہاری عورتون کے لیے تمپر حق ہے
اور تمہارے لیے عورتون پر یہ واجب ہے کہ وہ فحش ظاہری یعنے بدکاری و زناکاری نکرین پھر اگر وہ ایسا کرین
تو البتہ حق تعالے نے حکم کیا ہے اس بات کا کہ اونکی صحبت ترک کرو اور اونکو مارو پر نہ وہ مار جو آزار سخت ہے

(مثل اعضا شکنی اعضا آنکھ ناک وغیرہ) پس اگر وہ باز آویں تو اونکے لیے کھانا کپڑا اونکا موافق دستور کے دیا جاے
اور چاہیے کہ اونکے حق میں نیک نصیحت قبول کرو اسواسطے کہ وہ لوگ تمہارے پاس مثل عوان یعنے نگہبان و مددگار ہیں کہ
وہ اپنی ذات خاص سے کچھ اختیار نہیں رکھتی ہیں اور تمنے اونکو امانت خدا کے لیا ہے اور اونکی شرمگاہوں کو تمنے
کلمہ خدا سے حلال کرلیا ہے پس سمجھو میری باتوں کو سمجھو میں نہیں جانتا کہ شاید بعد اس سال کے پھر کبھی تمسے اس وقت میں
ملاقات نکروں اور ہر آئینہ ہر مسلم برادر ہے مسلم کا اور سارے مسلمین آپس میں بھائی ہیں اور کسیکے لیے مال اوسکے برادر مسلم کا
حلال نہیں ہے مگر جو کچھ وہ بخوشی خاطر اپنے اوسکو عطا کرے اور فرمایا اَللّٰهُمَّ قَدْ بَلَّغْتُ اے میرے پروردگار
البتہ میں نے لوگوں کو رسالت تیری پہونچادی سبنے کہا کہ ہاں البتہ آپنے حکم پہونچا دیا اور فرمایا کہ اگر تم بعد میرے
کفر کی طرف پھر جاوگے کہ بعض تمہارے بعضوں کی گردنیں مارینگے تو پھر میں تمکو ملونگا یعنے آخرت میں بھی کیونکہ
البتہ میں نے تم میں وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اوسکو لیے رہوگے تو گمراہ نہوگے اور وہ کتاب اللہ قرآن ہے
اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اے میرے پروردگار میں نے تیری رسالت لوگوں کو پہونچادی غرض یہ جو کچھ بیان حجۃ الوداع

ذکر وفات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بعد ازاں جناب رسالت مآب صلعم مدینہ میں تشریف لاے اور باقی ایام ذیحجہ اور تمام ماہ محرم اور ماہ صفر کی بائیسویں تک
بخیر وہیں مقیم رہے بعد ازاں آنحضرت صلعم علیل ہوے اوس بیماری میں جسمیں وفات پائی اور وقت وفات
پاس اوس چھوکری کے تھے جسکا نام ریحانہ تھا اور وہ یہود کی نبیوں میں سے تھی اور اول جس روز علیل ہوے تھے
وہ یوم شب چہارشنبہ اور اوس روز شب و روز نہایت شدت درد کی رہی جب صبح ہوئی تو موذن نے اذان دی اور
مثنوی کہی یعنے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہا پھر جب مسلمین نے دیکھا کہ آپ برآمد نہیں ہوے تو موذن کو بھیجا پس
موذن جب آپ پاس آیا تو دیکھا کہ آنحضرت صلعم سخت رنجور ہیں تب اوسنے کہا الصلوۃ یا رسول اللہ یعنے نماز یاد دلائی
فرمایا نماز کے لیے باہر نکلنے کی طاقت نہیں رکھتا ہوں پھر موذن سے پوچھا دروازے پر کون کون ہیں اوسنے
جو لوگ وہاں حاضر تھے اونکی خبر دی فرمایا ابن الخطاب سے تو کہدے کہ لوگوں کو نماز پڑھاوے تب بلال روتے ہوے نکلے
مسلمین نے پوچھا بلال کیا خبر ہے بلال نے کہا رسول خدا صلعم نماز کی بھی طاقت نہیں رکھتے ہیں سنکے لوگ زار زار روے
پھر بلال نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم تمکو حکم دیتے ہیں کہ تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ
تب عمر نے کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے میں نماز میں کبھی مقدم نہیں ہو سکتا یعنے اونکے ہوتے ہوے میں ہرگز
پیش نمازی نہیں کر سکتا تم حضور میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاکر عرض کرو کہ ابوبکر دروازہ پر حاضر ہیں تب
بلال گئے اور موجودگی ابوبکر کی اور جو کچھ عمر نے کہا تھا عرض کی فرمایا اچھا ہے تو کیا دیکھنا ہے جا ابوبکر سے کہدے
کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھاویں تب پھر بلال پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آے اور اونکو حکم دیا آخر ابوبکر نے اٹھکر

لوگون کو نماز پڑھائی اور اسی عرصہ مدت مین حضرت پر درد نے شدت کی تب عباس رضی اللہ عنہ حضرت کے پاس
داخل ہوے اور اوسوقت حضرت غش مین تھے اوسوقت عباسؓ نے حضرت کی بیبیون سے کہا کہ اگر تم لوگ
حضرت کے منہ مین دوا ڈالتین تو بہتر ہوتا بیبیون نے کہا ہم لوگ اس بات پر جرأت و دلیری نہین کر سکتے
تب عباسؓ حضرت کو آغوش مین لیکر منہ مین دوا ٹپکانے لگے اوسوقت آپ ہوش مین آئے فرمایا کسنے
میرے منہ مین دوا ٹپکائی ہے چاہیے کہ بیبیان دوا میرے منہ مین ٹپکائے جاوین مگر یہ کہ عباسؓ بھی ہون پھر
فرمایا کہ تم لوگون نے میرے منہ مین دوا ڈالی ہو وحال آنکہ مین صائم تھا بیبیون نے عرض کی کہ عباسؓ نے آپ کے منہ مین
دوا ڈالی ہے فرمایا اسے عباسؓ کس چیز نے تمکو دوا ٹپکانے پر آمادہ کیا اور اسے بیبیو کس وجہ سے تمنے مجھے خوف تھا
بیبیون نے کہا ہمنے آپ پر خوف ذات الجنب کا کیا فرمایا ہر آئینہ حق تعالیٰ مجھپر ذات الجنب کو مسلط نکریگا اور
حال یہ تھا کہ اوس روز حضرت کے درد شدید سے لوگون کو بڑا خوف تھا مگر اوسکی صبح کو وسوین روز کہ جسدن
وفات ہوئی آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام باہر بر آمد ہوے اور لوگون کو نماز صبح پڑھائی اور مومنون کو گمان
اس بات کا کہ حضرت نے شفا پائی پس وہ نہایت شادان و فرحان ہوے بعد ازان آن حضرت علیہ السلام
اپنی مصلے پر بیٹھکر لوگون سے باتین کرنے لگے اور فرماتے تھے لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَهُمْ
مَسَاجِدًا خدا لعنت کرے اوس قوم پر جنہون نے اپنی قبرون کو مسجد ٹھہرائی ہے یعنے اون قبرون پر
نمازین پڑھتے ہین خواہ اون قبرون کو سجدہ کرتے ہین اور مراد حضرت کی اوس قوم سے یہود و نصاریٰ تھی
اور حضرت لوگون سے باتین کرتے رہے یہان تک کہ دن چڑھگیا بعد ازان آپ دولتسرا مین تشریف لیگئے
مگر صحابہ اوس مجلس سے متفرق نہوے یہان تک کہ لوگون نے شور عورتون کا سنا کہ وہ کہتی تھین پانی لاؤ
پانی لاؤ صحابہ کو گمان ہوا کہ حضرت پر غش طاری ہو گیا ہوگا پھر ساری مسلم دروازہ پر دوڑے اور عباسؓ سب سے
پہلے دوڑکر اندر داخل ہو گئے اور باہر والون پر دروازہ بند کر لیا پھر تھوڑی دیر بعد لوگون کے پاس نکل آئے
اور اونسے حضرت کی خبر مرگ سنائی صحابہ نے پوچھا اسے عباسؓ تم نے حضرت مین کیا بات پائی اور اونسے
کون علامت دیکھی اونہون نے کہا مین نے حضرت کو یہ کہتے ہوے سنا یا جلال ربی الرفیق الاعلیٰ [illegible]
یعنے مین اپنے پروردگار کی عظمت بلند اور قدس برتر سے فائز ہوا اور یہ کلام آخر کلام حضرت کا تھا اور روز
وفات حضرت علیہ السلام کا روز دوشنبہ تھا کہ دو شبین ماہ ربیع الاول سے گذری تھین اور اختتام سال دہم تھا
اوس روز سے کہ آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینے مین تشریف لائے تھے اور اوسوقت اصحاب
مین سے کچھ لوگون نے کہا کہ رسول خدا صلعم کیونکر مر جائینگے وحال آنکہ دین پر ابھی غالب نہین ہوا ہے بلکہ
سوا اسکے نہین ہے کہ آن حضرت پر غشی طاری ہوئی ہوگی پھر سب دروازے پر جمع ہوے اور کہنے لگے

کہ دفن نکرو تحقیق کہ آنحضرت زندہ ہین اوسوقت عباس رضی اللہ عنہ اندر سے نکلے اور کہا اے مسلمانو حضرت
کی شان وفات کے لیے کیا تمہارے پاس حضرت سے کوئی عہد ہے یعنے کیا اپنے نہ مرنے کا تمسے عہد کیا ہے
سب نے کہا ایسا نہین ہے تب عباسؓ نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَنَا اَشْھَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم قَدْ ذَاقَ الْمَوْتَ
یعنے حمد ہے خدا کے لیے مین گواہی دیتا ہون کہ بیشبہ رسول خدا صلعم نے ذائقہ موت کا چکھا ہے اور یہ آئندہ
خبر اس بات کی حق تعالےٰ نے اونکو دی ہے جو تمہارے پاس موجود ہے کہ فرمایا اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ ۝
ثُمَّ اِنَّکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عِنْدَ رَبِّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ۝ یعنے اے محمد ضرور تو بھی مرنے والا ہے اور وہ بھی یعنے کل
موجودات مرنے والی ہین بعد ازان تم لوگ روز قیامت روبرو اپنے پروردگار کے باہم جھگڑنے والے ہو
بالآخر لوگون کو یقین ہوا کہ ضرور آنحضرت صلعم نے وفات فرمائی تب صحابہ نے درمیان حضرت اور اونکے
اہل بیت کی تخلیہ کر دیا کہ اہل بیت نے اونکو غسل دیا اور کفن پہنایا بعد ازان سب باہم ذکر کرنے لگے کہ کہان دفن
کرین بعضون نے کہا اِدْفِنُوْہُ فِیْ مُصَلَّاہُ عِنْدَ الْمَقَامِ یعنے حضرت کی نماز کی جگہ جسوقت جہان کھڑے ہوتے تھے
دفن کرو یعنے نماز مین جس جگہ کھڑے ہوتے تھے (اور مترجم کہتا ہے کہ مقام سے احتمال منبر ہے یعنی محراب مین
قریب منبر) تب عباس نے کہا ایسا نہین ہوا ہے کہ رسول خدا صلعم نے ابھی قبل یکساعت وفات کے تمسے عہد ایسا ہے
کہ فرماتے تھے لَعَنَ اللّٰہُ الْیَہُوْدَ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِہِمْ مَسَاجِدَ کہ خدا لعنت کرے اوس قوم پر جنھون نے اپنی قبرون کو سجدہ مقرر کیا
پس حضرت نے تمسے اس بات کا ذکر اسلیے کیا ہے تاکہ تم اونکو اونکی نماز کی جگہ مین دفن نکرو (یعنے اسلیے کہ تم مثل یہود
کے اوسپر پاؤں اوسکو سجدہ کروگے) تب لوگون نے کہا کہ پھر ہم بقیع مین دفن کرین عباسؓ نے کہا نہین واللہ ہم
بقیع مین دفن نکرینگے سب نے کہا کیا وجہ ہے عباس نے کہا ہمیشہ وہان لونڈیان اور غلام قبر پر حضرت کے
آیا کرینگی (یعنے بھاگ کر چھپا کرینگی) اور اونکے مالک وہان سے اونکو پکڑ لیجایا کرینگے تب لوگون نے کہا
آخر پھر کہان دفن کرین حضرت عباسؓ نے کہا جس جگہ اونکی قبض روح ہوئی ہے آخر ایسا ہی کیا پھر جب غسل و کفن
سے فارغ ہوے تو جس جگہ حضرت نے وفات پائی تھی وہین نعش رکھی گئی تب لوگون نے نماز جنازہ پڑھی
روز دوشنبہ اور روز سہ شنبہ کو اور چارشنبہ کو دفن کیا اور نماز حضرت پر بے امام کی تھی چنانچہ پہلے مہاجرین نے
شروع کی کہ اونمین سے جسقدر لوگ اندر مکان کے سماتے تھے حضرت پر نماز بے امام پڑھتے تھے اور اونکے لیے استغفار
کرتے تھے اور جب وہ باہر آتے تھے تو اور لوگ داخل ہوتے تھے اور اوسیطرح کرتے تھے پھر جب مہاجرین فارغ ہوے
تو انصار داخل ہونے لگے اور اونہون نے بھی مثل مہاجرین کے عمل کیا بعد ازان زنان مہاجرین و بعد ازان زنان
انصار نے بھی اوسیطرح کیا پھر جسوقت حضرت کو دفن کرنے لگے انصار چلائے اور کہنے لگے کہ رسول خدا صلعم
کی موت مین ہمارے لیے بھی حصہ رکھو یعنے ہم بھی دفن کرین اسلیے کہ ہم اونمین سے ہین یعنے ہم بھی تو اونہین کے ہین

جبیبہ

چنانچہ ادس بن خولی انصاری جو بنی حبلی سے تھا وہ بھی دفن کرنے والوں میں شریک تھا۔ پس پورا بیان ہوا حدیث وفات حضرت سرور کائنات سے سب سے صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین ❊

آخر کتاب المغازی

مصنف کہتا ہے کہ مجھ سے حدیث بیان کی ابو الحسین النوری اور ابو طاہر بن الصباح نے انہوں نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابو یزید محمد بن عبد الاعلیٰ الصنعانی نے اونہوں نے کہا میں نے معمر سے سنا ہے اوسقدر حدیثیں سنی ہیں کہ نہ شمار کرسکتا ہوں نہ یاد رکھ سکتا ہوں سو وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ میں بعد قرآن کے کسی کتاب کو صحیح تر اور حافظ تر اس سیرۃ سے نہیں جانتا ہوں یعنی تواریخ میں اس کتاب سے زیادہ تر معتبر کسی کتاب کو نہیں پاتا ہوں وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اٰمِیْن

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ فتوح المغازی تصنیف حضرت واقدی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتب تواریخ قدیمہ زمانہ کی نہایت معتبر مشہور ہے سب سے پہلے اس مطبع میں ترجمہ فتوح الشام کا ترجمہ کیا ہوا سید عنایت حسین صاحب سیدان پوری کا چھپا گیا اور کثرت خواہش خریداران سے وہ ترجمہ ہاتھوں ہاتھ ہوگیا بعد ازاں فتوح المصر کو بھی سید مہدی حسین صاحب سیدان پوری نے ترجمہ فرمایا اور ترجمہ فتوح الشام و ترجمہ فتوح المصر یکجا ہوکر اشاعت پائی اور ایسی قدردانی شائقان ہوئی کہ دوسرے وہ ترجمہ چھپکر اشاعت پذیر ہوا اکثر شائقان والا ہمت و قدردانان بلند مرتبت نے صلاح دی کہ حصہ اول مغازی الرسول یعنی غزوات آنحضرت کی اور آخری حصہ یعنی فتوحات عجم کے ترجمہ بھی ہو کر یکجا مجموعہ طبع ہوں چنانچہ مطبع کی طرف سے جناب افضل العلما حضرت مولانا محمد بشارت علیخان صاحب جو سابق میں نائب میر منشی محکمہ چیف کمشنری ملک اودھ کے تھے اس خدمت جلیلہ ترجمہ کو بذوق تمام انجام فرمانے پر مستعد ہوئے اور ایسی زبان پاکیزہ میں ترجمہ فرمایا کہ اب تک جسقدر ترجمہ عربی زبان سے

زبان ہندی میں نظر آئے اسکے ساتھ کچھ مناسبت نہ پائی یہ ایسا عمدہ ترجمہ روزمرہ کی زبان و محاورہ کے ساتھ ہو کہ ہرگز ترجمہ معلوم نہیں ہوتا بلکہ نفس الامر میں ایک نہایت عمدہ کتاب معلوم ہوتی ہے غرض کہ شائقان خود اسکے مطالب خیز مضمون اور ترجمہ معانی افزا دلپذیر و خیالات پاکیزہ و لطیف کو دیکھکر قدردانی فرماوینگے چونکہ اکثر خریداران کے پاس مطبوعہ فتوح الشام و آخر کا حصہ موجود ہے اسلیے کارخانہ کیطرف سے علاوہ تعداد مجموعہ کے کسیقدر جلدین زائد بھی طبع ہوئی ہین اور یہ تجویز ہے کہ جن اصحاب قدردانان نے مجموعہ مذکور مطبوعہ سابق کو خرید فرمایا ہے صرف حصہ اول مغازی الرسول جسکا نام تاریخی ترجمہ کے لیے مغازی الصادقہ مترجم صاحب نے تجویز کیا ہے پہلے اشاعت پائے تاکہ اپنے اپنے مجموعہ مرتب ہون اور اسی سلسلہ مین بعد اسکے کل مجموعہ کامل حضرت واقدی کا یعنے مغازی الرسول و فتوح الشام و المصر و فتوح العجم ہر ایک مرتب ہوکر ایک جلد مین شائع کیا جاوے اب آخر مین توفیق ایزدی کا شکریہ کرتے ہین کہ یہ نایاب ترجمہ مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ مین بماہ مارچ ۱۸۹۶ء
چھپکر شائع ہوا اللہ تعالی قدردانون کے قلوب کو توفیق توحید بخشے
اور تا زمان قیام مقبول
خلائق کرے
آمین